علمائے اہلِ سنت والجماعت کو خواب میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت سے مشرف ہونے والوں کا ایمان افروز تذکرہ

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کو خواب میں

زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پسند فرمودہ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب
خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

مکتبہ عمر فاروقؓ
شاہ فیصل کالونی ○ کراچی

عاشقانِ رسول ﷺ کو خواب میں زیارتِ نبی ﷺ

تالیف

مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

پسندہ فرمودہ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم وفیوضہم

خلیفہ مجاز

امام العشاق مصطفی ﷺ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلوی نوراللہ مرقدہٗ

ناشر

مکتبہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ، شاہ فیصل کالونی نمبر ۴،

کراچی نمبر ۲۵۔ فون: 021 459 4144

نام کتاب .... عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم
.... کوخواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مؤلف .... مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری
ناشر .... مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی نمبر۴، کراچی نمبر ۲۵)
فون نمبر 4594144
اشاعتِ اوّل ....
ضخامت 462
قیمت ....

قارئین کی خدمت میں

کتاب ہٰذا کی تیاری میں تصحیحِ کتابت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، تاہم اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو التماس ہے کہ ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کا تدارک کیا جاسکے۔

۔جزاء کم اللہ تعالیٰ جزاءً جمیلاً جزیلاً۔

فہرستِ عنوانات

باب اول

باب دوم: خواب یا بیداری میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی حقیقت اور بیداری میں زیارت نبی ﷺ سے مشرف ہونے والوں کے ایمان افروز واقعات ...۴۱

باب چہارم: زیارت نبی (ﷺ) سے مشرف ہونے والے بزرگان دین کے مبارک خواب ۱۴۰

☆ زیارت نبی ﷺ کے مجرب وظیفے ۴۳۲

مضمون ہی پیارے چنتا ہوں

میں پھول کہ تارے چنتا ہوں — سب رنگ تمہارے چنتا ہوں
ٹوٹی ہوئی کشتی کے تختے — دریا کے کنارے چنتا ہوں
میں عمر گزشتہ کے لمحے — یادوں کے سہارے چنتا ہوں
ساحل کی تمنا کب ہے مجھے — دریاؤں سے دھارے چنتا ہوں
جو تیرے لبوں کو چومتے ہیں — الفاظ وہ سارے چنتا ہوں
سنتا ہوں میں رنگوں کی باتیں — خوشبو کے اشارے چنتا ہوں

آغاز نہ کیوں ہو پیارے مضمون
مضمون ہی پیارے چنتا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اعتراف حقیقت

الحمد لحضرۃ الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الرسالۃ

مجھے اپنی کم علمی، کم عقلی، بے بضاعتی، علمی و نا توانیوں، بے مائیگی اور تہی دامنی کا شدید احساس ہے:

بہائے خویش می دانم بہ نیم جو نمی ارزد

اور واقعہ بھی یہی ہے کہ:

نہ گلم نہ برگ سبزم، نہ درخت سایہ دارم
در حیرتم کہ دہقان بہ چہ کار کشت مارا

حقیقت میں بندۂ ناچیز، گناہوں سے آلودہ، معاصی کا خوگر، ایمان آوارہ، معاصی کا خوگر ایمان آوردے پیر و مرشد، امام الاتقیاء، علم و عمل کا سنگم، خلوص و وفا کا پیکر، دین و زہد میں اسلاف کی یادگار، پیر طریقت، عالم شریعت، پروردۂ آغوش ولایت، قبلۃ السالکین، حضرت مولانا شمس الرحمٰن العباسی صاحب نقشبندی غفوری دامت برکاتہم و فیوضہم کی خدمت اور فیض صحبت اور ان کے مبارک مجالس میں حاضری کی سعادتیں اور ان کی بے پناہ شفقتیں و عنایتیں شامل حال ہے، ان کی نگاہ شفقت، پر خلوص دعاؤں اور مہربانیوں سے زبردست ہمت افزائی سب طرف سے شامل ہے، اس نسبت کی برکت سے اگر کوئی میری تحریر یا کتاب و شوق سے دیکھ لیتا ہے تو اس سے مجھے کبھی بھی الحمد للہ اپنے بارے میں یہ غلط فہمی پیدا نہیں ہوتی کہ میری قدر افزائی اس میں ہو رہی ہے، بلکہ یہ تالیف کردہ کتب کا ذوق اور شوق بھی اسی مبارک نسبت کی برکت کا ثمرہ ہے۔

کسی کی سمت نہ دیکھا ترے حصول کے بعد
یہی دلیل میرے حسن انتخاب کی ہے!

جو کچھ بھی ہوتا ہے مذکورہ نسبت کی برکت سے ہوتا ہے، اگر بندۂ ناچیز کی کسی بھی کتاب کو کوئی بھی محبوبیت اور پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے تو یہ در حقیقت میرے کسی کمال کی نہیں بلکہ اس نسبت کی عظمتیں اور قدریں ہیں جو عامۃ المسلمین کے دلوں میں پہلے سے موجود ہیں، اس لحاظ سے گویا میرا بعینہٖ وہی حال ہے جو غالب مرحوم کا تھا:

ہوا ہے شہ کا مصاحب، پھرے ہے اتراتا
وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

بارگاہ الٰہ میں بڑے عجز و انکسار سے سر بسجود ہوں کہ خدا نہ کرے کہ بندۂ نااہل و نافہم کی تالیفات کردہ کتب اس عظیم نسبت کی بدنامی اور تحقیر کا ذریعہ بن جائے۔ اللہ جل شانہ جو ستار بھی ہے اور غفار بھی اسی سے پردہ پوشی کی التجاء ہے، خدا کرے کہ واقعتاً کتاب ہذا نافع الخلائق ہو، عامۃ المسلمین اور خود میری ہدایت و نجات اور اخروی فلاح اور کامیابی کا ذریعہ ہو۔ آمین ثم آمین!

خاکپائے خانقاہ غفوریہ حقانیہ نقشبندیہ
اور معاصی کا خوگر، ہر سو غفلت کے چھائے ہوئے
اندھیاروں میں گھرا ایک امتی ختم الرسل (صلی اللہ علیہ وسلم)
محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

بندۂ ناچیز اپنی اس حقیر سی سعی کو انتساب کی

صورت میں مندرجہ ذیل مرد مومن

تاج الفحول الکاملین، قدوۃ المشائخ والسالکین، پیشوائے سالکین

اکمل العلماء، طراز الاولیاء، سراپا کمال، امام عرفاں

حضرت مولانا عبدالحق العباسی نقشبندی

رحمۃ اللہ علیہ

اور

رئیس المتوکلین، یگانہ جہاں ومقتدائے زماں

زاہد زمانہ، عابد یگانہ، مرقع انوار، ہادئ طریقت

حضرت مولانا عبدالرزاق العباسی

نور اللہ مرقدہ

کے نام منسوب کرتا ہوں۔

خاکپائے اہل اللہ وخاکپائے خانقاہ غفوریہ حقانیہ نقشبندیہ

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ

سلطان الزاہدین، سراج المقربین، قوائد السالکین، امام العلماء والصلحاء
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (مکہ مکرمہ)

خلیفہ مجاز

نور المشائخ، شیخ الحدیث، سرتاج صوفیائے سالکین امام العشاق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد کہ عزیز گرامی قدر الحبی فی اللہ محمد روح اللہ نقشبندی غفوری نے اپنے چند رسالے (انسان اور جھول، شرح اسمائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور برکات، دوتی کا شرعی طریقہ، زیارات مکہ معظمہ اور زیارات مدینہ منورہ، عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم وخواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم،) دکھائے جو دینی امور سے متعلق ہیں مختلف جگہوں سے اس سیاہ کار نے ان کو دیکھا، ماشاء اللہ عزیزم موصوف کا یہ تالیفی جذبہ بہت مبارک ہے کہ دعوت الی اللہ کا یہ اہم شعبہ ہے۔

اللہ تعالی عزیزم موصوف کو جزاء خیر عطا فرمادیں، اوران کی ان تصنیفات سے مخلوق خدا کو مستفید و مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور عزیزم موصوف کو اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مستند خیر کی باتوں کی نشرواشاعت کی مزید توفیق عطا فرمادے، آمین!

وبجاہ النبی الکریم صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین،

کتبہ الفقیر الی ربہ الکریم
عبد الحفیظ مکی
۱۴۲۴ھ۔۳ ربیع الاول
۶۔ مئی ۲۰۰۳ء

مقدمہ

آ سناؤں میں تجھے عاشقان رسول ﷺ جماعت کی داستاں
کی جنہوں نے دین کی تبلیغ میں ہے وقف جاں
ان کے سینوں میں نہاں تھا عشق ختم المرسلین ﷺ
ان کے چہروں سے عیاں تھا جذبہ صدق و یقین
ان پہ تھا اللہ راضی اور شفیع المذنبین ﷺ
شک نہیں اس میں ٹھکانا ان کا ہے خلد بریں

برادران اسلام کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ باوجود اپنی کم علمی کے مجھے یہ شوق پیدا ہوا کہ ملت کی برگزیدہ ہستیوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی بصورت رؤیا جو زیارت کی ہے، وہ رویا اب تک ہزاروں کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ بندۂ ناچیز نے ان بابرکت خوابوں کو بڑی محبت سے (یہ خواب مستند حوالوں اور صحیح ترین ماخذ کے ساتھ) یکجا کیا ہے، یہ اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے گوناگوں قسم کے خواب اپنے اندر ایک نئی دنیا بسائے ہوئے ہیں،، ایسے حقائق پر مبنی ایمان آفروز خواب ہیں اور اس قدر سچے ہیں کہ ان کو فراموش یا رد کرنا ممکن ہی نہیں، حیات طیبہ کے دوران جو جو افعال واعمال حضور اقدس ﷺ کی ذات بابرکت سے سرانجام پاتے تھے گزشتہ چودہ سو سال سے قریب قریب وہ تمام باتیں آج بھی اسی اندازہ میں پایہ تکمیل کو پہنچ رہی ہیں۔ اس عمل کو سمجھنے کے لئے ہمیں ان رؤیائے صالحہ، اور منامات صالحین کو تحقیقی نظر سے دیکھنا ہوگا۔ جن میں بزرگان دین اور خوش بخت انسانوں کو شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کی زیارت بابرکت کا شرف حاصل ہوتا رہا ہے۔ خواب میں آقائے دو جہاں سید دو عالم ﷺ کی زیارت کی آرزو ہر مسلمان کے دل میں چٹکیاں لیتی ہے۔ آپ ﷺ سے عشق جس قدر زیادہ ہوگا پھر یہ خواہش بھی شدید ہوگی اور ہونی بھی چاہئے کیونکہ دیدار رسالت (ﷺ) اور تقدس مآب تمنا ہر مسلمان کے سینے میں مچل رہی ہے۔

ہماری یہ کتاب بھی اسی کی ایک کڑی ہے، یہ کتاب اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے یہ کتاب نہ صرف معلومات کا خزانہ ہے بلکہ عشق و محبت اور کیف و مستی کا ایک سرچشمہ بھی ہے، اثر آفرینی کے لحاظ سے یہ لاجواب، مضمون کے اعتبار سے ایک اچھوتا پن رکھتی ہے۔ یہ کتاب کس قدر خوبی سے واضح کر رہی ہے کہ آج بھی حضور اکرم ﷺ کا تعلق اپنی گنہگار امت سے کس قدر قوی ہے، سبحان اللہ عاشقان رسول ﷺ اولیائے اہل سنت والجماعت کتنی خوش بخت جماعت ہے کہ جن کو رسالت مآب ﷺ کی زیارت کی رؤیا کی صورت میں اور بحالت بیداری، دونوں حالتوں میں

یہ شرف حاصل ہوا ہے (حالت بیداری میں زیارت النبی ﷺ کے بارے میں کچھ تفصیل آگے آرہی ہے۔ جس میں شکوک وشبہات کو بھی دور کردیا جائے گا جس سے معترضین کی تسلی وتشفی اور ان کی تنقید بھی کافور ہوجائے گی) انشاء اللہ العزیز اس کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف حضور پاک ﷺ سے عشق ومحبت میں اضافہ ہوگا بلکہ محبت رسول ﷺ بڑھتی چلی جائے گی اور ایمان کی حلاوت وپاکیزگی میں اضافہ بھی ہوگا، سچ تو یہ ہے کہ جب تک مسلمان حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کا دامن تھامے اسلام کے شیدائی بنے رہیں گے تو پھر کوئی طاقت ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ہے۔ پھر تو قدم قدم پر تائید ایزدی اور کامیابی وکامرانی ہمارا ساتھ دے گی۔ مسلمان رسول مقبول ﷺ (روحی فداہ) سے محبت وعقیدت کو اپنے لئے سرمایہ حیات سمجھیں۔

لوگو ارے لوگو میری قسمت کو سراہو سرکار ﷺ کے ہیں مجھے سرکار ﷺ کے ہیں
وہ رحمت جاوید وہ سید الاولین والآخرین ﷺ صد شکر یہ اپنی دیدۂ بیدار کے ہیں

عاشقان رسول ﷺ اولیائے اہل سنت والجماعت حنفی (دیوبندی) مسلک والوں نے برصغیر پاک وہند کو شریعت محمدیہ اور سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے انوارات وبرکات سے معمور کیا بلکہ اولیائے اہل سنت رحمہم اللہ کے فیوضات برصغیر کے حدود سے نکل کر ساری دنیا کے کونے کونے تک پہنچ گئے اور اولیائے اہل سنت رحمہم اللہ کا طرۂ امتیاز اور مسلک حق واعتدال ہے۔ انہوں نے مسلمانوں میں فرقہ بندی کے تصورات کو ہمیشہ نفرت کی نظر سے دیکھا اور اتحاد بین المسلمین کے لئے عمر بھر کوشاں رہے ان کا نصب العین کافر گری نہیں مومن گری تھا۔ انہوں نے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو عشق ومحبت اور باہمی الفت ویگانگت کا درس دیا۔ لاکھوں کروڑوں بندگان خدا نے ان سے خشیت الٰہی اور حب نبوی ﷺ کی نعمت بے بہا اور دولت لازوال پائی۔

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

سید الاولین والآخرین حضرت محمد ﷺ کی حدیث پاک ہے:

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ بحالت بیداری ضرور میرا دیدار کرے گا''

(بخاری شریف، صحیح مسلم، ابن ماجہ، ترمذی)

مفسرین اس حدیث کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ خواب دیکھنے والے کو اس خواب کی تصدیق حالت بیداری میں ہوجائے گی۔ اس کی کچھ تفصیل فیض الباری ج ا صفحہ ۲۰۴ میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

جن بزرگوں نے حالت بیداری میں حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت فرمائی ہے کیا وہ صحابی

کے درجہ میں آتی ہے کہ نہیں؟ اس کا مختصر جواب ہم حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے ہی نوشت گزار کرواتے ہیں، فرماتے ہیں کہ عالم ملکوت میں حضرت محمد رسول ﷺ کی ساری امت آپ ﷺ کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنی ساری امت کو دیکھا تھا اور اس کے باوجود بھی تمام امت کے لئے صحابیت ثابت نہیں اس لئے کہ یہ رویت عالم ملکوت میں تھی جو صحابی کا فائدہ نہیں دیتی۔

(الحاوی للفتاوی جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ تا ۲۶۶ مطبوعہ مصر)

قارئین کرام اس بات کو خوب سمجھ لیں کہ شرف صحابیت کے لئے جو شرائط تھیں۔ حضور سرور کائنات ﷺ کے وصال کے ساتھ وہ ختم ہو گئیں اب قیامت تک چاہے کوئی کتنی ہی بار بحالت بیداری آپ ﷺ کی زیارت کرے صحابی ہرگز نہیں بن سکتا۔ الحمد للہ اس موضوع پر بھی اس قدر مؤثر دلائل ہیں کہ جس کی ایک ضخیم کتاب بھی مرتب ہو سکتی ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عقل سلیم اور فہم جمیل عطا فرمائے اور ہم کھرے کھوٹے اور حق و باطل میں تمیز کرنے کے قابل بن جائیں آمین ثم آمین۔

محبت مجھ کو جس سے ہے اسی کا ذکر کرتا ہوں　　زباں پر میری جز نامِ محمد ﷺ اور کیا آئے

خانقاہ غفوریہ حقانیہ نقشبندیہ کا ایک ادنیٰ خادم

شفاعت امام الانبیاء ﷺ کا محتاج

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

باب اول

اسلام کی بنیاد عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں (ﷺ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے''۔

سب سے پہلی بنیاد

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (بخاری شریف)

آپ ﷺ کی رسالت کا موجود ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دائمی حیات عطا فرمائی ہے، آپ ﷺ کے حیات النبی ﷺ ہونے کا کلمہ طیبہ قیامت تک اعلان کرتا رہے گا۔ آج بھی جو شخص کلمہ طیبہ پڑھے گا یا قیامت تک جو شخص بھی مسلم ہو یا غیر مسلم اسلام میں داخل ہو، جب تک وہ اسلام کی بنیاد اول کلمہ طیبہ نہیں پڑھے گا اور دل و زبان سے اقرار نہیں کرے گا قطعاً مسلمان نہ ہوگا۔ مسلمان ہونے کے لئے یا اسلام قبول کرنے کے لئے کلمہ کا پڑھنا اور اس کا اقرار کرنا شرط اول ہے، اور کلمہ طیبہ کے دوسرے جز کا ترجمہ ہی یہی ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اگر کوئی شخص یہ کہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے، اب نہیں ہیں تو وہ ہرگز مسلمان نہ ہوگا، ہمارے تمام اسلاف و اکابرین کا یہی عقیدہ ہے۔

یہی علماء صحیح راستہ کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں، ان میں نہ افراط ہے کہ کسی بات کو حضور علیہ السلام، صحابہ کرام تابعین، آئمہ مجتہدین کے فرمان عالیہ سے زائد بڑھایا جائے اور نہ تفریط ہے کہ کسی بات کو حضور علیہ السلام، صحابہ کرام، تابعین، آئمہ مجتہدین کے فرمان عالیہ سے کم کیا جائے

اس مبارک طریقہ میں نہ زیادتی ہے نہ کمی ہے بلکہ متوسط طریقہ ہے جس کے متعلق رحمت اللعالمین ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ وہ فرقہ میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقہ پر ہوگا۔

آپ ان آئندہ صفحات پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ یہ علماء اہل سنت والجماعت (دیوبند) رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر ہے، بلکہ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ہی خود رحمۃ للعالمین ﷺ کے لگائے ہوئے نشانوں پر رکھی گئی ہے۔

علماء دیوبند نے کتاب "المہند علی المفند" عقائد علماء دیوبند لکھ کر قیامت تک کے لئے اپنے عقیدہ کا اعلان کر دیا ہے اور حیات النبی ﷺ کا عقیدہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد مبارک الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون انبیاء کرام زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں (فیض الباری شرح بخاری ص ۱۷) کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں (آگے اللہ تعالیٰ حکما ارشاد فرماتے ہیں) اے ایمان والو درود بھیجو نبی ﷺ پر اور سلام بھیجو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنے پیارے محبوب ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم فرمایا اور اس کا ایک عمدہ اور بہترین طریقہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود ہی انتخاب فرمایا کہ ہر لمحہ مسلمان خود بخود رحمۃ اللعالمین ﷺ پر درود و سلام بھیجتے رہیں۔

نماز میں درود و سلام پڑھنا واجب کر دیا کہ جب تک کوئی بھی مسلمان نماز میں درود و سلام نہ پڑھے گا اس کی نماز مکمل نہ ہوگی اور وقت کی کمی بیشی کے باعث کوئی ساعت ایسی نہ رہی کہ جس میں مسلمان نماز نہ پڑھتے ہوں، اور ہر نماز میں درود و سلام پڑھنا ضروری کر دیا کہ کوئی لمحہ بھی ایسا نہ گزرے کہ جس میں میرے پیارے محبوب ﷺ پر درود و سلام نہ پڑھا جائے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر (روضہ اطہر) پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا

۱(اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا نبی ﷺ پر رحمتیں نازل فرمانا ہے فرشتوں اور انسانوں کا درود بھیجنا حضور ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنا مراد ہے اسی طرح سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کا نبی ﷺ پر سلامتی نازل فرمانا ہے اور فرشتوں اور انسانوں کا سلام بھیجنا نبی ﷺ کے لئے سلامتی کی دعا کرنا مراد ہے)

نام لے کر درود پہنچا تا ہے کہ فلاں شخص جو کہ فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔
(القول البدیع، فضائل درود شریف ص ۱۸)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رحمۃ العالمین ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ (نسائی شریف، فضائل درود شریف ص ۱۸)

دارالعلوم دیوبند کی ابتدائی عمارت نودرہ کی بنیاد سید دو عالم ﷺ کے فرمان عالی اور نشان زدہ خطوط پر رکھی گئی، تاریخ دیوبند میں مفصل واقعہ تحریر ہے اور دارالعلوم دیوبند کے ترانہ میں یہ اشعار موجود ہیں۔

خود ساقی کوثر (ﷺ) نے رکھی ہے خانے کی بنیاد یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے دیوانوں کی روداد یہاں

(رحمت کائنات ﷺ ص ۲۶۴)

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کو خواب میں سید دو جہاں ﷺ کی زیارت ہوئی۔ رحمت دو عالم ﷺ مدرسہ کے کنویں پر تشریف فرما ہیں اور کنواں دودھ سے بھرا ہوا ہے، ایک بڑا ہجوم لوگوں کا سامنے ہے، لوگوں کے پاس چھوٹے اور بڑے برتن ہیں، رحمۃ اللعالمین ﷺ سب کے برتنوں کو دودھ سے بھر رہے ہیں۔ (تاریخ دیوبند)

بزرگوں نے اس کی تعبیر یہ بیان فرمائی کہ کنویں سے مراد دارالعلوم دیوبند ہے دودھ سے مراد حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کی شریعت مطہرہ کے علوم ہیں جو کہ خود رحمۃ للعالمین ﷺ اپنے وارثوں کے ذریعہ سے (حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا "العلماء ورثۃ الانبیاء" علما انبیا علیہم السلام کے وارث ہیں) قیامت تک اس دارالعلوم سے تعلیم حاصل کرنے والوں کے برتن دودھ علم شریعت سے بھر رہے ہیں، سبحان اللہ۔

سید دو عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر میری قبر (روضۂ اطہر) کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو شخص مجھ پر دور دراز سے درود شریف پڑھتا ہے وہ بذریعہ ملائکہ پہنچا دیا جاتا ہے۔ (بیہقی شریف)

تو جس وقت بھی چاہے نماز میں درود و سلام پڑھا جائے یا نماز کے علاوہ اگر روضۂ اطہر کے پاس پڑھا جائے تو رحمۃ للعالمین ﷺ خود سنتے ہیں اور دور سے پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتے مقرر فرمائے ہوئے ہیں جو فوراً حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور پہنچا دیتے ہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے

اور جمعہ کے دن کثرت سے (یعنی زیادہ سے زیادہ) درود شریف پڑھا کرو، اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کردیا جاتا ہے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) آپ (ﷺ) کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بدنوں کو کھائے، پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے مندرجہ بالا ارشادات فرما کر قیامت تک کے لئے اپنی تمام امت و تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات کے سلسلہ میں زبردست وضاحت بیان فرمادی اور قربان جائیں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ انہوں نے کتنی وضاحت کے ساتھ سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ ﷺ کے انتقال کے بعد بھی رحمۃ للعالمین ﷺ نے کتنی وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی اور مزید وضاحت فرمائی کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، آپ ﷺ نے اس پر بس نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ رزق دیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ رزق کے لئے جسم اور روح دونوں کی حیات لازمی ہے ورنہ رزق نہیں کھایا جاسکتا۔ ان واضح ارشادات عالیہ کے ہوتے ہوئے جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمائے اس کے خلاف گفتگو کرنا تو درکنار ان میں ذرا سا وہم یا شبہ کرنا گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد عالیہ کا انکار کرنا ہے جس سے ایمان کے ہی چلے جانے کا خطرہ ہے، کیونکہ رحمۃ اللعالمین ﷺ کے ارشادات عالیہ پر یقین رکھنے کا نام ہی ایمان ہے۔

شب معراج شریف میں رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گزر ہوا، موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے (فیض الباری) اور ایک موقعہ پر حضور ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی آپ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام اور یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ "لبیک اللھم لبیک" کہہ رہے ہیں (مسلم شریف) محدث کبیر حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(عقیدۃ الاسلام ص ۴۱)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت دو عالم ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ "الروحا" کے علاقہ سے ستر انبیاء علیہم السلام پیدل بیت اللہ شریف کے حج کے ارادہ پر تشریف لے گئے جنہوں نے عبا پہنے ہوئے تھے۔ (التعرف ص ۲۲، رحمت کائنات ص ۱۷۲)

ان احادیث مطہرہ سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبور مبارکہ میں نزدیک سے صلوۃ وسلام بھی سنتے ہیں، رزق بھی کھاتے ہیں۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ کے اس جہاں سے پردہ فرمانے کے بعد صحابہ کرام سے لے کر آج تک تمام امت کا یہ طریقہ رہا ہے جو لوگ حج کرنے جاتے ہیں وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ تمام لوگ رحمۃ اللعالمین ﷺ کے روضہ مطہرہ کے پاس باادب طریقہ سے اس بات کا یقین کرتے ہوئے کہ ہم سید الانبیاء ﷺ کے حضور حاضر ہیں اور حضور ﷺ ہمیں دیکھ رہے ہیں، ہماری معروضات سن رہے ہیں صلوۃ وسلام پیش کرتے ہیں، اور اس حاضری کے متعلق رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا۔

قولہ ﷺ من جاء نی زائر الاتحملہ حاجۃ الازیارتی کان حقا علی ان اکون شفیعالہ یوم القیمۃ (المھند ص ۲۵)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آیا اور میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کی نہ لائی تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں۔

اس بات پر غور فرماویں کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ کیا فرما رہے ہیں کہ جو میری زیارت کو آیا تو آپ خود سوچیں کہ زیارت کس کی ہوتی ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میری زیارت کو آیا۔

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مدینہ منورہ حاضر ہونے والا یوں کہے کہ میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی زیارت کی، کیونکہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہیں (وعظ التبلیغ ۳ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ، مقام حیات ص ۴۴۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوتے، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور حاضر ہو کر عرض کرتے، **السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا ابابکر، السلام علیک یا ابت۔**

(رسائل ابن تیمیہ ص ۱۲۳، ۳۹۰ رحمت کائنات)

یہ سلام عرض کرنے والے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، جب بھی مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں گویا کہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ تینوں حضرات سلام سنتے ہیں اور حیات ہیں سبحان اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سلام پیش کر کے اپنے عمل سے قیامت تک کے

لئے حیات النبی ﷺ اور حیات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ثابت کر دیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس عقیدہ کے خلاف تمام شکوک وشبہات رفع فرما دیئے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کمرہ مبارک میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آرام فرما ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردہ فرمانے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پردہ فرمانے کے بعد اس کمرہ میں ام المومنین رضی اللہ عنہا بغیر پردہ کے تشریف لاتی تھیں۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پردہ فرمانے کے بعد کمرہ میں باپردہ تشریف لاتی تھیں، چونکہ پہلے خاوند اور والد تھے جن سے کوئی پردہ نہ تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری کے بعد پردہ فرمایا، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ حضرات دیکھتے ہیں قبر ان حضرات کے سامنے حجاب نہیں ہے، سبحان اللہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

لیهبطن ابن مریم عدلاً واماماً مقسطا ویسلکن فجا حاجاً او معتمراً ولیاتین قبری حتی یسلم علی ولأردن علیه.

(رواه ابوهریرة، اخرجه الحاکم و صحیح عقیدة الاسلام ص ۲۲)

محدث کبیر استاذ العلما حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث شریف کو اپنی کتاب عقیدۃ السلام میں درج فرما کر یہ بتایا ہے کہ اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے سبحان اللہ اس حدیث شریف کے ترجمہ پر غور فرمائیں کہ اس میں رحمۃ اللعالمین ﷺ نے کتنے مسائل حل فرما دیئے۔

فرمایا حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مریم کا بیٹا ضرور آسمان سے اترے گا۔ وہ انصاف اور عدل والا پیشوا ہوگا اور وہ دور دراز کے راستہ سے سفر کر کے حج یا عمرہ کے لئے آئے گا اور پھر وہ ضرور میری قبر (روضہ اطہر) پر بھی آئے گا یہاں تک کہ مجھے سلام کہے گا اور میں ضرور اس کے سلام کا جواب دوں گا۔

☆۔ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے پیدا نہیں ہوں گے، مرزائی مرزا غلام احمد کو عیسیٰ کہتے ہیں فرمایا کہ حضرت مریم کا بیٹا ہوگا۔ مرزائیوں کا سارا جھوٹ قیامت تک ختم فرمایا۔

☆۔ اور فرمایا کہ وہ دور دراز (دمشق) سے سفر کر کے حج یا عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لائیں گے۔

☆۔ پھر مدینہ منورہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور سلام عرض کرنے سے حاضری دیں گے اور حاضر ہو کر سلام عرض کریں گے۔

☆۔آپ ﷺ ان کے سلام کا جواب عنایت فرمائیں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی زیارت کے لئے دور دراز سے سفر کر کے حاضر ہونا سنت انبیا علیہم السلام ہے، اور آپ ﷺ کے حضور سلام عرض کرنا سنت انبیا علیہم السلام ہے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔

تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ حاضر ہونے والے کا سلام سنتے ہیں اور جواب عنایت فرماتے ہیں اور اسے جانتے ہیں۔ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

متفقہ عقیدہ علماء دیوبند اور تصدیقات علماء حرمین شریفین

۱۸۵۷ء کا دور مسلمانوں کے لئے پسپائی اور عام مایوسی کا دور تھا، دہلی کے تاج وتخت پر انگریز قابض ہو چکے تھے۔ مسلمانوں کی عسکری قوت مفلوج ہوگئی اور اسلامی مدارس کے اوقاف ضبط کر کے ان کا نظام تعلیم درہم برہم کر دیا گیا تھا، ان حالات میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی علوم وشعائر کی حفاظت اور مسلمانوں میں جوش جہاد اور جذبۂ آزادی پیدا کرنے کے لئے دینی ادارہ کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا۔ قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے علماء کرام و اولیاء عظام کے تعاون سے ۱۲۸۷ھ (۱۸۶۷ء) میں دیوبند میں دارالعلوم کے نام سے اسلامی مدرسہ قائم کیا جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام کے ایک مضبوط قلعہ اور چھاؤنی کی حیثیت اختیار کرلی، اس مدرسہ نے ہزاروں مفسر، محدث اور مجاہد پیدا کئے جنہوں نے ہندوستان اور پوری دنیا میں پھیل کر علوم نبویہ کی قندیلیں روشن کیں اور ہر محاذ پر اسلام دشمن قوتوں کا پوری ہمت اور پامردی سے مقابلہ کیا۔

اسلام کے چالاک اور عیار دشمن انگریز نے اس مدرسہ کے ہاتھوں اپنی جڑیں کھوکھلی ہوتی دیکھیں تو اس کے خلاف تمام حربے استعمال کرنے شروع کئے جن میں ایک خطرناک حربہ یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے اور مسلمانوں کو اس عظیم مدرسہ سے متنفر کیا جائے، چنانچہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے علماء نفس پرست کی خدمات حاصل کی گئیں اور ان میں بعض کی جانب جن میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے حواری میں سرپرستی کی گئی اور جھوٹی نبوت کا تاج اس کے سر پر رکھا گیا اور بعض کی درپردہ خدمت کی گئی اور ان کو اس کام پر مامور کیا کہ وہ علماء دیوبند پر گستاخ اور بے ادب اور وہابی ہونے کا الزام لگائیں، چنانچہ ان نفس پرست لوگوں نے اکابرین دیوبند کے خلاف ایک غلط اور گمراہ کن فتوی پر دھوکہ دہی اور کذب بیانی سے حرمین شریفین کے علماء کی تصدیقات حاصل کر لیں اور ۱۳۲۵ھ میں وہ فتوی ہندوستان میں شائع کر دیا۔

ان ایام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں تھے اور مسجد نبوی ﷺ میں درس دیا کرتے تھے ان کو جب اس کارروائی کا علم ہوا تو انہوں نے صحیح حقیقت حال سے علماء حرمین شریفین کو مطلع کیا تو ان حضرات نے اپنی طرف سے چھبیس سوالات تحریر کر کے اکابرین دیوبند کو جواب کے لئے بھیجے، اس وقت فخر المحدثین حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما وصال فرما چکے تھے تو علماء حرمین شریفین کے سوالات کے جوابات فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ نے فصیح عربی زبان میں تحریر فرمائے، اس وقت کے تمام جید علماء دیوبند حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن، حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری، حضرت مولانا حافظ محمد احمد نانوتوی، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند مفتی اعظم ہند اور حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہم نے تصدیقات فرمائیں اور جوابات علماء حرمین شریفین کو بھیج دیئے، علماء حرمین شریفین ان جوابات کو دیکھ کر بہت ہی متاثر ہوئے اور انہوں نے تصدیقات فرمائیں اور یہ تحریر فرمایا کہ یہ عقائد صحیح ہیں ان کی وجہ سے نہ کوئی کافر ہوسکتا ہے نہ بدعتی اور نہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہوگا بلکہ صحیح اہل سنت کا مسلک یہی ہے۔

جب علماء دیوبند کو علماء حرمین شریفین کی تصدیقات وصول ہوگئیں تو انہوں نے اس کو کتابی شکل میں المہند کے نام سے شائع کر دیا اس رسالہ میں چھبیس سوالات کی روشنی میں اکابرین دیوبند کے عقائد حقہ کی تشریح اور وضاحت کی گئی ہے جس سے علماء دیوبند کا صحیح حقیقی مسلک واضح ہو جاتا ہے گویا کہ المہند اکابرین دیوبند کی ایک ایسی متفقہ تاریخی دستاویز ہے جو قیامت تک قائم رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ، اس میں دیوبندی مسلک اصولی طور پر محفوظ کر لیا گیا ہے۔

اس کتاب کا پانچواں سوال یہ ہے۔

''کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ ﷺ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے''۔

جواب: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کی حیات دنیا کی سی ہے۔ بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے حضور ﷺ اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہدا کے ساتھ (برزخی نہیں ہے جو کہ حاصل ہے تمام مسلمانوں کو) بلکہ سب انسانوں کو، چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ''انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیا میں لکھا ہے کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام وشہدا کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر

میں نماز پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کو برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے، اور شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مستقل رسالہ بھی ہے جو بے مثل ہے اور طبع ہوکر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اس کا نام آب حیات ہے، تو اس مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات سارے علماء دیوبند کی متفقہ اور علماء حرمین شریفین کی تصدیق شدہ ہوگئی کہ سید الانبیاء ﷺ اپنی قبر شریف میں دنیاوی جسد اطہر کے ساتھ حیات ہیں۔ (المہند ص ۲۷،۲۸،۲۹)

اور سوال اول کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ:

''ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین ﷺ (ہماری جانیں آپ پر قربان ہوں) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے، گوشد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ ﷺ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا، تو مسجد نبوی ﷺ کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی اس صورت میں جناب رسالت مآب ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے، اور اس کی موافقت خود حضور ﷺ کے ارشاد مبارک سے ہو رہی ہے کہ فرمایا سید المرسلین ﷺ نے کہ جو میری [1] زیارت کو آیا اور میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں، اور ایسا ہی عارف کامل حضرت ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت کے لئے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مہذب عشاق کا ہے اور اسی جواب میں آگے تحریر فرماتے ہیں کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ ﷺ کے اعضاء مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہے کعبہ اور عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے۔ (المہند ص ۲۵)

مسئلہ حیات النبی ﷺ میں اکابر دیوبند کا مسلک اور متفقہ اعلان

حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر

---

[1] (اسی حدیث شریف کے مطابق حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زیارت کرنے والا یہ نہ کہے کہ میں نے قبر تشریف کی زیارت کی ہے بلکہ یہ کہے کہ میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی ہے کیونکہ حضور ﷺ حیات ہیں۔ ہر دو حضرات کے عقائد میں یہ بات بیان ہو چکی ہے)

دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے، صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلّف نہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جائے بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنّت والجماعت کا مسلک ہے۔

اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، آب حیات کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ راشدین میں سے ہیں۔ ان کا رسالہ المہند علی المفند بھی اہل انصاف واہل بصیرت کے لئے کافی ہے، اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

واللّٰہ یقول الحق وھو یھد السبیل

محمد یوسف بنوری عفااللہ عنہ

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامۃ یوسف بنوری تاؤن، کراچی

عبدالحق عفی عنہ مھتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

(مفتی) محمد صادق عفااللہ عنہ سابق ناظم محکمہ امور مذھبیہ بھاول پور

محمد رسول خان عفا اللہ جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاھور

شمس الحق عفا اللہ عنہ صدر وفاق المدارس العربیہ باکستان

مفتی محمد حسن، جامعہ اشرفیہ لاھور

ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار، سندہ

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ دارالعلوم کراچی

(مقام حیات ص ۲۷۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''حدیث میں آیا ہے کہ امت کے اعمال ہر روز حضور اقدس ﷺ کے روبرو پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ اعمال خیر دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور نالائقوں کے لئے استغفار فرماتے ہیں''۔ (تفسیر عثمانی، سورہ نحل آیت ۸۹)

ثابت ہو گیا کہ آپ ﷺ روضہ اقدس میں حیات ہیں اور یہی عقیدہ مذاہب اربعہ اور اکابر علماء اہل حدیث کا ہے اور اس پر انہوں نے مدلل کتابیں تحریر فرمائی ہیں، مثلاً احناف میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شارح مشکوٰۃ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی آب حیات، حنابلہ میں سلطان الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، مالکیہ میں مفسر قرآن امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، ابن الحاج، حافظ ابن ابی جمرہ، شوافع میں امام غزالی، علامہ سبکی اور علامہ بارزی رحمہم اللہ۔

اہل حدیث میں علامہ محمد ابن علی شوکانی یمنی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۶۰ھ) اپنی مستند اور مقبول کتاب ''نیل الاوطار'' میں حیات النبی ﷺ کے بارے میں جملہ احادیث بیان کرنے کے بعد یہ فیصلہ فرماتے ہیں: قرآن مجید میں شہدا کے متعلق ہے کہ وہ زندہ ہیں، ان کو رزق دیا جاتا ہے اور ان کی زندگی جسم کے ساتھ ہے تو پھر انبیاء علیہم السلام کے لئے اس کا انکار کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ (جلد ۳ صفحہ ۱۲۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے انبیاء علیہم السلام کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا۔ پس ان کے لئے زندگی اور موت دونوں حالتوں میں کوئی فرق نہیں۔ اس حدیث میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا، جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔ یہ حدیث کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

(فضائل درود شریف از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ)

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صدیقی نانوتوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہنوز قبر میں زندہ ہیں اور مثل گوشہ نشینوں اور چلہ کشوں کے عزلت گزیں۔ جیسے ان کا مال قابل اجرائے حکم میراث نہیں ہوتا اسی طرح حضرت رسول اللہ ﷺ کا مال بھی محل توریث نہیں۔

(آب حیات صفحہ ۲)

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چونکہ تمام انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اس لئے ان کی آگے وراثت چلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(الکوکب الدری جلد اول صفحہ ۴۴۳)

حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ حیات ہیں لہٰذا پست آواز سے سلام کرنا چاہیے۔ مسجد نبوی کی حد میں کتنی ہی پست آواز میں سلام عرض کیا جائے آپ ﷺ اسے خود سنتے ہیں۔ (تذکرۃ الخلیل صفحہ ۲۰۶)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کے لئے بڑا شرف ہے کیونکہ جسم اطہر اس کے اندر موجود ہے۔ حضور انور ﷺ خود یعنی جد مع تلبس الروح اس کے اندر تشریف رکھتے ہیں، کیونکہ آپ ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔ قریب قریب تمام اہل حق اس پر متفق ہیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ حدیث میں بھی نص ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کو رزق پہنچتا ہے۔ (التجو رصفحہ ۱۴۹)

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے لئے بعد وفات بھی حیات برزخی ثابت ہے جو حیات شہدا کی حیات برزخی سے بھی بڑھ کر ہے اور اتنی قوی ہے کہ حیات ناسوتی کے قریب قریب ہے۔ پس بہت سے احکام ناسوت کے اس پر متفرع بھی ہیں۔ دیکھئے زندہ مرد کی بیوی سے نکاح جائز نہیں ہے۔ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی نکاح جائز نہیں۔ زندہ کی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ حضور ﷺ کی بھی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ احادیث میں صلوٰۃ وسلام کا سماع بھی وارد ہوا ہے۔ (الطہور صفحہ ۴۹)

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی اور بقاء علاقہ بین الروح والجسم کے منکر ہیں۔ علمائے دیوبند بالکل اس کے برعکس نہ صرف اس کے قائل ہی ہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور حیات النبی ﷺ پر بڑے زور شور سے دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اس بارے میں تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں۔
(نقش حیات جلد اول صفحہ ۱۰۳)

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ زندہ ہیں اور اپنی قبر مبارک میں اذان واقامۃ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ (فتح الملہم جلد: ۳ صفحہ ۴۱۹)

مدرسہ عثمانیہ حنفیہ راولپنڈی میں حضرت قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک تحریری معاہدہ ہوا جس کی عبارت یہ ہے:

''وفات کے بعد نبی کریم (ﷺ) کے جسد اطہر کو برزخ قبر شریف میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضۂ اطہر پر حاضر ہونے والوں کا صلوٰۃ وسلام وہ خود سنتے ہیں''۔

(دستخط) قاری محمد طیب حال وارد راولپنڈی۔ ۲۲ جون ۱۹۶۲ء (دستخط) قاضی شمس الدین (دستخط) قاضی نور محمد (دستخط) غلام اللہ خان۔

(حیات انبیاء از حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۸)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمہور امت کا عقیدہ اس مسئلہ میں یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام برزخ میں جسد عنصری کے ساتھ

زندہ ہیں۔ ان کی حیات برزخی صرف روحانی نہیں بلکہ جسمانی حیات ہے جو حیات دنیوی کے بالکل مماثل ہے۔ بجز اس کے کہ وہ احکام کے مکلف نہیں'' آگے لکھتے ہیں۔ ''خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات بعد الموت حقیقی جسمانی مثل حیات دنیوی کے ہے، جمہوریت کا یہی عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ میرا اور بزرگان دیوبند کا ہے''۔

انبیاء علیہم السلام کے وصال کے بعد فیوض وتصرفات بھی ان کی حیات کی دلیل ہیں۔ پھر ہمارے نبی محترم ﷺ تو رحمتہ اللعالمین ہیں پس آپ ﷺ کیونکر کسی کو فیض پہنچا سکتے ہیں جب تک کہ آپ ﷺ کو متصف بہ حیات نہ مانا جائے۔ بقول حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ موصوف کے بغیر صفت کی بقا محال ہے۔ حضرت محمد عربی ﷺ کی نبوت تو قیامت تک باقی رہے گی کہ آپ ﷺ خاتم النبین ہیں۔ زمانہ کے اعتبار سے (خاتمیت زمانیہ کہ آپ ﷺ سب سے آخر زمانے میں تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد مبعوث ہوئے اور اب آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا) اور مراتب نبوت وکمالات رسالت (خاتمیت رتبیہ) کے اعتبار سے بھی کہ جو علم کسی بشر کے لئے ممکن ہے اور جو کمالات وہ سب آپ ﷺ پر ختم ہو گئے۔ آپ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا، جو دعویٰ نبوت کرے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (تحذیر الناس از بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) جنگ یمامہ میں مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی سے معرکوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سات سو حافظ قرآن صحابہ کو ختم نبوت کی خاطر شہید کروا دیا تھا۔

مسئلہ حیات النبی (ﷺ) دین کا ایک اہم مسئلہ ہے جس پر اکابرین اور علماء سلف کا اتفاق رہا ہے۔ ائمہ اربعہ اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت محسن انسانیت ﷺ بقید حیات ہیں اور یہ حیات وہی ہے جو جسم کے ساتھ حاصل تھی نہ کہ روحانی حیات۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرمایا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی حیات کا مسئلہ ایسا ہے جس پر سب کا اتفاق ہے۔ کسی کو اس میں اختلاف نہیں، اور یہ حیات جسمانی ہے جیسی کہ دنیا میں تھی۔ ان کی زندگی کو روحانی اور معنوی نہ سمجھا جائے۔

مولانا خلیل احمد محدث سہانپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کی یہ حیات دنیا کی سی ہے۔ یہ حیات برزخی نہیں ہے۔

(المہند یعنی عقائد علماء دیوبند۔ مرتبہ مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۶)

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ، تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۶۹۵ پر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ حضرت نبی کریم ﷺ کے حجرۂ مبارک کے سامنے لے جا کر رکھ دینا۔ اگر دروازہ کھل جائے اور قبر اطہر سے آواز آئے کہ ابوبکر کو اندر لے آؤ تو مجھے حجرۂ مبارک میں دفن کر دینا ورنہ عام مومنین کے قبرستان میں دفن کرنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دروازہ کھل گیا اور قبر انور سے آواز آئی ادخلو الحبیب الی الحبیب (یوصل الحبیب الی الحبیب) اگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رسالت مآب ﷺ کی حیاۃ بعد المماۃ کے قائل نہ ہوتے تو اس وصیت کے کیا معنی؟

(نفحات الانس از مولینا عبدالرحمٰن جامی۔ مطبع نول کشور)

اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے، لہٰذا اللہ کا نبی زندہ رہتا ہے اور اس کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ) اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور رزق بھی پاتے ہیں اور یہ حیات و مرزوقیت شہدا سے کہیں زیادہ اعلیٰ اور اکمل ہے۔ اجساد انبیاء علیہم السلام کمال عظمت وعزت کا نشان بن کر بعد وصال بھی صحیح سالم اور محفوظ رہتے ہیں۔ مٹی ان کو نہیں کھا سکتی اور اللہ پاک ان کو حیات ابدی بخش دیتا ہے۔

ماہنامہ ''الفرقان'' لکھنؤ (یوپی، بھارت) جنوری ۱۹۷۸ء میں اس کے ایڈیٹر جناب مولانا محمد منظور نعمانی نے صفحہ ۸ پر ایک مضمون محمد بن عبدالوہاب کے صاحبزادے عبداللہ کی طرف سے نقل کیا ہے جس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا درجہ اور مرتبہ تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ و افضل ہے اور آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کی یہ حیات برزخی ہے اور یہ شہداء کی حیات سے زیادہ بلند درجہ کی ہے، کیونکہ بلاشک وشبہ آپ تمام شہداء سے افضل ہیں اور آپ ﷺ سلام کرنے والے کا سلام سنتے ہیں اور آپ ﷺ کی زیارت مسنون ہے۔ ہم اس کے قائل ہیں کہ قیامت کی دن رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ہوگی اور عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ روز قیامت ہمارے نبی ﷺ کی شفاعت ہمیں نصیب فرما اور ہمارے بارے میں آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔ ہمارے نزدیک شیخ الاسلام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے استاد شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اہل حق، اہل سنت کے امام و پیشوا ہیں اور ان دونوں بزرگوں کی کتابیں ہمیں نہایت عزیز ہیں لیکن ہم ہر مسئلے میں ان کے بھی مقلد اور پیرو نہیں اور متعدد مسائل میں ان سے ہمارا اختلاف معلوم اور معروف ہے۔ ہم اپنے تمام امور میں صرف اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں اور صرف اسی سے مدد چاہتے ہیں۔

حضرت انبیاء علیہم السلام کی حیات برزخیہ کے سلسلے میں محدث وفقیہہ حضرت مولانا حافظ قاری

محمد عاشق الٰہی بلند شہری ثم مہاجر مدنی فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات برزخیہ اس قدر اکمل اور اس درجہ رفیع ہے کہ وہ اس دنیا میں تشریف لا سکتے ہیں، مناسک حج ادا کر سکتے ہیں اور ان کا دیدار بھی ممکن ہے۔ بعض بزرگوں سے جو یہ منقول ہے کہ انہوں نے حضرت محسن انسانیت ﷺ کو بیداری میں دیکھا تو یہ بات قابل تکذیب نہیں۔ اگر کوئی تصدیق نہ کرے تو جھٹلانا بھی جائز نہیں۔ واقعہ معراج شریف میں حضور انور ﷺ اپنی حیات دنیاوی میں تھے اور جن انبیاء علیہم السلام کو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، وہ حیات برزخی میں تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گو اس دنیا میں نہیں مگر حیات برزخیہ میں بھی نہیں، بلکہ آپ کی حیات دنیاوی جاری ہے تا آنکہ دوبارہ تشریف لا کر وصال فرمائیں (احوال برزخ حالات برزخ، صفحہ ۴۸ تا ۴۹) آپ کے جسد عنصری کو جسد روحی میں تبدیل کر دیا گیا ہے، پس ظاہری زندگی کے باوجود آپ علیہ السلام کو کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

ہمدردانہ عرض

اللہ عرض ہے کہ خدارا حضور ﷺ کی ذات اطہر کو اپنی طرح نہ سمجھیں بلکہ یہ یقین رکھیں کہ ہم اور آپ تو کجا دنیا بھر میں کوئی غوث، قطب، ابدال، حضرات امامین، حضرات امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کوئی بھی شخص کسی ادنیٰ سے ادنیٰ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام تو کجا، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام بلند ہے یا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ میں تشریف لے جاتے تو آپ کے گھوڑے کے پاؤں سے چلنے کی وجہ سے جو گرد (مٹی) اڑ کر گھوڑے کے ناک میں پڑتی تھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اس گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ سبحان اللہ کتنا بلند مقام ہے صحابۂ کرام کا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ وہ ہستی ہیں کہ انہوں نے صحابہ کرام کی زیارت کی، اور ان کو سید التابعی کہا جاتا ہے تو ان کا مقام صحابہ کرام کے آگے گھوڑے کے ناک میں پڑنے والی گرد جتنا بھی نہیں تو سید الانبیاء ﷺ جو کہ تمام انبیاء اور رسولوں کے سردار ہیں ان کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنا بلند و برتر ہوگا، ہم اس کا کوئی کسی طرح اندازہ نہیں کر سکتے اس لئے ہمارے تمام اکابرین نے یہ ہی عرض کر دی کہ:

لایمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یارسول اللہ ﷺ کسی انسان کے بس میں ہی نہیں، کہ آپ ﷺ کی تعریف بیان کر سکے جیسا کہ اس کا حق ہے بس ہم اتنی ہی عرض کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بعد تمام جہانوں میں بزرگ و برتر اگر کوئی ہے تو وہ آپ ﷺ کی ہی ذات گرامی ہے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ مسئلہ حیات النبی ﷺ جو کہ کتاب ہذا میں اتنی وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے مبارک زمانہ سے لے کر موجودہ دور تک کے تمام حضرات خلفاء راشدین، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اولیاء امت، علماء امت تمام متفقہ طور پر تسلیم و تصدیق کرتے ہیں اور تمام حضرات کی تصدیقات بصورت قائد آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب بھی اگر خدانخواستہ کوئی صاحب مطمئن نہ ہوں تو ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم اللہ کے لئے بجائے سید الانبیاء ﷺ کی شان اطہر میں نکتہ چینی کرنے اور اسلاف کے اقوال کے خلاف باتیں کرنے کے جو کہ ہر حال میں ہم سے زیادہ حضور ﷺ کی قریبی زمانوں میں سے گزرے ہر حال میں ہم سے زیادہ صاحب علم تھے، ہر حال میں ہم سے زیادہ خدا تعالیٰ کا ڈر رکھنے والے، صاحب تقویٰ تھے، ان کے معاملہ میں خاموشی اختیار فرماویں اور خدا تعالیٰ سے ہر وقت ہدایت کی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بطفیل سید الانبیا ﷺ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرماویں اور خاتمہ ایمان پر ہو، آمین۔

اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ حضور اقدس ﷺ کی شان اقدس میں نکتہ چینیاں کرنا، قرآن پاک کی آیات کی اپنی مرضی کی تفسیر و ترجمہ کرنا، بعض احادیث مطہرہ کو مان کر ان کا اپنی مرضی کا ترجمہ و تفسیر و تاویل کرنا اور بعض احادیث مطہرہ صحیحہ کا انکار کرنا اور اپنی خواہش کے مطابق سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے ان کو ضعیف کہہ دینا، یہ طریقہ یہودیوں معتزلہ، مرزائیوں چکڑالویوں اور منکرین حدیث کا ہے اللہ تعالیٰ یہودیوں کے حالات بیان کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

"افتومنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض"

کیا تم ایمان رکھتے ہو قرآن پاک کی کچھ آیات کا اور انکار کرتے ہو کچھ آیات کا!

فما جزآء من یفعل ذلک منکم الاخزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیمۃ یردون الیٰ اشد العذاب۔

پس بدلہ تمہارے اس کام کا رسوائی (ذلت) ہے دنیا کی زندگی میں، اور قیامت کے دن پہنچائے جاؤ گے سخت عذاب میں۔ **وما اللہ بغافل عما تعملون**

اور اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔

ان آیات مطہرہ میں اللہ تعالیٰ نے کتنی عظیم وضاحت فرمائی کہ اپنی مرضی کی آیات (واحادیث) کا ماننا اور جو اپنی سمجھ ناقص میں نہ آئے ان آیات مبارکہ (واحادیث مطہرہ) کا انکار کرنا، اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کا طریقہ بتلایا اور اس انکار کا نتیجہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیا کی ذلت ورسوائی اور آخرت کا سخت عذاب ہے۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''ایسا کرے یعنی بعض احکام کو مانے اور بعض کا انکار کرے تو ایمان کا تجزیہ تو ممکن نہیں تو اب بعض احکام کا انکار کرنے والا بھی کافر مطلق ہوگا، صرف بعض احکام کو ماننے سے کچھ بھی ایمان نصیب نہ ہوگا، اس آیت سے صاف معلوم ہوگیا کہ اگر کوئی شخص بعض احکام شرعیہ کی تو متابعت کرے اور جو حکم کہ اس کی طبیعت یا عادت یا غرض کے خلاف ہو تو اس کے قبول میں قصور (انکار) کرے تو بعض احکام کی متابعت اس کو کچھ نفع نہیں دے سکتی، لہٰذا اس سے بچیں اور جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں ان سے بھی بچیں، عافیت اور سلامتی اپنے اسلاف کے راستہ پر چلنے میں ہے اور ان سے علیحدہ ہونے میں گمراہی ہے، آپ نے کتاب ہذا میں پڑھا ہے کہ ہمارے اسلاف کو حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ سے کس قدر عشق ومحبت تھی اور وہ کتنے مؤدب تھے اور یہی ایمان کی علامت ہے۔ سید الانبیاء ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا:

لایومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (بخاری).

فرمایا رحمت دو عالم ﷺ نے خبردار، تم میں سے کوئی ایک شخص بھی ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ مجھ سے اپنے والدین، اپنی اولاد، اپنی جان اور تمام انسانوں سے زیادہ محبت نہ رکھے۔

حضور اقدس ﷺ کی اطاعت ومحبت اور ادب واحترام ہی ایمان ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا مسلمان بنائے، صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور رحمۃ اللعالمین ﷺ کی محبت اطاعت ادب واحترام نصیب فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر ہو، آمین۔

سبحن ربک رب العزۃ عما یصفون، وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العلمین.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب دوم

خواب یا بیداری میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی حقیقت اور بیداری میں زیارت نبی ﷺ سے مشرف ہونے والوں کے ایمان افروز واقعات

خواب کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا۔
(سورۃ الفتح، آیت ۲۷)

ایک اور ارشاد باری ہے: اور ہم نے جو خواب تمہیں دکھایا تھا وہ لوگوں کی آزمائش کے لئے تھا۔
(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۰)

سورۂ یوسف میں ارشاد باری ہے: ملک مصر نے یہ کہا کہ اے سرداروں کی جماعت میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو تو...... (آیت ۴۳)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: خواب کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم رویاء صالحہ (سچے خواب) جو کہ اللہ کی طرف سے بشارت (خوشخبری) ہوتے ہیں۔

دوسری قسم، شیطان کی طرف سے غموں اور الجھنوں میں ڈالنے والے خواب۔ تیسری قسم وہ خواب جو انسان خود اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم وغیرہ)

ایک اور ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ: سچے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور فضول خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ (بخاری، مسلم وغیرہ)

ایک اور جگہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: نبوت کے خوابوں میں صرف بشارتیں باقی رہ گئیں۔ کسی نے پوچھا بشارتیں کیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچے خواب۔
(بخاری، کتاب التعبیر باب المبشرات، مسلم کتاب الصلاۃ حدیث نمبر ۲۰۷)

ایک اور جگہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ مؤمن کے خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔

(بخاری، مسلم وغیرہ)

اللہ تعالیٰ کے مظاہر عظمت وقدرت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ سونے والے شخص کو ایسے خواب بھی دکھاتا ہے جو اسے دہشت زدہ کر دیتے ہیں اور وہ اپنے خواب میں خود کو گویا چلتے پھرتے اور جاگتے دیکھتا ہے سنتا اور دیکھتا ہے اور پھر خواب کی تعبیر کے ذریعے وہ اس کے نتائج تک پہنچتا ہے۔

سچے خواب پر ایمان، دلوں میں وحی اور الہام پر ایمان راسخ پیدا کر سکتا ہے۔ وحی والہام، اللہ تعالیٰ کی طرف مومنوں کے لئے ہوتے ہیں۔

''رؤیا'' کی ایک تعریف بھی بیان کی جاتی ہے جس میں مذکور ہے کہ ''رؤیا'' وہ اعتقادات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ سونے والے کے دل میں جاگنے والے کے دل کی طرح پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اس میں نیند یا بیداری رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ''رؤیا'' ایک معزز حالت اور بلند مرتبہ ہے۔ (دیکھئے کتاب رؤیا والاحلام للبیانونی)

اللہ تعالیٰ خواب کبھی تو کسی انعام کی نشانی بنا کر پیدا فرماتے ہیں جس میں شیطان موجود نہیں ہوتا اور کبھی کسی نقصان دہ چیز کی نشانی بنا کر پیدا فرماتے ہیں۔ جسے مجازی طور پر شیطان کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے حالانکہ اس میں شیطان کا کسی قسم کا عمل دخل نہیں ہوتا۔

چنانچہ جہاں رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ ''سچے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں''۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ:

''رویا'' پسندیدہ (خواب) کا نام ہے۔ کیونکہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور ''حلم'' ناپسندیدہ (خواب) کا نام ہے کیونکہ ناپسندیدہ اور مکروہ چیزیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں۔

پسندیدہ خواب کی نسبت حدیث میں اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے اور ناپسندیدہ کی نہیں۔ حالانکہ یہ دونوں قسم کے خواب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتے ہیں اور اسی کے ارادے سے رونما ہوتے ہیں۔ اس میں شیطان کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا مگر شیطان ناپسندیدہ خواب کے وقت موجود ہوتا ہے اور اس پر خوشی کا اظہار کرتا ہے (اس لئے اس کی طرف انہیں منسوب کر دیا جاتا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سچے خوابوں کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ پر وحی کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی، وہ رات کو جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح سامنے آجاتا۔

(صحیح بخاری)

انبیاء کرام علیہم السلام کے اکثر خواب سچے اور اچھے ہوتے ہیں البتہ کبھی کبھار ناگوار خواب بھی

نظر آ جاتے ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ احد کے وقت خواب میں خود کو ایک قلعے میں دیکھا اور یہ قلعہ مدینہ منورہ میں تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں ایک گائے کو ذبح ہوتے دیکھا، گائے سے مراد وہ اصحاب تھے جو غزوۂ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ یہ ستر صحابہ تھے۔

آپ ﷺ نے اپنی تلوار میں خون بھی لگا دیکھا جس کو بعض اہل بیت کی شہادت سے تعبیر کیا گیا، چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (سید الشہداء) اسی غزوۂ میں شہید ہوئے۔

منقول ہے کہ خواب نبوت کا جز ہیں اور یہ بشارتیں ہوتی ہیں۔ مگر کبھی کبھار اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ بھی ہوتی ہے اور ایسے خواب دیکھنے والا محفوظ نہیں ہوتا۔ ایسے خواب اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو ہی رحمت اور نرمی کے لئے دکھاتے ہیں تاکہ وہ کسی آفت کے آنے سے پہلے ہی تیار رہیں۔

ایسا ایک واقعہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی پیش آیا کہ انہوں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پیش آنے والے مصائب کے بارے میں دیکھا تو انہیں لکھ کر بھیجا تاکہ وہ پہلے سے اس کے لئے تیار رہیں۔

انہوں نے خواب میں یہ دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ ابوعبداللہ (امام احمد) کو خط لکھو اور اس میں انہیں سلام کہو اور کہہ دو کہ ”تمہیں خلق قران کے مسئلے میں مصیبت کا سامنا کرنا ہوگا اور تمہیں اس طرف بلایا جائے گا مگر اس طرف مت جانا اللہ تمہارا جھنڈا قیامت تک بلند رکھے گا“۔

چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا اور ربیع کے ہاتھ بھیج دیا، جب یہ وہاں پہنچے تو خط دے کر کہا کہ آپ کے لئے خوشخبری ہے یہ سن کر امام احمد نے اپنی قمیص انہیں تحفے کے طور پر دے دی۔

بہر حال یہ ایک سچا خواب تھا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو آنے والے امتحان کے لئے پہلے سے تیار رہنے کی تنبیہ فرمائی۔

خواب کی اقسام

جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث مبارکہ میں خواب کی اقسام کا ذکر فرمایا ہے، ارشاد فرمایا:

”خواب تین قسم کے ہیں:

(۱) سچے خواب جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتی ہے۔

(۲) وہ خواب جن میں بندہ خود اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔

(۳) شیطان کی طرف سے رنجیدہ کرنے والے خواب“۔

پہلی قسم، سچے خواب

یہ وہ خواب ہیں جن کی طرف آپ ﷺ نے ایک اور حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا کہ ''قیامت کے قریب دور میں مسلمانوں کے خواب جھوٹے نہ ہوں گے اور جس کے خواب زیادہ سچے ہوں گے وہی شخص قول میں زیادہ سچا ہوگا۔ (مسلم شریف)

کہا جاتا ہے کہ ایسا قرب قیامت میں اہل علم اور نیک لوگوں کو اٹھائے جانے اور سچی معرفت رکھنے والوں کی موت کے بعد ہوگا۔ چنانچہ سچے خوابوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضا کے راستے کی طرف جانے کے لئے رہنما طریقہ بنادیا جائے گا تاکہ وہ اپنے رب کی رضا والے راستے پر چل سکیں۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ سچے خوابوں کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) وہ خواب جو کسی تاویل کے محتاج نہیں، جیسے کے بندہ کا اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھنا، یا رسول اکرم ﷺ کو دیکھنا یا صحابہ وتابعین، یا دوسرے اولیاء و نیک لوگوں کو دیکھنا۔ اس طرح کے سب خواب بشارت ہوتے ہیں جن کی تاویل کی ضرورت نہیں۔

حضرت ثابت کا خواب میں آنا

علامہ ابن عبدالبر نے ''الاستیعاب'' میں لکھا ہے کہ عطاء خراسانی کہتے ہیں کہ ''مجھے ثابت بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی نے بیان کیا وہ کہتی ہیں کہ جنگ یمامہ کے دن ثابت بن قیس بھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مسیلمہ کذاب کے مقابلے کے لئے نکلے۔ جب مقابلہ ہوا تو شروع میں مسلمانوں کو شکست ہوگئی، اور وہ پیچھے ہٹ گئے چنانچہ ثابت اور سالم (یعنی حضرت حذیفہ کے آزاد کردہ غلام) کہنے لگے کہ ''ہم لوگ زمانہ رسول ﷺ میں اس طرح نہیں لڑتے تھے''۔

یہ کہہ کر انہوں نے اپنے لئے ایک چھوٹا گڑھا کھودا وہیں مورچہ سا بنا کر ثابت قدمی کے ساتھ لڑے یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔ حضرت ثابت کے پاس ایک شاندار زرہ تھی ان کی لاش کے پاس سے ایک مسلمان گزرا اس نے وہ زرہ اٹھالی۔ چنانچہ خواب میں ایک دوسرے شخص کے پاس حضرت ثابت آئے اور اسے کہا کہ میں تجھے کچھ وصیتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن ایسا نہ ہو کہ تو خواب کو محض فضول خواب سمجھ کر ٹال دے۔

سنو! کل جب میں شہید ہوا تو میری زرہ ایک مسلمان نے اٹھالی تھی، اس شخص کا قیام فوج کے آخری حصے میں ہے اور اس کے خیمے کے پاس بندھا گھوڑا ابدکا ہوا ہے (یعنی کبھی آگے کو بھاگتا ہے کبھی پیچھے کو) اس گھوڑے کی رسی بہت لمبی ہے جس کے ذریعے وہ دور دور تک گھوم کر گھاس چرتا ہے اس شخص نے میری زرہ پر ہانڈی رکھی ہوئی ہے اور ہانڈی کو گھوڑے کی پالان سے ڈھکا ہوا ہے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہو وہ میری زرہ باز یاب کرالیں۔
پھر جب تم خلیفہ مسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچو تو انہیں کہنا کہ میرے ذمہ فلاں فلاں شخص کا قرض ہے اور میرے فلاں فلاں غلام آزاد ہیں''۔
چنانچہ وہ شخص حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے ان کی زرہ باز یاب کرالی اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے ان کی وصیت کو یوں فرمایا...... عطا کہتے ہیں کہ ہمیں ثابت کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص معلوم نہیں کہ جس کی موت کے بعد کی گئی وصیت کو نافذ کیا گیا ہو۔
(الاستیعاب، تفسیر الاحلام ابن سیرین ص ۹ مطبع بیروت)

دوسری قسم، اپنے آپ سے باتیں کرنا

خواب کی اس قسم کا ان سوچوں اور فکر سے تعلق ہے جو انسان سوچتا رہے اور اس کی حقیقی زندگی میں پیش آنے والے کام سے متعلق ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم امتحان یا اس کے نتیجے کی فکر میں ہو تو خواب میں اپنی کامیابی اور اس پر ملنے والی مبارکباد وصول کرتے دیکھتا ہے۔ یا کوئی تاجر جس کا مال ٹھنڈا ہو چکا ہو اور نفع زیادہ ملنے کی امید نہ ہو مگر وہ کوشش میں لگا ہو تو وہ خواب میں مال کو خوب نفع کے ساتھ بکتے ہوئے دیکھتا ہے۔
یا کوئی غریب آدمی جو کہ مالدار بننا چاہتا ہو تو خواب میں خود کو مالدار دیکھتا ہے اسی طرح اور بھی مثالیں دی جا سکتی ہیں کہ جو آدمی دن بھر سوچتا ہے وہی رات کو خواب میں دیکھتا ہے۔

تیسری قسم، شیطان کا غمزدہ کرنا

اس قسم کو ''اضغاث احلام'' یعنی پریشان خواب سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس قسم کے خوابوں میں انسان کو اس کی ناپسندیدہ اشیا، یا احوال نظر آتے ہیں اور جو انسان کے لئے ناپسند اور مکروہ ہو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر انسان ایسا خواب دیکھ لے تو اسے چاہئے کہ فوراً استغفار پڑھے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی کو یہ خواب نہ بتائے کیونکہ یہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔
[چنا]نچہ حدیث شریف میں ارشاد نبوی ﷺ منقول ہے کہ گندے خواب شیطان کی طرف سے [ہ]وتے [ہیں]۔ اگر کسی کو خواب میں ناگواریات نظر آئے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ (بخاری)
جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خواب کی اقسام والی حدیث نقل کی تو فرمایا کرتے تھے کہ میں خواب میں پاؤں میں پڑی بیڑیاں (یا زنجیر) دیکھنا پسند کرتا ہوں اور گردن میں

پڑی رسی کو ناپسند کرتا ہوں۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ پاؤں میں پڑی بیڑیاں دین پر ثابت قدمی کی طرف اشارہ ہیں اور گردن میں پڑی رسی، قرض کے جکڑے جانے یا مصائب و آلام اور کسی کے تسلط کی طرف اشارہ ہوتے ہیں۔

لہٰذا پاؤں کی بیڑی یا زنجیر خواب میں اچھی ہے اور گردن کی رسی مناسب نہیں۔

خواب کے آداب وشرائط

خواب دیکھنے والے پر لازم ہے کہ وہ خواب دیکھنے کے بعد کے آداب اور شرائط کو ملحوظ رکھے تاکہ اس کا خواب نیک ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت بنے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نیک خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں۔

(بخاری و مسلم حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

خواب کے آداب وشروط یہ ہیں:

۱......سچائی

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سچے خواب دیکھنے والا گفتگو میں بھی سچا ہوگا۔

اسی لئے جھوٹے خواب بیان کرنا بھی حرام ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو کوئی جھوٹا خواب بیان کرے (یعنی وہ خواب جو اس نے دیکھا نہ ہو) اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ دو بالوں کے درمیان گرہ لگائے (اور کھولے) اور یہ ایسا کر نہیں کر سکے گا۔ (بخاری)

ایک اور حدیث میں ہے کہ سب سے بڑا جھوٹا وہ شخص ہے جو اپنی آنکھوں کو وہ دیکھائے جو اس نے دیکھا نہ ہو (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) (بخاری)

یعنی اگر اس نے ایسا خواب نہیں دیکھا اور کہہ دے کہ دیکھا ہے تو چونکہ یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے (اس لئے یہ سب سے بڑا جھوٹا ہے)

(سورۂ انعام آیت ۲۱)

۲......سنن فطرت کو بجالانا

(اس کا مطلب یہ ہے کہ صفائی کے بارے میں جو اعمال فطرت مسنون ہیں ان کو بجالائے۔

(نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ آپ روزانہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کرتے کہ کیا رات کو کسی نے کوئی خواب دیکھا؟ صحابہ بیان کر دیتے، آپ ﷺ اس کی تعبیر بیان فرماتے۔

ایک دفعہ کئی دن تک کسی صحابی نے کوئی خواب نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم خواب کیسے دیکھ سکتے ہو حالانکہ تمہارے ناخنوں میں میل جما ہوا ہے"۔

میل اس لئے جما ہوا تھا کہ ناخن بڑے ہو گئے تھے، ناخن ترشوانا سنن فطرت میں سے ہے۔ سنن فطرت میں سے ایک خاص ادب یہ ہے کہ جسم کے خاص مقامات سے میل اور بال صاف کئے جائیں۔

۳...... پاک صاف ہو کر سونا

خواب دیکھنے کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان پاک صاف اور باوضو ہو کر سوئے نجاست سے دور ہو۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ "مجھے میرے دوست (نبی کریم ﷺ نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی تھی اور میں آخری سانس تک ان پر عمل کرتا رہوں گا:۔

(۱) ہر مہینے تین دن کا روزہ رکھنا۔ (۲) فجر کی سنتوں کی پابندی۔ (۳) اور بغیر پاکی کے نہ سونا۔

۴...... دائیں کروٹ پر سونا

اس لئے کہ نبی کریم ﷺ ہر چیز میں دائیں کو پسند فرماتے تھے اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ دائیں کروٹ پر آرام فرماتے اور دائیں ہاتھ کو اپنے دایاں رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ فرماتے:

"اے اللہ مجھے اس دن کے اپنے عذاب سے بچا! جس دن تو اپنے سب بندوں کو جمع فرمائے گا"۔

(تفسیر الاحلام، ابن سیرین)

مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب سونے کے لئے بستر پر جاتیں تو یہ دعا فرماتیں کہ:

"اے اللہ! میں تجھ سے سچے خواب مانگتی ہوں جو جھوٹے نہ ہوں، فائدہ مند ہوں، نقصان دہ نہ ہوں، مجھے یاد رہیں، بھول نہ جاؤں"۔

بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ: سونے کے آداب میں یہ بھی ہے کہ جب اپنے بستر پر لیٹ جائے تو یہ دعا کرے:

اللھم انی اعوذبک من الاحتلام وسوء الاحلام وان یتلاعب بی الشیطان فی الیقظة والمنام. (تفسیر الاحلام، ابن سیرین)

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں احتلام اور برے خواب سے اور اس سے کہ مجھ سے نیند اور بیداری میں شیطان کھیلے"۔

ابن سیرین کے بقول خواب کی اقسام

خواب کی پانچ بنیادی درج ذیل اقسام ہیں:

۱.....رؤیا الحق، حق خواب۔

۲.....رؤیا الباطل، باطل خواب۔

۳.....شیطان کی طرف سے ڈراؤنے خواب اور غمگین خواب۔

۴.....اضغاث احلام۔

۵.....انسان کی طبیعت کی پریشانی کے وقت کے خواب۔

پہلی قسم، حق (سچے) خواب

علماء نے سچے خواب کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ یہ وہ خواب ہیں جسے انسان اپنی طبیعت کے اعتدال، خواہشات کے ساکن ہونے کی حالت میں دیکھے اور سوتے وقت کسی قسم کی فکر میں مبتلا نہ ہو اور نہ ہی کوئی اس کی تمنا ہو جو خواب میں نظر آئے (اور یہ درخت کے جھومنے کی طرح ہوتا ہے جس سے درخت کا پتہ گر جائے) اور خواب دیکھتے وقت جنابت یا ماہواری کی حالت نہ ہو۔

دوسری قسم، باطل خواب

یہ وہ خواب ہے جو اس کی بیداری کی بات چیت یا امیدوں اور اندیشوں پر مبنی ہو۔ اس کا کوئی مطلب نہیں ہوتا اسی طرح، احتلام کے وقت دیکھا جانے والا خواب بھی ہے کہ اس خواب کی بھی کوئی تعبیر نہیں۔

تیسری قسم، شیطان کی طرف سے ڈراؤنے اور غمگین خواب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''یہ جو (منافقین کی) کانا پھوسی ہے یہ شیطان کی طرف سے ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو رنج پہنچائے، حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (المجادلہ آیت ۱۰)

اسی لئے پانچ مسنون اعمال برے خواب دیکھنے والے ہر شخص کو معلوم ہونے چاہئیں۔

۱.....جس کروٹ پر سو رہا تھا اسے بدل لے۔

۲.....تین مرتبہ بائیں جانب تھتکارے۔

۳.....اعوذ باللہ پڑھے۔

۴.....اٹھ کر وضو کر کے نماز نفل پڑھے۔

۵۔ جیسی بھی بات ہو خواب کسی کو نہ بتائے۔

مروی ہے کہ ایک شخص نے خدمت نبوی ﷺ میں آ کر عرض کیا کہ مجھے رنجیدہ کرنے والے خواب نظر آتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے بھی ایسے خواب نظر آتے ہیں۔ چنانچہ جب ایسا ہو تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دیا کرو اور یہ دعا پڑھا کرو:

''اللھم انی اسالک خیر ھذہ الرؤیا واعوذبک من شرھا''

''اے اللہ! میں خواب کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں''۔

چوتھی قسم، اضغاث احلام پریشان خواب

یہ اس طرح کے خواب ہوتے ہیں جیسے کوئی شخص دیکھے کہ آسمان چھت کی طرح بن گیا ہے اور اس پر گرنے والا ہے، یا زمین چکی کی طرح گھوم رہی ہے، یا آسمان میں درخت اگے ہوئے ہیں، زمین پر تارے آ گئے ہیں، شیطان فرشتہ بن گیا، ہاتھی چیونٹی بن گیا وغیرہ وغیرہ، ان جیسے خوابوں کی کوئی تعبیر نہیں ہے۔

پانچویں قسم، طبیعت پریشان ہونے کے وقت کے خواب

جیسا کہ آنکھوں کے مریض کو لال رنگ نظر آئے۔ تیراکی نہ جاننے والا خود کو ڈوبتا دیکھے، سوداء کے مرض میں مبتلا شخص اندھیرا دیکھے، گرمی اور تپش میں سونے والا آگ یا سورج دیکھے، ٹھنڈ میں سونے والا برفباری دیکھے وغیرہ وغیرہ ان جیسے خوابوں کی بھی کوئی تعبیر نہیں۔

برے خواب دیکھنے کے بارے میں کئی احادیث میں تذکرہ آیا ہے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے خواب دیکھتا جو مجھے بیمار کر دیتے حتیٰ کہ میں نے ابوقتادہ کو یہ کہتے سنا کہ میں اگر خواب نہیں دیکھتا تو بیمار ہو جاتا ہوں اور پھر میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ:

''اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں لہٰذا اگر کوئی اچھا خواب نظر آئے تو اپنے پسندیدہ شخص کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرے اور جب برا خواب دیکھے تو اس کے شر سے اللہ سے پناہ مانگے اور تین مرتبہ تھتکار دے اور کسی کو نہ بتائے پھر یہ خواب اسے نقصان نہ دے گا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بعض ایسے خواب دیکھ لیتا جو مجھ پر پہاڑ کی طرح بھاری ہوتے مگر جب میں نے یہ ارشاد نبوی ﷺ سنا تو ان جیسے خوابوں کو خاطر میں نہ لاتا تھا۔

ایسے خواب کے بعد اعوذ باللہ پڑھنا قرار پایا تاکہ اس کی تکالیف اور شر سے محفوظ رہ سکے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص ناگوار خواب دیکھ لے تو اسے چاہئے کہ وہ بائیں

جانب تین مرتبہ تھتکار دے، تین مرتبہ اعوذ باللہ پڑھے اور کروٹ بدل کر سو جائے۔ (مسلم شریف)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب کوئی شخص نا گوار خواب دیکھے تو تین مرتبہ تھتکار دے اور پھر یہ دعا پڑھے، کیونکہ یہ خواب کچھ نہیں ہوتے:

"اللھم انی اعوذ بک من عمل الشیطان، وسیئات الاحلام"

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان کی کارستانی اور برے پریشان خوابوں سے۔

(ابن السنی)

سچے اور جھوٹے خوابوں کے بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول مروی ہے کہ انہوں نے قرآن کی اس آیت کے بارے میں فرمایا "ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بشارت ہے۔

(سورۂ یونس آیت ۶۴)

کہنے لگے کہ تیرے علاوہ کسی اور شخص نے اس آیت کے نزول سے اب تک اس بارے میں نہیں پوچھا یہ سچے خواب ہیں (یعنی آیت میں مذکورہ بشارت) جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے بارے میں کوئی اور دیکھتا ہے۔

سچے خواب کا وقت

علامہ ابن سیرین نے لکھا ہے کہ سچے خواب وہ ہوتے ہیں جو دن کی نیند میں یا رات کے آخر حصے کی نیند میں نظر آئیں۔ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"سچا خواب وہ ہے جو عین سحر کے وقت ہو۔ ایک اور روایت میں ہے دن کا سچا خواب وہ ہے جو دن ہی میں نظر آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر دن میں ہی وحی بھیجی تھی۔

خواب بتانے کے آداب

خواب دیکھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ چند آداب اور حدود کو ملحوظ رکھے اور ان سے تجاوز نہ کرے۔

ا: حاسد کو خواب بیان نہ کرے

اس لئے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب سن کر فرمایا تھا کہ "اپنے بھائیوں کو یہ خواب نہ سنانا ورنہ وہ تمہاری ایذا کے لئے کوئی چال چل کر رہیں گے"۔

(سورۂ یوسف آیت ۵)

۲: جاہل کو خواب بیان نہ کرے

اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اپنا خواب اپنے خاص دوست یا خیر خواہ کے علاوہ کسی کو بیان نہ کرو''۔

یعنی اپنا خواب کسی شفیق یا خیر خواہ کو بیان کرے یا اس شخص کو جو تعبیر کو اچھی طرح جانتا ہو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ خواب پرندے کی ٹانگ سے لٹکا ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنے ساتھی سے بیان نہ کرے اور جب بیان کردے تو وہ واقع ہو بھی جاتا ہے اس لئے خواب کسی سمجھدار، محبت کرنے والے یا خیر خواہ شخص ہی کو بیان کرے۔

امام مدینہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خواب کی تعبیر وہی شخص بتائے جسے اچھی طرح یہ فن آتا ہو۔ اور جب اس خواب میں کوئی بھلائی دیکھے تو اسے بتادے اور اگر ناگوار بات محسوس کرے تو بھی کوئی اچھی بات کہے (مثلاً صدقہ وغیرہ کرنے اور استغفار کرنے کا کہہ دے) ورنہ چپ رہے۔

اس پر کسی نے سوال کیا کہ معبر اگر خواب کی تعبیر کو ناگوار سمجھ رہا ہے تو کیا پھر بھی اس کو اپنی تعبیر بتائے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں لیکن پھر فرمایا کہ خواب نبوت کا جز ہیں اس لئے نبوت کو کھیل نہ بنائے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ''مؤمن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے اور یہ پرندے کی ٹانگ پر ہے جب تک بیان نہ کرے اور جب بیان کردیتا ہے تو گر جاتا ہے''۔

ایک روایت میں اس کے بعد یہ الفاظ بھی ہیں کہ خواب کو اس کے ناموں سے سمجھو اور اس کی کنیت کا استعمال کرو خواب کی تعبیر وہی ہے جو پہلا معبر بیان کردے۔ (مطلب یہ ہے کہ خواب کی تعبیر پہلے جس شخص نے بیان کردی وہی واقع ہوگی اس لئے صحیح تعبیر بتانے والے سے ہی تعبیر پوچھنی چاہئے۔ (یہ زائد الفاظ ابن ماجہ کے ہیں)۔

علماء نے اسماء اور کنیت استعمال کرنے کا مطلب یہ بتایا ہے کہ خواب کی چیزوں کے نام اور کنیت کی مدد سے تعبیر بیان کی جائے۔ جیسے ھد ھد دیکھنے سے ہدایت کا مطلب کرو (کوے) کو دیکھنے سے (غربت) پردیس جانا ہدایت سمجھا جائے۔

(علامہ بیانونی نے اپنی کتاب الرؤیٰ والاحلام ص ۳۷ پر لکھا ہے)

تعبیر بتانے کے لئے آداب وشرائط

علامہ ابن سیرین کے مطابق معبر کے لئے بھی چند آداب اور شروط ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ جب کوئی اپنا خواب بیان کرے تو معبر کو چاہئے کہ وہ اسے بے کہ خواب نیک ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کو کوئی خواب بتایا جاتا تو آپ ﷺ یوں فرماتے:
''تم خیر پاؤ، شر سے بچو، خیر ہمارے لئے اور شر ہمارے دشمنوں کے لئے، تمام تعریفیں سارے جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تم اپنا خواب بیان کرو''۔

۲۔ کسی اچھے پہلو کو لے کر تعبیر بتائے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ خواب تعبیر بتائے جانے کے مطابق واقع ہوجاتا ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ خواب پرندے کی ٹانگ پر ہے جب تک کہ بیان نہ کرے اور جب بیان کردے تو وہ واقع ہوجاتا ہے۔

۳۔ پہلے غور سے خواب سنے اور پھر سائل کو اس کی تعبیر سمجھائے حتیٰ کہ وہ سمجھ لے۔

۴۔ تعبیر بتانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ کتاب اللہ کے پچھ اجزاء کا پہچاننے والا ہو۔ مثلاً اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا، سے عہد مراد لینا۔
آل عمران (آیت ۱۰۳) کشتی سے نجات (عنکبوت آیت ۱۵) حج اور اذان کا تعلق (اذان سے حج کی تعبیر لینا) جیسا کہ سورۃ حج میں حج کے لئے اعلان کرنے کا ذکر ہے (الفاظ اذان سے) سفیدی سے عورت مراد لینا جیسے حضرت یوسف کا خواب۔ (سورۃ یوسف آیت نمبر ۴)
عربی اور (اپنی زبان) کے محاورات یاد ہوں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دے، مراد اس سے بیوی کی تھی۔
اسی طرح حضرت لقمان کا اپنے بیٹے کو ارشاد کہ اپنے بستر کی چادر بدل دے یعنی بیوی بدل دو۔
اسی طرح ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ اے ابوبکر میں نے دیکھا کہ تم اور میں سیڑھی چڑھ رہے ہیں اور میں دو سیڑھی آگے نکل گیا اور اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت سے اپنے پاس بلالے گا اور اس کے دو سال بعد میں آپ کے پاس پہنچوں گا، چنانچہ اسی طرح ہوا۔
رسول اکرم ﷺ نے خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پیچھے کالی بکریاں چلی آرہی ہیں اور ان کالیوں کے پیچھے سفید بکریاں ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر دی کہ عرب آپ کی پیروی کریں گے اور عرب کے بعد عجم عرب کے پیچھے پیچھے آئیں گے چنانچہ یوں ہی ہوا۔
(اس طرح محاورات اور ضرب الامثال، یا اس طرح کے واقعات کا علم معبر کو ہونا ضروری ہے)

۵۔ خواب کی تعبیر بتانے میں جلدی نہ کرے بلکہ غور و فکر کرکے بیان کرے۔

۶۔ کسی کا خواب دوسرے کو نہ بتائے کیونکہ یہ امانت ہے۔

۷۔ طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور زوال کے وقت تعبیر بتانے سے گریز کرے۔

۸۔ خواب دیکھنے والے لوگوں میں فرق رکھے، لہٰذا بادشاہ کے خواب کی تعبیر عام رعیت کے

خواب کی طرح بیان نہ کرے کیونکہ خواب دیکھنے والے کی حیثیت کی وجہ سے تعبیر مختلف ہو جاتی ہے۔
اسی طرح جب غلام کوئی ایسا خواب دیکھے جس کا وہ اہل نہیں تو وہ خواب اس کے مالک کے لئے ہے کیونکہ غلام اس کا ''مال'' ہے۔ اسی طرح اگر عورت ایسا خواب دیکھے جس کی وہ اہل نہیں تو وہ خواب اس کے شوہر کے لئے ہے کیونکہ عورت مرد کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ اسی طرح بچے کے خواب کی تعبیر اس کے والدین کے لئے۔
۹...... معبر کو چاہئے کہ وہ خواب پر پہلے غور کرے، اگر تعبیر میں خیر ہو تو اسے بیان کر دے اور تعبیر بیان کرنے سے پہلے خواب دیکھنے والے کو خوشخبری سنا دے اور اگر تعبیر بری ہو تو یا تو تعبیر بیان نہ کرے یا کسی اچھے پہلو کے احتمال پر تعبیر بیان کر دے اور اگر تعبیر میں کچھ بھلائی اور کچھ ناگوار احتمال ہو تو ان کا موازنہ کر کے زیادہ راجح اور اصول کی بنیاد پر قول راجح کے مطابق بیان کرے اور تعبیر میں کچھ بھلائی اور کچھ ناگوار احتمال ہو تو ان کا موازنہ کر کے زیادہ راجح اور اصول کی بنیاد پر قول راجح کے مطابق بیان کرے اور اگر تعبیر نکالنا مشکل ہو جائے تو خواب دیکھنے والے کا نام پوچھ کر اس کے نام کے اعتبار سے تعبیر بتا دے۔
جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جب تمہیں تعبیر مشکل لگے تو ناموں کے اعتبار سے اسے تولو (ابن سیرین تفسیر الاحلام ص ۱۶)
اس کی وضاحت یہ ہے کہ (ناموں میں مناسبت کے اعتبار سے دیکھا جائے) چونکہ سہل کسی کا نام ہو تو یہ سہولت ہے ''سالم'' سلامتی ہے احمد اور محمد تعریف اور حمد ہے نصر مدد ہے، سعاد سعادت (خوش بختی ہے)
۱۰...... اسی طرح اس وقت جو چیز سامنے ہو وہ بھی تعبیر ہے مثلاً اگر بڑھیا سامنے ہو تو یہ دنیا ہے جو کہ پھر جانے والی ہے۔ اور اگر سامنے خچر گھوڑا یا گدھا ہو تو یہ ''سفر'' ہے کیونکہ قرآن کریم میں ان تینوں کو سواری اور زینت کے لئے قرار دیا گیا ہے۔ (النحل آیت نمبر ۸)
اگر اس وقت کوے کی ''کائیں کائیں'' سنے اور وہ تین چار یا چھ بار ہو تو خیر اور بھلائی ہے اور اگر دو مرتبہ سنے تو یہ کچھ اچھا نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر کوا تین مرتبہ آواز نکالے تو وہ خیر ہے اور اگر دو مرتبہ نکالے تو وہ شر ہے۔
۱۱...... منگل کے دن خواب بیان کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ دن خون کا دن ہے اور بدھ کا دن بھی مکروہ ہے کیونکہ نحوست بھرا دن ہے باقی دنوں میں مکروہ نہیں۔
ایک حدیث میں آتا ہے کہ بہترین خواب وہ ہے جس میں اپنے رب، اپنے نبی یا اپنے مسلمان ماں باپ کو دیکھے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی شخص اپنے رب کو دیکھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ

نے فرمایاہاں بادشاہ کو، بادشاہ خواب میں اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۲...... معبر کو چاہئے کہ وہ تعبیر بیان کرنے میں اس وقت تک توقف کرے جب کوئی مثال یا تشبیہ موجود ہوسکتا ہے کہ وہ کوئی اہم بات ہواور غور کرنے سے سمجھ آئے یا کوئی اور نکتہ سمجھ آ جائے۔

۱۳...... معبر کو چاہئے کہ خواب دیکھنے والے اوراس کے پیشے پر بھی غور کرے اوراس پر نظر آ رہا ہو اس پر اوراس کے حال پر خوب غور کرے۔ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی نے آ کر خواب بیان کیا کہا کہ میں نے خواب میں اذان دی ہے تو انہوں نے اسے تعبیر یہ بتائی کہ تو چوری کرے گا اور تیرا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پھر دوسرے آدمی نے آ کر کہا میں نے خواب میں اذان دی ہے تو اس کو یہ تعبیر بتائی کہ تو حج کرے گا۔ مجلس میں بیٹھے ایک شخص نے پوچھا کہ ابن سیرین یہ کیا بات ہوئی؟ خواب دونوں کا ایک اور تعبیر مختلف ہے۔ تو ابن سیرین نے جواب دیا کہ میں نے اس شخص کے چہرے پر شر محسوس کیا لہٰذا میں نے تعبیر سورۂ یوسف والی آیت (۷۰) کے اعتبار سے بتادی (جس میں کہا گیا ہے کہ اور انہیں پکار کر کہا گیا کہ اے قافلہ والو! تم لوگ چور ہو) اور دوسرے کے چہرے پر خیر اور نیکی محسوس کی تو اسے سورۂ حج کی آیت (۲۷) کے اعتبار سے تعبیر بتائی۔ (جس میں کہا گیا ہے کہ اور اعلان کر دو لوگوں میں حج کا)۔

خوابوں کی تعبیر کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ عورت کو خواب میں دیکھنا بھلائی ہے، اونٹ کا دیکھنا جنگ یا رنج ہے، دودھ فطرت ہے یعنی دودھ سنت، علم، قرآن اور ایمان کی دلیل ہے اس لئے کہ تو مولود کی پہلی غذا یہی ہے جو کہ اسے مضبوط کرتی ہے اوراس کی آنتوں کو کھولتی ہے اس سے اس کی زندگی قائم ہوتی ہے جس طرح علم دلوں کی زندگی ہے۔

یہاں دودھ سے مراد حلال جانوروں کا دودھ ہے مثلاً گائے، بھیڑ، بکری، اونٹ وغیرہ حرام جانوروں کا دودھ دیکھنا حرام، قرض، بیماریوں اور خوف کی علامت ہے۔

وحشی جانور کا دودھ دین میں شک اور درندے کا دودھ ناپسندیدہ ہے۔ شیرنی کا دودھ دشمن پر غلبے کی، کتیا کا دودھ خوف کی، اور لومڑی کا دودھ دشمنی کی نشانی ہے۔

خواب میں ہریالی دیکھنا جنت اور کشتی نجات، کھجور رزق اور زیتون دیکھنا طویل العمری پر دلیل ہے۔
(الرؤی والاحلال للبیا تونی ص ۴۴)

اہل تعبیر جانتے ہیں کہ کبھی کبھار خواب کا ظاہر ناپسندیدہ ہوتا ہے مگر اس کی تعبیر پسندیدہ اور اچھی کی جاتی ہے اوراسی طرح اس کا الٹ بھی ہوتا ہے۔

جیسے کوئی خواب میں دیکھے کہ اس نے کسی کو قتل کر دیا ہے تو اس کی تعبیر غموں سے نجات ہے۔
معبر کو چاہئے کہ تعبیر ایسی دے جس سے دیکھنے والا خوش ہو جائے اگر خواب میں ایسی تعبیر ہو۔ ورنہ اچھی بات کہہ دے اور خاموش رہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے حدیث کے حوالے سے لکھ چکے ہیں۔
تعبیر کا علم بہت اہم اور زبردست ہے اور الہامی ہے مگر اس کا اکثر حصہ اکتسابی ہے (یعنی محنت سے حاصل ہوتا ہے) اور اس کا مدار تقویٰ پر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے ارشاد فرمایا:
''اور تمہیں اللہ منتخب فرمائے گا اور خوابوں کی تعبیر سکھائے گا''۔ (آیت نمبر ۶)
ایک اور جگہ ارشاد ہے:
''اور اللہ سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) اور اللہ تمہیں سکھائے گا''۔ (البقرہ آیت نمبر ۲۸۲)

سچے خواب اور نبوت

حدیث شریف کے الفاظ کے مطابق سچے خواب نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہیں۔ اس بارے میں علماء ایک حدیث بھی بیان کرتے ہیں جس کے راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
''نیک شخص کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے'' (بخاری نے حدیث کتاب التعبیر میں نقل کی ہے)۔
صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:
''جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو مسلمانوں کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے، سچے خواب دیکھنے والا سچ گو ہوگا، اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس اجزاء میں سے ایک ہے۔ (مسلم نے یہ حدیث کتاب الرؤیا میں نقل کیا ہے)
اجزاء کی تعداد کے بارے میں کئی احادیث منقول ہیں، اس بارے میں فتح الباری میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہم نے اس بارے میں دس قسم کی روایات حاصل کی ہیں جن میں کم از کم اجزاء کی تعداد چھبیس (۲۶) اور زیادہ سے زیادہ تعداد چھہتر (۷۶) لکھی ہے۔

خواب کے ''جزء نبوت'' ہونے کا مطلب

علماء کرام نے خواب کے نبوت کا جزء ہونے کے بارے میں گفتگو فرمائی ہے۔ سوال یہ اٹھا کہ نبوت تو نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد منقطع ہوگئی لہذا یہ کہنا کہ خواب نبوت کا جزء

ہیں کیونکر درست ہو سکتا ہے۔

۱.....ایک جواب تو یہ دیا گیا کہ خواب اگر نبی نے دیکھا ہو تب تو حقیقت میں نبوت کا جزء ہے اور اگر غیر نبی نے دیکھا ہو تو اسے مجازی طور پر نبوت کا جزء کہہ دیا جائے گا۔

۲.....امام خطابی نے یہ فرمایا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خواب نبوت کی موافقت پر واقع ہوتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ خواب، نبوت کا باقی رہ جانے والا جزء ہے۔

۳.....ایک جواب یہ بھی دیا گیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سچے خواب علم نبوت کا جزء ہیں لہٰذا نبوت اگرچہ ختم ہو چکی مگر اس کا علم باقی ہے۔

علامہ ابن عبدالبر سے کسی نے پوچھا کہ ہر آدمی تعبیر بتا سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کیا نبوت کو کھیل بنالیا جائے؟ پھر فرمانے لگے کہ سچے خواب نبوت کا جزء ہیں اور نبوت کو کھیل نہیں بنایا جا سکتا؟

حق بات یوں ہے کہ علامہ نے یہ نہیں فرمایا کہ نبوت کا باقی حصہ ہے، بلکہ وہ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ جب سچا خواب، غیب کی بعض باتوں پر اطلاع ہو جانے کی بناء پر نبوت کے مشابہ ہے تو اس میں بغیر علم گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔

خواب دیکھنے والے لوگوں کی اقسام

خواب دیکھنے کے اعتبار سے لوگوں کی تین اقسام ہیں:

۱.....انبیائے کرام: ان کے تمام خواب سچے ہوتے ہیں اور اس میں بعض خواب تعبیر کے محتاج بھی ہوتے ہیں۔

۲.....نیک صالحین: ان کے اکثر خواب سچے ہوتے ہیں اور ان میں بعض خواب تعبیر کے محتاج نہیں ہوتے۔

۳.....بقیہ لوگ: یعنی انبیاء اور صالحین کے علاوہ دوسرے لوگ ان لوگوں کے خوابوں میں سچے، جھوٹے، فضول ہر قسم کے خواب شامل ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی تین اقسام ہیں:

الف:.....چھپے حال کے لوگ: ان کے حق میں اکثر احوال برابر ہوتے ہیں۔

ب:.....فاسق لوگ: ان کے خوابوں میں اکثر فضول اور بہت کم سچے خواب ہوتے ہیں۔

ج:.....کفار: ان کے خواب شاذ و نادر ہی سچے ہوتے ہیں۔

کافروں کے بھی خواب کبھی کبھار سچے ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جیل میں دو شخص جن کے خواب قرآن میں بھی مذکور ہیں۔

اسی طرح ان کے کافر بادشاہ کا خواب (جس کی تعبیر یوسف علیہ السلام نے بتائی)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سچے خوابوں پر کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ ''سچا نیک مؤمن مسلمان وہ شخص ہے جس کا حال انبیاء کرام کے حال کے مطابق ہو، چنانچہ اس کا اکرام انبیاء کی طرح کیا جاتا ہے۔ یعنی غیب پر اطلاع، البتہ کافر، فاسق اور مختلط کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں ہوتا۔ لہٰذا اگر کبھی کبھار ان کا کوئی خواب سچا ہو بھی جائے تو یہ ایسا ہے جیسا کہ جھوٹا آدمی کبھی سچ بول دیتا ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ غیب کی بات بتانے والے کی ہر خبر نبوت کا جزء نہیں ہوتی ہے جیسے کہ کاہن اور نجومی کی بات ہے۔
(فتح الباری ۱۲/ ۳۷۹)

خواب کی تعبیر کے قواعد

ہم یہاں علماء وائمہ کے تعبیر کے ذکر کردہ قواعد کا تذکرہ کریں گے اور یہاں دو موضوعات سے گفتگو کریں گے۔

پہلا موضوع علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے قواعد تعبیر:

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''ہم جب قرآن میں پیش کی گئی ضرب الامثال پر غور کریں تو نظر آئے گا کہ اللہ تعالیٰ نے بے شمار ضرب الامثال پیش کی ہیں اور انہیں صحیح پیمانے پر شریعت کے مطابق اور سوتے جاگتے ہر طرح استعمال فرمایا ہے اور اپنے بندوں کو اسی کے اعتبار کی طرف اور ان کے نظائر سے دوسری چیز کو سمجھنے اور استدلال کرنے کی طرف رہنمائی کی ہے۔

یہی تعبیر رؤیا میں بنیاد ہے اور یہی وہ چیز ہے جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء اور وحی کی ایک قسم ہے۔ چونکہ یہ قیاس اور تمثیل پر مبنی ہے اور عقلی اشیاء کا اعتبار احساس سے ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خواب میں زیارت کرنا

نبی کریم ﷺ کی زیارت نیک اعمال سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے، خوف سے امن کی طرف آنے، اکابر کی قربت اور رفعت شان نصیب ہونا، علماء وسادات سے تعلق، اہل بیت سے محبت اور صحابہ کرام کی محبت اور ان کے عاشقین سے محبت والفت پر دلالت کرتی ہے اور کبھی علم اور رشد وہدایت سے لگاؤ کی بھی دلیل ہوتی ہے۔

آپ ﷺ کی زیارت حقیقی ہے یا خیالی؟

اس بارے میں صحیح احادیث ہیں فرمایا کہ ''جو تم میں سے کوئی مجھے خواب میں دیکھے تو وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا''۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ''جس

نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا" حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث نبوی مروی ہے فرمایا کہ
"جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوگا"۔ ایک اور روایت میں ہے کہ
"جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھے سچ مچ دیکھا اور شیطان کو میری صورت میں
آنے کی طاقت نہیں ہے"۔ ان کے علاوہ اور بھی روایات موجود ہیں۔

علماء کرام کا اس حدیث کے مصداق کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک گروہ علماء کا اس بات کا قائل ہے کہ اس ارشاد کا مصداق یہ ہے کہ جب دیکھنے والا آپ ﷺ کو ان کی اصل شکل وصورت میں دیکھے۔ بعض حضرات نے اور مبالغہ کیا اور فرمایا کہ وہ صورت مراد ہے جس پر آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔

اسی گروہ میں علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں چنانچہ انہیں جب کوئی خواب میں زیارت رسول ﷺ سے آگاہ کرتا تو یہ حلیہ مبارک پوچھتے، لہٰذا اگر وہ غیر معروف حلیہ بتاتا تو یہ فرماتے تھے کہ تو نے آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا۔ اس مؤقف کی تائید عاصم بن کلیب کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے تو انہوں نے پوچھا کہ ان کا حلیہ مبارک بتاؤ؟ چنانچہ مجھے حضرت حسن بن علی بن ابی طالب کا حلیہ یاد آ گیا، میں نے کہا کہ وہ حسن کی طرح تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں تم نے انہی کو دیکھا ہے"۔ (حاکم)

اس روایت کا اس روایت سے بھی کوئی تعارض نہیں ہے جس میں ہے کہ "جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ ہر صورت میں نظر آؤں گا" کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

مگر صحیح بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی بھی حال میں زیارت ہونا نہ باطل ہے نہ اضغاث ہے بلکہ فی نفسہ حق ہے اگر چہ آپ ﷺ اپنے اصل حلیہ میں نہ دیکھے جائیں کیونکہ یہ صورت بھی اللہ کی طرف سے ہی دیکھائی گئی ہے لہٰذا معلوم ہوگیا کہ صحیح بات وہی ہے جو بعض حضرات نے کہی ہے۔ جس حلیہ میں بھی نظر آئیں آپ کی زیارت حق اور سچ ہے۔ پھر اگر وہ اصل صورت ہو جو بڑھاپے، یا جوانی وغیرہ کی ہو تو کسی تاویل کی بھی ضرورت نہیں ورنہ ایسی تاویل کی ضرورت ہوگی جو رائے سے متعلق ہو۔

اقوال علماء کی تعبیر

لہٰذا اس بارے میں بعض علماء تعبیر نے کہا ہے کہ اگر کسی نے نبی کریم ﷺ کو عمر رسیدہ دیکھا تو یہ امن کی انتہاء ہے اور اگر جوان دیکھا تو جنگ کی انتہاء ہے اور اگر کسی نے انہیں مسکراتے دیکھا تو زیارت کرنے والا سنت رسول پر عمل پیرا ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ اگر کسی نے آنحضرت کی آپ ﷺ کے اصل حلیہ مبارک میں

زیارت کی تو یہ دیکھنے والے کے اچھے حال کی نشاندہی ہے اور اگر آپ ﷺ کو بدلی ہوئی حالت میں یا ناراض دیکھا تو یہ زیارت کرنے والے کے برے حال کی نشاندہی ہے۔

مؤمن نبی کی صورت میں خود کو دیکھتا ہے

ابن ابی جمرہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نبی کریم ﷺ کو اچھی شکل وصورت میں دیکھے تو یہ دیکھنے والے کی اپنی اچھائی کی علامت ہے اور اگر نامناسب شکل وصورت یا بدن میں کسی نقص کے ساتھ دیکھے تو دیکھنے والے کے اپنے دین (دینداری) میں نقص اور کمی کی علامت ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ چمکدار آئینہ کی طرح ہیں ان میں وہ شکل نظر آئے گی جو آپ کے سامنے ہوگی (یعنی زیارت کرنے والے کی) کیونکہ آپ ﷺ بہت خوبصورت اور کامل ترین حسن والے تھے۔

نبی کریم ﷺ کی زیارت کا یہ سب سے بڑا فائدہ ہے کہ اس سے دیکھنے والے کا اپنا حال معلوم ہو جاتا ہے یہ ساری گفتگو علامہ ابن حجر ہیثمی نے شمائل ترمذی کی شرح میں رقم فرمائی ہے۔

دوسرے انبیاء کرام کی زیارت اصل ہے یا نہیں؟

یہی حکم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی زیارت کا بھی ہے کیونکہ شیطان، اللہ تعالیٰ، اللہ کی نشانیوں، انبیاء کرام، فرشتوں وغیرہ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

زیارت کی تعبیر

چنانچہ ہمارے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھے اور وہ اچھے حال ہی میں ہوں تو زیارت کرنے والا غمگین ہو تو غم دور ہوگا، قید میں ہو تو رہا ہوگا، حصار میں ہو یا مہنگائی میں پھنسا ہو تو نجات پائے گا اور مہنگائی کم ہوگی، مظلوم ہوں تو مدد ملے گی، خوف میں ہوں تو امن نصیب ہوگا۔

نبی کریم ﷺ کی احادیث میں وارد حلیہ مبارک اور ان صفات کے ساتھ زیارت اگرچہ دیکھنے والا صحیح بیان نہ کر سکے وہ دیکھنے والے کے لئے دنیا وآخرت کے اچھے انجام کی بشارت ہے اور خود دیکھنے والے کی اپنی ذات آئینے کی صفائی کے بقدر زیارت نبوی ﷺ پیش آئے گی۔

اگر کوئی آپ ﷺ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھے، یا کچھ تعلیم دیتے ہوئے، امامت کراتے ہوئے یا راستہ دکھاتے ہوئے یا اچھی چیز کھلاتے ہوئے یا مناسب اور شایان شان کپڑا دیتے ہوئے یا وعدہ کرتے ہوئے یا خیر کی دعا کرتے ہوئے دیکھے تو اگر دیکھنے والا حکومت کرنے کے لائق ہے تو اسے وہ ملے گی اور اگر عالم ہے تو اپنے علم پر عمل کرے گا، اگر عبادت گزار ہے تو اہل

کرامات کے مرتبے تک پہنچے گا، اگر گنہگار ہے تو توبہ کرے گا، اگر کافر ہے تو ہدایت پائے گا۔

اگر زیارت کرنے والا خوف میں ہے تو امن پائے گا اور اسے قابل قبول شفاعت والے شخص کا حصول ہو جائے گا، کبھی آپ ﷺ کی زیارت تکالیف پر صبر کی دلیل ہوتی ہے، اگر یتیم آپ ﷺ کی زیارت کرے تو بڑے مرتبے پر پہنچے گا اور اجنبی جگہ ہے تو انس ملے گا اگر معالج ہے تو اس کے ہاتھوں میں شفا ہوگی۔ کبھی آپ ﷺ کی زیارت مسلمانوں کی فتح و نصرت اور کافروں کی ذلت آمیز شکست کی دلیل ہوتی ہے خصوصاً آپ ﷺ کو اپنے صحابہ سمیت دیکھا جائے۔

اگر قرضدار زیارت کرے تو قرض ادا ہو، بیمار دیکھے تو شفایاب ہو، حج کا ارادہ کرنے والا حج کرے، مجاہد دیکھے تو فتح یاب ہو، کسی خاص زمین میں دیکھا جائے تو وہ زمین سرسبز ہو جائے۔

اگر کوئی آپ ﷺ کو بدلتے رنگ، تھکا ہوا، یا کسی عضو مبارک میں کمی کے ساتھ دیکھے تو اس علاقے میں دین میں سستی، بدعات کے ظہور کی طرف اشارہ ہے اسی طرح اس وقت بھی جب آپ کو میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھا ہو۔

اگر کوئی خود کو نبی کریم ﷺ کا خون مبارک چپکے سے پیتے ہوئے دیکھے تو یہ جہاد میں شہید ہوگا اور اگر علانیہ پئے تو اس کے نفاق کی علامت ہے اگر کوئی نبی کریم ﷺ کو سوار دیکھے تو وہ سواری کی حالت میں قبر مبارک میں زیارت کو جائے گا، اگر پیدل دیکھے تو وہ پیدل زیارت کو جائے گا۔

اگر آپ ﷺ کو کھڑے دیکھے تو اس کا معاملہ اور امام زمان کا حکم قائم و مستقیم ہوگا۔ اگر آپ ﷺ کی وفات ہوتے دیکھے تو دیکھنے والے کی نسل میں کوئی معزز شخص وفات پائے گا، اگر نبی کریم ﷺ کا جنازہ دیکھے تو اس علاقے پر مصیبت آئے گی، اگر کسی نے خود کو جنازہ کھینچتے ہوئے دیکھا تو وہ بدعت کی طرف مائل ہوگا۔

خواب میں کسی نے زیارت مقبرہ نبوی کی تو بڑا مال پائے گا، اگر کوئی خود کو خواب میں نبی کریم ﷺ کا بیٹا دیکھے حالانکہ سید نہیں ہے تو یہ اس کے پکے ایمان اور یقین کے خلوص کی نشانی ہے۔

اگر کسی نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں کوئی چیز دنیاوی سامان یا کھانے پینے کی دیتے ہوئے دیکھا تو اسے اسی کے برابر خوب مال ملے گا، اگر جو چیز خواب میں دی گئی تھی وہ پائیدار نہیں مثلاً خربوزہ وغیرہ تو دیکھنے والا بڑی مصیبت سے نجات پائے گا مگر اس میں سخت تکلیف اور تھکاوٹ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

کسی نے خود کو نبی کریم ﷺ کی شکل و صورت میں دیکھا، یا آپ ﷺ کا لباس پہنے دیکھا، یا اسے خواب میں آپ ﷺ کی انگوٹھی یا تلوار دی گئی تو اگر یہ شخص حکومت کا طلب گار ہے تو وہ حاصل ہوگی، اگر پریشانی اور ذلت میں ہے تو عزت ملے گی، اگر طالب علم ہے تو مراد حاصل ہوگی، غریب ہے تو مالدار بنے اور کنوارہ ہے تو شادی کرے۔

اگر کسی نے آپ ﷺ کی بالکل کالی داڑھی دیکھی جس میں سفیدی بالکل نہ تھی تو اسے بہت بڑی خوشی حاصل ہوگی، اگر کسی نے آپ ﷺ کو بوڑھا دیکھا تو یہ اس شخص کی حالت کی قوت اور دشمنوں پر فتح کی دلیل ہے۔

اگر کسی نے نبی کریم ﷺ کو عام حالت سے زیادہ تندرست اور قوی دیکھا تو اس کے حاکم کی ریاست مضبوط ہوگی، اگر آپ ﷺ کو سینہ مبارک اصل سے زیادہ کشادہ دیکھا تو حاکم بہت سخی ہوگا، اگر کسی نے آپ ﷺ کا پیٹ مبارک خالی دیکھا تو ملکی خزانہ خالی ہوگا۔

اگر کسی نے آپ ﷺ کی دائیں انگلیاں بند دیکھیں تو امام کھانے پینے کی اشیا نہیں دے گا اور دیکھنے والا نہ حج کرے گا نہ جہاد اور نہ گھر والوں پر خرچ کرے گا، اگر آپ ﷺ کی بائیں انگلیاں بند دیکھیں تو حاکم اپنی فوج کا کھانا پینا اور جہادی اموال وصدقات روک لے گا البتہ خواب میں دیکھنے والا زکوٰۃ دے گا اور سائل کو منع کرے گا۔

اگر کوئی آپ ﷺ کو مسجد نبوی یا مسجد حرام میں یا آپ ﷺ کے معروف مکان میں دیکھے تو قوت وعزت حاصل ہوگی، اگر کوئی آپ ﷺ کو صحابہ کے درمیان بھائی چارگی بتاتا دیکھے تو اسے علم اور فقہ حاصل ہوگی اگر کسی نے قبر شریف کو دیکھا تو وہ ضرورت سے بے پرواہ ہوگا، مال حاصل ہوگا، تاجر ہو تو نفع کمائے گا اگر قیدی ہے تو رہا ہوگا۔

اگر کوئی خود کو خواب میں دیکھے کہ وہ نبی کریم ﷺ کا والد ہے تو یہ خواب میں اس کے دین کے ضعف اور یقین کی کمزوری کی علامت ہے اگر کوئی یہ دیکھے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک اس کی والدہ ہے تو اس کا ایمان بڑھنے کی علامت ہے، اگر کوئی خود کو نبی کریم ﷺ کے پیچھے چلتا دیکھے تو یہ خواب میں اس کے متبع سنت ہونے کی دلیل ہے۔

کوئی نبی کریم ﷺ کو اس کے معاملے میں غور فرماتے دیکھے تو دلیل ہے کہ اسے بیوی کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اگر کوئی نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے دیکھے تو اسے زکوٰۃ ادا کرنے کی ہدایت کی جا رہی ہے اور اگر کوئی نبی کریم ﷺ کو اکیلے کھاتے دیکھے تو دلیل ہے کہ خواب دیکھنے والا سائل کو منع کرتا ہے صدقہ نہیں دیتا، اسے صدقہ کی ہدایت دی جا رہی ہے۔

اگر کوئی نبی کریم ﷺ کو بغیر جوتا پہنے دیکھے تو یہ شخص جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا اسے نماز باجماعت کی ہدایت کی جا رہی ہے۔ اگر کوئی خود کو نبی کریم ﷺ کے موزے پہنے دیکھے اسے جہاد فی سبیل اللہ کی ہدایت کی جا رہی ہے اگر کوئی نبی کریم ﷺ سے مصافحہ کرے تو وہ متبع سنت ہے۔ اگر کوئی نبی کریم ﷺ کو طویل قامت جوان کی شکل میں دیکھے تو فتنہ وقتل کی دلیل ہے، اگر بڑھاپے کی حالت میں دیکھے تو عافیت کی دلیل ہے۔

اگر کوئی نبی کریم ﷺ کا رنگ متغیر دیکھے تو دلیل ہے کہ یہ شخص بے راہ روی چھوڑ کر توبہ کرے گا اور اگر آپ ﷺ کا سفید رنگ دیکھے تو یہ توبہ کرنے والا ہے اس کا علم اچھا ہے اور راستہ سیدھا اختیار کرے گا۔
۔ اگر کوئی خواب میں نبی کریم ﷺ کو اس پر ناراض ہوتے، جھگڑتے یا بلند آواز کرتے دیکھے تو اس کے دین میں بدعات کی طرف اشارہ ہے، اگر کوئی خواب میں نبی کریم ﷺ کا بوسہ لے تو اسے چاہئے کہ وہ آپ ﷺ سے کیا روایت کرتا ہے، پھر اسے وہ اس میں مضبوط رہے۔ اگر کوئی دیکھے کہ آپ کی کسی جگہ وفات ہوئی ہے تو دلیل ہے کہ اس جگہ کوئی سنت فوت ہو چکی ہے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنے کی بابت علماء اور بزرگوں کی آراء

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بلاغ المبین میں فرماتے ہیں: یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ اس راستہ کے چلنے والوں اور حقیقت کی باریکیوں کے واقف کاروں نے باطن کو روشن کرنے کے لئے بہترین ذریعہ جناب سید الوجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت و دیدار کو ٹھہرایا ہے، وہ زیارت خواب کی حالت میں ہو یا استغراق ومراقبہ کی صورت میں، خوب کہا ہے شاعر نے:

مجھے تو ان کے مقدر پہ رشک آتا ہے وہ لوگ کیا تھے جو محبوب ﷺ کبریا سے ملے

شیطان کے مکروفریب اور وسوسہ نے دیدار کے دائرہ کو تنگ کر رکھا ہے، اس لئے محققین اہل سلوک نے زیارت نبوی ﷺ کے لئے چند شرائط مقرر کر دی ہیں اور جب وہ شرائط پائی جائیں تو زیارت معتبر ہوگی۔ ورنہ نہیں، ان شرائط میں سے یہ شرط نہایت ضروری ہے کہ دیکھنے والا شہنشاہ ارض وسما ﷺ کو اس صورت میں دیکھے جس صورت میں آپ ﷺ آخر عمر میں دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔

☆...... وصال فرمانے کے وقت ہادیٔ اکبر ﷺ کے سر وریش مبارک میں بیس بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔ جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ شریف کی کتاب ''الرویا'' میں حدیث ''جو مجھے خواب میں دیکھے تو وہ یقیناً مجھ ہی کو دیکھے گا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا'' کے لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس کو جان لو کہ یہ ساری حدیثیں متعدد طریقے اور مختلف الفاظ سے اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ جو شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھے تو وہ سچ مچ آپ ﷺ ہی کو دیکھے گا، کیونکہ آپ ﷺ کی ذات والا صفات جھوٹ اور بطلان سے پاک اور صاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہی دستور جاری ہے کہ شیطان اگرچہ خواب اور بیداری میں مختلف بھیس و شکل اختیار کر کے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے مگر حضور نبی پاک ﷺ کی شکل وصورت اختیار کرنے پر قادر نہیں اور نہ اس بات کی قدرت ہی رکھتا ہے کہ اپنی شکل وصورت ظاہر کر کے دیکھنے والے کے

ذہن میں یہ خیال ڈالے کہ یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی صورت ہے۔ علماء کرام نے اس چیز کو حضرت شاہِ امم ﷺ کی خصوصیات میں شمار کیا ہے، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محسن انسانیت، امین امت ﷺ کے سوا دوسرے کو یہ خصوصیت حاصل نہیں ہے۔

☆..... علماء کرام کی ایک جماعت اس حدیث سے یہ مطلب نکالتی ہے کہ جس نے حضور سرور کون ومکاں ﷺ کو خاص اسی شکل میں دیکھا جو صورت آپ ﷺ ہی کے لئے مخصوص تھی تو وہ اس وعدہ کا مستحق ہوگا اور بعض علماء کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی عمر شریف کی جونسی شکل وصورت، خواہ جوانی کی یا ادھیڑ عمر، یا بڑھاپے کی دیکھے تو وہ اس شرف کا مستحق ہوگا۔ اور اس کا خواب سچا سمجھا جائے گا، اور بعض علماء نے اس دائرہ کو بہت ہی تنگ کر دیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ آخری عمر شریف کی صورت دیکھے، جس صورت میں آپ ﷺ اس دار فانی سے تشریف لے گئے ہیں۔ ان علماء نے سر مبارک اور ریش مقدس کے سفید بالوں کا اعتبار کیا ہے جو بیس تک بھی نہ پہنچے تھے۔ غرض آپ ﷺ کی زیارت کے سلسلے میں یہ تین خیال پائے جاتے ہیں۔

☆..... حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (مشہور معبر) کے پاس آ کر سید کونین ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا واقعہ بیان کرتا کہ میں نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے تو ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ خواب میں دیکھنے والے سے خواجہ کون ومکاں ﷺ کا خاص حلیہ مبارک دریافت فرماتے تھے۔ اگر وہ آپ ﷺ کا خاص حلیہ شریف اور شکل وصورت نہ بیان کر پاتا تو فرماتے کہ تم نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا ہے (بلکہ کسی اور کو دیکھا ہے) کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اثر صحت کو پہنچ چکا ہے، اسی جگہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بعض علماء محققین نے فرمایا ہے کہ خواب میں حضرت رسول مقبول ﷺ سے سنا ہوا کلام آپ ﷺ کی سنت کی کسوٹی پر پرکھنا چاہئے۔ اگر سنت کے موافق ہے تو صحیح ہے اور اگر مخالف ہے تو خواب میں دیکھنے والے کی سماعت و سننے کا قصور ہے۔

☆..... فرمایا کہ میں نے شیخ اجل مفتی عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کنز العمال (۹۷۵ھ) کے زمانہ میں ایک شخص نے خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس سے فرما رہے ہیں ''اشرب الخمر'' (شراب پی) یہ خواب اس نے شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔ حضرت شیخ نے جواب میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے دراصل یوں فرمایا ہے ''لاتشرب الخمر'' (شراب نہ پیا کر) مگر تجھے یہ خواب نیند کی وجہ سے یاد نہ رہا اور تو نے لاتشرب (شراب مت پیو) کو اشرب (شراب پیو) سمجھ لیا، کیا تو شراب پیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں میں شراب پیتا ہوں، تو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تجھے حضرت

رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے سے منع فرمایا ہے۔

(فیض الباری مصنفہ، بخاریٔ ہند حضرت علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ جلد نمبر ا صفحہ ۲۰۴)

اگر خواب میں کوئی حکم ملے تو اس کا کیا حکم ہے

مسلم شریف کی ''شرح'' میں امام نووی قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر کوئی دیکھے کہ آپ ﷺ نے کسی مستحب امر کا حکم فرمایا ہے یا کسی ممنوع شئے سے روک رہے ہیں یا کسی اچھے کام کی ترغیب دے رہے ہیں تو جس کام کا آپ ﷺ نے حکم فرما دیا تو ایسے آدمی کا اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔

''فتاویٰ حناطی'' میں ہے کہ اگر کوئی آدمی خواب میں آپ ﷺ کو اسی صفت وصورت میں دیکھے جو آپ ﷺ کی بابت کتب احادیث میں مروی وموجود ہے اور اس وقت آپ ﷺ سے کوئی بات دریافت کرے اور آپ ﷺ اس کے عقیدہ کے برعکس فتویٰ صادر فرمادیں اور وہ فتویٰ کتاب و سنت اور اجماع امت سے بھی معارض نہ ہو تو اس میں دو پہلو ہیں۔

(مسئلہ غرانیق کو حافظ ابن حجر نے صحیح قرار دیا ہے جبکہ قاضی عیاض اس واقعہ سے مطلق انکار کرتے ہیں کیونکہ اس حدیث کو کسی صاحب صحت نے نقل نہیں کیا۔ حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ پیش ہی نہیں آیا (ابریز کا اردو ترجمہ حصہ اول صفحہ ۲۸۳) محدث العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی فیصلہ کی تائید فرمائی ہے (صفحہ ۱۶۳ نقش دوام) قریش کعبہ کا طواف کرتے کہتے تھے قسم لات وعزیٰ اور منات کی، یہ اعلیٰ غرانیق ہیں اور ان کی شفاعت قابل اعتماد ہے)

ان میں صحیح ترین یہی ہے کہ ایسا آدمی آپ ﷺ کے ارشاد گرامی پر ہی عمل کرے۔ اس لئے کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی قیاس پر فوقیت رکھتا ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ عمل نہ کرے کیونکہ قیاس (یقینی دلیل ہے جبکہ خواب پر (کامل) اعتماد نہیں ہوتا۔ لہٰذا خواب کی بنا پر (یقینی) دلیل کو نہ چھوڑا جائے گا۔

غرض خواب کی حالت میں اگر کوئی شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کا کلام سماعت کرے تو اگر سنت کے موافق ہے تو بالکل درست ہے اگر سنت وسیرت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف ہے تو سننے والے کی سماعت کا قصور ہے۔ شرعی احکامات کے لئے آپ ﷺ کے ارشادات کا مجموعہ بصورت احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) موجود ہے اس لئے ان پر عمل کیا جائے اور ان کے مطابق تعبیر کی جائے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ جس طرح آفتاب رشد وہدایت ﷺ کی زندگی میں قرآن پاک کی تبلیغ کے وقت شیطان لعین نے آپ ﷺ کی آواز میں آواز ملا کر لوگوں کو وسوسہ دے کر گمراہ کیا (منقول

ہے کہ جو قرآن، حدیث اور فقہ کو چھوڑ کر دوسرا علم اختیار کرے تو شیطان جو پکا خبیث ہے اس کے باطن میں تصرف کر کے اس کو بھی خبیث بنا دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کی توجہ عموماً شیطانی خیالات و وسوسہ اور نفسانی خواہشات کی طرف ہوتی ہے اور زیادہ تر ایسے بیماروں کو شیطان لعین استدراج کے ذریعے سے گمراہی کے گڑھے میں ڈال دیتا ہے۔ اس بیہودہ کام کے لئے ایک شیطان مقرر ہے اس کو سفید شیطان کہتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ نجم کی تلاوت کے قصہ میں مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ جب اس آیت پر پہنچے **افرئیتم اللات و العزی**..... **الخ** (بھلا تم نے لات و عزیٰ اور تیسرے منات بت کو دیکھا) تو آپ ﷺ پر کمال استغراق کی وجہ سے ایک قسم کی نیند طاری ہوگئی۔ سفید شیطان آپ ﷺ کی آواز میں آواز ملا کر کہنے لگا، **تلک الغرانیق العلیٰ و منھا شفاعتہ ترتجیٰ** (یہ بڑے بت ہیں اور ان سے شفاعت کی امید کی جا سکتی ہے)۔ مشرکین اپنے بتوں کی تعریف سن کر بہت خوش ہوئے اور حضرت نبی پاک ﷺ کے ساتھ سجدۂ تلاوت ادا کیا اور کہنے لگے کہ آج کے دن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمارے بتوں کی تعریف کی۔ شاید ہمارے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان اتفاق پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فریب جب شیطان نے بیداری میں کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس بارہ میں اشتباہ ہوا تو ہو سکتا ہے خواب میں درویش کو **اشرب الخمر** (شراب پیو) کی آواز سے گمراہ کر دینے کا ارادہ کیا ہو اور رسول اللہ ﷺ نے نہ **اشـــرب** (شراب پیو) اور نہ **لاتشرب** (شراب مت پیو) کچھ نہ فرمایا ہو۔ اور اس خواب کے دیکھنے والے نے اس آواز کو حضرت نبی کریم ﷺ کی آواز سمجھ لیا ہو۔ اس صورت میں تاویل کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ہادیٔ کامل ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو فی الواقع مجھ کو دیکھا، اس واسطے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا مگر آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا نام شیطان اپنا نام ظاہر نہیں کر سکتا۔ یہ بھی نہیں فرمایا کہ شیطان دعویٰ میرے منصب نبوت کا نہیں کر سکتا اور اس وجہ سے بعض محققین نے کہا ہے کہ بوقت وصال جو صورت آپ ﷺ کی تھی اس صورت کے مانند شیطان اپنی صورت نہیں بنا سکتا اور بعض نے کہا کہ عام طور پر زمانۂ ظہور نبوت سے تا وصال جب جو صورت آپ ﷺ کی رہی، ان وقت میں سے کسی وقت کی صورت کی مانند شیطان اپنی صورت نہیں بنا سکتا اور بعض نے کہا کہ تمام زمانۂ حیات میں آپ ﷺ کی جو صورت ہوتی اس میں سے کسی وقت کی صورت کی مانند شیطان اپنی صورت نہیں بنا سکتا۔

اور محققین نے اس قول کو ضعیف کہا کہ کوئی شخص اچھی بری جو صورت خواب میں دیکھے اور گمان خواب میں کرے کہ یہ ہادی کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں تو وہ خواب صحیح ہوگا اور یہ قول کیونکر مرجوع اور ضعیف نہ ہو اس واسطے کہ دنیا میں اکثر گمراہوں کا نام آپ ﷺ کا نام مبارک ہے اور ایسے لوگ اس امت کے ہر ایک فرقہ میں ہیں اور اکثر لوگ ادعا نبوت کا کرتے ہیں تو کیا تعجب کہ شیطان اپنی نسبت آپ ﷺ کے ہونے کا وہم دلا دے اور دعویٰ نبوت کے کرنے کا گمان کرا دے۔ اس وجہ سے ان ہی اقوال کا اعتبار ہے جو ثقات نے آپ ﷺ سے حین حیات آپ ﷺ کے سنے اور پھر اپنی حیات میں یکے بعد دیگرے دوسرے سے بیان کرتے رہے۔ ویسے بھی خواب میں سننے والا ایک شخص ہوتا ہے جو خواب دیکھتا ہے اور وہ بھی خواب کے نشہ میں مخمور رہتا ہے، دوسرا نہیں ہوتا کہ خواب دیکھنے والے کی غلطی یا غلط فہمی کا تدارک کر سکے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس دنیا میں مرتے دم تک شیطان کے شر اور مکر وفریب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلا دشمن قرار دیا ہے اور جو راستہ شرک و کفر سے پاک صاف ہو، اس پر چلنا چاہئے کیونکہ جب بزرگوں اور پیشواؤں نے آنحضرت ﷺ کی زیارت و خواب میں اندیشہ کیا ہے تو دوسروں کی نسبت حفاظت کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟ جب کہ شیطان ان کے بھیس میں آکر گمراہ کرتا ہے اور یہ کوئی دشوار اور بعید بات نہیں ہے کیونکہ ہر شخص کا ہمزاد اس کے مرنے کی بعد زندہ رہتا ہے۔ آدمی کے مرنے کی وجہ سے ہمزاد کا مرنا کہیں ثابت نہیں (تو اس کے مرنے کے بعد ہمزاد اس کی صورت اختیار کر کے دھوکا دے سکتا ہے) اور اس کے علاوہ تمام شیاطین کا گروگھنٹال ابلیس لعین ہمیشہ ہمیش کا بدبخت وقت مقررہ تک گمراہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

بزرگوں کی شکل وصورت میں ظاہر ہوکر ان کے مریدوں کو جس طرح چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔ خبردار اور ہوشیار ہو جاؤ، اس جگہ بہت سے پھسل کر گر پڑے ہیں اور اس لغزش سے بچنے کے لئے سوا قرآن مجید اور حدیث شریف کو مضبوط پکڑنے کے کوئی چارہ نہیں ہے۔ ففروا الی الله انی لكم منه نذير مبين (پس اللہ کی طرف بھاگو، ڈرو، میں تم کو اس سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنے کی بابت اختلاف تھا۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے اور دل گواہی دے کہ آپ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں تو خواہ کسی شکل میں دیکھے، اس نے آپ ﷺ ہی کو دیکھا، اور شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو صورت آپ ﷺ کی واقعی تھی اگر اس میں بال برابر بھی فرق ہے تو اس نے حضرت سرور کائنات ﷺ کو نہیں دیکھا۔ مثلاً اگر آپ ﷺ کے بیس بال سفید تھے

اور دیکھنے والے نے اکیس دیکھے تو اس نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا اور اس کی دلیل یہ بیان فرماتے تھے کہ اگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں کوئی شخص حضرت فخر موجودات ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا دعویٰ کرتا تو صحابہ رضی اللہ عنھم اس سے حلیہ دریافت فرماتے اور اس کے بغیر تصدیق نہ کرتے تھے۔

حضرت شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا اس مسئلہ میں ایک تیسرا مسلک تھا۔ وہ فرماتے تھے کہ اگر دیکھنے والے نے آپ ﷺ کو اس زمانہ کے اتقیا کی وضع میں دیکھا تو اس نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اس وضع کے خلاف وضع میں دیکھا تو آپ ﷺ کو نہیں دیکھا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن نفوس قدسیہ و مبارکہ نے حضرت سرور عالم ﷺ کی حیات مبارکہ میں شرف صحبت و مکالمت حاصل کیا اور انوار نبوت سے ظاہراً و باطناً مستفید ہوئے وہ صحابی ہیں۔ دنیا کے تمام قطب، ابدال، علماء، فضلاء، اصحاب مال و ارباب قال، حافظ و قراء، محدثین و مجتہدین اگر جمع کئے جائیں تو ان سب کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہوسکتی جو ایک صحابی کو بلا واسطہ اکتساب انوار رسالت و شرف صحبت کی وجہ سے حاصل ہے۔ آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنے والا اجزائے نبوت کے چھیالیسویں حصہ سے بہرہ ور اور عالم مثال میں شرف صحابیت سے مشرّف و ممتاز ہوتا ہے۔ اگر خوش قسمتی سے یہ دولت بیدار یا بار اس کے حصہ میں آئی ہے تو اس کا شمار مثالی صحابہ رضی اللہ عنھم کی قسم اول میں ہے ورنہ معمولیت تو کہیں گئی ہی نہیں۔ جو خود اپنی حالت میں تمام تشریفات عالم سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس کے بعد خود سمجھ لیجئے کہ زیارت حضرت رسول اللہ ﷺ کیا شئے ہے اور اس سے کیا فائدہ ہے؟

جاننا چاہئے کہ جس کو بیداری میں شرف نصیب نہیں ہوا اس کے لئے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایہ تسلی اور فی نفسہ ایک نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ ہے۔ اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے۔ ہزاروں کی عمریں اسی حسرت میں ختم ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف و کمال اتباع سنت و غلبۂ محبت پر اس کا ترتب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم و محزون نہ ہونا چاہئے کہ بعض کے لئے اسی میں حکمت و رحمت ہے۔ عاشق کو رضائے محبوب سے کام خواہ وصل ہو یا نہ ہو۔

گر مرادت راانداق شکر است　　　بے مرادی نے مراد دلبر است

قال العارف الشیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

فراق ووصل چہ باشد رضائے دوست طلب　　　کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

اسی سے بھی سمجھ لیا جائے کہ اگر زیارت ہوگئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی، کیا خود حضور اقدس ﷺ کے عہد مبارک میں بہت سے صورۃً زائر معنیً مہجور اور بعضے صورۃً مہجور جیسے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ معنیً قرب سے مسرور تھے۔

من القصیدۃ:

نعم سری طیف من اھوی فارقنی　　　والحب یعترض اللذات بالالم

وکیف یدرک فی الدنیا حقیقته　　　قوم نیام تسلو عنه بالحلم

(شعر اول میں اظہار بشاشت ہے خواب میں زیارت ہونے پر اور شعر ثانی میں اشارہ ہے کہ خالی خواب پر قناعت کر کے اتباع نہ چھوڑ دے) (عطر الوردہ)

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۱۱۔ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور)

حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھ لے تو اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جس میں تعبیر کی ضرورت نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ذات محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بعینہ اسی حالت میں دیکھے جس حالت میں وہ دنیا میں تھے اور جس حالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کو دیکھا کرتے تھے۔

مزید برآں اگر دیکھنے والا اہل فتح یا اہل عرفان و شہود و عیان میں سے ہو تو جو کچھ اس نے دیکھا ہوگا وہ حقیقۃً حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہوگی اور اگر دیکھنے والا اہل فتح سے نہیں تو کبھی تو اس کا خواب اس قسم کا ہوگا اور یہ بہت کم ہوتا ہے۔

خواب کی دوسری قسم وہ خواب ہے جس میں تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے اور یہاں تعبیر ظلمت کی درجات کی بنا پر ہوتی ہے، خواب کی تاویل کی بنا پر نہیں، کیونکہ دراصل اس میں تو کوئی تاویل ہو ہی نہیں سکتی، اس لئے کہ جس نے حضرت حبیب ﷺ کو دیکھا درحقیقت اس نے آپ ﷺ ہی کو دیکھا۔

اب ہم ظلمت کے ان درجات کا ذکر کرتے ہیں جو ان خوابوں میں واقع ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی آپ ﷺ کو یوں دیکھے کہ آپ ﷺ اسے دنیا کی ترغیب دے رہے ہیں تو اس کی ذات کی

ظلمت پہلے درجہ کی ہے یعنی اس میں سہو مکروہ پایا جاتا ہے۔اس خواب میں ظلمت اس لئے پائی گئی کیونکہ آپ ﷺ کا کام تو حق تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرنا ہے نہ کہ دنیائے فانی کی طرف۔

اگر کوئی یوں دیکھے کہ آپ ﷺ نے اسے مال دیا ہے تو اس کی ظلمت دوسرے درجہ کی ہوگی یعنی سہو حرام کی۔یہاں ظلمت قوی اس لئے ہوئی کہ آپ ﷺ نے فانی چیز عطا کی اور دوسرے کو اس کا جو قابض ٹھہرایا تو اس کی دلالت ترغیب دلانے کے مقابلہ میں زیادہ قوی ٹھہری۔

آپ ﷺ کو اگر کوئی نوجوان اور چھوٹی عمر میں دیکھے تو اس کی ظلمت چوتھے درجہ کی ہوگی اور یہ عمد حرام ہے۔

اگر کوئی آپ ﷺ کو بڑی عمر کا بغیر داڑھی کے دیکھے تو اس کی ظلمت پانچویں درجہ کی ہوگی یعنی عقیدہ خفیفہ میں جہل بسیط کی۔

اگر کوئی آپ ﷺ کو سیاہ رنگ والا دیکھے تو اس کی ظلمت چھٹے درجہ کی ہوگی یعنی عقیدہ خفیفہ میں جہل مرکب کی۔

جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہو کہ وہ سردار دو عالم ﷺ کو بیداری میں دیکھتا ہے تو اس کے متعلق عارفین کا قول یہ ہے کہ دعویٰ کو دلیل کے بغیر قبول نہ کیا جائے اور وہ دلیل یہ ہے کہ وہ ایک کم تین ہزار مقام طے کر چکا ہو اور مدعی کو ان مقامات کے بیان کرنے کو کہا جائے۔جو شخص بیداری میں آپ ﷺ کے دیدار کا دعویٰ کرے اس سے آپ ﷺ کے پاکیزہ حالات کے متعلق دریافت کیا جائے اس کا جواب سنا جائے کہ آنکھوں سے دیکھ کر جواب دینے والا چھپ نہیں سکتا اور نہ دیکھنے والے کے ساتھ متشبہ نہیں ہو سکتا۔

جب کسی کی نظر صاف ہو جاتی ہے اور اس کی بصیرت کا نور مکمل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر ایسی رحمت فرماتا ہے کہ جس کے بعد کسی قسم کی بدبختی کا خطرہ نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ اسے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دیدار عطا فرماتا ہے، چنانچہ وہ آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور بیداری میں آپ ﷺ کا مشاہدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اس نعمت سے مالا مال فرماتا ہے جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خیال تک گزرا۔مشاہدۂ نبی پاک ﷺ ایک بہت بڑی بات ہے اس کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔اگر اللہ تعالیٰ مدد نہ فرمائیں تو انسان اسے برداشت نہیں کر سکتا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت رسول مقبول ﷺ کو

خواب میں دیکھنا چار قسموں پر ہے:

(۱) رویائے الٰہی ہے کہ اتصال تعین کا آپ ﷺ کے ساتھ ہے۔

(۲) ملکی ہے اور وہ متعلقات آنحضرت ﷺ کو دیکھنا ہے۔ مثلاً آپ ﷺ کا دین، آپ ﷺ کی سنت، آپ ﷺ کا ورثہ، آپ ﷺ کا نسبت مطہرہ، آپ ﷺ کی اطاعت ومحبت میں سالک کا درجہ اور اس کے مانند جو امور ہیں ان امور میں آپ ﷺ کی صورت مقدس میں دیکھنا پردۂ مناسبات میں ہے جو فن تعبیر میں معتبر ہے۔

(۳) رویائے نفسانی ہے کہ اپنے خیال میں آپ ﷺ کی جو صورت ہے اس صورت میں دیکھنا اور یہ تینوں قسمیں صحیح ہیں۔

(۴) شیطانی ہے یعنی آپ ﷺ کی صورت میں شیطان اپنے کو خواب میں دکھادے اور یہ صحیح نہیں ہوسکتی۔ یعنی ممکن نہیں کہ شیطان خبیث اپنی صورت میں آپ ﷺ کی سی بنا سکے اور خواب میں دکھا سکے البتہ مغالطہ دے سکتا ہے اور تیسرے قسم کے خواب میں بھی کبھی شیطان ایسا کرتا ہے کہ آپ ﷺ کی آواز اور بات کے مشابہہ شیطان بات کرتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے۔

(فتویٰ عزیزی صفحہ ۳۸۵ تا ۳۸۶)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علمائے تعبیر نے لکھا ہے کہ جو فرشتہ خواب دکھانے پر متعین ہے اس کا نام صدیقون ہے جو مثالوں سے آدمی کو خواب کی شکل میں سمجھاتا ہے۔ یہ عام خواب کے متعلق ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت اگر خواب میں ہو تو تصرف شیطان سے پاک ہوتی ہے جو حلیہ شریف آپ کا مستند کتابوں مثلاً شمائل ترمذی شریف وغیرہ میں تحریر ہے، اس کے خلاف خواب میں دیکھے یا کوئی ایسی بات دیکھے جو آپ ﷺ کی بیماری یا پریشانی کو ظاہر کرے یا کسی ایسے کام کا حکم کرتے یا منع کرتے دیکھے جو خلاف شرع ہو یا شان نبوی (ﷺ) کے مناسب نہ ہو تو دیکھنے والے کی غلطی کوتاہی اور قصور کی بنا پر ہوتا ہے۔ اس کو شراح ومشائخ آئینہ سے تشبیہ دیا کرتے ہیں کہ ایک شئے کو اگر سرخ آئینے میں دیکھو تو سرخ نظر آتی ہے اور سبز میں سبز اسی طرح سیاہ، سفید اور لمبی چوڑی، غرض مختلف الانواع نظر آتی ہے۔ اسی طرح خواب میں ذات تو سید الانبیا منتہی النبین ﷺ ہی کی نظر آتی ہے لیکن اس ذات اقدس کے ساتھ جو احوال اور اوصاف نظر آتے ہیں وہ خواب دیکھنے والے کے تخیل اور ادراک کا اثر ہے کہ جس قسم کے احوال دیکھنے والے کے ہوں گے ویسے ہی صفات کے ساتھ زیارت نصیب ہوگی، مثلاً بعض صوفیاء

نے لکھا ہے کہ جو شخص خواب میں دیکھے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اس کو دنیا کمانے کی ترغیب دے رہے ہیں تو اس میں دیکھنے والے کی ظلمت کا شمول ہے کہ وہ کسی مکروہ فعل کے ارتکاب میں بلا ارادہ مبتلا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عالم حیات میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو شیطان کے اثر سے محفوظ فرمایا دیا تھا۔ اسی طرح وصال کے بعد بھی شیطان کو یہ قدرت مرحمت نہیں فرمائی کہ وہ آپ ﷺ کی صورت بنا سکے۔ اس کے بعد یہ بحث ہے کہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ بعینہ نظر آتی ہے یعنی یہ کہ دیکھنے والے میں اتنی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذات ﷺ اقدس کی زیارت اپنی جگہ پر کرے یا صورت مثالی کی زیارت ہوتی ہے جیسے کوئی شخص آڑ میں بیٹھ کر اپنے سامنے ذرا فاصلہ سے ایک بڑا آئینہ رکھ لے اور دوسرا شخص جو اس آڑ کے پیچھے ہے جو اس آئینہ کو دیکھے تو اس آئینہ میں اس بیٹھنے والے شخص کی صورت مثالی ہوگی، بعینہ اس کی ذات آئینہ میں نہیں آرہی ہے۔ صوفیاء کا قول ہے کہ دونوں طرح زیارت ہوتی ہے بعض لوگوں کو بعینہ ذات ﷺ اقدس کی زیارت ہوتی ہے اور بعض کو آئینہ کی طرح مثال کی یہی وجہ ہے کہ بعض مرتبہ لوگوں کو مثالی صورت میں آپ ﷺ کی زیارت ہوتی ہے گویا وہ آئینہ ہے آپ ﷺ کی صورت مبارکہ کا۔

ابن امیر الحاج ''مدخل'' کا ارشاد

ابن امیر الحاج ''مدخل'' میں لکھتے ہیں کہ اس سے بہت احتراز کرنا چاہئے کہ خواب میں یا غیبی آواز سے جاگتے میں کسی ایسی چیز کی طرف قلب کی طمانیت اور سکون ہو جو صدر اول کے خلاف ہو۔ اسی طرح خواب میں دیکھنے کی وجہ سے کسی ایسی چیز کی طرف مانوس ہو جو سلطنت کے خلاف ہو۔ اس سے بھی احتراز کرنا چاہئے جیسا کہ بعض لوگوں کو پیش آیا کہ ان کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے خواب میں کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم فرمایا اور دیکھنے والے نے محض خواب کی بنا پر اس پر عمل شروع کر دیا اور اس کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر پیش کر کے نہیں جانچا۔ حالانکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رد کرنے کا مطلب اس کی کتاب پر پیش کرنا ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف رد کرنے کا مطلب آپ ﷺ کی حیات میں آپ ﷺ کی ذات پر پیش کرنا تھا اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی سنت پر پیش کرنا ہے اگر چہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھ ہی کو دیکھا، بے تردد حق ہے لیکن حق تعالیٰ نے خواب پر عمل کو مکلف نہیں بنایا اور حضرت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین آدمی مرفوع القلم ہیں۔ ان میں سے ایک

وہ شخص ہے جو سو رہا ہو، یہاں تک کہ جاگ جائے (دوسرا بچہ اور تیسرا مجنون) اس کے علاوہ یہ بھی وجہ ہے کہ علم اور روایت اس شخص سے حاصل کی جا سکتی ہے جو متیقظ ہو، حاضر العقل ہو اور سونے والا ایسا نہیں ہوتا۔

اسی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا کوئی حکم یا ممانعت اگر خواب میں دیکھی جائے تو اس کو کتاب وسنت پر پیش کیا جائے۔ اگر اس کی موافق ہے تو خواب بھی حق ہے اور کلام بھی حق ہے اور یہ دیکھنے والے کی طمانیت کے لئے بشارت کے طور پر ہے اور اگر ان کے خلاف ہو تو سمجھنا چاہئے کہ خواب تو حق ہے لیکن شیطانی اثر سے سننے والے کے کان میں ایسی چیز پڑی جو آپ ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات کے شروع میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں لکھا ہے کہ جس نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے بے شک اس نے آپ ﷺ ہی کو دیکھا ہے کہ شیطان آپ ﷺ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا لیکن اس نے اگر کوئی چیز خواب میں احکام کے متعلق سنی تو اس پر عمل جائز نہیں، نہ اس وجہ سے کہ خواب میں کوئی تردد ہے بلکہ اس وجہ سے کہ دیکھنے والے کا ضبط معتمد نہیں اور بھی بہت سے علماء نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

شیخ عزیز الدین بن عبدالسلام مقدسی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

شیخ عزیز الدین بن عبدالسلام مقدسی رحمۃ اللہ علیہ جو مشاہیر شافعیہ سے ہیں جس وقت ایک شخص کو سنا جو کہتا تھا میں اپنی لڑکیوں کی شادی کے لئے پریشان تھا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ نے خواب ہی میں مجھ کو ایک دفینہ بتایا اور ارشاد فرمایا کہ خمس اس کا ادا نہ کرنا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کو خمس دینا چاہئے۔ اس لئے کہ حدیث صحیح میں ادائے خمس کا حکم ہے اور اس کو راویوں نے بحالت بیداری ودرستی حواس سنا اور نقل کیا ہے اور اس شخص نے حالت خواب وغفلت میں سنا ہے۔ گمان غلطی کا ہے۔ اعتماد کے قابل نہیں اس لئے شریعت غرا میں احکام خواب کو صحیح نہیں مانا اگر کتاب وسنت کے خلاف ہوں (تنویر الحوالک للسیوطی) (فتویٰ عزیزی ص ۱۹۲ طبع شدہ مطبع مجیدی واقع کانپور)

حضرت سید البشر ﷺ کو دوسرے آدمی کی شکل میں دیکھا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس میں مختلف عقائد ہیں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس صورت میں دیکھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جمال با کمال حقیقت میں دیکھنا ہے۔ اگر دوسری صورت میں یعنی سیاہ رنگ وغیرہ میں دیکھا تو تعبیر کا محتاج ہے مگر اول

صورت میں نہیں۔ راسخ عقیدہ دینی ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو سیاہ دیکھا۔ اس کے مرشد نے فرمایا کہ تیرے دین وایمان میں خلل ہے اور محدثین کے نزدیک حدیث "من رأنی" میں داخل نہیں ہوا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک صاحب نے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی مومن حضور رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھے۔ آپ نے فرمایا اچھی علامت ہے خدا کی بڑی نعمت ہے۔ عرض کیا کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ آپ ﷺ ہی ہیں؟ فرمایا کہ علم ضروری کے طور پر اگر قلب گواہی دے دے کہ یہ آپ ﷺ ہی ہیں تو بس کافی ہے۔ عرض کیا کہ اکثر لوگوں نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا مگر مختلف ہیئت میں۔ فرمایا کہ دیکھنے والے کی مثال آئینہ کی سی ہے، جیسا آئینہ ہوتا ہے ویسی ہی چیز نظر آتی ہے۔ کسی آئینہ میں لمبا چہرہ نظر آتا ہے، کسی میں چوڑا، یہ تو اختلاف مرایا کا ہے مرئی کا نہیں۔ یہ تو توجیہ ہے اس کی کہ آپ ﷺ کی صورت مبارکہ دیکھنے والے کے لئے آئینہ میں نظر آئی، کبھی دیکھنے والا آپ ﷺ کو کسی خاص صورت میں دیکھتا ہے اور وہاں وہ صورت اس شخص کی ہوتی ہے اور آپ ﷺ کی ذات مبارکہ آئینہ ہوتی ہے۔

یہ شخص غلطی سے اس کو آپ ﷺ کی صورت سمجھتا ہے حالانکہ وہ خود اس کی صورت ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں اس شکل میں دیکھا کہ آپ ﷺ روضہ مبارک میں بیٹھے حقہ پی رہے ہیں (نعوذ باللہ) میں نے کہا کہ تم کو اپنی صورت آپ ﷺ کے آئینہ میں نظر آئی ہے۔ وہ شخص حقہ پیتے تھے۔ اسی طرح مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک چوراہے پر حضرت رسول اللہ ﷺ کی لاش مبارک بے کفن رکھی ہے۔ لوگ آتے ہیں اور اس سے پاؤں لگاتے ہوئے چلے جاتے ہیں (نعوذ باللہ) ان بزرگ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اب اس ملک میں آپ ﷺ کی شریعت کی پامالی ہونے والی ہے اور اس بنا پر ہجرت کر کے آپ ہندوستان سے مکہ معظمہ چلے گئے اور چار سال بعد وہیں آپ کا وصال ہوا۔ تو یہاں بھی اسلام حضرت رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارکہ میں نظر آیا۔

(الافاضات الیومیہ حصہ چہارم یعنی ملفوظات مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حصہ چہارم ص ۳۹۶)

حضرت محمد بن علی آفندی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

صاحب خزینۃ الاسرار حضرت محمد بن علی آفندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا دیکھنا حضرت رسول اللہ ﷺ کو ۱۲۶۱ھ میں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ جو آپ ﷺ کو ساتھ نقصان شمائل شریفہ کے دیکھتے ہیں۔ یہ امر راجع ہے طرف حال رائی کے کہ وہ استقامت میں متغیر الحال ہوتا ہے کیونکہ حضرت

رسول اللہ ﷺ مثل آئینہ کے ہیں۔ (کتاب التعویذات صفحہ ۱۲۰)

خواب میں حضرت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کچھ ارشاد فرمائیں تو اگر وہ امر مشروع ہے تو عمل کیا جائے اور اگر غیر مشروع ہے تو دیکھنے والے کی غلطی پر محمول ہوگا۔ رہا یہ کہ عمل کرنے کیلئے جب مشروع ہونا شرط ہوا تو یہ امر قبل رویاء کے بھی تھا۔ رویا کا کیا اثر ہوا؟ تو بات یہ ہے کہ رویاء سے اس کا تاکد اس شخص کے حق میں بڑھ جائے گا۔ (نشر الطیب از مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۱۱)

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور انس و جاں ﷺ کی روح مبارک اعلیٰ علیین میں رفیق اعلیٰ میں ہے جہاں کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ ہیں۔ پس روح تو وہاں ہے اور وہیں سے اسے روضۂ منورہ میں رکھے جسد اطہر کے ساتھ اتصال ہو رہا ہے۔ روح و بدن کا ایسا قوی تعلق قائم ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں نمازیں پڑھتے ہیں اور ہر سلام کرنے والے کے سوال کا جواب دیتے ہیں۔ روح و بدن کے اسی تعلق کی بنا پر آپ ﷺ نے شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر مبارک میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عالم بیداری میں بحالت سفر حضرت موسیٰ و حضرت یونس علیہما السلام کو وادئ ازرق اور ثنیہ ہرشی میں "لبیک" پڑھتے ہوئے خاص ہیئت ولباس میں دیکھا تھا۔ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا کہ میں نے وادئ عسقان میں حضرت نوح، حضرت ہود اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا، وہ سرخ اونٹوں پر سوار تھے اور ان کی مہاریں کھجور کی چھال کی تھیں۔ یہ واقعات لیلۃ المعراج کے نہیں، دوسرے مواقع کے ہیں۔ (روح و روحانیت از امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجموعہ روایات کے علاوہ فضیلت واکرام ملائکہ سے برزخ میں حضور اقدس ﷺ کے یہ مشاغل ثابت ہیں:۔

(۱) اعمال امت کا ملاحظہ فرمانا۔

(۲) نمازیں پڑھنا۔

(۳) مناسب غذا اس عالم کی نوش فرمانا۔

(۴) سلام کا سننا نزدیک سے خود اور دور سے بذریعہ ملائک۔

(۵) سلام کا جواب دینا، یہ تو دائما ثابت ہیں اور احیانا بعض خواص امت سے آپ ﷺ کا سلام اور ہدایت فرمانا بھی آثار واخبار میں مذکور ہے اور حالت رویا اور کشف میں تو ایسے واقعات حصر وشمار سے متجاوز ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ (نشر الطیب ص ۱۸۳ مطبوعہ دیوبند) مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث شریف کو بالکل درست مانا ہے کتنی ہی پست آواز میں درود یا سلام سید الکونین ﷺ کی قبر مبارک کے پاس یا مسجد نبوی ﷺ میں پڑھا جائے آپ ﷺ خود سنتے ہیں (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) دوسرے لوگوں کی طرح آپ ﷺ قبر منور میں دوسری موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے۔ دوسرے عام لوگوں کو انبیاء علیہم السلام کے علاوہ قبر میں سوال و جواب کے لئے زندہ کیا جاتا ہے اور پھر دوبارہ موت واقع ہوجاتی ہے۔ آپ ﷺ پر یہ دوسری موت نہ آئے گی۔ ایک بار لذت وفات چکھنے کے بعد اور پھر زندہ ہونے کے بعد آپ ﷺ حیات دائمہ سے زندہ ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ بات بیان کرنے کا مقصد، حیات النبی ﷺ کی جانب اشارہ ہے (حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) حضور فخر موجودات ﷺ کا احترام بعد وصال وہی ہے جو آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں تھا۔ آپ ﷺ بعد از وصال بھی اسی طرح رسول ﷺ ہیں جس طرح اپنی مقدس زندگی میں تھے۔ مسجد نبوی ﷺ میں آہستہ بات کرنا چاہئے اور دوسرے آداب کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

لے سانس بھی آہستہ کہ دربار نبی ﷺ ہے

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت تحقیق واعلیٰ تطبیق کے بعد "آب حیات کے اندر فرمایا کہ عام لوگوں کی موت اور انبیاء علیہم السلام کی موت میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ عام لوگوں کی روح موت کے وقت جسم سے الگ ہوجاتی ہے اور انبیاء علیہم السلام کی روح جسم سے الگ نہیں ہوتی صرف ایک پردہ پڑ جاتا ہے۔ اس سے پہلے یہ راز کسی اور نے نہ کھولا تھا۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی زیارت کسی حالت میں بھی باطل اور غلط نہیں ہوسکتی۔ اگرچہ آپ ﷺ اپنی اصل صورت کے علاوہ کسی صورت میں نظر آویں اس لئے کہ شکل بھی منجانب اللہ تعالیٰ بنائی جاتی ہے۔ (جمع الوسائل مصنفہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ جلد ۲ ص ۲۹۸)

امام محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

امام محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا خواہ کسی لباس یا صفت میں جلوہ فرما ہوں، آپ ﷺ ہی کو دیکھنا ہے، دیکھنے والے نے آپ ﷺ ہی کو دیکھا۔ آپ ﷺ کی ذات گرامی تحقیقی صورت اور تمثیلی صورت دونوں میں ایک ہے۔ تغیر صفات یا تغیر صورت سے تغیر ذات لازم نہیں آتا۔

حضرت رسول نما اویسی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت رسول نما اویسی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونا ایک سعادت عظیم ہے جو اولیاء اللہ کو کشف و خوارق کے ظہور میں آنے کے درجہ تک پہنچنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ کسی دعا، درود یا ریاضت کے وسیلہ سے اس سعادت کو حاصل کرنا ایسا ہے کہ ایک خاکروب بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا کر اس کو بلائے، ممکن ہے بادشاہ حسن خلق کی وجہ سے اس پر عتاب نہ کرے اور باہر تشریف لا کر اسے اپنے دیدار فیض سے محروم نہ کرے لیکن یہ بات علو شانِ سلطنت کے ضرور منافی ہے۔ برخلاف اس کے اگر بادشاہ از راہ لطف و کرم ایک گدا کی جھونپڑی کو اپنے قدوم سے شرف بخشے تو اس سے اس کے علو شان میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ بلکہ یہ اس کی عین ذرہ نوازی والطاف بخشی ہوگی۔

فرمایا کہ شیطان کے لئے آپ ﷺ کی شکل میں نمودار ہو کر دھوکا دینا ممکن نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ سرچشمہ ہدایت ہیں اور شیطان ضلالت کا مبدأ ہے۔ دونوں میں تضاد اور منافات ہے لیکن خدا تعالیٰ دونوں صفتوں کا جامع ہے۔ پس کوئی خدائی کا دعویٰ کرے تو اس سے خارق عادت کا ظہور ہونا ممکن ہے لیکن اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ معجزہ ہرگز نہیں دکھا سکتا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''تکمیل الایمان'' میں فرمایا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونا سلامتی ایمان کا باعث ہے۔ ظاہر ہے تمام بات خاتمہ پر موقوف ہے۔ اس لئے جس کا نتیجہ حسن عاقبت ہو اس کو کس طرح بے اثر کہہ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جس صورت میں بھی حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھ لے اور اس کا اعتقاد ہو کہ یہ صورت مبارک آپ ﷺ کی ہے یا کوئی اور شخص کہہ دے یا وہ خود فرمادیں کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ

وسلم) ہوں تو وہ یقیناً آپ ﷺ کی صورت مبارک ہے اور اس میں شیطان کو کچھ دخل نہیں ہو سکتا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مدارج النبوت'' میں ''خصوصیات'' کے بیان میں بھی بحث کے بعد فیصلہ یوں کیا: حاصل کلام یہ ہے کہ موت کے بعد حضرت نبی الرحمت ﷺ کو دیکھنا مثالی صورت میں ہے جیسا کہ خواب میں آپ ﷺ کی مثال شریف کا دیدار ہوتا ہے۔ جاگتے میں بھی مثال شریف کا دیدار ہوتا ہے اور وہ مبارک وجود جو مدینہ منورہ میں قبر اطہر کے اندر آرام فرما ہے اور زندہ ہے، مثالی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک وقت میں کئی مثال وجود عوام کو خواب میں اور خواص کو جاگتے میں نظر آتے ہیں۔ سوال و جواب کے وقت قبر میں بھی آپ ﷺ کی مثالی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ (جلد اول ص ۶۷)

کیا حضرت رسول اللہ ﷺ کا بحالت بیداری میں دیدار ممکن ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خواب میں میرا دیدار کیا تو اس نے یقیناً میرا ہی دیدار کیا کیونکہ میں ہر صورت میں نظر آتا ہوں۔ (ملاحظہ ہو" ماثبت بالسنة فی ایام السنة" مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۳۶)

قاضی عیاض غرناطی، امام نووی اور ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ متفق البیان ہیں کہ جس صورت میں بھی کسی نے حضرت رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا وہ آپ ﷺ ہی کا دیدار ہے، حدیث ہے:

''من رأنی فقدرأ الحق فان الشیطان لایتمثل فی صورتی''

''جس نے خواب میں مجھے دیکھا، وہ بحالت بیداری میرا دیدار ضروری کرے گا'' (صحیح مسلم، ابن ماجہ، ترمذی) مفسرین اس حدیث کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ خواب دیکھنے والے کو اس خواب کی تصدیق حالت بیداری میں ہو جائے گی۔ علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی روح مبارک کبھی وجود مثالی کے ساتھ خواب میں جلوہ افروز ہوتی ہے اور کبھی آپ ﷺ بیداری میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک آپ ﷺ کا بیداری میں دیدار ممکن ہے۔ جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲ مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بحالت بیداری میں دیکھا اور آپ ﷺ سے چند احادیث کے بارے میں دریافت کیا اور ان کی تصحیح فرمائی اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ انہوں نے مع اپنے آٹھ ساتھیوں کے حضور انور ﷺ کے سامنے بخاری شریف پڑھی اور وہ دعا بھی تحریر فرمائی جو صحیح بخاری کے ختم پر آپ ﷺ نے پڑھی تھی۔ (فیض الباری جلد نمبر ۱ ص ۲۰۴)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی روح مقدسہ سے فیض حاصل کرنے کو "اویسی طریقہ" کہتے ہیں۔ "الفوز الکبیر" میں فرماتے ہیں کہ "میں نے قرآن مجید آپ ﷺ کی روح پر فتوح سے پڑھا ہے اور میں آپ ﷺ کا اویسی ہوں" آپ نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے بالمشافہ اور عالم خواب میں احادیث سنیں اور بعض کی اصلاح فرمائی اور ان کو ایک رسالہ کی صورت میں مرتب فرما کر اس کا نام "درثمین" رکھا۔

دنیا میں ہر چیز کے دو وجود ہیں، نظر نہ آنے والے وجود کو وجود حقیقی کہتے ہیں اور جو نظر آتا ہے وجود حسی ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ "التکشف" میں وجود مثالی کی یوں تعریف فرماتے ہیں "کوئی ذات باوجود اپنی حالت وصحت کے کسی دوسری صورت میں ظہور کرے۔ اس دوسری صورت کو مثالی صورت کہتے ہیں"۔ جبریل امین علیہ السلام مثالی صورت میں وحی لاتے رہے اور صرف دو مرتبہ اپنی ملکوتی صورت میں آئے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں وجود مثالی کا نام وجود حسی ہے وہ وجود ہے جو آنکھوں میں تو آجاتا ہے لیکن خارج میں اس کا وجود نہیں ہوتا (فیصل التفرقہ، ص ۱۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ آوازیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ (ترمذی)

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ "المنقذ من الضلال" میں تحریر فرماتے ہیں کہ نفوس قدسیہ کو حالت بیداری میں ملائکہ وارواح انبیاء علیہم السلام کا دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ یہ روحانی حضرات عالم بیداری میں فرشتوں اور انبیاء علیہم السلام کی ارواح کو دیکھتے اور ان کی آوازیں سنتے ہیں اور ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ محققین کا قول ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو بحالت بیداری دیکھنا بھی مثالی ہوتا ہے۔ یہ دیکھنا سوائے دیکھنے والے کے دوسروں کے لئے حجت و دلیل نہیں ہو سکتا۔

حاصل یہ ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ کو بحالت خواب یا بحالت بیداری اصل اور مثالی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ کا خاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی روح مبارک کو اپنے بدن مبارک میں ظاہر فرما سکتے ہیں جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے "فیوض الحرمین" کے اندر اپنے مشاہدات میں بیان فرمایا ہے۔

شیخ التفسیر والحدیث مولانا محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (سابق شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) سیرۃ المصطفیٰ ﷺ حصہ سوم میں حیات النبی ﷺ کے تحت فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ نے بحکم ''کل نفس ذائقه الموت'' تھوڑی دیر کے لئے موت کا مزہ چکھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو زندہ کر دیا اور زمین پر آپ ﷺ کے جسم کو کھانا حرام کیا۔ پس آپ ﷺ اب حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ ﷺ کی یہ حیات حیات شہدا سے کہیں زیادہ اکمل اور افضل ہے، کذافی شرح المواہب ج ۵ ص ۳۳۳ و مدارج النبوۃ ص ۱۶۹ ج ا باب پنجم، علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ شہید کو نبی ﷺ سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ وارفع مرتبہ حاصل ہو سکے نیز شہدا کو یہ مرتبہ عالیہ (یعنی حیات جسمانی) کا مرتبہ نبی (ﷺ) کی شریعت اور ملت کی حفاظت میں جاں بازی اور سرفروشی کے فیصلہ میں ملا ہے، پس قیامت تک جو خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا اور شہید ہوگا تو ان تمام شہدا کا اجر نبی کریم ﷺ کے نامہ اعمال میں ثبت ہوگا اور آپ ﷺ کا مقام ان تمام شہدا سے باعتبار حیات کے سب سے اعلیٰ اور ارفع ہوگا۔ اس لئے کہ دین کا سنگ بنیاد رکھنے والے حضور ﷺ ہیں لہذا آپ ﷺ کی تنہا حیات تمام شہدائے عالم کی حیات سے زیادہ قوی اور بلند ہوگی۔ دیکھو شفاء السقام ص ۱۴۰ نیز یہ کہ نبی اکرم ﷺ شہید بھی ہیں۔ چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شاذ و نادر ہی کوئی نبی ایسا ہوگا کہ جہاں نبوت کے ساتھ شہادت جمع نہ کی گئی ہو پس انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نبی ہونے کے اعتبار سے بھی زندہ ہیں اور شہید ہونے کے اعتبار سے بھی زندہ ہیں اور ہمارے نبی اکرم ﷺ نے بحالت شہادت وصال فرمایا اس لئے کہ آپ ﷺ کا وصال اس زہر کے اثر سے ہوا کہ جو یہود نے خیبر میں آپ ﷺ کو دیا تھا۔ (رواۃ البخاری)

انبیائے کرام علیہم السلام کے اجسام مبارک

تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام اہل جنت کی ارواح کی طرح نظیف اور لطیف اور پاکیزہ ہوتے ہیں۔ جس طرح اہل جنت کے جسم سے جو چیز نکلتی ہے وہ مشک وعنبر سے زیادہ پاکیزہ اور معطر ہوتی ہے۔ اسی طرح انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام سے جو چیز نکلتی ہے وہ بھی مشک وعنبر کی طرح معطر ہوتی ہے یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کی فطرت اور حقیقت اور مزاجی کیفیت اور ساخت و پرداخت اہل جنت کے طور وطریق پر ہوتی ہے اور اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کے اجسام مبارکہ وفات کے بعد اہل جنت کے ارواح و اجسام کی طرح بوسیدہ اور بالیدہ

ہونے سے محفوظ رہتے ہیں، اور اسی وجہ سے علماء کی ایک جماعت آنحضرت ﷺ کے فضلات اور بول و براز کی طہارت کی قائل ہے۔ دیکھو شرح شفا قاضی عیاض للعلامہ القاری ص ۱۶۰ ج ا۔

جو شخص حضرات انبیاء علیہم السلام کی جسمانی و روحانی خصوصیتوں کو پیش نظر رکھے گا اس کو اس امر میں ذرہ برابر شک نہ رہے گا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اگرچہ ظاہراً جنس حیات میں عامۃ البشر کے ساتھ شریک ہیں لیکن درحقیقت اور درپردہ حیات انبیاء علیہم السلام کی حقیقت اور نوعیت اور کیفیت عامۃ الناس کی حیات سے بالکل مختلف اور جدا ہے اور تمام عالم کی بیداری کو ان حضرات کی بیداری کے ساتھ وہ نسبت بھی نہیں جو قطرہ کو دریا کے ساتھ ہوتی ہے۔ بحالت خواب انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل بیدار ہوتے ہیں جیسا کہ بخاری شریف میں متعدد جگہ مذکور ہے۔ نوم انبیاء علیہم السلام کا ناقض وضو نہیں ہوتا۔ کسی نبی کو کبھی جمائی نہیں آئی اور نہ کسی نبی کو کبھی احتلام ہوا کیونکہ تثاؤب اور احتلام شیطان کے تلاعب سے ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام اس سے پاک اور منزہ ہوتے ہیں۔ (دیکھو زرقانی شرح مواہب ص ۲۴۸ ج ۵) اور انبیاء علیہم السلام کا خواب وحی ہوتا ہے۔

پس جس طرح حضرات انبیاء علیہم السلام کی حیات اور ان کی بیداری اور ان کا خواب عام مومنین کی حیات اور بیداری اور خواب سے جدا اور ممتاز ہے اسی طرح سمجھو کہ انبیاء علیہم السلام کی وفات و ممات بھی عام مومنین کی وفات اور ممات سے جدا و ممتاز ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ حیات انبیاء علیہم السلام کے دلائل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی موت کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ وہ ہماری نظروں سے پوشیدہ کر دیئے گئے ہیں کہ ان کا ہم ادراک اور احساس نہیں کر سکتے۔ اگرچہ وہ موجود اور زندہ ہیں اور ہماری نوع کا کوئی فرد ان کو دیکھ نہیں سکتا الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی ولی کو بطور کرامت اور خرق عادت بحالت بیداری اپنے کسی نبی کی زیارت سے مشرف فرمائے۔ علامہ سبکی، علامہ سیوطی، علامہ زرقانی، حافظ ابن قیم رحمہم اللہ اور تمام حضرات محدثین کا یہی مسلک ہے۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی انبیائے کرام علیہم السلام سے تین طرح ملاقات

امام صدر الدین قونوی قدس سرہ ''شرح اربعین'' میں فرماتے ہیں کہ جس آدمی اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کاملین کی ارواح کے درمیان مناسبت پیدا ہو جائے تو وہ ان کے ساتھ نیند یا بیداری کی حالت میں جب بھی چاہے اکٹھا ہو سکتا ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے

اپنے شیخ حضرت سیدی محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام اور گزرے ہوئے تمام لوگوں میں سے جس جس کی روح سے ملنا چاہتے ہیں مل لیا کرتے تھے۔ آپ کی یہ ملاقات تین طرح کی تھی۔

ا۔ اگر چاہتے تو اپنی روحانیت کو عالم روحانیت میں اتار لیتے تھے اور جسے دیکھنا ہوتا پھر اسے اس کی مجسم صورت مثالیہ میں دیکھ لیا کرتے تھے جو اس کی حسی، عنصری اور دنیاوی صورت کے مشابہ ہوتی تھے۔

۲۔ اگر چاہتے تو اپنے جسم سے علیحدہ ہو جاتے تھے اور جس روح سے ملاقات کرنے کا ارادہ ہوتا اس کے ساتھ عالم علوی میں جہاں بھی اس کا مقام متعین ہوتا وہیں اس سے ملاقات کر لیتے تھے۔

۳۔ اور اگر چاہتے تو ان سے اپنی نیند میں ملاقات کر لیتے تھے۔

علامہ بارزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محقق بات یہ ہے کہ ایک جماعت اولیاء نے ہمارے زمانے میں اور اس سے پہلے بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد بحالت بیداری آپ ﷺ کی زیارت کی ہے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اقتضائے صراط مستقیم میں اظہار رائے کیا ہے اور اس کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے حضرت رسول مقبول ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہو کہ صلوٰۃ استسقاء کے لئے لوگوں کو باہر نکالو''۔ یہ زیارت بحالت بیداری تھی۔

شیخ ابو العباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

ایک شخص نے شیخ ابو العباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ نے بہت سے ملکوں کی سیر کی ہے اور بڑے بڑے کاملین سے مصافحہ کیا ہے اس لئے میں آپ سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں نے یہ ہاتھ سوائے حضرت رسول اللہ ﷺ کے کسی اور سے نہیں ملائے اور یہ کہ اگر آپ ﷺ کی ذات گرامی ایک لمحہ کے لئے بھی میری آنکھوں سے اوجھل ہو جائے تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہ سمجھوں۔ (طبقات کبریٰ)

شیخ عبد الغفار بن نوح رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الوحید'' میں لکھتے ہیں کہ شیخ ابو العباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ جب سلام کہتے تو حضرت رسول اللہ ﷺ اس کا جواب دیتے اور جب گفتگو کرتے تو اس کا بھی

جواب عنایت فرماتے تھے۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ صالح عطیہ ابناسی، شیخ قاسم مغربی اور قاضی زکریا رحمہم اللہ نے حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ بیداری میں ستر مرتبہ سے زیادہ حضرت رسول اقدس ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے ہیں۔

(الیواقیت الجواہر)

شیخ عطیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے ایک کام کیلئے سلطان غوری سے ملنے کو کہا تو آپ نے اس وجہ سے انکار کر دیا کہ میں بیداری میں حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں جاتا ہوں، اس لئے سلطان غوری کے دربار میں نہیں جا سکتا۔

آئمہ شریعت نے تصریح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی کرامت کے طور پر حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بحالت بیداری کر سکتا ہے۔ بلکہ اپنی استعداد کے مطابق علوم و معارف سے استفادہ بھی کر سکتا ہے۔ اس کی تصریح کرنے والوں میں آئمہ شافعیہ میں غزالی، بارزی، ابن السبکی اور یافعی رحمہم اللہ جیسے حضرات ہیں اور آئمہ مالکیہ میں امام قرطبی، ابن الحاج اور حافظ ابن ابی جمرہ رحمہم اللہ وغیرہ ہیں۔ حضرت ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک مومن اور کافر دونوں کے لئے انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کی زیارت اور ان کا کلام سننا ممکن ہے، مگر مومن کے لئے بطور کرامت جبکہ کافر کے لئے عقوبت کے طور پر۔

مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

جامعہ خیر المدارس، ملتان کے سالانہ جلسہ میں ایک مقرر نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ رسول کریم ﷺ وفات پا چکے ہیں جس طرح دوسرے انسان وفات پاتے ہیں۔ روضۂ مبارک پر سلام کہنے والوں کا آپ ﷺ سلام نہیں سنتے وغیرہ۔ مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ مہتمم مدرسہ حیات تھے۔ مذکورہ بالا بات سن کر آپ نے اسی جلسے میں اعلان فرما دیا تھا کہ یہ عقیدہ علماء دیوبند کے مسلک کے خلاف ہے۔ سید دو عالم ﷺ کو برزخ میں جسمانی حیات حاصل ہے اور وہ قبر مبارک کے قریب سلام کہنے والوں کا سلام خود سماعت فرماتے ہیں اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ حضرت مولانا لاہوری (حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ) نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کی حیات طیبہ جیسی سطح زمین پر تھی، ویسی ہی مزار مقدس میں ہے (۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ)۔ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ نے فرمایا کہ میرا عقیدہ وہی ہے جو اکابر علمائے دیوبند حضرت نانوتوی، حضرت تھانوی، حضرت مدنی رحمہم اللہ وغیرہم کا ہے اور وہی صحیح ہے (۱۲ اکتوبر ۱۹۵۸ھ)

محدث العصر علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

امام العصر محدث کبیر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت مستحب نہیں بلکہ واجب ہے اور یہی عقیدہ میرے نزدیک حق ہے کیونکہ لاکھوں علمائے سلف اور بزرگان دین دور دراز سے آپ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور اس کو قرب دربار الٰہی اور قرب دربار رسالت (ﷺ) کا سب سے بڑا ذریعہ اور وسیلہ سمجھتے رہے ہیں (اور آج تک یہی عقیدہ اور عمل ہے)

(فیض الباری شرح بخاری از علامہ انور شاہ کشمیری، جلد دوم صفحہ ۴۳۳)

محدث العصر علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

امام العصر محدث کبیر قدس سرہ کے شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ نے ترمذی شریف کی شرح میں بحث کرتے ہوئے فرمایا جس کا اقتباس یہ ہے۔ جمہور آئمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت اعظم القربات میں سے ہے اور اس کے لئے سفر کرنا مستحب اور باعث اجر ہے۔ حنفی علماء تو اسے واجب کے قریب کہتے ہیں اور اسی طرح مالکی، حنبلی اور شافعی علماء کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عالم بیداری میں آنحضرت ﷺ کو دیکھنا ممتنع نہیں۔ حدیث یا فقہ میں اس کی ممانعت نہیں بلکہ ایک حدیث میں ایسا اشارہ ملتا ہے۔ ارباب قلوب اور اہل تصوف کے یہاں تو یہ چیز تواتر کو پہنچی ہے کہ سید الکونین ﷺ اور بعض اکابر کی زیارت بیداری میں ہوتی رہی ہے۔ اگرچہ بیداری کی رویت مثالی رویت ہے، عالم شہادت کی نہیں۔ عالم مثال کی مثال بھی خواب جیسی ہے البتہ جو خواب میں دیکھ لے وہ رویا کہلائے گا اور جو بیداری میں ہوگی، وہ رؤیت ہوگی۔ چونکہ رویت مثالی ہوتی ہے اس لئے ایک وقت میں متعدد اشخاص متعدد مقامات میں دیکھ سکتے ہیں۔

(اشاعت خاص ماہنامہ ''بینات'' بیاد مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ صفحہ ۱۹۲)

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام انبیاء

کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت تمام طاعات سے افضل ہے اور دربارِ نبوت سے قریب ہونے والے تمام وسیلوں سے بڑا وسیلہ ہے اور درجات آخرت حاصل کرنے کی کامیاب کوشش ہے اور واجب کے قریب ہے بلکہ بعض علماء نے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ جس آدمی میں طاقت ہو اس کے لئے تو واجب ہے اور اس کا چھوڑنا بڑی غفلت اور اپنے آپ پر بڑا ظلم ہے، اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں زیارت کے وجوب پر استدلال کیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جس نے حج کیا مگر میری زیارت کو نہیں آیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اس روایت کو ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

شیخ ڈاکٹر محمد علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

عصر حاضر میں عالم عرب کے مشہور مفکر الشیخ ڈاکٹر محمد علوی مالکی، ساکن مکہ مکرمہ اپنی بے مثال کتاب ''الذخائر المحمدیه'' میں فرماتے ہیں:

علمائے امت نے بیان کیا ہے کہ تمام اہل زمین کے لئے ایک ہی رات میں حضور انور ﷺ کا دیدار ممکن ہے کیونکہ تمام عالم مثل آئینہ کے ہے اور آپ ﷺ مثل سورج۔ اب یہ آئینے پر منحصر ہے کہ وہ بڑا ہے یا چھوٹا، صاف ہے یا گندا، لطیف ہے یا کثیف، پس شیشہ جیسا ہوگا، سورج اسی لحاظ سے اس میں چمکے گا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت رسول وحدت، موحد اعظم ﷺ کو بحالت خواب یا بحالت بیداری اصل اور مثالی، دونوں صورتوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

حدیث پاک ہے: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ بحالت بیداری ضرور میرا دیدار کرے گا''۔ (بخاری، صحیح مسلم، ابن ماجہ، ترمذی) مفسرین اس حدیث کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ خواب دیکھنے والے کو اس خواب کی تصدیق حالت بیداری میں ہو جائے گی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صوفیاء کا قول ہے کہ معلم عالم حضرت رسول اللہ ﷺ کی دونوں طرح زیارت ہوتی ہے۔ بعض خوش بختوں کو ذات اقدس (ﷺ) کی بعینہ زیارت ہوتی ہے۔ (خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی، صفحہ ۲۶۰)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

خاتم المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی مکرم ﷺ کی

روح مبارک کبھی وجود مثالی کے ساتھ خواب میں جلوہ افروز ہوتی ہے اور کبھی آپ ﷺ بیداری میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک آپ ﷺ کا بیداری میں دیدار ممکن ہے جیسے کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲ مرتبہ آپ ﷺ کو بحالت بیداری دیکھا اور آپ ﷺ سے چند احادیث کے بارے میں دریافت کیا اور ان کی تصحیح فرمائی۔ اسی طرح امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ انہوں نے مع اپنے آٹھ ساتھیوں کے حضور پرنور، شافع یوم النشور ﷺ کے سامنے بخاری شریف پڑھی اور وہ دعا بھی تحریر فرمائی جو صحیح بخاری کے ختم پر آپ ﷺ نے پڑھی تھی (فیض الباری جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۰۴) یہ حضرت خاتم المحدثین رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر درس صحیح بخاری کا مجموعہ ہے جس کو آپ کے شاگرد رشید حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے چار ضخیم جلدوں میں مرتب فرمایا ہے۔

سید عبدالعزیز دباغ مغربی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت سید عبدالعزیز دباغ مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور اس بات کی علامت کہ کسی انسان کو بیداری اور سردار دو عالم ﷺ کا مشاہدہ حاصل ہوا ہے یہ ہے کہ اس کی فکر ہر لحظہ اور ہر وقت آنحضرت ﷺ کی طرف لگی ہوئی ہو۔ یہ فکر نہ کبھی غائب ہو اور نہ کوئی امر اس کی توجہ کو آپ ﷺ سے ہٹا سکے اور نہ کسی اور بات میں وہ مشغول ہو۔ چنانچہ کھائے تو اس کی فکر حضور اقدس ﷺ سے لگی ہو، پیئے تو یہی حال ہو، اور سوئے تب بھی یہی حال ہو۔ پس اگر کسی انسان کی مدت تک یہی حالت رہے تو اللہ تعالیٰ اسے بیداری میں اپنے حبیب پاک ﷺ کا مشاہدہ عطا فرماتا ہے۔

(خزینہ معارف اردو ترجمہ "ابریز" از علامہ احمد بن مبارک سلجماسی رحمۃ اللہ علیہ، حصہ دوم صفحہ ۵۶۸ تا ۵۶۹)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "مدارج النبوت" میں "خصوصیات" کے بیان میں تمام بحث کے بعد یوں فیصلہ فرمایا: "حاصل کلام یہ ہے کہ موت کے بعد حضرت نبی الرحمت ﷺ کو دیکھنا مثالی صورت میں ہے جیسا کہ خواب میں آپ ﷺ کی مثال شریف کا دیدار ہوتا ہے، جاگتے میں بھی مثال شریف کا دیدار ہوتا ہے اور وہ مبارک وجود جو مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفاً وکرامۃً) میں قبر اطہر کے اندر آرام فرما ہے اور زندہ ہے، مثالی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک وقت میں کئی مثالی وجود عوام کو خواب میں اور خواص کو جاگتے میں نظر آتے ہیں، سوال وجواب کے وقت قبر میں بھی آپ ﷺ کی مثالی صورت ظاہر ہوتی ہے (جلد اول صفحہ ۱۷۶)۔ آگے چل کر

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ حضرت سرور دو عالم ﷺ سے تعلق پیدا کرنے کی دو صورتیں ہیں: پہلے یہ کہ اگر تم نے کسی وقت آپ ﷺ کے جمال با کمال کو خواب میں دیکھا ہے تو اسی صورت کا ہمیشہ استحضار کیا کرو اور اگر یہ نعمت عظمیٰ حاصل نہیں اور قبر شریف کی زیارت بھی نصیب نہیں ہوئی تو ہمیشہ ہر وقت آپ ﷺ پر درود بھیجتے رہو اور یقین رکھو کہ تمہاری درودوں کا تحفہ آپ ﷺ کو پہنچ رہا ہے۔ درود شریف پڑھتے وقت باادب اور حاضر القلب ہونا ضروری ہے۔ اس سے شرم کرو کہ ایسی حالت میں درود بھیجو جب تمہارا دل کسی دوسرے معاملے میں اٹکا ہوا ہو کہ اس طرح درود پڑھنا جسم بے روح کا حکم رکھتا ہے۔ انسان کا ہر عمل اس وقت تک مقبول اور باا‌ثر نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس میں حضور قلب نہ ہو۔ ان نسخوں پر عمل کرنے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ تم کو افضل الانبیاء ﷺ کا مشاہدہ عیاناً حاصل ہو جائے گا، تم سید پیغمبراں ﷺ سے باتیں کرو گے، آپ ﷺ کا کلام مبارک سنو گے اور آپ ﷺ تمہاری عرض و معروض کا جواب ارشاد فرمائیں گے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عالم ملکوت میں حضرت ختمی المرتبت ﷺ کی ساری امت آپ ﷺ کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنی ساری امت کو دیکھا تھا اور اس کے باوجود بھی تمام امت کے لئے صحابیت ثابت نہیں اس لئے کہ یہ رویت عالم ملکوت میں تھی جو صحابیت کا فائدہ نہیں دیتی۔ (الحاوی للفتاوی، جلد۲ صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ مصر)

شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک طالب علم نے دریافت کیا کہ حضرت! جن لوگوں نے ایمان کی حالت میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھا وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں لیکن اگر کسی نے بحالت ایمان خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کی تو کیا وہ بھی صحابی ہے؟ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد کیا: جی ہاں وہ ''خوابی صحابی'' ہے۔ (شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز واقعات از ابوالحسن بارہ بنکوی صفحہ ۲۰۷) (ارے صاحب یہ تو محض ظریفانہ جواب ہے۔ ''خوابی صحابی'' کو آپ صحابی کی کوئی قسم نہ سمجھنے لگیے گا!)

شرف صحابیت کے لئے جو شرائط تھیں، حضرت سرور کائنات ﷺ کے وصال کے ساتھ وہ ختم ہوگئیں۔ اب قیامت تک چاہے کوئی کتنی ہی بار حالت بیداری آپ ﷺ کی زیارت کرلے، صحابی نہیں ہوسکتا۔

شیخ التفسیر مولانا حافظ ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

حضرت مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (سابق شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور) سیرۃ المصطفےٰ، حصہ سوم میں حیات النبی ﷺ کے تحت فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب خدا ﷺ نے بحکم "کل نفس ذائقة الموت" تھوڑی دیر کے لئے موت کا مزہ چکھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو زندہ کر دیا اور زمین پر آپ ﷺ کے جسم کو کھانا حرام کیا۔ پس آپ ﷺ اب حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ ﷺ کی یہ حیات، حیات شہداء سے کہیں زیادہ اکمل وافضل ہے۔ (کذا فی شرح المواہب جلد پنجم، صفحہ ۳۳۳ و مدارج النبوۃ جلد اول، صفحہ ۱۶۹)

حضرت فخر موجودات ﷺ کا احترام بعد وصال وہی ہے جو آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں تھا۔ آپ ﷺ بعد وصال بھی اسی طرح رسول ﷺ ہیں جس طرح اپنی مقدس زندگی میں تھے۔ مسجد نبوی ﷺ میں آہستہ بات کرنی چاہیے اور دوسرے آداب کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

لے سانس بھی آہستہ کہ دربار نبی ﷺ ہے　　خطرہ ہے بہت سخت یہاں بے ادبی کا

حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی ﷺ میں کھڑا تھا کہ دور سے کسی نے کنکری ماری۔ مڑ کر دیکھا تو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ انہوں نے اشارے سے مجھے بلایا اور بوجہ حسن ادب آواز نہ دی۔ پھر فرمایا: یہ دو آدمی جو باتیں کر رہے ہیں انہیں بلاؤ۔ دریافت فرمایا: کہاں کے ہو؟ وہ بولے طائف کے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر اس شہر کے ہوتے تو تمہیں مزہ چکھاتا، تم سید الانبیاء حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مسجد میں بلند آواز سے بول رہے ہو۔　　(بخاری شریف)

مریم امت، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سید المرسلین، حامی خواتین ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جب کہیں قریب میں میخ وغیرہ ٹھوکنے کی آواز سنتیں تو آدمی بھیج کر ان کو منع کراتیں کہ زور سے نہ ٹھوکو اور حضرت سید الرسل ﷺ کی اذیت اور تکلیف کا خیال کرو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مکان کے کواڑ بنوانے کی ضرورت پیش آئی تو حکم دیا کہ شہر سے باہر بقیع میں جا کر بنالاؤ تاکہ ان کے بنانے کا شور فخر الرسل، حضرت سید احمد مختار ﷺ تک نہ پہنچے۔ (فضائل حج از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنی)۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جو حکم ربانی کے اصل مخاطب تھے، انہوں نے اس حکم کو عام رکھا اور

سرور دو عالم، سید ولد آدم، محمد مصطفی احمد مجتبی ﷺ شرف و کرم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی آپ ﷺ کی مجلس کا وہی ادب واحترام کیا جو آپ ﷺ کی مقدس زندگی میں تھا اور ہمارے لئے یہی اسوہ حسنہ ہے۔

جمہور علماء محققین کا بیان ہے کہ حضرت پیغمبر اعظم و آخر ﷺ ابداً ابداً الی یوم القیامتہ کی حیات اور وفات (وصال) میں کوئی فرق نہیں۔ آپ ﷺ اب بھی اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کی حالتوں، نیتوں، ارادوں اور دل کے خیالوں تک سے اللہ پاک نے آپ ﷺ کو باخبر کیا ہوا ہے اور یہ سب امور آپ ﷺ پر اس طرح روشن اور واضح فرمائے ہوئے ہیں کہ ان میں کوئی پوشیدگی باقی نہیں۔ پس اس بارگاہ عالی کی حضوری میں حرکات وسکنات اور نیات و خیالات تک کی سخت نگرانی اور نگہبانی کرو۔ (تجلیات مدنیہ از الحاج مولانا احتشام الحسن کاندھلوی، صفحہ ۹۰)

اللہ رب العزت نے اپنی رحمت خاص سے اپنے انبیاء علیہم السلام کو یہ طاقت عنایت فرمادی ہے کہ وہ جب چاہیں اپنے جسم روحی کو جسم عنصری میں تبدیل کرلیں اور جب چاہیں جسد عنصری کو جسد روحی میں بدل لیں۔ یہی نہیں یہ طاقت اللہ تعالیٰ کے بے شمار صدیقین، صالحین، شہدا، قطب، غوث، ابدال اور بلند پایہ اولیاء کرام کو بھی حاصل ہے جس کے ثبوت میں لاتعداد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں مگر یہ تمام کرامات باذن اللہ ہیں کہ وہی اصل ہے، از خود کسی کا کچھ نہیں۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

لطائف المنن والاخلاق، جلد دوم صفحہ ۶۹ پر امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے مجھے بلایا اور نماز پڑھانے کے لئے آگے کردیا پس میں نے نماز عصر پڑھائی، مجھے اسی طرح کئی بار بہ حالت بیداری حضرت عیسیٰ بن مریم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

جامع شریعت وطریقت، امام الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہی مسجد دہلی میں پہلے سال تراویح میں جب قرآن پاک ختم کیا تو اچانک ایک شخص زرہ بکتر پہنے، ہاتھ میں علم لئے تشریف لائے اور دریافت کیا کہ "پیغمبر قرآن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کس جگہ تشریف فرما ہیں؟" حاضرین یہ سن کر دم بخود رہ گئے اور عالم حیرانی میں دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ نام دریافت کیا تو فرمایا کہ "میرا نام ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے۔ حضرت سرور کائنات نے فرمایا تھا کہ آج عبدالعزیز

قرآن مجید ختم کر رہا ہے ہم اسے سننے کیلئے جائیں گے۔ مجھے آپ ﷺ نے کسی کام کیلئے بھیج دیا تھا اس لئے دیر ہوگئی"۔ یہ فرما کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

(فتاوی عزیزی، حصہ اول صفحہ ۸، کمالات عزیزی صفحہ ۹ نواب مبارک علی خان نے ۱۲۸۹ھ ۱۸۷۲ء میں لکھی۔ کتب خانہ مجیدیہ بوہڑ گیٹ۔ ملتان)

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ کا ارشاد

حضور ﷺ کی زیارت بیداری کی حالت میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دولت عطا فرمائی کہ ۳۵ مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ کی جاگتے میں اور بیداری کی حالت میں زیارت ہوئی، اور بیداری کی حالت میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کشف کی ایک قسم ہے، کسی نے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت! ہم نے سنا ہے کہ آپ نے ۳۵ مرتبہ بیداری کی حالت میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی ہے؟ ہمیں بھی بتائیے کہ وہ کیا عمل ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دولت سے سرفراز فرمایا؟ جواب میں انہوں نے فرمایا کہ میں تو کوئی خاص عمل نہیں کرتا، البتہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ خاص فضل رہا ہے کہ میں ساری عمر درود شریف بہت کثرت سے پڑھتا رہا ہوں، چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، سوتے جاگتے میری یہ کوشش ہوتی ہے حضور اقدس ﷺ پر درود شریف پڑھتا رہوں۔ شاید اسی عمل کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دولت عطا فرمائی ہو۔

بہر حال، بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کو نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شوق ہو، وہ جمعہ کی رات میں دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ۱۱ مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

"اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم"

اگر کوئی شخص چند مرتبہ یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب فرما دیتے ہیں۔ بشرطیکہ شوق اور طلب کامل ہو اور گناہوں سے بھی بچتا ہو۔

لیکن سچی بات یہ ہے کہ ہم کہاں؟ اور نبی کریم ﷺ کی زیارت کہاں؟ چنانچہ میرے والد ماجد مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور کہا حضرت! مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتا دیجئے جس کی برکت سے حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہو جائے، حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بھائی تم بڑے حوصلہ والے آدمی ہو کہ تم اس

بات کی تمنا کررہے ہوکہ سرورِ دو عالم ﷺ کی زیارت ہو جائے، ہمیں تو یہ حوصلہ نہیں کہ یہ تمنا بھی کریں اس لئے کہ ہم کہاں؟ اور نبی کریم ﷺ کی زیارت کہاں؟ اور اگر زیارت ہو جائے تو اس کے آداب، اس کے حقوق اور اس کے تقاضے کس طرح پورے کریں گے اس لئے خود اس کے حاصل کرنے کی نہ تو کوشش کی اور نہ کبھی اس قسم کے عمل سیکھنے کی نوبت آئی جس کے ذریعہ حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت ہو جائے، البتہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود ہی زیارت کرا دیں تو یہ ان کا انعام ہے اور جب خود کرائیں گے تو پھر اس کے آداب کی بھی توفیق دیں گے۔

(درود شریف ایک اہم عبادت صفحہ ۳۹ تا ۴۲)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت رسول اکرم ﷺ کے وصال کے بعد ایک دن سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روضۂ اقدس میں حاضر ہوئے اور اس قدر روئے کہ بے حال ہو گئے۔ اسی حالت میں نیند آ گئی۔ جب سو گئے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سمجھے کہ شاید بحالت خواب آپ پتھر ہو رہے ہیں۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو جگا دیا۔ آپ نے بیدار ہو کر فرمایا کہ میں اس وقت حضرت رسول اللہ ﷺ کے حضور عرش کے نیچے تھا اور آپ ﷺ جناب باری میں تضرع عرض کر رہے تھے کہ "میری امت کو بخش دے" میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ اس قدر پریشان نہ ہوں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی مراد بر لائے گا۔ یکا یک ندا آئی: "ہم نے بخشا ہم نے بخشا"۔ اتنے میں آپ نے مجھے جگا دیا۔ اب یہ نہیں معلوم کہ کس قدر امت بخشی گئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ابھی یہ بات ختم نہ کی تھی کہ روضہ اقدس سے آواز آئی: "سب بخش دیئے گئے" (التحفتہ المرضیہ) مراد یہ ہے کہ جو طریقۂ نبویہ ﷺ پر چلے گا بخشا جائے گا۔ یہ بھی مراد لی جا سکتی ہے کہ انجام کار پوری امت محمدیہ نجات پا کر جنت میں داخل ہو جائے گی اگرچہ بعض گناہ گاران امت پہلے سزا کے طور پر عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دشمنوں نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر لیا تو میں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی بہت اچھا کیا آ گئے۔ میں نے اس کھڑکی میں سے آنحضرت ﷺ کی زیارت کی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عثمان! تمہیں ان لوگوں نے محصور کر رکھا ہے" میں نے عرض کیا، جی ہاں، اس پر

آپ ﷺ نے ایک ڈول پانی کا لٹکایا جس میں سے میں نے پانی پیا۔ اس پانی کی ٹھنڈک اب تک میرے دونوں شانوں اور چھاتیوں کے درمیان محسوس ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اگر تم چاہو تو ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جائے اور اگر تمہارا دل چاہے تو یہاں ہمارے پاس آ کر افطار کرو"۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں۔ اسی دن شہید کر دیئے گئے (رضی اللہ عنہ وارضاہ)۔ جمعہ کا دن عصر کا وقت تھا۔ ۳۵ھ کا واقعہ ہے۔ باغی دیوار پھاند کر محل سرا میں داخل ہو گئے۔ قرآن آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا۔ اس خون ناحق نے جس آیت شریفہ کو رنگین بنایا وہ یہ تھی: **فسیکفیکھم اللہ و ھو السمیع العلیم** (سورۂ بقرہ۔ آیت ۱۳۷) ترجمہ۔ (خدا کی ذات تم کو کافی ہے وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) کتب احادیث میں اسے حارث ابن ابی اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ نے سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ابن باطیش رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بیداری میں دیکھنا قرار دیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ، جلد ۷ صفحہ ۱۸۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ بیدار ہوئے تو اس حدیث کی توجیہہ میں متفکر تھے (جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھ کو بیداری میں دیکھے گا)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو امید تھی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے بحالت بیداری بھی مشرف ہوں گا۔ اتنے میں اپنی حقیقی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے ایک آئینہ نکال کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا چہرہ دیکھنے کے لئے دیا۔ یہ وہ آئینہ تھا جسے حضرت رسول اللہ ﷺ استعمال کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جوں ہی وہ آئینہ دیکھا تو اس میں انہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارک نظر آئی اور اپنی صورت مطلق نظر نہ آئی۔

(مناقب الحسن حضرت رسول نما اویسی دہلویؒ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بعد میں بیداری میں بھی سرکار دو عالم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ نے اپنی کچھ پریشانیاں حضور اقدس ﷺ کے سامنے پیش کیں تو حضور ﷺ نے ایسے کلمات بتا دیئے جن کے پڑھنے سے وہ پریشانیاں بالکل ختم ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اس پر قادر ہے کہ حضور رسالت مآب ﷺ کی خواب میں زیارت کو بیداری کی زیارت کا سبب بنا دے۔ ہمارا ایمان ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ تو جب کسی انسان کی اس طرح عزت افزائی ہو سکتی ہے کہ وہ آپ ﷺ کو زندہ و سلامت

دیکھے تو پھر وہ آپ ﷺ سے ہم کلامی کے شرف سے کیوں مشرف نہیں ہو سکتا؟ لہٰذا آپ ﷺ سے کلام کرنے، سوال کرنے اور مسائل کے حل کے لئے آپ ﷺ کے جواب حاصل کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں، اس پر نہ شرعاً انکار ہو سکتا ہے نہ عقلاً۔

اس زندگی کو زندگی ذاکر میں کیوں کہوں — جس زندگی میں سید کل ﷺ روبرو نہ ہوں

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

مظالم کربلا کے بعد ۶۳ھ میں یزید نے اہل مدینہ پر جن میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اکثر تابعین رحمہم اللہ تھے، فوج کشی کا حکم دیا۔ اس لشکر نے حرہ کے مقام پر ڈیرہ ڈالا۔ ایام حرہ میں مدینہ منورہ میں قتل و غارت اور لوٹ مار کا بازار گرم تھا اور مسجد نبوی ﷺ میں حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کوئی نہ ہوتا تھا۔ آپ کو افضل التابعین کہا جاتا ہے۔ ابونعیم، ابن سعد، امام دارمی، زبیر بن بکار اور علامہ ابن جوزی رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کا وقت ہوتا تھا تو حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر اطہر سے اذان کی آواز سنتا تھا۔ بعدہ اقامت ہوتی اور میں اس اقامت کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں نماز ادا کرتا تھا۔ میں نے پندرہ نمازیں اسی صورت ادا کیں۔

(جذب القلوب صفحہ ۱۸۸، مدارج جلد ۲، صفحہ ۹۵، حلیۃ الاولیاء، قول بدیع، وفاء الوفاء، خصائص کبریٰ)

کوئی سہارا نہ تھا۔ بیٹیاں جوان تھیں اور حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ ضعیف ہو چکے تھے۔ خلیفۂ وقت نے وظیفہ مقرر کرنا چاہا تو اسے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ مجھے وظیفے کی ضرورت نہیں۔ میں نے اپنی بیٹیوں کو بتا دیا ہے کہ نہایت پابندی کے ساتھ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرو انشاء اللہ کبھی روپے پیسے کی تنگی نہ ہوگی۔ یہ مجرب ترین مسنون عمل ہے)۔ آپ کا وصال بعمر ۸۴ سال ۹۳ھ میں ہوا۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ سولہویں صدی عیسوی کے شروع میں پیدا ہوئے اور ۱۵۶۵ء/۹۷۳ھ میں وصال فرمایا۔ اپنے دور کے جید عالم اور مشہور بزرگ تھے۔ بہت سی تصانیف چھوڑیں جن میں لواقح الانوار، لطائف المنن اور رسالۃ الانوار زیادہ مشہور ہیں۔ آپ نے مع اپنے آٹھ ساتھیوں کے حضرت سیدنا و مولینا و شفیعنا محمد ﷺ کے روبرو بخاری شریف پڑھی اور وہ دعا بھی تحریر فرمائی جو صحیح بخاری کے ختم پر حضور آخر النبیین ﷺ نے پڑھی تھی۔ (لواقح الانوار، فیض الباری جلد ۱ صفحہ ۲۰۴)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ و بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے۔ اس پر تاثیر وعظ کا اثر یہ تھا کہ مجلس کے دس ہزار شرکاء میں سے اسی دن سات آدمی وفات پا گئے۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کرسی کے نیچے آپ کے قدموں میں حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے تھے کہ ان کو نیند آ گئی۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو خاموش ہو جانے کا اشارہ فرمایا۔ مجلس کی یہ حالت ہوگئی کہ لوگوں کی سانس کے سوا کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ اس کے بعد حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کرسی سے نیچے اترے اور حضرت ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ہیتی رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہو گئے تو حضرت غوث الاعظم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم نے ابھی حضرت آقائے نامدار ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اسی وجہ سے ادب اختیار کیا تھا۔ اچھا بتاؤ کہ آپ ﷺ نے کیا وصیت فرمائی؟ اس پر حضرت ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور سید الشاہدین ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ہمیشہ آپ ﷺ کی خدمت میں رہوں۔ حضرت ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ میں نے حضور انور ﷺ کو خواب میں دیکھا جبکہ آپ نے حضور خاتم الانوار ﷺ کی بیداری میں زیارت فرمائی۔ (زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اردو ترجمہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صفحہ ۶۹)

محمد ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

محمد ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عارفین اور عالمین میں سے تھے۔ آپ خواب میں حضور سرور دو عالم ﷺ کی زیارت بکثرت کیا کرتے تھے گویا آپ ﷺ سے جدا ہی نہ ہوتے تھے۔ آپ نے یہ خواب ایک کتاب میں جمع کئے ہیں۔ امام عبدالوہاب شعران رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے بہت سے خواب اور ان کے بڑے فوائد طبقات کبریٰ میں لکھے ہیں۔ آپ افضل الانبیاء والمرسلین ﷺ کی زیارت کرتے اور کسی معاملے میں عرض و معروض کرتے پھر دوبارہ خواب میں زیارت کرتے تو سید الخلوقات، سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ اسی حدیث کو جو پہلے خواب میں فرمائی تھی مکمل فرما دیتے۔ بعض حضرات نے نقل کیا ہے کہ آپ بیداری میں بھی زیارت اقدس سے مشرف ہوتے تھے۔ یہ بھی

نقل کیا ہے کہ آپ نے خود حضرت صادق الامینا ﷺ سے "الحزب الفردانیه" بیداری میں پڑھی ہے۔ (النور بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ، جمال الاولیاء، صفحہ ۱۸۷ از مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، اشرف المطابع، جمال الاولیاء کتاب)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

شیخ الاسلام حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ کے ایک شاگرد شیخ عبدالقادر الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت امام الانبیاء کی بیداری میں زیارت کی اور آپ ﷺ نے مجھے "یا شیخ الحدیث" فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا میں جنتی ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہاں" میں نے عرض کیا: کیا بغیر کسی سابقہ عذاب کے جنت میں جاؤں گا۔ حضور پرنور ﷺ نے اس پر ارشاد فرمایا: "ہاں تیرے لئے یہی ہے"۔ (جامع کرامات اولیاء حصہ دوم، صفحہ ۹۸۱ تا ۹۸۲)

علامہ حافظ الرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ میرے پاس ایک فریادی نے درخواست کی کہ میں سلطان قیتبائی کے پاس جا کر اس کی سفارش کروں۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ میرے بھائی میں ۷۵ مرتبہ حضرت سلطان الانبیاء ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو چکا ہوں۔ سوتے اور جاگتے میں آپ ﷺ سے بعض احادیث کی صحت کے بارے میں دریافت کر چکا ہوں۔ مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر میں سفارشی بن کر آپ کے ساتھ سلطان کے پاس گیا تو پھر مجھے زیارت نصیب نہ ہو۔ میں اس شرف کو شرف سلطان پر ترجیح دیتا ہوں۔ (فیض الباری شرح بخاری، سعادت الدارین صفحہ ۴۳۷، خصائص الکبریٰ فی معجزات خیر الوریٰ از علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، میزان الکبریٰ صفحہ ۴۴)

آپ کا نام عبدالرحمٰن ہے لیکن اپنے لقب جلال الدین سے دنیائے علم و ادب میں مشہور ہوئے۔ یکم رجب ۸۴۹ھ ۱۴۴۵ء میں مصر کے قصبہ سیوط میں پیدا ہوئے اور ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء میں وصال فرمایا۔ آٹھ برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ شاندار حافظہ کے مالک تھے اور ۴۵۰ کتب کے مصنف ہیں۔ سلاطین مصر جو خلفائے مصر کہلاتے تھے، امراء کے ہاتھوں میں کھلونوں سے زیادہ نہ تھے۔ اس وقت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے معدن نبوت و رسالت ﷺ کی ارفع و اعلیٰ ذات سے بے خبر رہنے والوں کو بتایا کہ مقام مصطفیٰ (ﷺ) کیا ہے؟ آپ کے شب و روز دینی خدمت میں گزرتے تھے جو بارگاہ نبوی (ﷺ) میں مقبول ہوئے اور آپ ﷺ نے عالم رویا میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو یا شیخ السنہ یا شیخ الحدیث کہہ کر مخاطب فرمایا۔ آپ کو ۳۵ بار یہ سعادت نصیب

ہوئی کہ عالم بیداری میں اپنی آنکھوں سے آپ نے افضل الانبیا، خاتم المرسلین منتہی النبیین ﷺ کی زیارت کی۔ وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ درود شریف کی کثرت کے باعث یہ دولت عظمیٰ حاصل ہوئی۔ ظاہر ہے کہ اس مقام بلند تک پہنچنے کے لئے زبانی جمع خرچ کافی نہیں، دل میں مکین گنبد خضرا، حضرت محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کے لئے گہری محبت، اتباع سنت، ظاہری و باطنی گناہوں سے اجتناب اور بدرجہ اتم زیارت کا شوق ہو۔ جب یہ سب چیزیں جمع ہوں تب کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ نعمت عظیم بطفیل حضرت نبی الامی ﷺ نصیب فرمائے۔ اللھم صلی علی محمدن النبی الامی و آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم بعدد کل معلوم لک (ذکر اللہ اور درود وسلام کے فضائل ومسائل، مرتبہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع قدس سرہ، صفحہ ۵۸ تا ۵۹)

حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

اوئیں زمانہ، حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ وصال سے دو روز قبل ۲۰ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ خواب استراحت سے دفعتاً اٹھ بیٹھے اور فرمایا: یہ بہشت، یہ بہشت، یہ بہشت، یہ بہشت اور چاروں سمت دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ حضرت رسول مقبول ﷺ تشریف لائے ہیں۔ (تذکرہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ از مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صفحہ ۸۹، تواریخ نامہ)

آپ سندیلہ (یوپی، بھارت) اپنی ننھیال میں اور بقول بعض ملاواں ضلع ہردوئی (یوپی، بھارت) نزد گنج مرادآباد ۱۲۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد حضرت شاہ اہل اللہ نے جب آپ گیارہ بارہ برس کے تھے، رحلت فرمائی جس کی وجہ سے انتہائی غربت کا دور شروع ہوگیا۔ ماں بیٹا درختوں کے پتے ابال کر کھالیتے لیکن کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاتے۔ اس پاک صاف غذا کا اثر یہ تھا کہ بچپن میں آپ کو کثرت سے سید الصابرین وسید الشاکرین حضرت رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت بحالت خواب ہوتی تھی۔ نسباً صدیقی تھے۔ اپنے دور کے مشہور بزرگ اور عالم دین گزرے ہیں۔ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے۔ اکثر اوقات جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی۔ فرماتے تھے کہ ننگے سر نماز مکروہ ہوتی ہے۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر معارف القرآن، جلد سوم صفحہ ۵۵۲ پر فرماتے ہیں چونکہ نماز میں صرف ستر پوشی ہی مطلوب نہیں بلکہ لباس زینت اختیار کرنے کا ارشاد ہے۔

خذوا زینتکم عند کل مسجد (سورۃ الاعراف آیت ۳۱ پارہ ۸)

اس لئے مرد کا ننگے سر نماز پڑھنا، مونڈھے، گھٹنے یا کہنیاں کھول کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح ایسے لباس میں بھی نماز مکروہ ہے جس کو پہن کر آدمی اپنے دوستوں اور عوام کے سامنے جانا قابل شرم و عار سمجھے۔ جیسے صرف بنیان بغیر کرتے کے یا سر پر بجائے ٹوپی کے (کھجور کی ٹوپی) کوئی کپڑا یا چھوٹا دستی رومال باندھ لینا۔ جب کوئی سمجھدار آدمی اپنے دوستوں یا دوسروں کے سامنے اس ہیئت میں جانا پسند نہیں کرتا تو اللہ رب العالمین کے دربا میں جانا کیسے پسندیدہ ہو سکتا ہے؟ سر، مونڈھے یا کہنیاں کھول کر نماز کا مکروہ ہونا آیت قرآن کے لفظ زینت سے بھی مستفاد ہے اور حضرت رسول کریم ﷺ کی تصریحات سے بھی۔

اس آیت سے مساجد کے لئے اہتمام، پاک ستھرا اچھا لباس پہننا، خوشبو وغیرہ کا استعمال مطلوب ہے اور وجہ اس کی ظاہر ہے کہ جب دنیا میں امراء و سلاطین کے دربار میں بغیر مناسب لباس کے حاضر نہیں ہوتے تو مسجد جو کہ خاص اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور نماز کے لئے خاص دربار الٰہی ہے، وہاں بغیر زینت اور پاکیزہ لباس کے حاضر ہونا بے ادبی ہے۔ نمازی حسب استطاعت اپنا پورا لباس پہنے جس میں ستر پوشی بھی ہو اور زینت بھی۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ جس لباس کو پہن کر لوگوں کے سامنے بازار میں جاتے شرم آئے، اس لباس سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(درس قرآن جلد چہارم صفحہ ۱۴۹ تا ۱۵۰ از الحاج مولانا محمد احمد صاحب)

ننگے سر رہنا یا کسی بڑے کے سامنے جاتے وقت ہیٹ اتار لینا، انگریزی تہذیب کا حصہ ہے۔ یہ یہودیوں اور نصرانیوں کا طریقہ ہے اور اسلام میں سخت ناپسندیدہ ہے، عبادت اور نماز کے وقت مسلمان کے لئے سر ڈھکنا مثل ستر پوشی کے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہے۔ کوئی مسلمان پرانے بزرگوں کے سامنے ننگے سر چلا جاتا تھا تو وہ اسے اپنی توہین سمجھتے تھے، آنکھیں بند کر لیتے تھے اور اسے جاہل اور بدتہذیب قرار دیتے تھے۔

نماز سے آپ کو عشق تھا۔ فرمایا جب سجدے میں جاتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا قدرت بوسے لے رہی ہے۔ فرمایا جنت میں حوریں ملیں گی تو اس سے کہہ دوں گا بیبیو! اگر نماز پڑھتی ہو تو میرے ساتھ رہو، ورنہ اپنا راستہ لو۔ میں تو قبر میں بھی نماز پڑھنا پسند کروں گا۔ فرمایا ہر قسم کے مریض کو الحمد شریف کبھی گڑ، کبھی پانی اور کبھی شکر پر دم کر کے دے دیا کرو۔ فرمایا جو تعویذ مانگے ہر کام کے لئے یہ لکھ کر دے دیا کرو" **اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیاء، اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیاء**۔ جو کوئی تمام مومنین اور مومنات کے لئے ہمیشہ مغفرت مانگا کرے جو مطلب رکھتا ہو، ہمیشہ پورا ہو جایا کرے اور مستجاب الدعوات ہو کر مرے۔ خوب اچھا کھاؤ پہنو، لوگ سمجھیں اسے اللہ سے کیا لگاؤ، مگر دل اس کی محبت سے معمور اور چور ہو۔

سید محمد بن زین رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

قطب ربانی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ ''میزان'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ سید محمد بن زین رحمۃ اللہ علیہ ایک مداح حضرت رسول اللہ ﷺ کے تھے اور اکثر بحالت بیداری آپ ﷺ کی زیارت کرتے تھے۔ایک بار ایک شخص نے ان سے اپنے لئے حاکم کی سفارش چاہی۔ یہ گئے اور حاکم نے ان کو اپنی مسند پر بٹھایا۔اسی دن سے زیارت منقطع ہوگئی۔ پھر وہ ہمیشہ مداح میں سوال کرتے رہے کہ مجھے اپنے جلوے سے مشرف فرمایئے مگر کامیاب نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ ایک خاص شعر پڑھا تب آپ کو دور سے کچھ دکھائی دیئے اور فرمایا: ''تو سوال دیدار کا کرتا ہے اور بیٹھتا ہے ظالموں کی مسند پر'' ہمیں خبر نہیں کہ پھر ان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نظر آئے ہوں، یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ (البراہین القاطعہ از حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ٢٢٢)

خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حجۃ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ٧ رمضان المبارک ١٠٣٤ھ بروز جمعہ پیدا ہوئے اور شب جمعہ نویں محرم الحرام ١١١٥ھ کو سرہند میں وصال فرمایا۔ اپنے والد حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ثانی اور خلیفہ اجل تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے آخری وقت اپنے تیسرے بیٹے اور خلیفہ اجل حضرت خواجہ محمد معصوم ملقب بہ ''عروۃ الوثقیٰ'' (١٠٠٧ھ تا ١٠٧٩ھ) سے فرمایا کہ اسی سال میرے وصال کے بعد تمہارے یہاں بیٹا پیدا ہوگا جو قرب الٰہی کے کمالات میں میرے برابر ہوگا۔ آپ کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ جس دن آپ پیدا ہوئے تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے تشریف لاکر آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہی اور فرمایا کہ ''یہ فرزند باپ اور دادا کی طرح تمام اولیاء اللہ سے افضل ہوگا اور منصب قیومیت نصیب ہوگا''۔ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق نام محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، کنیت ابوالقاسم اور لقب شرف الدین رکھا۔ (جمال نقشبند، از صلاح الدین نقشبندی مجددی صفحہ ١٨٥)

حافظ سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حافظ سید عبداللہ قدس سرہ العزیز کے والد کا سایہ عہد طفولیت ہی میں آپ سے جدا ہوگیا تھا اور ذوق خدا طلبی نے آپ کو ترک وطن (زاد بوم موضع کھیڑی ضلع مظفر نگر۔ یوپی، بھارت) اور صحرا نوردی پر آمادہ کردیا تھا۔ اطراف پنجاب کے ایک شاداب صحرا میں ایک خدا رسیدہ قاری صاحب رحمۃ

اللہ علیہ نے ایک مسجد بنا رکھی تھی۔ دنیاوی جھگڑوں سے علیحدہ اس بیاباں میں اس مسجد کو نشیمن بنائے ہوئے تھے۔ رازق حقیقی پر توکل ذریعۂ معاش تھا۔ مشغلہ بادیہ پیمائی نے جویائے حق حافظ سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس مسجد تک پہنچا دیا۔ مسجد اور وہاں فرشتہ خصلت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ گویا تارک الدنیا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تمنا مجسم ہو کر نمودار ہوگئی۔ سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بیعت کی درخواست کی۔ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ارشاد و تلقین دوسروں کا حصہ ہے، مجھے قرآن پاک یاد ہے تم بھی ہی یہ دولت حاصل کرلو۔ سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تمناؤں کی یہ پہلی کڑی تھی۔ کچھ دن نہ گزرے تھے کہ سید عبداللہ حافظ و قاری سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ہوگئے۔ طائران خوش الحان مصروف تسبیح تھے۔ یہ استاد اور شاگرد کلام پاک کے دور میں مشغول تھے۔ استغراق اور انہماک نے قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کو خوابیدہ بنا دیا تھا۔

ایک باوجاہت باوقار مقدس صورت سردار گویا سراپا نور، اس کے جلو میں عربی وضع، سبز پوش، ادب و تہذیب کے پیکر، مقدس نفوس کی جماعت وارد ہوتی ہے۔ تھوڑی دیر تک قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قرآت کو خاموشی سے سنتی ہے۔ نشاط اور مسرت کے آثار ان بزرگوں کے چہروں سے نمایاں ہوتے ہیں۔ رئیس جماعت کی زبان مبارک سے "بارک اللہ ادیت حق القرآن" (اللہ برکت دے آپ نے قرآن پاک کا حق ادا کردیا) کے پیارے الفاظ ادا ہوتے ہیں اور پھر یہ مقدس جماعت واپس چلی جاتی ہے۔

اس جماعت کی شرکت و عظمت نے حضرت سید عبداللہ پر اثر ڈالا۔ وہ کھڑے ہوگئے مگر استماع قرآن کا ادب گفتگو کرنے سے مانع ہوا۔ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پرکیف قرأت بدستور جاری تھی حتیٰ کہ سورۃ ختم ہوگئی۔ ختم سورۃ کے بعد قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چشم خوباں کو باز کیا، شاگرد سے خطاب فرمایا۔ یہ کون حضرات تھے جو اس وقت یہاں آئے تھے؟ ان کی عظمت و جلالت سے میرا دل کانپ گیا مگر ادب قرآن ان کے احترام سے مانع ہوا۔

سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ معلوم نہیں یہ کون حضرات تھے؟ البتہ جب ان کے سردار قریب پہنچے تو میرے لئے بیٹھا رہنا ناممکن ہوگیا۔ میں ان کے احترام میں کھڑا ہوگیا۔ استاد شاگرد ابھی یہ تذکرہ کر ہی رہے تھے کہ اسی وضع قطع کے ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ حضرت قطب جلالت، شمس النبوت والرسالت ﷺ آج شب اپنے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے فرما رہے تھے کہ "اس صحرا میں حافظ صاحب رہتے ہیں، ان کا قرآن سننے کے لئے صبح کو جائیں گے"۔ کیا حضرت رسول اللہ ﷺ یہاں تشریف لائے تھے؟ اب کہاں تشریف

لے گئے ہیں؟ استاد و شاگرد نشۂ نشاط اور جذب اشتیاق سے بے خود ہیں، فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں، صحرا کو چھان ڈالتے ہیں مگر یہ جستجو دراصل سکر اور اضطراب شوق ہے، ورنہ کہاں حضرت رسول اللہ ﷺ اور کہاں جنگل کی جھاڑیاں!

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''انفاس العارفین'' میں اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میرا یہ خیال ہے کہ حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس واقعہ کے بعد ایک عرصہ تک یہ صحرا ایک عجیب و غریب خوشبو سے معطر رہا۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ (علمائے ہند کے شاندار کارنامے'' جلد اول از مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حضرت عبداللہ بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو میں سفر پر تھا۔ جب واپس آیا تو ان کے بھائی حسن بن صالح کے پاس تعزیت کے لئے گیا۔ مجھے وہاں جا کر رونا آ گیا۔ وہ کہنے لگے کہ رونے سے پہلے ان کے انتقال کی کیفیت سنو، کیسے لطف کی بات ہے کہ جب ان پر نزع کی تکلیف شروع ہوئی تو مجھ سے پانی مانگا۔ میں پانی لے کر آ گیا۔ کہنے لگے: میں نے تو پانی پی لیا، میں نے دریافت کیا کہ کس نے پلایا؟ بولے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ فرشتوں کی بہت سی صفوں کے ساتھ تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے پانی پلا دیا۔ مجھے خیال ہوا کہ کہیں غفلت میں نہ کہہ رہے ہوں اس لئے پوچھا کہ فرشتوں کی صفیں کس طرح تھیں؟ بولے اس طرح اوپر نیچے تھیں اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کے اوپر کر کے بتایا۔
(فضائل صدقات حصہ دوم صفحہ ۷۲۸ از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا سہارنپوری ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ عارف باللہ عبدالمعطی تونسی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حجۃ اللہ فی الارض حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم و تعلم کا ایک ذریعہ خواب کو بھی قرار دیا ہے جس پر اپنی مشہور کتاب ''الفوز الکبیر'' میں مدلل بحث کی ہے۔ آپ نے بالمشافہ اور عالم خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے احادیث سنیں اور بعض کی اصلاح فرمائی، جنہیں رسالے کی صورت میں مرتب فرما کر ''درثمین'' نام رکھا۔ اس میں سے ایک حدیث کو درج کیا جاتا ہے۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بالسند شیخ محمد بن الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ شارح مختصر الخلیل کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم شیخ عارف باللہ عبدالمعطی تونسی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت

رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے چلے۔ جب روضۂ اطہر کے قریب پہنچے تو شیخ عبد المعطی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ چند قدم چلتے اور پھر رک جاتے تھے۔ یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ کے روضۂ انور کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کچھ ایسا کلام کیا جسے ہم نہ سمجھے۔ جب واپس ہوئے تو میں نے ان سے بار بار رک جانے کی وجہ دریافت کی؟

جواب میں انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ سے حاضری کی اجازت چاہتا تھا۔ جب آپ ﷺ فرماتے تھے تو میں کچھ آگے بڑھ کر رک جاتا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح (بخاری) میں جو کچھ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کیا وہ سب کچھ صحیح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صحیح ہے''۔ میں نے عرض کیا: صحیح بخاری کو آپ ﷺ سے روایت کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے روایت کرو''۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عبد المعطی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ محمد بن خطاب کو روایت بخاری کی اجازت دی اور اسی طرح ہر استاد نے اپنے شاگرد کو اجازت دی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نہ صرف برصغیر کے محسن عظیم ہیں بلکہ آپ نے سب سے پہلے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ ''حجۃ اللہ البالغہ، جیسی پر از حکمت اسلامیہ کتاب تحریر فرمائی جو خرطوم یونیورسٹی (سوڈان) تک میں پڑھائی جاتی ہے۔ ''درثمین'' ''فیوض الحرمین'' اور ''حجۃ اللہ البالغہ'' اکابر علمائے دیوبند (یوپی، بھارت) کے یہاں مستند اور معتبر کتب ہیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بابت حضرت مرزا مظہر جان جاناں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھ کو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کی سیر مثل کف دست کرائی مگر میں نے اپنے زمانے میں شاہ ولی اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ (الفرقان ولی اللہ نمبر)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۸۵۰ھ بمطابق ۱۴۴۶ء، وصال ۹۱۱ھ بمطابق ۱۵۰۵ء) اولیاء اللہ میں بہت بڑے ولی شمار ہوتے ہیں، جو سوتے جاگتے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوتے تھے۔ آپ ﷺ سے بالمشافہ گفتگو فرماتے اور بہت سی غیب کی باتیں معلوم کر لیتے تھے۔ بادشاہوں اور امراء کے پاس تازیست نہ گئے۔ چھ سو علماء سے علم حدیث حاصل کیا اور ۴۶۰ کتابیں لکھیں۔ ایک روز علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم محمد بن علی سے فرمایا کہ اس وقت مکہ مکرمہ میں نماز عصر پڑھیں گے، بشرطیکہ میری زندگی میں یہ واقعہ کسی سے بیان نہ کرو۔ خادم نے وعدہ کر لیا۔ فرمایا: دونوں آنکھیں بند کرو۔ پھر خادم کا ہاتھ پکڑ کر

کوئی ۷۔۲ قدم دوڑے۔ پھر فرمایا: آنکھیں کھول دو۔ خادم نے آنکھیں کھول دیں تو ہم مکہ مکرمہ میں باب جنت المعلیٰ کے پاس تھے۔ یہاں ہم نے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت فضیل بن عیاض اور سفیان بن عیینہ رحمہما اللہ کی زیارت کی۔ پھر بیت اللہ شریف کا طواف کرکے آب زم زم پیا، نماز عصر کے بعد پھر طواف کیا اور آب زم زم پیا۔ پھر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: چاہو تو میرے ساتھ چلو اور چاہو تو حاجیوں کے آنے تک یہاں ٹھہر جاؤ۔ میں نے کہا کہ آپ کے ساتھ چلوں گا۔ فرمایا: دونوں آنکھیں بند کرو، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر کوئی سات قدم چلے ہوں گے کہ فرمایا آنکھیں کھول دو۔ دیکھتا کیا ہوں کہ جہاں سے ہم روانہ ہوئے تھے پھر وہیں ہیں۔

(البلاغ المبین، حصہ سوم صفحہ ۸۱۹ تا ۸۲۰)

حافظ سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حافظ سید عبداللہ قدس سرہ کو ذوق خدا طلبی نے صحرا نوردی پر آمادہ کردیا اور آپ تارک الدنیا خدا رسیدہ قاری صاحب کے پاس جو اطراف پنجاب کے صحرا میں اپنی بنائی ہوئی مسجد میں رہتے تھے کی خدمت میں پہنچ گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے حافظ قاری سید عبداللہ بن گئے۔ وہیں آپ نے حضرت قاری صاحب کے ساتھ بحالت بیداری حضرت رسول کائنات ﷺ کا مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیدار کیا تھا۔ موضع کھیڑی، ضلع مظفر نگر (یوپی، بھارت) کے حافظ سید عبداللہ قاری صاحب سے رخصت ہوکر سامانہ پہنچے اور شیخ ادریس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے جو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر عظیم بزرگ تھے۔ اس کے بعد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اعظم سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہیں سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ ۱۰۵۲ھ میں حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں لاہور آئے۔ شاہ جہاں بادشاہ نے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ سفر حجاز اختیار کریں۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ عازم حجاز ہوئے تو آپ نے بھی ان کی ہم رکابی کی خواہش ظاہر کی، مگر حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ یہیں رہیں۔ آپ کی یہاں ضرورت ہے۔ آپ نے تعمیل ارشاد کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بیعت ہوئے۔ اکثر فرماتے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ہندوستان میں محض آپ کی تربیت کے لئے چھوڑا ہے۔ آخری عمر میں اکبر آباد (آگرہ) میں مقیم ہوئے اور طویل عمر پاکر وہیں وصال فرمایا۔ وصیت فرمائی کہ مجھے عام لوگوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور میری قبر پر کوئی امتیازی

نشان نہ بنایا جائے۔ مریدوں نے ایسا ہی کیا۔ غرض اس شق قرآن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت خلق اور احیائے سنت میں بسر ہوا۔

(علمائے ہند کے شاندار کارنامے، جلد اول از مولانا محمد میاں دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ محمد بن ابی الحمائل رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدۂ ہمزیہ کے ایک شعر کا ترجمہ (کاش مجھے اس چہرۂ اقدس کی خصوصی زیارت نصیب ہوتی جس کے دیکھنے سے ہر دیکھنے والے کی بدبختی جاتی رہتی ہے)۔ اس مقام پر آخر میں فرماتے ہیں کہ میرے اور میرے والد کے شیخ محمد بن ابی الحمائل رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے بیداری میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے یہاں تک کہ جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے میں اسے حضور انور ﷺ کی خدمت میں پیش کرلوں۔ پھر اپنا سر گریبان میں لے جاتے۔ پھر فرماتے کہ حضور ﷺ نے اس بارے میں یہ فرمایا ہے اور پھر ویسا ہی ہوتا جیسا فرماتے، کبھی اس سے مختلف نہ ہوتا تھا۔

(سعادت الدارین، حصہ دوم، صفحہ ۴۳۸)

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن العربی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ محض دلیل و برہان سے نہیں بلکہ دیکھتی آنکھوں سے حضرت رسالت مآب ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوں یعنی فرمایا کہ ذات مصطفیٰ ﷺ کی جامعیت وتعارف پر قرآن مجید اور حدیث شریف میں جو دلائل وعلامات مذکور ہیں ان کی روشنی میں نہیں اور نہ ہی خواب میں آپ ﷺ کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوتا ہوں کہ یہ مقام تو بہت سے میرے بھائیوں کو بھی حاصل ہے، بلکہ میں سردار دوعالم ﷺ کے دیدار مبارک سے بحالت بیداری مشرف ہوتا ہوں۔ جیسے سیدی احمد الرفاعی قدس سرہ اس دولت بیدار سے مالا مال ہوئے اور حضور اقدس ﷺ نے ان کو جنت میں تخت پر بٹھایا۔ (سعادۃ الدارین، جلد دوم، صفحہ ۹۸)

حضرت احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

حسینی سید حضرت احمد کبیر رفاعی قدس سرہٗ نہایت جلیل القدر صوفیاء میں سے تھے۔ ہر سال حاجیوں کی معرفت آپ رسول امین ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام بھیجتے اور قافلہ کی رخصتی کے وقت فرماتے حضرت بشیر ونذیر ﷺ کے روضۂ اطہر کے سامنے کھڑے ہوکر میرا سلام عرض کرنا۔

آپ کی مشہور ترین کرامت یہ ہے کہ ۵۵۹ھ بمطابق ۱۱۶۱ء میں حج بیت اللہ سے فارغ ہوکر آپ مدینہ منورہ زیارت کے لئے گئے۔ روضۂ نبوی (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) کے قریب پہنچ کر آپ نے بآواز بلند فرمایا" السلام علیکم یا جدی" (نانا جان، السلام علیکم) فوراً روضۂ مطہرہ سے ندا آئی:" وعلیکم السلام یا ولدی" (وعلیکم السلام میرے بیٹے)۔ اس آواز کو سن کر آپ پر وجد طاری ہوگیا آپ کے علاوہ جتنے آدمی وہاں موجود تھے سب نے یہ آواز سنی۔ تھوڑی دیر بعد بحالت گریہ آپ نے دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

(آپ ﷺ سے دوری کی حالت میں آپ ﷺ کے پاس اپنی روح کو بھیجتا تھا۔ وہ میری قائم مقام بن کر آپ ﷺ کی زمین کو چوما کرتی تھی۔ اب میں اپنی جان کو لے کر خود حاضر ہوا ہوں۔ پس آپ ﷺ اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میرے پیاسے ہونٹ اسے بوسہ دے کر حظ حاصل کریں۔

یہ کہنا تھا کہ تربت اقدس سے حضور اقدس ﷺ کا چمکتا ہوا دست مبارک ظاہر ہوا جس کی نورانیت نے آفتاب کو بھی ماند کردیا تھا۔ آپ نے اس کو بوسہ دیا جس کے بعد وہ پھر قبر اطہر میں مخفی ہوگیا۔ حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس وقت روضۂ اقدس پر تقریباً ۹۰ ہزار عاشقان جمال نبوی ومشتاقان روضۂ نبوی کا اجتماع تھا جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ کے دست مبارک کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ان میں محبوب سبحانی، قطب ربانی، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت شیخ عبدالرزاق حسینی واسطی اور حضرت شیخ عدی بن مسافر الاموی رحمہم اللہ جیسے جلیل القدر بزرگ بھی موجود تھے۔ اس واقعہ کو اس کثرت سے علماء نے بیان کیا ہے کہ اس میں کسی قسم کی غلطی کا احتمال نہیں۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ جس وقت حضرت رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نہایت ذوق وشوق اور نہایت ادب سے دست مبارک چوم رہے تھے تو کیا آپ کو اس وقت حضرت رفاعی رحمۃ اللہ علیہ پر رشک آیا تھا۔ فرمایا: ہم تو ہم اس وقت تو حاملان عرش تک رشک کر رہے تھے۔ حضرت رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کو جب افاقہ ہوا تو دیکھا کہ لوگوں میں بڑی عزت ہورہی ہے۔ آپ نے اپنے نفس کا اسی وقت یوں علاج کیا کہ مسجد نبوی ﷺ کی دہلیز پر لیٹ گئے اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے اوپر سے گذرو تاکہ ذلت ہو۔ لوگوں نے پھاندنا شروع کردیا۔ ایک بزرگ غالباً محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ حضرت رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر سے نہیں گذرے تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کرتا تو آتش قہر مجھے جلا دیتی، وہ اندھے تھے جو پھاندے، غرض اللہ کے خاص الخاص بندوں کو مدینہ طیبہ میں اسی قسم کی دولتیں نصیب ہوتی ہیں (ابریز حصہ دوم کا اردو ترجمہ، خزینہ، معارف حصہ دوم، صفحہ ۹۰۵، خیر المونس، جلد اول صفحہ ۳۵۰، الحاوی از

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، البنیان المشید اردو ترجمہ البرہان المؤید مؤلفہ حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ، طبقات ازمناوی، شرح الشفاء ازشہاب خفاجی، ام البراہین از ابن الحاج، روح المعج والثج ازحکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۲ تا ۳۳ ترجمہ از امام عبدالرحمٰن۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب سوم

علماء اہل سنت دیو بند کا عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نذرانۂ عقیدت در بارگاہِ رسالت ﷺ

از حکیم الامت اہل سُنت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

لیس لی طاعة ولا عمل — نبذ حبک فهولی عندی
کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس — ہے مگر دل میں محبت آپ کی

یارسول الالہ بابک — من غمام الغموم ملتحدی
میں ہوں بس اور آپ کا دریا رسول — ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

جذبلقیاک فی المنام وکن — ساتر اللذنوب والفند
خواب میں چہرہ دکھا دیجئے مجھے — اور مرے عیبوں کو کردیجئے خفی

انت عاف ابر خلق اللہ — ومقیل العشار واللددی
درگزر کرنا خطا و عیب سے — سب سے بڑھ کر ہے یہ خصلت آپ کی

رحمة للعباد قاطبة — بل خصوصا لکل ذی اود
سب خلائق کے لئے رحمت ہیں آپ — خاص کر جو ہیں گنہگار و غوی

لیتنی کنتُ ترب طیبتکم — فالتشمت النعال ذاک قدمی
کاش ہوجاتا مدینہ کی خاک — نعل بوسی ہوتی کافی آپ کی

فاصلی علیک بالتسلیم — مُتحفًا عند حضرة الصمد
آپ پر ہوں رحمتیں بے انتہا — حضرت حق کی طرف سے دائمی

بعداد الرمال والانفاس — والنبات الکثیر منتضد
جس قدر دنیا میں ہیں ریت اور سانس — اور بھی ہے جس قدر روئیدگی

وعلی الال کلهم ابدا — بالغاُ عند منتهی الامد
اور تمہاری آل پر اصحاب پر — تابقائے عمر دار اخروی

تمہید

۱۸۵۷ء کا دور مسلمانوں کے لئے پسپائی اور عالم مایوسی کا دور تھا، دہلی کے تاج وتخت پر انگریز قابض ہو چکے تھے، مسلمانوں کی عسکری قوت مفلوج ہوگئی اور اسلامی مدارس کے اوقاف ضبط کر کے ان کا نظام تعلیم درہم برہم کر دیا گیا تھا۔ ان حالات میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی علوم وشعائر کی حفاظت اور مسلمانوں میں جوش جہاد اور جذبۂ آزادی پیدا کرنے کے لئے دینی ادارہ کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا، قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے علماء کرام واولیاء عظام کے تعاون سے ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۷ء میں دیوبند میں دارالعلوم کے نام سے اسلامی مدرسہ قائم کیا جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام کے ایک مضبوط قلعہ اور چھاؤنی کی حیثیت اختیار کر لی۔ اس مدرسہ نے ہزاروں مفسر، محدث اور مجاہدین پیدا کئے، انہوں نے ہندوستان اور پوری دنیا میں پھیل کر علوم نبویہ کی قندیلیں روشن کیں اور ہر محاذ پر اسلام دشمن قوتوں کا پوری ہمت اور پامردی سے مقابلہ کیا۔ اسلام کے چالاک دشمن انگریز نے اس مدرسہ کے ہاتھوں اپنی جڑیں کھوکھلی ہوتی دیکھیں تو اس کے خلاف تمام حربے استعمال کرنے شروع کئے جن میں سے ایک خطرناک حربہ یہ بھی تھا کہ علماء اہل سنت والجماعت دیوبند پر جناب رسول اللہ ﷺ کا گستاخ اور بے ادب ہونے کا غلط اور بے بنیاد الزام لگوایا اور بہت سے مسلمان اس پروپیگنڈہ سے متاثر بھی ہوئے۔ حالانکہ علماء اہل سنت دیوبند جناب رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق اور جاں نثار محب ہیں، جن لوگوں نے ان حضرات کو قریب سے دیکھا یا ان کے حالات وارشادات کو پڑھا ہے ان پر یہ حقیقت واضح اور روشن ہے۔ ان حضرات کا حال تو وہ ہے جو ایک شاعر نے پوری احتیاط سے بیان کیا ہے۔

صبا یہ جا کے کہو مرے سلام کے بعد   کہ تیرے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد

اس وقت بھی اکابر دیوبند کے خلاف سادہ لوح مسلمانوں کو بدظن کرنے کی ایک مہم چل رہی ہے اس لئے ہم اس رسالہ میں کچھ مبشرات، واقعات اور ارشادات نہایت اختصار سے پیش کر رہے ہیں جن سے اکابر علماء اہل سنت والجماعت دیوبند کے بارگاہ رسالت ﷺ سے تعلق اور محبت اور بارگاہِ رسالت میں ان کی مقبولیت ومحبوبیت کا کسی قدر اندازہ ہو سکے گا۔

اولئک آبائی فجئنی بمثلهم   اذا جمعتنا یا جریر المجامع

اہل اسلام کی عظیم درسگاہ دارالعلوم دیوبند

۱۲۹۲ھ ۱۸۷۶ء میں جب دارالعلوم دیوبند کی موجودہ عمارتوں میں سب سے پہلی عمارت نودرہ کی بنیاد کھدوائی گئی تو اس وقت کے مہتمم مدرسہ مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ آنحضرت ﷺ مجوزہ مقام پر تشریف رکھتے ہیں اور ان سے خطاب فرمارہے ہیں کہ ''یہ احاطہ تو بہت مختصر ہے''۔ یہ فرما کر خود عصائے مبارک سے احاطہ و عمارت کا نقشہ کھینچ کر بتلایا کہ ''ان نشانات پر تعمیر کی جائے'' مولانا نے صبح اٹھ کر دیکھا تو نشانات موجود تھے چنانچہ ان ہی نشانات پر بنیادیں کھدوا کر تعمیر شروع کرائی گئی (تاریخ دیوبند ص ۱۶۲) دارالحدیث کی تعمیر کے لئے سید یوسف علی مرحوم اپنے وطن ٹونک میں چندہ جمع کر رہے تھے کہ انہیں خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی حضور اقدس ﷺ نے ہنس کر فرمایا کہ ''تم نے کس قدر چندہ وصول کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا باسٹھ روپے۔ (تاریخ دیوبند ص ۸۶، ۸۷)

ترکی کے سلطان المعظم نے دارالعلوم دیوبند کو ایک رومال عنایت فرمایا تھا جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا جبہ مبارک ایک سال تک لپٹا ہوا رکھا رہا ہے۔ یہ رومال نہایت ادب واحترام کے ساتھ دارالعلوم کے خزانہ میں رکھا گیا جہاں وہ اب تک موجود ہے اور زیارت کے مشتاق لوگوں کو اب بھی اس رومال شریف کی زیارت کرائی جاتی ہے۔

دیوبند

از ظفر علی خاں مرحوم

شاد باش و شاد زی اے سرزمین دیوبند
ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند

ملت بیضا کی عزت کو لگائے چار چاند
حکمت بطحا کی قیمت کو کیا تو نے دوچند

اسم تیرا باسمی ضرب تیری بے پناہ
دیو استبداد کی گردن ہے اور تیری کمند

تیری رجعت پر ہزار اقدام سو جان سے نثار
قرن اول کی خبر لائی تیری الٹی زقند

تو علم بردار حق ہے حق نگہباں ہے تیرا
خیل باطل سے پہنچ سکتا نہیں تجھ کو گزند

ناز کر اپنے مقدر پر کہ تیری خاک کو
کرلیا ان عالمان دین قیم نے پسند

جان کردیں گے جو ناموس پیمبر ﷺ پر فدا
حق کے رستے پر کٹادیں گے جو اپنا بند بند

کفر تا چاجن کے آگے بارہا ننگی کا ناچ
جس طرح جلتے توے پر رقص کرتا ہے سپند

اس میں قاسمؒ ہوں کہ انورشہ کہ محمود الحسن
سب کے دل تھے دردمند اور سب کی فطرت ارجمند

گرمئی ہنگامہ تیری ہے حسینؒ احمد سے آج
جن سے ہے پرچم ہے روایات سلف کا سربلند

علمائے اہل سنت دیوبند کا اعتقادی پہلو

علمائے دیوبند اپنے مذہبی عقائد کے اعتبار سے وہی مسلک رکھتے ہیں جو شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے خاندان کا مسلک تھا، اور وہ اہل سنت والجماعت کے طریقے پر تھے۔ اس مسلک کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت اور رسول پاک ﷺ کی سنت کی پیروی کے باعث اہل سنت والجماعت کہا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے بعض علمائے ہند نے ان کے بعض اقوال کو لے کر ان کے خلاف وہ زہر اگلا کہ اس کی سمیت ابھی تک بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ حالانکہ بات کچھ بھی نہیں اگر تعصب اور تنگ نظری کی عینک کو اتار کر دیکھا جائے تو ان جملوں کے صحیح معنی اور حقیقی مفہوم کو لیا جائے تو یہ بات آگے نہیں بڑھتی۔

علمائے اہل سُنّت دیوبند اپنے عقائد واعمال میں اعتدال اور میانہ روی کا رنگ رکھتے ہیں وہ توحید ورسالت احکام قرآن وسنت پر سختی سے عامل نظر آتے ہیں۔ البتہ شرک وبدعت کا استیصال اپنا فریضہ اولین سمجھتے ہیں وہ امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ اولیائے کرام اور بزرگان دین کی عظمت بلکہ کرامت کے قائل ہیں۔ ان کے یہاں رشد وہدایت اور روحانی تعلیم دونوں کا سلسلہ ساتھ ساتھ ہے وہ اگر اپنے ظاہری علوم کے اعتبار سے خاندان ولی اللہ کے شاگرد ہیں تو روحانی طور پر وہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھانوی مہاجر مکی کے مرید ہیں۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہما دونوں نے حاجی صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی، حاجی صاحب کے مریدین میں اہل حدیث بریلوی مکتب خیال اور دیوبند مسلک کے ہر قسم کے اصحاب بکثرت تھے لیکن انہوں نے ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے علوم کے بارے میں اپنا جانشین حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کو ہی منتخب کیا اور ضیاء القلوب کے آخر میں تحریر فرمایا:

مولوی رشید احمد سلمہ ومولوی محمد قاسم صاحب سلمہ، را کہ جامع جمیع کمالات ظاہری وباطنی اند بجای من فقیر راقم اوراق بلکہ بمدارج فوق ازمن شمارند.............وطریق سلوک کہ دریں رسالہ (ضیاء القلوب) نوشتہ شد درنظر شاں تحصیل نمایند"۔ (صفحہ ۶۰)

ترجمہ: مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو کہ تمام ظاہری اور باطنی کمالات کے خزانہ ہیں، مجھ راقم الحروف (حاجی امداد اللہ صاحب) کی جگہ بلکہ مجھ سے بھی زیادہ بلند خیال کریں اور سلوک کا طریقہ جو اس رسالے میں لکھا گیا ان دونوں کی نظر ہدایت حاصل کریں"۔

اس عبارت سے صاف طور پر واضح ہے کہ ان دونوں حضرات کو حضرت حاجی صاحب نے تمام

ظاہری اور روحانی علوم کا سر چشمہ فرمایا ہے اور سلوک کی راہوں کو طے کرنے کے لئے ان دونوں کو اپنا قائم مقام بنایا ہے لہٰذا حق انہیں حضرات کے ساتھ ہے ورنہ پھر حضرت حاجی صاحب کی رائے پر زبردست اعتراض لازم آتا ہے اور ان کے خیال کی تردید بلاشبہ ہو جاتی ہے۔

اپنے ایک خط مورخہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ میں حاجی صاحب مکہ معظمہ سے تحریر فرماتے ہیں:

''فقیر نے جو کچھ ان کی ثنا میں ضیاء القلوب میں تحریر کیا ہے وہ حق ہے اور اب فقیر کا حسن ظن اور محبت بہ نسبت پہلے ان کے ساتھ بہت زیادہ ہے۔ فقیر ان کو اپنے واسطے ذریعہ نجات سمجھتا ہے، میں صاف کہتا ہوں کہ جو شخص مولوی صاحب کو برا کہتا ہے وہ میرا دل دکھاتا ہے۔ میرے دو بازو ہیں اک مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم دوسرے مولوی رشید احمد صاحب ایک جو باقی ہے اس کو بھی نظر لگاتے ہیں۔ میرا اور مولوی صاحب کا ایک عقیدہ ہے۔ میں بھی بدعات کو برا سمجھتا ہوں۔ جو مولوی صاحب کا امور دینیہ میں مخالف ہے وہ میرا مخالف ہے اور خدا اور رسول کا مخالف ہے''۔

(الشہاب الثاقب)

اس تحریر کے بعد ان لوگوں کو جو حاجی صاحب سے بیعت رکھتے ہیں علمائے اہل سُنّت والجماعت دیوبند کے متعلق لب کشائی کی ذرہ برابر بھی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ گویا شریعت اور طریقت دونوں میں حاجی صاحب کے نزدیک علمائے دیوبند کا مسلک درست اور قابل قبول ہے۔ وہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کو نہ صرف اپنا صحیح جانشین ٹھہراتے ہیں بلکہ ان کو آخرت میں ذریعہ نجات سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر آخری فیصلہ یہ فرماتے ہیں کہ امور دینیہ میں جو ان کا مخالف ہے وہ میرا مخالف اور خدا اور رسول کا مخالف ہے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف کے مفتی مولانا غلام محمد صاحب کی رائے

گولڑہ شریف کے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب اپنے زمانے میں روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں ان کے مفتی صاحب سے جب علمائے اہل سُنّت دیوبند کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے تحریر فرمایا:

''واضح ہو کہ علمائے مسؤل عنہم شکر اللہ سعیہم ان کی نیات مبنی بر خیر تھیں اعنی یہ لوگ نیک نیت تھے اور اغراض ان کے حسنہ اور افعال ان کے حسنہ تھے اور چند مسائل کی وجہ سے جو ان کی نسبت زبان درازیاں ہیں ہمیں ان سے خداوند کریم نے محفوظ رکھا ہے اور آئندہ بھی اس کی درگاہ عالی سے ان کے لئے خیر خواہ ہیں''۔

دیو بند میں چار نوری وجود بقول حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری جو کہ حضرت میاں شیر محمد صاحب کے خلیفہ تھے انہوں نے خزینۂ معرفت میں میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت میاں صاحب نے فرمایا:

''دیو بند میں چار نوری وجود ہیں ان میں سے ایک شاہ صاحب (مولانا سید محمد انور شاہ صاحب سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیو بند ہیں)

اب نہ تو حضرت مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف کے مفتی اور نہ حضرت میاں شیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ دارالعلوم دیو بند کے تعلیم یافتہ ہیں اور نہ ان سے روحانیت ہی میں وابستہ ہیں لیکن ان حضرات کا تقویٰ علمائے اہل سنت دیو بند کے متعلق صحیح خیال پیش کرنے کا باعث ہوا ہے۔ لہٰذا ان چار حضرات کے نوری ہونے کا معاملہ ان کے عقائد کی صحت کا سرٹیفکیٹ ہے۔

الغرض دنیائے اسلام کے تمام غیر جانبدار لیڈر، علماء، مفکر، صوفیاء، سُفرا اور سنجیدہ حضرات دارالعلوم اور اس کے مکتبہ فکر کے حامی نظر آتے ہیں۔

علمائے دیو بند کا رنگ اعتدال

کسی خاص اہل علم کے جلسے میں ایک دفعہ شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تقریر فرماتے تھے کسی نے اثنائے تقریر میں کہا کہ آپ کی جماعت کو بھی تو ''گلابی وہابی'' کہا جاتا ہے۔ علامہ نے برجستہ جواب دیتے ہوئے فرمایا:

''الحمدللہ کہ آپ ہماری جماعت کو گلابی وہابی کہہ کر اس کی برائی نہیں بلکہ اس کی اچھائی بیان کر رہے ہیں کیونکہ گلابی رنگ نہ تو شدید گہرا ہوتا ہے اور نہ بالکل پھیکا۔ بلکہ دونوں کے درمیان اعتدال کی شان رکھتا ہے، علمائے دیو بند بھی نہ احکام شریعت میں بعض جماعتوں کی طرح سخت ہیں کہ دین کو دشوار اور بوجھل بنا دیں اور نہ بعض جماعتوں کی طرح بالکل نرم ہی ہیں کہ دین کو قبر پرستی، اوہام پرستی اور جنوں اور بھوتوں کی کہانی بنا دیں۔ ہاں ان کا ایک معتدل رنگ ہے کہ وہ توحید، رسالت، ولایت کو اپنے اپنے مقام پر رکھ کر تجاوز سے پرہیز کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنی گلابیت پر الحمدللہ فخر ہے''۔

یہ ہے علامہ عثمانی کا برجستہ حقیقت افروز مختصر جواب جس میں انہوں نے دریا کو کوزے میں بند کر کے رکھ دیا ہے۔

گلابی وہابیت

دیوبندی حضرات کو گلابی وہابی کا خطاب ستم ظریفی اور نادانی کا بہترین شاہکار ہے۔ دراصل وہابی کی نسبت عبدالوہاب نجدی کی طرف ہے جو ایک سخت قسم کا موحد شخص تھا اور بدعات، شرک کا سخت دشمن، اس کے معتقدات کے خلاف دنیائے اسلام میں عجیب طرح کا پروپیگنڈا کیا گیا۔ بالخصوص حکومت برطانیہ کے زمانے میں ہر اس عالم کے خلاف جو توحید میں راسخ، بدعات وشرک اور کافرانہ رسم و رواج کا سخت دشمن اور مجاہدانہ روحانیت رکھتا ہو اس کو انگریز اپنی سیاست کے ماتحت بعض ہندوستانی مسلمانوں سے وہابی کہلا کر زبردست پروپیگنڈا کراتا تھا۔ چنانچہ امام المجاہدین حضرت مولانا سید احمد شہید، شہید اسلام حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ شہید جیسے مجاہدین کے خلاف وہابیت کا ڈھنڈورا پیٹا گیا، پھر یہی انقلاب و آداب ایک خاص گروہ کی طرف سے علمائے دیوبند دیئے گئے۔ البتہ ان کے ساتھ گلابی کا لفظ بڑھا کر اس سختی کا ازالہ کر دیا گیا جو عبدالوہاب میں تھی۔ جب صورت یہ ہو تو بقول شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ گلابیت ان کے معتدل مسلک کی غمازی کرتی ہے۔ بہر حال علمائے دیوبند کو عبدالوہاب نجدی سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے بلکہ اس کے کتنے ہی عقائد سے علمائے دیوبند کو اختلاف ہے۔ ملاحظہ ہو شہاب ثاقب مصنفہ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔

علمائے اہل سُنّت دیوبند کے عقائد

علمائے دیوبند کے عقائد کے سلسلے میں ہم کچھ مختصر عقائد آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:
مفتی عزیز الرحمن صاحب مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند اپنے ایک فتوے میں لکھتے ہیں:

ا۔ ''جملہ سلاسل کے بزرگان دین ہمارے مقتدر و پیشوا، ان کی محبت ذریعہ نجات ان کے کرامت ثابت، ان سے بغض وعداوت شقاوت ومحرومی کی علامت یہ ہمارا اعتقاد ہے۔ ہاں بزرگوں کو نبی نہیں سمجھتے، ان کو خدا یا خدائی کا مالک نہیں سمجھتے۔ ان کو دربار خداوندی میں شفیع اور وسیلہ جانتے ہیں، کارخانۂ عالم ان کے قبضۂ قدرت میں نہیں سمجھتے کہ وہ جو چاہیں کریں، جس کو چاہیں دیں نہ دیں، ہاں جس سے خداوند عالم جس کام کو چاہے لے لے۔ یہ امر ثابت ہے، ہم ان کی قبروں کو سجدہ نہیں کرتے، خانہ کعبہ کی طرح ان کے مزارات کا طواف نہیں کرتے۔ خدائے ذوالجلال کی صفات مختصہ میں کوئی نبی شریک نہیں، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے کمالات مختصہ میں کوئی مخلوق شریک نہیں، صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کوئی ولی افضل نہیں، ان کے بعد تابعین کا مرتبہ ہے پھر اولیائے امت کا۔ خیار امت (امت کے نیک لوگ)

خلاصہ اسلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ممتاز فرمایا ہے ان کی محبت ذریعہ نجات اور عداوت شقاوت و حرمان کی علامت جس سے سوء خاتمہ کا خوف ہے، یہ ہمارے وہ عقائد ہیں جن پر اپنی موت و حیات چاہتے ہیں اور یہ کہ ہمارا اسی پر خاتمہ ہو ہم بالکل سچے پکے حنفی (امام ابوحنیفہ کے مقلد) اور سلاسل حضرات اولیاء نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ کے طبقہ بگوش ہیں، ہاں انہی حضرات کی برکت سے بدعات سے متنفر تام (پوری نفرت) ہے۔ (ماخوذ از فتویٰ مفتی عزیزالرحمٰن صاحب مندرجہ المہند ص ۱۵)

آنحضور ﷺ پر کثرت درود عین ثواب ہے

سرتاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مہند میں لکھتے ہیں

''ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب ہے۔ لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے الفاظ آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں۔ گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں۔ (مہند ص ۱[illegible])

''ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد رسول اللہ ﷺ تمام مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ (مہند ص ۲۰)

ختم نبوت اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تحذیر الناس'' میں ختم نبوت کی بحیثیت مرتبہ و بحیثیت زمانہ تائید کی گئی ہے لیکن ان کی عبارت کو پورے طور پر پیش نہ کر کے زہر پھیلایا گیا ہے۔ کسی مولوی صاحب نے مولانا کے زمانے ہی میں آپ سے آپ کی عبارت کا مطلب معلوم کیا تو آپ نے مناظرۂ عجیبہ کے نام سے ایک مضمون چھاپ کر شائع کیا۔ چنانچہ مناظرۂ عجیبہ میں لکھتے ہیں:

''مولانا حضرت خاتم المرسلین ﷺ کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے''۔ (ص ۳)

آگے چل کر حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''مولانا خاتمیت زمانی کی تو میں نے توجیہ اور تائید کی ہے۔ تغلیط نہیں کی مگر ہاں آپ گوشۂ توجہ اور عنایت سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں۔ (ص ۳۷)

پھر مولانا لکھتے ہیں:

'' حاصل مطلب یہ ہے کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں بلکہ یوں کہئے کہ منکروں کے لئے انکار کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ افضلیت کا اقرار ہے بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیئے''۔
(مناظرہ عجیبہ ص ۵۰)

آپ کی نظر میں ختم نبوت کا مخالف کافر ہے

اور آخر میں چل کر تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لکھ دیا۔
''بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں''۔
(مناظرۂ عجیبہ ص ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کا کلام جملہ عیوب سے پاک ہے

شیخ المشائخ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتوے میں تحریر فرماتے ہیں:
''اللہ تعالیٰ کی ذات جملہ نقائص اور عیبوں سے پاک ہے۔ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز کذب کا شائبہ نہیں ہے یعنی جھوٹ کے کروڑویں کے کروڑویں حصے کا بھی احتمال نہیں نکل سکتا۔ آیۃ کریمہ ''ومن أصدق من اللّٰه قیلا'' (اللہ سے زیادہ کون سچا ہو سکتا ہے) پر ہمارا ایمان ہے جو شخص ایسا نہ مانے وہ قطعاً کافر اور ملعون ہے اور مخالف قرآن وحدیث اور اجماع امت کا ہے، وہ ہرگز مومن نہیں۔ (بحوالہ شہاب ثاقب ص: ۱۰۰، حضرت مولانا حسین احمد صاحب)

حضور اکرم ﷺ کو صرف بڑے بھائی کی طرح فضیلت دینا کفر ہے

علمائے دیوبند کے مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ مہند میں تحریر فرماتے ہیں:
ہمارے نزدیک رسول خدا ﷺ افضل البشر، تمام مخلوقات سے اشرف، جمیع پیغمبروں کے سردار، سارے نبیوں کے امام ہیں اور جو اس بات کا قائل ہو کہ نبی کریم ﷺ کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو وہ ہمارے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسی واہیات باتوں کی ہمارے یا ہمارے بزرگوں کی طرف نسبت کرنا بہتان عظیم اور کھلا ہوا جھوٹ ہے۔
(مہند ص ۲۳۔۲۴)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میلاد شریف اور علمائے اہل سُنّت دیو بند

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''ذکر ولادت شریفہ صحیح روایات کے ساتھ صدق نیت اور اخلاص سے جب کہ وہ محفل میلاد خلاف شرع باتوں سے خالی ہو باعث خیر و برکت ہے ہم پر یہ افترا ہے کہ ہم نفس مولود مبارک کو ناجائز یا بدعت کہتے ہیں۔ (المہند ص ۳۲)

علم غیب اور علمائے اہل سُنّت دیو بند

علم غیب سے متعلق علمائے دیو بند کا مسلک قرآنی آیات کے ماتحت نہایت واضح ہے۔ وہ غیب کا علم کلی خدا ہی کے لئے مانتے ہیں۔ البتہ آنحضرت ﷺ کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کا علم تمام مخلوق سے بڑھ کر تھا۔ تمام اولیاء اور تمام انبیاء سے آپ زیادہ علوم سے جاننے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کا علم نہیں۔

دراصل اللہ کے لئے تو کوئی غیب ہے ہی نہیں۔ اس کے سامنے تو تمام کائنات حاضر ہے۔ ہماری آنکھوں سے جو چیزیں اوجھل اور غائب ہیں اور ہماری معلومات سے جو چیزیں پوشیدہ ہیں وہ سب اللہ کے سامنے ہیں۔ اولیاء اور پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے کشف، الہام اور وحی کے ذریعہ جو بتادیا ہے وہ ان کو معلوم ہے۔ لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ یعنی اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں غیب کوئی نہیں جانتا۔ اس پر صاف دلیل ہے۔ خود حضور ﷺ کی زبانی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہلوایا لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء یعنی اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی بھی برائی نہ پہنچتی اور'' وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو'' اور اللہ کے پاس ہی غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، مذکورہ بالا آیات کے ضمن میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''مغیبات کا علم بجز خدا کے کسی کو حاصل نہیں ...... ہاں بعض بندوں کو بعض غیوب پر باختیار خود مطلع کر دیتا ہے ...... شرعیات کا علم جو انبیاء علیہم السلام کے منصب سے متعلق ہے کامل ہونا چاہئے اور تکوینیات کا علم خدا تعالیٰ جس کو جس قدر دینا مناسب جانے عطا فرماتا ہے۔ اس نوع میں ہمارے حضور تمام اولین و آخرین سے فائق ہیں۔ آپ کو اتنے بے شمار علوم و معارف حق تعالیٰ نے مرحمت

فرمائے ہیں جن کا شمار کسی مخلوق کی طاقت میں نہیں۔ (پارہ نمبر ۹ سورۂ اعراف، رکوع نمبر ۱۳)

علامہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم کی مذکورہ آیات میں غیب کے متعلق جو لکھا ہے وہی متقدمین علماء اور اہل عقائد کا مسلک ہے۔ موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ان کے زمانے میں علوم شرعیہ کا جاننے والا کوئی نہ تھا لیکن دنیا کے جزئی علوم کا علم جن کو تکوینیات کا علم کہا جاتا ہے آپ کو معلوم ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کو زیادہ تھا چنانچہ کشتی کے توڑنے، ایک بچے کو قتل کرنے اور دیوار کو سیدھا کرنے کے سلسلے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام لاعلمی کی وجہ سے سخت حیران ہو ہو کر رہ گئے ہیں۔

رسول پاک ﷺ کی محبت اور عظمت ایمان ہے

کسی مسلمان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا آپ سے محبت نہیں کرتا عقل و علم کا دیوالیہ پن ہے۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ "ولو انهم صبروا حتى تخرج اليهم" کی تفسیر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضور کی تعظیم و محبت ہی وہ نقطہ ہے جس پر قوم مسلم کی تمام پراگندہ قوتیں اور منتشر جذبات جمع ہو جاتے ہیں اور یہی وہ ایمانی رشتہ ہے جس پر اسلامی اخوت کا نظام قائم ہے۔ (سورۂ حجرات)

یارسول اللہ (ﷺ) اور یا محمد (ﷺ) کہنا جائز ہے

علمائے اہل سنت دیوبند کے نزدیک یارسول اللہ ﷺ اور یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہنا جائز ہے لیکن یہ اعتقاد نہیں رکھنا چاہئے کہ آنحضور ﷺ ہر پکارنے والے کی ندا کو خود سنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرح ہر ایک بات کو سنتے ہیں۔ اگر کوئی عاشق رسول غلبۂ عشق و محبت میں فنافی الرسول ہو کر اتنا غرق تصور ہے کہ گویا حضور کے وہ سامنے حاضر ہے تو یارسول اللہ (ﷺ) کہنا اس کو پھبتا ہے۔ دراصل یہ ایک لفظی نزاع ہے ورنہ اہل حال اور خصوصی عشاق کے لئے یہ مقام حاصل ہے۔ ہر بوالہوس کا یہ مقام نہیں۔ مذکورہ بالا شرط کے ساتھ کہ حضور پکارنے والے کی پکار کو خدا کی طرح نہیں سنتے۔ "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" کہنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ (شہاب ص ۴۹-۵۰)

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے امداد مانگنا

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے امداد طلب کرنے کا یہ مطلب ہے کہ بزرگوں کو حاجت روا سمجھ کر ان سے درخواست کی جائے کہ آپ ہمیں اولاد، روزی، شفا عطا فرمائیں وہ امور جو مستقل طور پر خدائے

تعالیٰ کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں مثلاً مینہ برسانا، رزق دینا اور غلہ اگانا، اولاد دینا ان میں سے کسی چیز کا مخلوق سے اس نیت کے ساتھ دعا کرنا یا مدد مانگنا کہ آپ ہمیں یہ چیزیں عنایت فرمائیں کفر اور شرک ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز نے اپنے فتوے میں اسی طرح لکھا ہے ملاحظہ ہو صفحہ (۵۴)۔ یہ بات عقل سلیم کے نزدیک مسلم ہے کہ نفع ونقصان، صحت و بیماری، رزق اور فراخی، موت وحیات سب اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں کسی انسان کے نہیں۔ البتہ اولیاء اور انبیاء کی دعائیں اور ان کی برکتیں اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے ذریعہ مرادوں کے حصول میں اثر رکھتی ہیں اور بزرگان دین کی ارواح طیبہ اور ان کے باطنی فیوض اور برکات سے فائدہ پہنچتا ہے مگر اس طریقے سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ کہ اس طریقے سے جیسا کہ عوام کے عقائد میں ہے۔ دنیا اور دین کے وہ معاملات جو عام طور پر ایک دوسرے کے تعاون اور مدد سے چلتے ہیں ان میں ایک دوسرے کی مدد طلب کرنے اور تعاون حاصل کرنے کا کوئی مضائقہ نہیں یہ ہماری بحث سے خارج ہیں۔

مولانا ابوالحسنات صدر جمعیۃ علمائے پاکستان کی رائے علمائے اہل سنّت دیوبند کے متعلق

علمائے دیوبند کی اسی احتیاط کا نتیجہ ہے کہ ٹھنڈے دل کے منصف مزاج علماء میں سے مولانا ابوالحسنات نے بریلوی خیال کے مشہور مسجد وزیر خان لاہور کے خطیب ہیں ۱۷، اپریل کی تقریر میں جماعت اسلامی کے اجتماع میں بمقام اچھرہ تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

''میں اعلان کئے دیتا ہوں کہ اساسی عقائد کے اعتبار سے دونوں مکتبوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں بریلوی علماء حضرت رسول اللہ ﷺ کی ادنیٰ توہین کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور دیوبند کے علماء بھی اصولی طور پر اس کلیہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ دونوں سلسلوں کے علماء کے درمیان بعض عبارتوں کے متعلق رائے کا اختلاف ہے۔ بریلوی علماء دیوبندی علماء کی بعض تحریروں پر معترض ہیں اور یہ رائے رکھتے ہیں کہ ان تحریروں کے ظاہری معانی کو صحیح سمجھنے والا شخص گمراہ ہے۔ دیوبندی اپنے اکابر کی ان تحریروں کو قابل گرفت یا مواد تنقید خیال نہیں کرتے لیکن اصول واساس میں بریلوی علما سے سوفیصدی متفق ہیں''۔ (نوائے پاکستان اخبار ۲۰ اپریل ۱۹۵۵ء)

مولانا ابوالحسنات کے مذکورہ بالا بیان کے بعد علمائے بریلی کو وسعت قلبی کا ثبوت دے کر اسلام کو باہمی افتراق سے بچانے کی بے حد سعی کی ضرورت ہے اور اس کی یہی شکل ہے کہ اختلافی مسائل کو قطعاً چھیڑا ہی نہ جائے اور باہمی کشمکش پر وقت صرف کرنے کی بجائے تبلیغ اسلام پر قوتوں کو صرف کیا جائے اور علمی اختلافی مسائل کو عوام میں نہ لاتے ہوئے آپس میں افہام وتفہیم سے

طے کرلیا جائے ،اور اگر وہ اختلافی ہی رہیں تو تعلقات میں رواداری اور بیانات میں اسلام شعاری کو اپنائیں ۔ یہی شعار علمائے اہل سُنّت دیوبند کا رہا ہے اور رہنا چاہئے ، چنانچہ مذکورہ بالا بیانات سے واضح ہے اور یہی طریقہ مثلاً حسب ذیل حضرات کے عمل اور زبان سے رہا ہے۔ مثلاً حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے متعلق جب جناب پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی سے کسی شخص نے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیر سید مہر علی شاہ کی نظر میں

تم حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پوچھتے ہو؟ سائل نے عرض کیا جی ہاں ان ہی کے متعلق ، حضرت پیر صاحب نے فرمایا ''وہ حضرت حق کی صفت علم کے مظہر اتم تھے''۔ (بروایت مولانا محمد سعید خطیب مسجد کوہ مری)

اسی طرح کے الفاظ مہر علی شاہ صاحب نے بروایت مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی مرید خاص پیر سید مہر علی شاہ صاحب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ، مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے متعلق فرمائے جو حسب ذیل ہیں:

''مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کا زمانہ میں نے نہیں پایا، مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی کی زیارت ایک دفعہ کی ہے مصاحبت کا اتفاق نہیں ہوا ، مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی ایک دفعہ زیارت کی ہے اور ایک دفعہ وعظ بھی سنا ہے اس سے زیادہ ان حضرات کے ساتھ مصاحبت کا اتفاق نہیں ہوا مگر میرا اعتقاد ان بزرگوں کے متعلق یہ ہے کہ یہ سب حضرات علمائے ربانیین اور اولیائے امت محمدیہ میں سے تھے ۔ احقر کو بعض مسائل میں ان سے اختلاف بھی ہے مگر میرا اعتقاد یہی ہے اور اس اعتقاد کے اختیار کرنے کا سبب ان کی تصنیفات کا مطالعہ اور استفادہ اور قبول عام ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ مجدد تھے

بالخصوص مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات طریقت پر نظر کر کے شبہ ہوتا ہے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں ۔ (چراغ سنت ص ۲۷۰، مصنفہ مولانا سید فردوس علی شاہ صاحب)

الحاصل

ہم علمائے اہل سُنّت دیوبند کے عقائد کے بیان کرنے میں کہاں سے کہاں نکل گئے لیکن چاہتے یہ ہیں کہ ان کے مذہبی عقائد کا ایک مختصر خاکہ اہل انصاف کے سامنے پیش کر دیں اور بتادیں کہ وہ

اپنے عقائد میں متقدمین ائمہ اہل عقائد یعنی امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ وہ مردوں کو ہی نہیں بلکہ زندوں کو ثواب پہنچانے کے لئے بھی قائل ہیں۔ غربا اور مساکین کو کپڑا پہنا کر، کھانا کھلا کر، اللہ کی راہ میں مال خرچ کر کے جن مردوں کی روح کو ثواب پہنچایا جائے وہ اس کے موئد ہیں لیکن ثواب کے لئے کسی دن یا وقت کی قید سے وہ اپنے آپ کو آزاد رکھتے ہیں کہ اس میں توسع ہے۔

ان عقائد پر قائین کرام غور کریں اور دل میں انصاف سے فیصلہ فرمائیں کہ علمائے اہل سنت دیوبند کا مسلک اور ان کے عقائد کس قدر صاف اور واضح ہیں۔ وہ اسلام کو ٹھوس، متین اور سادہ مذہب سمجھتے اور ثابت کرتے ہیں وہ نہ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جنہوں نے مذہب کو بے لچک سمجھا ہے اور نہ ان لوگوں کے حامی ہیں جنہوں نے مذہب کو اوہام پرستی، لہوولعب اور کھیل تماشہ بنا دیا ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

امام الاولیاء حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند کے سرپرست اور حضرت نانوتوی اور حضرت گنگوہی رحمہما اللہ کے پیر و مرشد تھے۔ آپ کو اپنے ان دونوں مریدوں پر بڑا فخر تھا ان کی بلند استعداد اور خلوص و علو مرتبہ کا برملا اظہار فرماتے اور لوگوں کو ان بزرگوں سے فیض حاصل کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے، ضیاء القلوب میں فرماتے ہیں۔

جو شخص مجھ سے محبت وعقیدت رکھے وہ مولوی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو (جو کمالات ظاہری و باطنی کے جامع ہیں) میری جگہ بلکہ مجھ سے بلند مرتبہ سمجھے اگر چہ ظاہر میں معاملہ برعکس ہے کہ میں ان کی جگہ پر اور وہ میری جگہ پر ہیں اور ان کی صحبت کو غنیمت سمجھے کہ ان جیسے لوگ اس زمانہ میں نہیں پائے جاتے ہیں اور ان کی بابرکت خدمت سے فیض حاصل کرے اور سلوک کے طریقے (جو اس کتاب میں ہیں) ان کے سامنے حاصل کرے۔ انشاء اللہ بے بہرہ نہ رہے گا۔ خدا ان کی عمر میں برکت دے اور معرفت کی تمام نعمتوں اور اپنی قربت کے کمالات سے مشرف فرمائے اور بلند رتبوں تک پہنچائے اور ان کے نور ہدایت سے دنیا کو روشن کرے اور حضور سرور عالم ﷺ کے صدقہ میں قیامت تک ان کا فیض جاری رکھے۔

(ضیاء القلوب مطبوعہ اشرفیہ دیوبند ص ۶۶)

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے آپ کا ہاتھ لے کر ایک بزرگ کے حوالے کر دیا، آپ بیدار ہوئے تو حیرت میں پڑ گئے کہ کن بزرگ کے حوالے کیا گیا ہوں، کئی سال تک پریشان پھرتے رہے اور ان بزرگ کا

پتہ نہ ملا۔ آخر اپنے استاد مولانا محمد قلندر رحمۃ اللہ علیہ محدث جلال آبادی کے حکم پر حضرت میاں جیو نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب حضرت میاں جیو پر نظر پڑی تو فوراً پہچان لیا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جن کے حوالے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ بیعت (حضرت حاجی صاحب اس سے پہلے حضرت مولانا نصیر الدین دہلوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مجاز تھے) ہوئے اور فیض و برکات سے مالا مال ہو کر اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔

(ملخص کرامات امدادیہ صفحہ ۲۰۔۱۲)

آپ نے ۱۲۶۰ھ میں جناب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو حضور ﷺ نے آپ کو فرمایا کہ "تم ہمارے پاس آؤ" بیدار ہوئے تو دل زیارت مدینہ کے لئے بے قرار تھا مگر اسباب سفر مفقود تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کر کے چل پڑے تو اللہ تعالیٰ نے اسباب بھی پیدا فرما دیے اور منزل مقصود کو پہنچ کر جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تکمیل کی۔ زیارت حرمین شریفین سے سرفراز ہو کر واپس آئے یہ آپ کا پہلا حج تھا۔ جو سردار دو عالم ﷺ کے بلاوے پر نصیب ہوا تھا۔ اس موقع پر آپ کے دل میں قیام بیت اللہ کی تڑپ پیدا ہوئی اور ۱۲۷۶ھ میں ہندوستان سے ہجرت کر کے بلد مقدس تشریف لے گئے اور مکہ شریف میں مستقل قیام کیا۔ آپ نے حضور ﷺ کی تعریف میں بہت سی نعتیں لکھی ہیں جن میں سے دو نعتیں ہم یہاں پیش کرتے ہیں، دوسری نعت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپ نے عمر کے آخری دور میں مکہ شریف میں لکھی تھی۔

حامد و محمود ممدوح خدا — احمد مرسل محمد مصطفیٰ ﷺ
زینت تاج رسالت ہے وہ ذات — رونق تخت نبوت ہے وہ ذات
عزت شاہی و فخر سروری — شان بخش مسند پیغمبری
روشنی عرش و نور امکاں — شمع بزم عالم کون و مکاں
راحت و روح و روان کائنات — زندگانی پرور و جانِ حیات
پڑھ تو امداد اس پہ صلوات و سلام — آل اور اصحاب پر اس کی تمام

(حیات امداد رحمۃ اللہ علیہ ص۵۲)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کہے ہے شوق نبی ﷺ یہ آ کر چلو مدینے چلو مدینے
میں ہوں گا دل سے تمہارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے
صبا بھی لانے لگی ہے اب تو نسیم طیبہ
کہے ہے شوق اب ہوا میں اڑ کر چلو مدینے

خدا کے گھر میں تو رہ چکے بس عمر بھی آخر ہوئی ہے آخر
مریں گے اب تو نبی ﷺ کے در پر چلو مدینے چلو مدینے

شہر شہر کیوں پھرے ہے مارا جو دونوں عالم کی چاہے دولت
تو سر قدم ہو کے وردیہ کر چلو مدینے چلو مدینے

یہ جذب عشق محمدی ﷺ ہیں دلوں کو امت کے کھینچتے ہیں
کہے ہے ہر دل جو ہو کے مضطر چلو مدینے چلو مدینے

جو کفر و ظلم و فساد عصیاں ہر اک شہر میں ہوئے نمایاں
تو دین اسلام اٹھے یہ کہہ کر چلو مدینے چلو مدینے

رجب کے ہوتے ہیں جب مہینے بھرے ہیں شوق نبی ﷺ سے سینے
صدا یہ مکے میں کوبکو ہے چلو مدینے چلو مدینے

بلاکت امداد اب تو آئی جو فوج عصیاں نے کی چڑھائی
نجات چاہو تو اے برادر چلو مدینے چلو مدینے

(گلزار معرفت ص ۵)

حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حج کو تشریف لے گئے تو دیار حبیب ﷺ میں جوتا پہن کر چلنا گوارا نہ کیا۔ حضرت کے رفیق سفر حکیم منصور علی خان مرحوم آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ "جب منزل بمنزل مدینہ شریف کے قریب ہمارا قافلہ پہنچا جہاں سے روضہ پاک صاحب لولاک نظر آتا تھا فوراً جناب مولانا مرحوم نے اپنی نعلین (جوتے) اتار کر بغل میں دبائیں اور پابرہنہ چلنا شروع کر دیا۔ مولانا مرحوم مدینہ منورہ تک کئی میل آخر شب تاریک میں اسی طرح چل کر پابرہنہ پہنچ گئے"۔ (ملخصا سوانح قاسمی جلد سوم ص ۶۰، ۶۱)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اسی مبارک سفر کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ جناب مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ چند منزل برابر اونٹ پر سوار نہ ہوتے حالانکہ اونٹ ان کی سواری کا موجود تھا اور خالی رہا۔ اور پیر میں زخم پڑ گئے تھے۔ کانٹے لگتے تھے پتھروں نے ٹھکرا ٹھکرا کر پاؤں کا حال دگرگوں کر دیا تھا۔

(الشہاب الثاقب ص ۵۰)

جناب رسول اللہ ﷺ کے قبہ مبارک کا رنگ سبز ہے اس لئے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

نے اپنی ساری عمر میں سبز رنگ کا جوتا نہیں پہنا، حالانکہ کیمخت کا جوتا بہت پسند کیا جاتا تھا اور عقیدت مندلوگ شوق ومحبت سے ایسے جوتے بنوا کر بھی آپ کی خدمت میں پیش بھی کر دیا کرتے تھے لیکن آپ پھر بھی نہ پہنتے تھے۔اس عاشقانہ ادا کو بھی حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے الشہاب الثاقب میں بیان فرمایا ہے۔

آپ نے اپنے شیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر قیادت ۱۸۵۷ء میں انگریزوں سے جہاد کیا تھا اور شاملی کی مشہور لڑائی میں آپ کی یہ کرامت بھی ظاہر ہوئی تھی کہ آپ کو کنپٹی پر گولی لگی اور سر تو پار کردی۔ چہرے خون سے تر ہو گئے۔حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے لیپ کر زخم پر ہاتھ رکھا۔پھر دیکھا گیا تو زخم کا کہیں نشان نہ ملا۔جب مجاہدین علماء کی پکڑ دھکڑ شروع ہوئی تو آپ کی گرفتاری کے بھی وارنٹ جاری ہوئے۔خدام اور متوسلین کے بہت زیادہ اصرار پر آپ ایک مکان میں روپوش ہوئے اور تین دن کے بعد پھر کھلے بندوں چلنے پھرنے لگے۔لوگوں نے پھر روپوشی کے لئے بمنت عرض کیا تو آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ تین دن سے زیادہ روپوش ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

جناب رسول اللہ ﷺ ہجرت کے وقت غار ثور میں تین دن ہی روپوش رہے ہیں''۔

(سوانح قاسمی جلد دوم ص ۱۷۳)

آپ حج کو جاتے ہوئے پنجلاسہ (ضلع انبالہ) کے ایک باکمال بزرگ راؤ عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لئے تشریف لے گئے اوران سے فرمایا کہ''حضرت میرے لئے دعا فرمائیے''اس پرراؤ عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا''بھائی میں تمہارے لئے کیا دعا کروں میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں دونوں جہاں کے بادشاہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخاری پڑھتے ہوئے دیکھا ہے''۔

(ارواح ثلاثہ ص ۱۹۳)

آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے عشق ومحبت میں چند قصیدے بھی لکھے ہیں جو قصائد قاسمی میں چھپے ہوئے موجود ہیں۔ان کے کچھ اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

الٰہی کس سے بیاں ہوسکے ثنا اس کی — کہ جس پر ایسا تیری ذات خاص کا ہو پیار
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو — نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں — تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دوچار
گرفت ہو تو ترے اک بندہ ہونے میں — جو ہوسکے تو خدائی کا اک تری انکار
بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال — بغیر بندگی کیا ہے لگے جو تجھ کو عار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے — کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی ﷺ اقرار

لگا تا ہاتھ نہ پتے کو بوالبشر کے خدا　　اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ　　کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں　　مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار
جو یہ نصیب نہ ہوا اور کہاں نصیب میرے　　کہ میں ہوں اور سگان حرم کے تیرے قطار
اڑا کے باد مری مشت خاک کو پس مرگ　　کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار
ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا　　کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار
مگر نسیم مدینہ ہے گرد بادبنا　　کشاں کشاں مجھے لے جا جہاں ہے تیرا مزار
غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن　　خدا کی اور تیری الفت سے میرا سینہ فگار
لگے وہ تیر غم عشق کا مرے دل میں　　ہزار پارہ ہو دل خون دل میں ہوں سرشار

آپ اپنے منظوم شجرۂ طریقت میں عجیب والہانہ انداز میں اللہ تعالیٰ کے حضور جناب رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ پیش کرتے ہیں۔

بحق آن کہ اوجان جہاں است　　فدائے روضہ اش ہفت آسمان است
بحق آنکہ محبوبش گرفتی　　برائے خویش مطلوبش گرفتی
پسندیدی زجملہ عالم آں را　　بما بگذاشتی باقی جہاں را
گزیدی ازہمہ گلہا تو او را　　نمودی صرف او ہر رنگ و بو را
ہمہ نعمت بنام او نمودی　　دو عالم اور بکام او نمودی
بآن کو رحمۃ للعالمین است　　بدرگاہت شفیع المذنبین است
بحق سرور عالم محمد ﷺ　　بحق برتر عالم محمد ﷺ
بذات پاک خود کاں اصل ہستی است　　ازو قائم بلند بہا و پستی است
ثنائے او نہ مقدور جہان است　　کہ کنہش برتر از کون و مکان است
درو نم را بعشق خویشتن سوز　　بہ تیر درد خود جان و دلم دوز
دلم را محو یاد خویش گرداں　　مرا حسب مراد خویش گرداں
بچشم لطف اے حکم تو بر سر　　بحال قائم بے چارہ بنگر

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تبرکات میں حجرۂ مطہرۂ نبویہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے غلاف کا ایک سبز ٹکڑا بھی تھا بروز جمعہ کبھی حاضرین و خدام کو جب ان

تبرکات کی زیارت خود کرایا کرتے تھے تو صندوقچہ خود اپنے دست مبارک سے کھولتے اور غلاف کو نکال کر اول اپنی آنکھوں سے لگاتے اور منہ سے چومتے تھے پھر اوروں کی آنکھوں سے لگاتے اور ان کے سروں پر رکھتے۔ (الثاقب ص۵۲)

مدینہ منورہ کی کھجوریں آتیں تو نہایت عظمت و حفاظت سے رکھی جاتیں اور اوقات مبارکہ متعددہ میں خود بھی استعمال فرماتے اور حضار بارگاہ مخلصین کو بھی نہایت تعظیم اور ادب سے اس طرح تقسیم فرماتے کہ گویا نعمت غیر مترقبہ اور اثمار جنت ہاتھ آ گئے ہیں۔ (الثاقب ص۵۲)

مدینہ منورہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں نہایت حفاظت سے رکھتے لوگوں کو پھینکنے نہ دیتے اور نہ خود پھینکتے تھے۔ ان کو ہاون ستہ میں کٹوا کر نوش فرماتے۔ مثل چھالیوں کے کتروا کر لوگوں کو استعمال کرنے کی ہدایت فرماتے تھے۔ (الشہاب الثاقب ص۵۲)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ احقر ماہ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ میں ہمراہی بھائی محمد صدیق صاحب جب حاضر خدمت ہوا تھا تو بھائی صاحب سے پہلے ہی حاضری میں حضرت قدس اللہ سرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ حجرہ شریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی خاک بھی لائے ہو یا نہیں چونکہ وہ احقر کے پاس موجود تھے اس لئے باادب ایستادہ پیشکش خدمت اقدس کیا تو نہایت وقعت اور عظمت سے قبول فرما کر سرمہ میں ڈلوایا اور روزانہ بعد عشا خواب استراحت فرماتے وقت اتباعاً للسنہ اس سرمہ کو آخر عمر تک استعمال فرماتے رہے۔ (الشہاب الثاقب ص۵۲،۵۳)

بعض مخلصین نے کچھ کپڑے مدینہ منورہ سے خدمت اقدس میں تبرکاً ارسال کئے حضرت نے نہایت تعظیم اور وقعت کی نظر سے ان کو دیکھا اور شرف قبول سے ممتاز فرمایا، بعض طلبۂ حضار مجلس نے عرض بھی کیا کہ حضرت اس کپڑے میں کیا برکت حاصل ہوتی، یورپ کا بنا ہوا ہے تاجر مدینہ میں لائے وہاں سے دوسرے لوگ خرید لائے اس میں تو کوئی وجہ تبرک ہونے کی نہیں معلوم ہوتی۔ حضرت نے شبہ کو رد فرمایا اور یوں ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ کی اس کو ہوا تو لگی ہے۔ اسی وجہ سے اس کو یہ اعزاز اور برکت حاصل ہوئی ہے۔ (الشہاب الثاقب ص۵۲)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خود احقر کا مشاہدہ ہے کہ تین دانے ان کھجوروں کے جو صحن خاص مسجد نبوی میں نصب ہیں اسی سال لا کر حضرت اعلیٰ کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ اس کی حضرت نے اس قدر وقعت فرمائی کہ نہایت اہتمام سے ان کے ستر سے کچھ زائد حصے فرما کر اپنے اقربا و مخلصین و محبین میں تقسیم فرمائے اور اپنا بھی ان میں ایک حصہ قرار دیا۔

(الشہاب الثاقب ص۵۳)

حجرۂ مطہرہ نبویہ کا جلا ہوا زیتون کا تیل وہاں سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مخلصین نے ارسال کیا تھا۔ حضرت نے باوجود نزاکت طبعی کے جس کی حالت عام لوگوں پر ظاہر ہے اس کو پی ڈالا حالانکہ اولاً زیتون کا تیل خود بے مزہ ہوتا ہے۔ ثانیاً بعد جلنے کے اس میں اور بھی تغیر ہو جاتا ہے۔

(الشہاب الثاقب ص ۵۰)

جن الفاظ میں ایہام گستاخی و بے ادبی ہوتا تھا ان کو بھی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے باعث ایذا جناب رسالت مآب علیہ السلام ذکر کیا اور آخر میں فرمایا کہ بس ان کلمات کفر کے بکنے والے کو منع کرنا شدید چاہئے اگر مقدور ہو اور اگر باز نہ آوے قتل کرنا چاہئے کہ موذی و گستاخ شان جناب کبریا تعالیٰ شانہ اور اس کے رسول امین ﷺ کا ہے۔ (الشہاب ص: ۵۰)

آپ فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (الشہاب ص: ۵۷)

حرم نبوی میں حاضری کے آداب لکھتے ہوئے زبدۃ المناسک میں فرماتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ کو چلے تو کثرت درود شریف کی راہ میں بہت کرتا رہے۔ پھر جب درخت وہاں کے نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کرے جب عمارت وہاں کی نظر آوے تو درود پڑھ کر کہے **اللھم ھذا حرم نبیک فاجعله وقایة لی من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب** اور مستحب ہے کہ غسل کرے یا وضو اور کپڑا صاف اچھا لباس پہنے اور نئے کپڑے ہوں تو بہتر اور خوشبو لگائے اور پہلے سے پیادہ ہو لے اور خشوع اور خضوع جس قدر ہو سکے فروگذاشت نہ کرے اور عظمت مکان کی خیال کئے ہوئے درود شریف پڑھتا ہوا چلے جب مدینہ مطہرہ میں داخل ہو کہے۔ "رب ادخلنی الخ" اور ادب اور حضور قلب اور دعا اور درود شریف بہت پڑھے۔ وہاں جابجا موقع قدم رسول اللہ ﷺ ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوتے تھے، فرماتے تھے کہ مجھ کو حیا آتی ہے کہ سواری کے کھروں سے اس سرزمین کو پامال کروں کہ جس میں حبیب اللہ ﷺ چلے پھرے ہوں، اور بعد تحیۃ المسجد کے سجدہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت اس کے نصیب کی، پھر روضہ کے پاس حاضر ہو اور باادب تمام اور خشوع کھڑا ہو اور زیادہ قریب نہ ہو اور دیوار کو ہاتھ نہ لگاوے کہ محل ادب اور ہیبت ہے اور حضرت ﷺ کی لحد شریف میں قبلہ کی طرف چہرۂ مبارک کئے ہوئے تصور کرے اور کہے "**السلام علیک یا رسول اللّٰه**" اور بہت پکار کر نہ بولے آہستہ خضوع اور ادب سے بہ نرمی عرض کرے۔

(الشہاب الثاقب ص ۴۹، ۵۰)

حضرت سہارنپوری، حضرت شیخ الہند، شاہ عبدالرحیم، حضرت تھانوی، مفتی اعظم رحمہم اللہ

بعض لوگوں نے اکابر علمائے دیوبند کے خلاف ایک غلط اور گمراہ کن فتویٰ پر حرمین شریفین کے علماء کی تصدیقات حاصل کر لیں اور ۱۳۲۵ھ میں وہ فتویٰ ہندوستان میں شائع کر دیا، جب علماء حرمین کو اس دھوکہ دہی اور مغالطہ انگیزی کا علم ہوا تو انہوں نے ۲۶ سوالات مرتب کر کے اکابر دیوبند کو بھیجے، جن کے جوابات فخر المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فصیح عربی زبان میں مرتب کئے۔ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی، قطب العالم مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، مفتی اعظم مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہم اللہ اور دوسرے اکابر دیوبند نے ان جوابات پر اپنی تصدیقات لکھیں اور وہ جوابات حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) کے علماء کو بھیج دیئے گئے۔ ان حضرات نے جوابات کو بہت پسند فرمایا اور برحق و درست تسلیم کرتے ہوئے ان کی تصدیق کی، مصر و شام وغیرہ کے علماء نے بھی ان جوابات کی تحسین کی اور اپنی تصدیقات سے مزین فرمایا، یہ سوالات، جوابات اور تصدیقات عقائد علمائے اہل سنت دیوبند کے نام سے چھپے ہوئے موجود ہیں۔ ہم اپنے موضوع کے مناسب ان جوابات کے بعض حصوں کا ترجمہ ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا وحبیبنا وشفیعنا محمد رسول اللہ ﷺ تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ سردار ہیں جملہ انبیاء اور رسل کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین وایمان۔

(عقائد علماء اہل سنت دیوبند مطبوعہ جہلم ص ۴۱)

حضرت محمد ﷺ کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور سارے نبیوں ﷺ کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے جس میں ادنیٰ مسلمان بھی تردد نہیں کرسکتا۔

(عقائد علماء اہل سنت دیوبند مطبوعہ جہلم ص ۴۷)

جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔

(عقائد علما اہل سُنت دیوبند ص ۴۶)

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ اور حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بے شک آپ کو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔ (عقائد علماء اہل سنت دیوبند ص ۴۸)

ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی ﷺ سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔
(عقائد علماء اہل سنت دیوبند ص ۵۲)

جو شخص نبی ﷺ کے علم کو زید و بکر و بہائم ومجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔
(عقائد علماء اہل سنت دیوبند ص ۵۶)

ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ ﷺ ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (و لیکن محمد ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنا حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے۔ (عقائد علماء اہل سنت دیوبند ص ۴۲)

آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض اس لئے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی۔
(عقائد علماء اہل سنت دیوبند ص ۴۳، ۴۴)

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شد رحال سے اور بذل جان و مال سے نصیب ہو۔ اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب رسالت مآب ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں اور ایسا ہی ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے زیارت کے لئے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے۔ (عقائد علماء اہل سنت دیوبند ص ۲۶، ۲۷)

وہ حصۂ زمین جو جناب رسول اللہ ﷺ کے اعضاء مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش وکرسی سے بھی افضل ہے۔ (عقائد علماء اہل سنت دیوبند ص ۲۷)

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت محمد ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہدا کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ تمام آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ''انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء'' میں بتصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء وشہدا کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کو برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے۔ (عقائد علماء اہل سنت دیوبند ص ۳۰)

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء وصلحاء اولیاء وشہداء وصدیقین کا توسل جائز ہے ان کی حیات میں یا بعد وفات، بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کہے۔
(عقائد علماء اہل سنت دیوبند ص ۲۹)

سرتاج المحدثین حضرت مولانا انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامۃ العصر مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات اور طرز گفتگو کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ ہم شمائل نبوی کی کتاب مطالعہ کر رہے ہیں۔ عام عادات، اطوار، رفتار میں سر سے پیر تک سنت معلوم ہوتے تھے۔ (مکتوب مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ)
آپ سرور کائنات ﷺ کی محبت واطاعت میں ایسے فنا تھے کہ آپ کا چلنا بھی بالکل حضور ﷺ کی طرح ''کأنہ ینحدب'' کے مصداق تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ عمر بھر کی محنت اور کوشش سے بھی یہ بات سمجھ میں آجائے کہ فلاں ارشاد سے سرور کائنات ﷺ کی یہ مراد ہے بہت بڑی سعادت ہے۔
آپ حدیث شریف کے کسی لفظ کو بھی غلط پڑھنے سے انتہائی طور پر منقبض ہوتے تھے اور حدیث شریف کے الفاظ میں معمولی غلطی سے بھی ڈراتے تھے کہ کہیں سرور کائنات ﷺ کے ارشاد کے مطابق باعث جہنم نہ ہو جائے اور ارشاد یہ ہے۔

''من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار''

''جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

آپ کو سرور کائنات ﷺ کی حدیث کا اتنا ادب ملحوظ تھا کہ باوجود بڑی عمر اور باوجود مرض بواسیر کے آپ روزانہ پانچ سو صفحات کا مطالعہ فرماتے اور یہ سارا مطالعہ اکڑو بیٹھ کر فرمایا کرتے تھے۔ مجال کیا کہ آپ ٹیک لگا کر کسی اور طرح بیٹھ یا لیٹ کر مطالعہ کرتے۔ اگرچہ یہ ناجائز نہیں تھا مگر ہر ایک کا اپنا اپنا مقام ہے۔ حضرت علامہ پر حدیث کا ادب غالب تھا۔

(تحریر مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ)

ریاست بہاولپور کی ایک مسلمان خاتون نے عدالت میں دعویٰ دائر کیا کہ اس کا شوہر مرزائیت قبول کر کے اسلام سے خارج ہو گیا اور اس سے اس کا نکاح باقی نہیں رہا۔ یہ صرف ایک خاتون کی آبرو کا معاملہ نہ تھا بلکہ اس مسئلہ کا تعلق اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت سے تھا اور خود سرور دو عالم ﷺ کی عزت و ناموس کا سوال درپیش تھا۔ اس لئے اس مقدمہ کو بے پناہ شہرت و اہمیت حاصل ہوئی۔ نواب آف بہاولپور نے مقدمہ ایک جج کے حوالے کر کے شرعی فیصلہ کرنے کا حکم صادر کیا۔ قادیان کی پوری قوت حرکت میں آگئی اور مسلمانوں نے بھی ملک کے کونے کونے سے علماء کو بیانات کے لئے مدعو کیا۔ علامۃ العصر مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو دیوبند میں جب پیشی کی اطلاع ملی تو آپ بہت کمزور تھے۔ مرض بڑی شدت پر تھا اور ضعف سخت تھا۔ مدرسہ دیوبند کے بڑے بڑے علماء نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ "آپ اس کمزوری اور تکلیف میں سفر نہ فرمائیں، ہم میں سے جن کو آپ حکم دیں ہم اس خدمت کے لئے تیار ہیں" مگر آپ نہ مانے خود بہاولپور پہنچے جب واپس گئے تو ان علماء سے فرمایا "آپ حضرات ناراض نہ ہونا کہ میں نے آپ کی بات نہیں مانی میں خود اس لئے گیا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ قیامت کے دن میری شفاعت سے انکار نہ فرما دیں کہ جب میری عزت کا سوال تھا تو نے خود سفر کیوں نہ کیا"۔

(تحریر مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ)

بہاولپور کی ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ "شاید یہ بات مغفرت کا سبب بن جائے کہ پیغمبر ﷺ کا جانبدار ہو کر بہاولپور آیا تھا۔" (بینات کراچی جمادی الاولی ۹۳ھ)

آپ کے عشق رسالت کا اس سے اندازہ کریں کہ آپ نے انتہائی کمزوری اور نقاہت کے باوجود جناب رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت اور اس کے ضمن میں پیش آنے والے مسائل پر کئی دن مسلسل پانچ پانچ گھنٹے عدالت میں بیان دے کر علم و عرفان کے دریا بہائے اور مرزائیوں کو ہر مسئلہ میں لاجواب کیا۔ آپ کے بیانات نے مقدمہ کی کایا پلٹ دی۔ آپ نے وفات سے چھ دن پہلے خدام کو فرمایا کہ میری چارپائی اٹھا کر مدرسہ میں لے چلو وہاں پہنچ کر آپ نے سب علماء کو جمع کیا اور

فرمایا'' بہت کمزور ہوں اٹھ نہیں سکتا ایک بات کہنے آیا ہوں جس کسی کو حضور ﷺ کی شفاعت کی آرزو ہو وہ آپ کی عزت وحرمت کی حفاظت کرے اور فتنہ مرزائیت کے مٹانے اور اس سے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کرتا رہے''۔ (تحریر مولانا محمد علی صاحب جالندھری)

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ اگر مقدمہ بہاولپور کے فیصلہ سے پہلے میری زندگی پوری ہوجائے تو میری قبر پر فیصلہ سنا دیا جائے۔ ۱۹۳۳ء میں آپ کا وصال ہوا اور ۱۹۳۵ء میں جج صاحب نے اس تاریخی مقدمہ کا فیصلہ دیا جس میں مدعا علیہ کے ارتداد کی تاریخ سے نکاح کو منسوخ اور مرزائیوں کو کافر قرار دیا۔

حضرت مولانا محمد صادق مرحوم بہاولپور سے دیوبند گئے اور حضرت کی وصیت کے مطابق مزار پر حاضر ہو کر جج صاحب کا فیصلہ بلند آواز سے سنایا۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں آپ نے بہت سے عربی اور فارسی قصیدے لکھے ہیں اور آپ کے ابتدائی زمانہ کے اردو کے نعتیہ اشعار بھی ملے ہیں، چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

الغرض از جملہ عالم مصطفےٰ و مجتبےٰ — خاتم دور نبوت تاقیامت لے مرا
افضل واکمل زجملہ انبیاء نزد خدا — نعت اوصاف کمال اوفزوں تر از عدید
تاصبا گلگشت گیہاں کردہ میبا شد مدام — بوے گل بردوش وے گردو بعالم صبح وشام
باد بروے از خدائے وے درود وہم سلام — نیز براصحاب و آل و جملہ اخیار عبید
وزجناب وے رضا براحقران مستہام — خاصہ آن احقر کہ افقر ہست از جملہ انام
مستغیپ ست الغیاث اے سرور عالی مقام — درصلہ ازبار گاہت درنشیدایں قصید

(انوار انوری ص ۱۲)

شاہ جانباز اگر ہمارا ہے — کیا ہے غم جب کہ وہ سہارا ہے
گروہ نہیں تو کچھ نہیں میرا — وہ اگر ہے تو میرا سارا ہے
وصف تیری زباں کی زینت ہے — بزم کو اس نے کیا سنوارا ہے
دونوں جگ میں ہے وہ بآسانی — جس کے اوپر تیری مدارا ہے
اپنے در سے نہ کھید انور کو — حلقہ درگوش جب تمہارا ہے

(ماہنامہ قائد مرادآباد ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ)

آپ کا ایک شعر ہے۔

قہوۂ حمد را سزد انور — وار چینی زنعت پیغمبر

جب یہ شعر ایک مجلس میں حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پڑھا گیا تو انہوں نے فرمایا''اس سے معلوم ہوا کہ حمد خدا پوری ہی نہیں ہوتی جب تک نعت رسول ﷺ نہ کہی جائے''۔ (انوار انوری ص۱۰۲)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ نہایت پاک باز بزرگ تھے۔ اس زمانہ کے مشہور بزرگ مولانا فضل رحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفا میں سے تھے۔ اپنے شیخ سے والہانہ عقیدت ومحبت تھی اور شیخ ہی کی بارگاہ میں بارگاہ رسالت کا عشق رگ وریشہ میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا تھا۔ شیخ کا وصال ہوا تو آپ کو بے پناہ صدمہ ہوا۔ ہر وقت بے چین رہتے، اپنے وطن ہندوستان سے دل اچاٹ ہو گیا اور ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱۶ھ میں دارالعلوم دیو بند میں علوم دینیہ کی تکمیل کر کے فارغ ہوئے تو آپ کے والد حضرت سید حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہجرت کی تیاری مکمل کر لی اور اپنے خاندان سمیت ترک وطن کر کے دیار حبیب میں جا آباد ہوئے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا کچھ نعتیہ کلام بھی ''نقش حیات'' میں نقل کیا ہے جس کا ایک ایک لفظ عشق نبوی ﷺ میں ڈوبا ہوا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

اے بہار باغ رضواں کوئے تو ۔۔۔ بلبل سدرہ اسیر ہوئے تو
سجدہ ریزاں آمدہ سوئے حبیب ۔۔۔ اے ہزاراں کعبہ درا بروئے تو
اے رسول عربی آپ کی فرقت کے قتیل ۔۔۔ پل محشر سے سب پار اتر جاتے ہیں
سر رہے یا نہ رہے پر رہے سودا سر میں ۔۔۔ عشق احمد کا خدایا یہی ہم چاہتے ہیں
اس حبیب دل خستہ پہ نظر ہوجائے ۔۔۔ دردمندوں کی دوا آپ کیے جاتے ہیں
زن وفرزند میں خود بھی دل وجان بھی کبھی تجھ پر ۔۔۔ تصدق یا نبی اللہ تو محبوب یگانہ ہے
بصارت تیز کرتی ہے حبیب اس کوچہ کی مٹی ۔۔۔ دل وجاں خانماں سب ہیچ وہ سرمہ لگانا ہے

حضرت مدنی رحمۃ اللہ نے اپنے استاد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق مسجد نبوی کی مبارک اور پرانوار فضاؤں میں تدریس کا آغاز کیا۔ آپ کا حلقۂ درس بہت جلدی مقبول ہو گیا اور ممالک اسلامیہ کے طلباء آپ کے پاس کھنچے کھنچے آتے لگے یہاں تک کہ آپ کو شیخ الحرمین کے بلند خطاب سے یاد کیا جانے لگا۔ مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ نے ۱۸ برس حرم نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بیٹھ کر اور خود صاحب کتاب وسنت

(جناب رسول اللہ ﷺ) کے پاس اور ان کے زیر نظر رہ کر درس کتاب وسنت دیا۔ جس سے مشرق ومغرب کے ہزارہا عوام وخواص اور علماء وفضلاء مستفید ہوئے اور حجاز وشام، مصر وعراق اور ترک و تاتار وغیرہ تک آپ کے کمالات کا شہرہ پہنچ گیا، قیام مدینہ کی انتہا اس پر ہوئی کہ آپ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی اسارت مالٹا کے موقع پر اپنے استاد کی معیت میں پانچ برس اسارت خانہ میں رہے۔ گویا حرم نبوی کے اشارہ پر حرم شیخ میں مکرر داخل ہوئے۔ (مقدمہ مکتوبات شیخ الاسلام)

تدریسی مشاغل کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے پیر ومرشد حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایات کے مطابق پوری مستعدی اور ہمت سے ذکر وشغل بھی جاری رکھا اور مدینہ کی مقدس وادیوں میں سلوک وطریقت کی مشکل ترین گھاٹیاں بھی عبور کر ڈالیں۔ روزانہ بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام پیش کرکے وہیں مسجد شریف میں ہی ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے، بدن میں غیر اختیاری حرکت پیدا ہو جاتی تو اٹھ کر جنگل میں تشریف لے جاتے، کبھی مسجد الاجابہ کے قریب کھجوروں کے جھنڈ میں بیٹھ کر اللہ کے نام کی ضربیں لگاتے اور کبھی کسی دوسری وادی میں جا کر اوراد وظائف پورے کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد اور جناب رسول اللہ ﷺ کے عشق ومحبت کی برکت سے مبشرات اور رؤیا صالحہ کا سلسلہ شروع ہوا تو معاملہ یہاں تک پہنچا کہ بلاحجاب زیارت اور "**وعلیکم السلام یا ولدی**" کے مبارک جواب سے سرفراز ہوئے۔

ایک دن آپ اردو شعروں کی کتاب پڑھ رہے تھے کہ آپ کے سامنے یہ مصرعہ آیا۔ ہاں اے حبیب رخ سے ہٹا دو نقاب کو۔ یہ آپ کو بہت بھلا معلوم ہوا۔ روضہ اطہر کے قریب پہنچ کر صلوٰۃ وسلام کے بعد نہایت بے قراری کے عالم میں یہ مصرعہ پڑھنا اور شوق دیدار میں رونا شروع کیا۔ کچھ دیر بعد آپ کو اسی بیداری میں نظر آیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سامنے ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کا چہرہ مبارک سامنے ہے اور بہت چمک رہا ہے۔ (ملخصاً نقش حیات جلد اول ص ۹۲)

مشہور عالم اور بزرگ مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی مرحوم نے بیان فرمایا کہ ایک بار زیارت بیت اللہ سے فراغت کے بعد دربار رسالت میں حاضری ہوئی تو مدینہ طیبہ کے دوران قیام مشائخ وقت سے یہ تذکرہ سنا کہ امسال روضہ اطہر سے عجیب کرامت کا ظہور ہوا ہے، ایک ہندی نوجوان نے جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھا تو دربار رسالت سے "**وعلیکم السلام یا ولدی**" کے پیارے الفاظ سے اس کو جواب ملا۔ اس واقعہ کو سن کر قلب پر ایک خاص اثر ہوا مزید خوشی کا سبب یہ بھی تھا کہ یہ سعادت ہندی نوجوان کو نصیب ہوئی ہے۔ دل تڑپ اٹھا اور اس ہندی نوجوان کی جستجو شروع کی تاکہ اس محبوب بارگاہ رسالت کی زیارت سے مشرف ہو سکوں اور خود اس واقعہ کی بھی تصدیق کرلوں۔ تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ وہ ہندی نوجوان سید حبیب اللہ مہاجر مدنی

رحمۃ اللہ علیہ کا فرزند ارجمند ہے۔ گھر پہنچا ملاقات کی، تنہائی پاکر اپنی طلب وجستجو کا راز بتایا۔ ابتداء خاموشی اختیار کی، لیکن اصرار کے بعد کہا کہ ''بیشک جو آپ نے سنا وہ صحیح ہے''۔ یہ نوجوان تھے مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ (الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر ص ۴۹)

آپ آخری بار ۱۳۷۴ھ میں جب زیارت بیت اللہ شریف وزیارت روضۃ النبی ﷺ کے لئے تشریف لے گئے تو محمدی جہاز میں آپ نے ایک تقریر فرمائی جس کا ایک ایک جملہ اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول ﷺ کے عشق ومحبت سے لبریز ہے۔ اس تقریر میں دربار رسالت میں حاضری کے متعلق ارشاد فرمایا کہ:

اللہ تعالی کا عشق لے کر جارہے ہو تو جس قدر ممکن ہو عجز وانکسار اختیار کرو۔ جملہ عاشقوں کے سردار آقائے نامدار ﷺ پر جس قدر ممکن ہو درود شریف پڑھتے ہوئے تلاوت کرکے ہدیہ کیجئے۔

اس راہ عشق کے سردار آنحضرت ﷺ ہیں۔ اس لئے میرے نزدیک اور علماء کے ایک گروہ کے نزدیک پہلے مدینہ منورہ جانا افضل ہے۔ ولو انھم اذظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفرلھم الرسول لوجدو اللہ توابا رحیما۔ ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ تمام امت کے لئے رحمت ہیں، آپ کے پاس حاضری دے کر عرض کرو، یارسول اللہ ہم حاضر ہوئے ہیں ہمارے لئے حج کی قبولیت کی دعا فرمایئے، شفاعت فرمایئے، پھر جناب باری سبحانہ کے حرم کی طرف لوٹا جائے تاکہ آپ کے وسیلے سے اللہ پاک حج کی اس عاشقانہ عبادت کو قبول فرمائے۔ (ارشادات ص ۱۰۲)

اپنے ایک مرید کو خط کے جواب میں لکھتے ہیں، بارگاہ نبوت سے استفادہ کرنا سو ادب کیوں ہوگا؟ بارگاہ میں حاضر ہوکر بعد ادائے صیغ صلوٰۃ وسلام مذکورہ درود شریف کی کثرت بصیغہ خطاب زیادہ مفید ہے۔ اس کے علاوہ استفادہ کی عمدہ صورت یہ ہے کہ مراقبۂ ذات الہیہ میں مشغول رہیں جو کچھ فیوض پہنچنے والے ہیں وہ پہنچیں گے۔ اس کے قصد یا سوال کی ضرورت نہیں، حاضریٔ روضۂ مبارک کے وقت میں آنحضرت ﷺ کی روح پرفتوح کو وہاں جلوہ افروز، سننے والی، جاننے والی، غایت جمال وجلال کے ساتھ تصور کرتے ہوئے شہنشاہ عالم کے دربار کی حاضری خیال کی جائے اور جملہ طرق ادب کا لحاظ رکھا جائے، جو لوگ مقصر آداب وسنن ہوں ان کی تحقیر وتوہین کی طرف خیال نہ کیا جائے اور نہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف بلاضرورت شدیدہ توجہ کی جائے۔ فضول باتوں اور لوگوں کی مجالس میں بلاضرورت حاضری سے گریز کیا جائے اوقات کو درود شریف، ذکر، مراقبہ، قرأت قرآن، نوافل سے معمور رکھا جائے۔ (ارشادات ص ۸۵)

جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق اپنے اکابر کے نظریات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں، ہمارے حضرات اکابر کے اقوال عقائد کو ملاحظہ فرمایئے، یہ جملہ حضرات ذات حضور پُرنور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ ومیزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کئے ہوئے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اس طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہوا اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں، غرض کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیہ واسطہ جملہ کمالات عالم وعالمیاں ہے، یہی معنی **لولاک لما خلقت الافلاک** اور **اول ماخلق اللہ نوری** اور **انا نبی الانبیاء** وغیرہ کے ہیں۔

(الشہاب الثاقب ص ۴۷)

یہ جملہ حضرات ذات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کو باوجود افضل الخلائق وخاتم النبیین ﷺ ماننے کے آپ کو جملہ کمالات کے لئے اہل عالم کے واسطے واسطہ مانتے ہیں۔ یعنی جملہ کمالات خلائق علمی ہوں یا عملی، نبوت ہو یا رسالت صدیقیت ہو یا شہادت، سخاوت ہو یا شجاعت، علم ہو یا مروت، فتوت ہو یا وقار وغیرہ وغیرہ سب کے ساتھ اولاً بالذات آپ کی ذات والا صفات جناب باری عزوشانہ کی جانب سے متصف کی گئی اور آپ کے ذریعہ سے جملہ کائنات کو فیض پہنچا۔

(الشہاب الثاقب ص ۵۴)

ایک مرتبہ درس بخاری میں ارشاد فرمایا کہ ایک حاجی صاحب مدینہ منورہ پہنچے اور یہ کہہ دیا کہ مدینہ منورہ کا دہی کھٹا ہوتا ہے۔ رات کو جناب رسول اللہ ﷺ خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ جب مدینہ کا دہی کھٹا ہے تو آپ یہاں کیوں تشریف لائے۔ یہاں سے چلے جاؤ، یہ صاحب جب بیدار ہوئے تو بہت گھبرائے، لوگوں سے پوچھتے پھرتے تھے کہ اب کیا کروں، کسی صاحب نے فرمایا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار پر جا کر دعا کرو ممکن ہے اللہ تعالی تمہارے حال پر رحم فرمائے۔ چنانچہ یہ صاحب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر گئے اور رو رو کر اللہ تعالی سے دعائیں کیں۔ رات کو حضرت حمزہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا، مدینہ منورہ سے چلے جاؤ ورنہ ایمان کا خطرہ ہے۔ اس کے بعد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، مدینہ منورہ کی چیزوں میں ہرگز عیب نہ نکالنا چاہئے بلکہ وہاں کی مصیبتوں کو خوشی سے برداشت کرنا چاہئے، مدینہ منورہ کے باشندوں کا احترام کرنا چاہئے اگر ان کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کو ہنسی خوشی برداشت کرنا چاہئے۔ (انفاس قدسیہ ص ۲۵۹)

ختم بخاری شریف کے موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ اصلاح نفس کے لئے اشتغال بالحدیث سب سے اقرب ذریعہ ہے اور اس کے بعد فیوض الحرمین میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا

مشاہدہ بیان فرمایا کہ شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے مزار مقدس (زاداللہ شرفا) پر حاضر ہو کر مشاہدہ کیا کہ جو لوگ اشتغال بالحدیث رکھنے والے ہیں ان کے قلب اور آنحضرت ﷺ کے قلب مبارک تک نورانی دھاگوں کا سلسلہ جاری ہے۔
(انفاس قدسیہ ص ۲۴۹)

حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ حج کو تشریف لے گئے تو مکہ شریف سے مدینہ طیبہ کو جاتے ہوئے آخری منزل پر بدو سے کہہ دیا کہ جب وہ جگہ آئے جہاں سے گنبد خضرا نظر آتا ہے تو فوراً بتادے، اس نے بتادیا، وہاں سے اتر کر پیدل چلتے رہے، رفقا کو پہلے ہی تاکید فرمادی تھی کہ درود شریف کی کثرت رکھیں، خاموش رہیں اور بہت ادب و احترام کے ساتھ حاضری دیں۔ (سوانح حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۲۰)

آپ کبھی کبھی ذوق اور محبت سے نعتیہ کلام سنا کرتے تھے، کوئی پنجابی زبان کا شاعر بھی آجاتا تو حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف میں کلام سنانے کا حکم ہوتا۔ بعض اشعار سے آپ پر گریہ طاری ہوجاتا اور دیر تک طبیعت پر اثر رہتا، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب قصیدہ (یہ قصیدۂ نعتیہ دراصل نواب غازی الدین خاں المتخلص بہ نظام کا ہے جو حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے غلط طور پر منسوب ہوچکا ہے) اکثر پڑھوا کر سنا جس کا مطلع ہے۔

صباء بسوئے مدینہ رو کن ازیں دعا گو سلام برخواں
بگرد شاہ مدینہ گردو بصد تضرع پیام برخواں
دلم زندہ شد از وصال محمد ﷺ
جہاں روشن است از جمال محمد ﷺ

مرض وفات میں مدینہ طیبہ کا ذکر سن کر بے اختیار رقت طاری ہوجاتی اور بعض اوقات بلند آواز سے رونے لگتے، مولانا محمد صاحب انوری عمرہ کیلئے روانہ ہورہے تھے حضرت سے رخصت ہونے کیلئے آئے، مدینہ طیبہ کا ذکر ہوا تو حضرت دھاڑیں مار کر روئے، مولانا محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ''میں نے کبھی حضرت اقدس کو اس سے بلند آواز سے روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا''۔ بابو عبدالعزیز صاحب آئے تو ان سے فرمایا دیکھو یہ مدینہ جارہے ہیں'' یہ کہہ کر حضرت کی چیخیں نکل گئیں۔
(سوانح حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۲۱)

ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا سینہ مبارک نور و معرفت کا گنجینہ تھا،

صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کی صحبت، محبت کے ساتھ کی، اس محبت کی خاصیت ظاہر ہوئی اور جتنی جتنی کسی کی محبت تھی اسی قدر حضور ﷺ کے سینہ مبارک کی دولت اس محبّ کے سینہ میں آ گئی پھر صحابی کی صحبت تابعین نے اٹھائی اور تابعین کی تبع تابعین نے اسی طرح حضور ﷺ کا وہی نور یقین ومعرفت سینہ بسینہ منتقل ہوتا رہا، پھر اس سے آگے مشائخ کے سلسلے چلے۔

(سوانح حضرت رائے پوری ص ۳۰۰)

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ کے صاحبزادے اور جانشین حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ انگریزوں نے حضرت کو دہلی سے گرفتار کر کے مختلف جیلوں میں رکھا اور آخر میں لاہور میں پابند ضمانت کیا۔ آپ نے ایک چھوٹی سی مسجد میں درس قرآن شروع کیا تو بعض لوگوں نے آپ کو جناب رسول اللہ ﷺ کا گستاخ اور بے ادب مشہور کر دیا اور آپ کو شہید کر دینے کی سازش کی۔

مشہور نشانہ باز بابو رحمت اللہ مرحوم کو تیار کیا گیا کہ حضرت رات کو جب مسجد سے مکان کو اکیلے جاتے ہیں اس وقت آپ کو شہید کر دیا جائے۔ بابو رحمت اللہ صبح کے درس میں آئے کہ اچھی طرح دیکھ لوں تاکہ رات کو مغالطہ نہ ہو۔ اتفاق سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سردار دو جہاں ﷺ کی شان بیان فرما رہے تھے۔ انداز ایسا انوکھا اور عاشقانہ تھا کہ سن کر حضرت کے گرویدہ ہو گئے۔ اپنے ارادہ سے توبہ کی اور اپنے ساتھیوں کو جا کر کہا کہ تم لوگ مجھ سے ایسے شخص کو قتل کروانا چاہتے ہو جو سچا عاشق رسول ﷺ ہے، میں نے تو آپ سے حضور اقدس ﷺ کی جو تعریف سنی وہ اس سے پہلے کسی سے نہیں سنی تھی'' ان لوگوں کے سروں پر شیطان سوار تھا وہ نہ مانے تو بابو صاحب نے کہا کہ جو حضرت کو شہید کرے گا وہ پہلے میرا سر اتارے گا پھر حضرت تک پہنچے گا''۔

بارگاہ رسالت سے آپ کے لگاؤ اور عشق کو علامہ انور صابری نے اپنے اس شعر میں خوب ادا کیا ہے۔

تو رہا لاہور میں اور دل مدینے میں رہا
بن کے ایک موتی محمد ﷺ کے خزینے میں رہا

حضرت کی حیات میں فیض باغ لاہور کے عبد القادر راج نے خواب میں دیکھا کہ آنجناب ﷺ خدام الدین کے دفتر میں تشریف فرما ہیں اور حضرت لاہوری آپ کے سامنے دوزانو بیٹھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ کے سامنے اپنے ایک ساتھی کو پیش کیا جو مسلک کے بارے میں ان

سے جھگڑا کرتا تھا۔ اور دریافت کیا کہ امت کے موجودہ فرقوں میں سے کونسا فرقہ حق پر ہے۔ آنجناب ﷺ نے حضرت لاہوری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ "یہ جو کچھ کہتے ہیں حق ہے"۔
(خدام الدین ۲۳ فروری ۱۹۶۳ء)

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۲۷ء میں جب لاہور ہائی کورٹ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی توہین سے لبریز کتاب کے ناشر راجپال کو چھوڑ دیا تو مسلمانوں میں اضطراب اور ہیجان پیدا ہوا۔ حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے رفقاء لاہور میں اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے بیٹھے اور مسلمان عوام بھی انہی حضرات سے تحفظ ناموس رسالت کی امیدیں وابستہ کئے ہوئے جوق در جوق نشست گاہ کے سامنے اکٹھے ہو گئے۔ مشاورت میں غور وفکر اور بحث واستدلال نے طول پکڑا اور سہ پہر ہو گئی۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور دوسرے کمرہ میں جا کر دو رکعت نماز نفل ادا کی اور دیر تک سجدہ میں رہے۔ جب سجدہ سے اٹھے تو ان کی آنکھیں اشکبار تھیں اور زبان پر یہ الفاظ تھے۔ "**اللھم صل علی محمد و علیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علیٰ ال ابراھیم**" آپ پھر مجلس میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ "آج ہمارا طریق کار صرف ایک ہی ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ ہر مصلحت سے آنکھیں بند کر کے ناموس رسول ﷺ کے لئے ہر وہ اقدام کیا جائے جس کی ضرورت ہو"۔ سب نے آپ کے ارشاد کو تسلیم کیا اور فیصلہ ہوا کہ دہلی دروازہ کے باہر جلسہ کی فوری منادی کرادی جائے۔ حکومت نے فوراً جلسہ کی ممانعت کر دی اور دفعہ ۱۴۴ نافذ ہو گیا۔ رات کو احاطہ عبدالرحیم میں جلسہ ہوا۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے صدارت کی، حضرت امیر شریعت نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

اے مسلمانان لاہور! آج جناب رسول اللہ ﷺ کی آبرو تمہارے شہر کے ہر ہر دروازے پر دستک دے رہی ہے آج ناموس محمدی کی حفاظت کا سوال درپیش ہے اور یہ سانحہ سقوط بغداد سے بھی زیادہ غمناک ہے۔ زوال بغداد سے ایک سلطنت پارہ پارہ ہو گئی تھی مگر توہین رسول ﷺ کے سانحہ سے آسمانوں کی بادشاہت متزلزل ہو رہی ہے"۔ (شاہ جی ص ۱۱۴)

"آج آپ لوگ جناب فخر رسل رسول عربی ﷺ کی عزت وناموس کو برقرار رکھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ جنس انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے، آج اس جلیل القدر ہستی کا ناموس معرض خطر میں ہے، جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے۔ آج مفتی محمد کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید کے دروازے پر ام المومنین عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور ام

المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور فرمایا کہ ہم تمہاری مائیں ہیں، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں، ارے دیکھو تو! ام المومنین عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دروازے پر تو کھڑی نہیں؟ (سن کر حاضرین میں کہرام مچ گیا اور مسلمان دھاڑیں مار مار کر رونے لگے) تمہاری محبت کا تو یہ عالم ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ ﷺ تڑپ رہے ہیں۔ آج خدیجہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما پریشان ہیں۔ بتاؤ تمہارے دلوں میں امہات المومنین کی کیا وقعت ہے۔ آج ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا تم سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہی جنہیں رسول اللہ ﷺ حمیرا کہہ کر پکارا کرتے تھے، جنہوں نے سید عالم ﷺ کی رحلت کے وقت مسواک چبا کر دی تھی۔ اگر تم خدیجہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے ناموس کی خاطر جانیں دے دو تو پھر کچھ فخر کی بات نہیں ہے۔ یاد رکھو جس دن یہ موت آئے گی پیام حیات لے کر آئے گی''۔ (زمیندار ۷ جولائی ۱۹۲۷ء)

مشہور ادیب ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ ''اس روز پانی اور آگ سے یعنی سرد آہوں اور گرم آنسوؤں کے ملاپ سے ان کی تقریر چل رہی تھی''۔

اس تقریر کا اثر یہ ہوا کہ اسی ایک رات میں ہزاروں مسلمانوں نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے گرفتاریاں پیش کیں اور پردہ نشین خواتین نے اپنے بچے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں ڈال دیئے تھے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے ناموس پر قربان کر دو۔

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ خود بھی گرفتار ہو کر جیل بھیج دیئے گئے۔ آپ کی گرفتاری سے تحریک نے طوفان کی شکل اختیار کر لی اور گورنمنٹ برطانیہ کو مجبور ہو کر داعیان مذاہب کی عزت کی حفاظت کا قانون بنانا پڑا۔

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی مجاہدانہ اور عاشقانہ تقریروں سے جن مسلمانوں کے دلوں میں جناب رسالت مآب ﷺ کے عشق و محبت کی آگ بھڑکی تھی ان میں سے تین سرفروشوں نے راجپال پر یکے بعد دیگرے حملے کئے۔ خدا بخش اور عبدالعزیز کے وار خطا گئے اور یہ سعادت غازی علم الدین شہید کے حصہ میں آئی کہ اس کے ہاتھ سے راجپال جہنم رسید ہوا اور علم الدین نے تختہ دار پر لٹک کر گوہر مقصود کو پالیا۔ اس کی موت آئی اور حیات جاوداں کا پیغام لے کر آئی۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

تقسیم ملک کے بعد حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سیاسیات سے الگ ہو کر جناب رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت پر ہی کمربستہ ہو گئے۔ ملک بھر کے دورے کئے اور ناموس رسول ﷺ

کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کو بیدار کیا، جس کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چلی، عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بے شمار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور ہزاروں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، اسی زمانہ کی بات ہے کہ حضرت حافظ الحدیث، مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ گئے وہاں خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ نے آپ کو حضرت امیر شریعت کے نام سلام اور اپنے کام پر لگے رہنے کا پیغام دیا تھا۔

آپ کے اس دور کے چند خطابت پارے ملاحظہ فرمائیے۔ ختم نبوت کی حفاظت میرا جزء ایمان ہے جو شخص اس ردا کو چوری کرے گا جی نہیں، چوری کا حوصلہ کرے گا، میں اس کے گریبان کی دھجیاں پھاڑ دوں گا، میں میاں (حضور ﷺ کو آپ بعض اوقات جوش محبت میں کہا کرتے تھے) کے سوا کسی کا نہیں، نہ اپنا نہ پرایا، میں انہی کا ہوں، وہی میرے ہیں۔ جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کے آراستہ کیا ہو میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر، اور لعنت ہے ان پر جو ان کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشا دیکھتے ہیں۔

(چٹان سالنامہ ۶۲ء)

آج مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں روح صدیق رضی اللہ عنہ پیدا کرو۔ آج حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس پر کٹ مرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ آج محمد عربی ﷺ کی آبرو پر کمینے اور ذلیل قسم کے انسان حملہ آور ہیں۔ یاد رکھو! محمد ﷺ ہے تو خدا ہے، محمد ﷺ ہے تو قرآن ہے۔ محمد ﷺ ہے تو دین ہے، محمد ﷺ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ (خطبات امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۰۸)

ہم محمد ﷺ کی بے حرمتی کرنے والی کسی تحریر کو دیکھ نہیں سکتے ہم یقیناً ہر اس اخبار کو جلائیں گے جو رسول اللہ ﷺ کی ذات پر حملہ کرے گا، ہم حضور ﷺ کے نام لیوا ہیں، حضور اقدس کا ہر دشمن ہمارا بدترین دشمن ہے۔ (خطبات امیر شریعت ص ۱۱۲)

میری گردن تو آج بھی تحفظ ناموس مصطفی ﷺ کی خاطر پھانسی لگنے کو تڑپتی ہے، میں تمام مسلمانوں سے مخاطب ہوں کہ تم حضور ﷺ کی آبرو کی حفاظت کرو تو میں تمہارے کتے بھی پالنے کو تیار ہوں اور اگر تم نے حضور ﷺ سے بغاوت کی تو پھر میں تمہارا باغی ہوں۔ میں محمد ﷺ کے نام پر کٹ مرنے کے لئے تیار ہوں۔ (خطبات امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۲۳)

آپ کی عشق رسالت میں ڈوبی ہوئی خطابت ہی سے متاثر ہو کر مولانا ظفر علی خان مرحوم نے کہا تھا:

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے — بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول ﷺ میں

علامہ اقبال مرحوم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ "شاہ جی اسلام کی چلتی پھرتی تلوار ہیں"

۱۹۲۱ء میں جب تحریک خلافت شباب پر تھی اور انگریزوں کے خلاف جہاد آزادی میں بھرپور

حصہ لینے کی وجہ سے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کو تین سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا تو علامہ اقبال مرحوم نے آپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا تھا۔

ہر کسی کی تربیت کرتی نہیں قدرت مگر　　　کم ہیں وہ طائر کہ ہیں دام وقفس سے بہرہ مند
شہپر زاغ وزغن در بند قید و صید نیست　　　ایں سعادتِ قسمت شہباز وشاہیں کردہ اند

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے چند نعتیہ اشعار بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔

لولاک ذرۂ زجہان محمد ﷺ است　　　سبحان من یراہ چہ شان محمد ﷺ است
سیپارۂ کلام الٰہی خدا گواہ!　　　آں ہم عبارتے ز زبان محمد ﷺ است
نازو بنام پاک محمد کلام پاک　　　نازم بآں کلام کہ جاں محمد ﷺ است
توحید راکہ نقطۂ پُرکار دین ماست　　　دانی! کہ نکتۂ زبیان محمد ﷺ است
سر قضاء وقدر ہمین است اے ندیم　　　پیکان امر حق زکمان محمد ﷺ است

آپ اپنی تقریروں میں سردار دو عالم ﷺ کے شاعر حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے شعر مزے لے لے کر پڑھا کرتے تھے اور اپنے مجموعہ کلام ''سواطع الالہام'' کو ان ہی شعروں کے توسط سے ان کی روح کے نام منسوب کیا ہے۔

واحسنُ منک لم ترقط عینی　　　واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبراء من کل عیب　　　کأنک قد خلقت کما تشاء

یا رسول اللہ ﷺ: میری آنکھ نے آپ سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔ آپ ہر قسم کے عیبوں سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا کہ جیسے آپ نے چاہا ایسے ہی آپ پیدا کئے گئے۔

یارب صل وسلم دائماً ابدًا　　　علٰی حبیبک خیر الخلق کلھم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب چہارم

زیارت نبی (ﷺ) سے مشرف ہونے والے بزرگان دین کے مبارک خواب

فخر المحدثین حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ١١٤٣ھ میں جب کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ٣٠ برس کی تھی آپ عازم حجاز ہوئے۔ جب مدینہ منورہ کی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی تو اس عرصہ میں حضرت محمد ﷺ کے روضۂ اطہر کی طرف متوجہ رہتے تھے اور اس سے بڑے بڑے فیض حاصل کئے۔ ان ہی "فیضہا" کی شرح و تفصیل میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل کتاب "فیوض الحرمین" ارقام فرمائی۔ اس کتاب میں ایک جگہ اپنے متعلق فرمایا کہ مجھے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے خود سلوک کا راستہ طے کرایا اور اپنے دست مبارک سے میری تربیت فرمائی اس لئے میں آپ ﷺ کا اویسی ہوں اور آپ ﷺ کا بلاواسطہ شاگرد ہوں۔ یہ سرفرازی بھی نصیب ہوئی کہ خود آپ ﷺ نے براہ راست مجھے اس بشارت سے مفتخر فرمایا کہ تمہارے متعلق خدا تعالیٰ کا ارادہ ہو چکا ہے کہ امت مرحومہ کے جتھوں میں سے کسی جتھے کی تنظیم تمہارے ذریعہ سے کی جائے گی۔

(تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ از علامہ مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ١٩٢۔ بساط ادب، لاہور کراچی)

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے مجھے براہ راست جن امور کی وصیت کی گئی ان میں ایک چیز یہ بھی تھی کہ میں فروعات میں اپنی قوم کی مخالفت نہ کروں، چونکہ ہندوستانی مسلمان عرصۂ دراز سے حنفی مسلک پر تھے، اس لئے شاہ صاحب رحمۃ اللہ

علیہ نے بھی اپنے اوپر حنفی مسلک کی پابندی واجب کر لی تھی لیکن ادیان وملل کی طرح وہ مختلف مسالک فقہ میں بھی اساسی وحدت کے قائل تھے۔ چنانچہ اپنے ایک مکاشفہ کا ذکر فرماتے ہیں جس میں انہوں نے حضرت محمد الرسول ﷺ کی بارگاہ سے استفادہ کیا۔ فرمایا کہ میں نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ آپ ﷺ مسالک فقہ میں کس خاص مسلک کی طرف رجحان رکھتے ہیں تا کہ فقہ میں اس مسلک کی اطاعت کروں، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے نزدیک فقہ کے یہ سارے مسالک یکساں ہیں اور آپ ﷺ نے مجھ کو یہ وصیت فرمائی کہ فقہ کے چاروں مروجہ مسالک کی تقلید سے کبھی باہر قدم نہ رکھوں۔ اور جہاں تک ممکن ہو سب میں تطبیق کی کوشش کروں (مسالک فقہ کی طرح تصوف کے تمام طریقوں کو بھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کے نزدیک یکساں پایا)

(فیوض الحرمین حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ ''مشاہدات ومعارف'' از پروفیسر محمد سرور صاحب صفحہ ۳۰ تا ۳۶)

حضرت معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلک حنفی سنت معروفہ کے ساتھ زیادہ موافق ہے جس کو نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ نے ''اقتصاد'' میں نقل کیا ہے۔ (خیرات الحسان)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں خصوصیت ان کی جامعیت ہے۔ یعنی اخلاقی مسائل میں آپ ایسا راستہ تلاش کر لیتے ہیں جس پر فریقین متفق ہوں، اعتدال پسندی، ہمہ گیری اور سوجھ بوجھ بھی آپ میں بہت ہے۔ آپ کا شمار اسلام کے جلیل القدر علماء عبقرین اور نوابغ میں ہوتا ہے۔ آپ بارہویں صدی کے مجدد دین میں سے ہیں۔ آپ کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ آپ تمام علوم وفضائل کے تنہا جامع اور حامل ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے ۸۰ برس بعد اور شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی وفات سے ۴ سال پہلے بروز چہار شنبہ ماہ شوال ۱۱۱۴ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۷۰۳ء کو آپ پیدا ہوئے۔ ۱۷ برس کی عمر میں اپنے والد مولانا عبدالرحیم بن وجیہہ الدین العمری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر دہلی میں ان کے مدرسہ کی مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ نے ہر فن پر قلم اٹھایا اور نادر نکات بیان کئے۔ دوسو سے زائد تصانیف بیان کی جاتی ہیں جو صرف ۲۷ برس کی عمر میں تحریر فرمائیں۔ قرآن پاک کا فارسی میں ترجمہ (فتح الرحمٰن) کر کے امت مسلمہ پر وہ احسان کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ کہتے ہیں اس سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ کسی زبان میں نہ کیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ علماء سو نے ان کو بدعت کہہ کر ایک طوفان کھڑا کر دیا تھا، آپ کی سب سے مشکل کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ'' ہے جس کی عالمگیر شہرت کا یہ عالم ہے کہ حکومت سوڈان نے اسے گارڈن کالج خرطوم کے نصاب میں شامل کیا ہوا ہے

(الندوہ دسمبر ۱۹۰۷ء) آپ نے دس سلاطین دہلی کو حکومت کرتے دیکھا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ قیصر و کسریٰ کی سی خرابیاں مغلیہ سلطنت میں پیدا ہو گئی ہیں اور مصلحت خداوندی یہی ہے کہ اس نظام کو توڑ دیا جائے۔ آپ چاہتے تھے کہ نالائق اور عیاش بادشاہوں اور امراٗ کی جگہ ہندوستان کی بادشاہت عوام کے پاس پہنچ جائے۔

آپ کی اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سالہا سال آپ کے فرزند اکبر اور جانشین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ عوام کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے اور آپ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید اور سید احمد شہید رحمہما اللہ نے عملی طور پر جہاد میں حصہ لیا اور جام شہادت نوش فرما کر تحریک آزادی ہند کو زندگی بخش گئے۔ مدرسہ شاہ جہاں آباد اور دہلی کالج کا ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں خاتمہ ہو گیا تو حکمت ولی اللہ کے دو جانباز سپاہی مولانا قاسم نانوتوی اور سر سید احمد خان رحمہما اللہ کی صورت میں اٹھے اور دارالعلوم دیوبند اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی شکل میں تحریک ولی اللہی کو نیا جنم دیا اور جس نصب العین کی داغ بیل ۱۷۳۱ء میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ڈالی تھی ۲۱۶ برس کی جدوجہد کے بعد الحمدللہ ۱۹۴۷ء میں وہ مقصد حاصل ہو گیا۔ غرض مسلمانوں کی بیداری اور تحریک آزادی کا اولین محرک بلکہ سرچشمہ آپ ہی کی ذات گرامی ہے۔ بقول حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حکیم الہند شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ دنیا و آخرت کی فلاح کا سارا مدار ان چار بنیادی چیزوں کو قرار دیتے ہیں:

(۱) طہارت۔ (۲) خشوع و خضوع۔ (۳) ضبط نفس۔ (۴) عدالت۔

جن میں عدالت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ نزول قرآن کے زمانہ میں قیصر و کسریٰ نے متمدن دنیا کے اکثر حصہ کو اقتصادی پریشان میں مبتلا کر کے اخلاق سے محروم کر دیا تھا۔ قرآن نے ان کا زور توڑ کر ایسا نظام نافذ کیا جس سے اقوام عالم کو اس مصیبت سے نجات ملی۔

☆...... حکیم الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ سوال پیش کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کس اعتبار سے افضل ہیں باوجودیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس امت کے پہلے صوفی، پہلے مجذوب اور پہلے عارف ہیں؟ بتایا گیا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نزدیک فضیلت کلی کا مدار امور نبوت پر ہے جیسے کہ علم کی اشاعت، لوگوں کو دین کا مطیع و فرمانبردار بنانا اور اسی طرح کے دیگر امور جو نبوت سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ فضیلت جس کا مرجع ولایت ہے یعنی جذب و فنا تو یہ تو ایک جزوی فضیلت ہے اور ایک اعتبار سے کم درجے کی ...... ؟ وہ عنایت الٰہی جس کا مرکز و موضوع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس تھی وہ بعینہ ان دونوں بزرگوں کے

وجود گرامی میں صورت پذیر ہوئی اور گو حضرت علی رضی اللہ عنہ نسب کے اعتبار سے اور نیز اپنی جبلت و محبوب فطرت کے لحاظ سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہما سے زیادہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے قریب تھے اور "جذب" میں بھی قوی تر اور "معرفت" میں بھی بالاتر تھے لیکن اس کے باوجود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ منصب نبوت کے کمال کے پیش نظر حضرت علی سے زیادہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہم کی طرف مائل تھے۔

(فیوض الحرمین کا اردو ترجمہ "مشاہدات و معارف" صفحہ ۴۴)

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حرز ثمین، نمبر ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد صاحب نے ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ **اللھم صلی علی محمد النبی الامی و آلہ وبارک وسلم** ۔ میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت گرامی میں پڑھا تو آپ ﷺ نے اسے پسند فرمایا (فضائل درود شریف صفحہ ۶۴) شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو کچھ بھی اس خاندان کو حاصل ہوا اسی درود شریف کی برکت سے حاصل ہوا۔ اس کو جس طرح بھی پڑھو مجرب ہے۔

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "فیوض الحرمین" میں اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے اس روح مبارک و مقدس (ﷺ) کو ظاہراً و عیاناً دیکھا نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب تو میں سمجھ گیا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نمازوں میں تشریف لاتے اور لوگوں کی امامت فرماتے ہیں وغیرہ یہ سب اسی دقیقہ کی باتیں ہیں۔ اس کے بعد پھر میں روضۂ عالیہ مقدسہ (**علی صاحبہا صلوٰۃ و سلاماً**) کی طرف چند بار متوجہ ہوا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ظہور فرمایا۔ گاہے تو بصورت عظمت و ہیبت جلوہ افروز ہوئے اور گاہے جذب و محبت اور انسیت و انشراح کی شکل میں ظاہر ہوئے اور کبھی سریان کی شکل میں حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ تمام فضا آپ ﷺ کی روح مبارک سے لبریز ہے اور روح اقدس (ﷺ) اس میں تیز ہوا کی طرح موجیں مار رہی ہے حتیٰ کہ دیکھنے والے کو موجیں ملاحظہ اقدس کی طرف نظر کرنے سے روک رہی ہیں اور میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کی اصل صورت کریم میں بار بار دیکھا باوجودیکہ میری تمنا اور آرزو تھی کہ روحانیت میں دیکھوں نہ جسمانیت میں تو میری یہ بات سمجھ میں آئی کہ آپ ﷺ کا خاصہ ہے روح کو صورت جسم میں کرنا اور یہی وہ بات ہے کہ جس کی طرف آپ ﷺ نے اپنے قول مبارک میں ارشاد فرمایا ہے کہ "انبیاء کرام علیہم السلام کو موت نہیں آیا کرتی۔ وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور

ان کی حیات دنیا کی سی ہے۔ وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور حج کیا کرتے ہیں" اور جس وقت بھی میں نے آپ ﷺ پر سلام بھیجا تو آپ ﷺ مجھ سے خوش ہوئے اور انشراح فرمایا، اور ظہور فرمایا اور یہ سب باتیں اس لئے ہیں کہ آپ ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں۔ یہی مسلک اہل سنت والجماعت کا ہے۔ اپنے رسالہ "آب حیات" کے اندر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ صدیقی قدس سرہ بانی دارالعلوم دیوبند نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔

(فیوض الحرمین ترجمہ اردو از مولانا عبدالرحمن صدیقی کاندھلوی صفحہ ۸۱ تا ۸۵)

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "حرز ثمین فی مبشرات النبی الامین" جس میں آپ نے ۴۰ خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے سلسلہ میں تحریر فرمائے ہیں۔ نمبر ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رات کو کھانے کو کچھ نہ ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص میرے لئے دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا۔ خواب میں مجھے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ کا پیالہ میں نے ہی بھیجا تھا یعنی میں نے توجہ سے اس کے دل میں یہ بات ڈال دی تھی کہ وہ دودھ لے کر جائے (جب اکابر صوفیہ کی توجہات معروف و متواتر ہیں تو پھر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تو شان ہی نرالی ہے)۔

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو بمقتضائے بشریت بچوں کی صغرسنی کا تردد تھا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ فکر کیوں کرتے ہو جیسی تمہاری اولاد ویسی ہی میری اولاد۔ یہ سن کر آپ کو اطمینان ہو گیا۔ (حکایات اولیاء از حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۶)۔

آپ کے چار صاحبزادے تھے اور چاروں صاحب فضل و کمال: شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر، شاہ عبدالغنی۔

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہم اللہ اپنے مشہور کتاب فیوض الحرمین میں اپنے مبشرات کو جمع کیا ہے اور اپنے بہت سے مکاشفات اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے خوابوں میں جو سوالات کئے ہیں ذکر کئے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آپ ﷺ سے روحانی سوال کیا کہ اسباب کے اختیار کرنے میں اور اسباب کے ترک کرنے میں کون سی چیز افضل ہے۔ تو مجھ پر آپ ﷺ کی طرف سے روحانی فیض ہوا جس کی وجہ سے اسباب و اولاد غرض ہر چیز سے طبیعت سرد پڑ گئی۔ اس کے بعد میری طبیعت پر ایک انکشاف ہوا جس کا اثر یہ ہوا کہ طبیعت تو اسباب کی طرف متوجہ ہے اور روح تسلیم تفویض کی طرف مائل ہے۔ حق یہ ہے کہ یہی اصل توکل

ہے کہ اسباب کو بالکل غیر مؤثر سمجھیں۔اسباب میں بھی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہی کی طرف سے تاثیر ہے۔اس کی مشیت کے بغیر اسباب بھی کچھ نہیں کر سکتے۔مقدرات الٰہیہ کے سامنے کسی کا بھی بس نہیں۔ ؎

از قضا سرکنگبین صفرا افزود　　　روغن بادام خشکی می نمود!۔

یعنی سرکہ کے استعمال سے صفرا بڑھ جائے اور روغن بادام کے استعمال سے خشکی ہونے لگے)۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ اگر کوئی ایک مذہب کا متبع نہ ہو تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ آلہ وسلم اس سے ناراض نہیں ہیں۔مگر اس شکل میں جبکہ دین میں اختلاف اور لوگوں میں جنگ وجدل اور باہمی فساد کا موجب ہو تو یہ امر آپ ﷺ کی بہت سخت خفگی وناراضی کا باعث ہے۔

(فیوض الحرمین،صفحہ ۹۱)

حضور اقدس ﷺ نے مجھے بتایا کہ کس طرح اپنی حاجتوں میں آپ ﷺ سے مدد کی درخواست کروں اور کس طرح آپ ﷺ اس شخص کا جواب دیتے ہیں۔جو آپ ﷺ پر درود بھیجے اور جو شخص کہ آپ ﷺ کی مدح وتعریف میں کوشش اور الحاح کرے اس سے آپ ﷺ کس طرح خوش ہوتے ہیں،اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ ظاہری طور پر فیض صحبت پہنچانے والے ہیں۔

(''فیوض الحرمین'' کا اردو ترجمہ از مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی۔صفحہ ۸۶ اور ۸۷ ناشران:محمد سعید اینڈ سنز۔قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ۔کراچی)

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے نمبر ۱۲(روضۂ اطہر علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً اور منبر مبارک کے انوار وبرکات)میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت نبی محتشم ﷺ کے مصلیٰ پر جو کہ قبر مبارک اور منبر مبارک(علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)کے درمیان ہے چاشت کی نماز پڑھ رہا تھا۔یکا یک اسرار نے مجھ پر تجلی کی جن کی اصلیت کو کعبہ کی حقیقت سے میں نے استفادہ کیا اور یہی اعلیٰ کا قرب اور تمام عبادتوں کا مغز ہے تو اس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس فرمان کا میں نے مطلب سمجھا کہ آپ ﷺ نے اپنے بعض اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے فرمایا کہ قرب نہیں حاصل ہوتا مگر تضرع وزاری والحاح کے ساتھ دعا کرنے اور مولیٰ کے روبرو سر جھکانے اور اس کے دروازے پر ناک رگڑنے اور اس کا آستانہ پکڑنے سے،اور یہ چیز حاصل نہیں ہوتی تاوقتیکہ سجدہ میں پڑ کر کوشش کے ساتھ دعا نہ کرے اس لئے کہ سجدہ اس تقرب کے لئے ایک ذریعہ ہے کیونکہ سجدہ نفحات رحمت کے پیش آنے کے زیادہ قریب ہے۔اسی لئے سید الوجود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کثرت سجود کا خاص طور پر حکم فرمایا ہے۔

☆......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں حاضر ہوں اور بھی بے شمار افراد ہیں۔حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص

کو اس حلقہ مبارک سے باہر بھیج دیا۔ میں نے اس شخص کے پاس جا کر دریافت کیا کہ تمہارے نکالے جانے کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا میں تمبا کو پیتا ہوں۔ کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے کیونکہ ان میں بدبو ہوتی ہے۔ سگریٹ اور تمبا کو تو ان سے بھی زیادہ بدبودار ہوتے ہیں۔ ویسے بھی ان کے استعمال میں نقصان ہی نقصان ہے۔ پھیپھڑوں کا سرطان، امراض قلب، آنتوں کے زخم، ہوائی نالیوں کے ورم کی یہی خاص وجہ ہے۔

(انوار غفوریہ مدنیہ صفحہ ۶۰)

☆ ... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''حجۃ اللہ البالغہ'' کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں ایک دن عصر کی نماز کے بعد مراقبہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکا یک حضور اقدس ﷺ کی روح مبارک نظر آئی اور ایک کپڑا سا مجھ پر ڈال دیا گیا اور اسی وقت میرے دل میں ایک ایسا نور معلوم ہوا جو کہ ہر وقت ترقی پذیر تھا۔ پھر کچھ عرصہ بعد مجھ کو یہ الہام ہوا کہ اس عظیم الشان کام کے لئے یعنی ''حجۃ اللہ البالغہ'' تحریر کرنے کے لئے کسی نہ کسی دن آمادہ ہونا میری قسمت میں لکھ دیا گیا ہے اور اس وقت ایسا معلوم ہوا جیسے تمام زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھی ہے اور گویا عین غروب کے وقت روشنی اپنی شعاعیں زمین پر بکھیر رہی ہے اور وقت آ گیا ہے کہ شریعت مصطفویہ (علی صاحبہا صلوۃ وسلامہا) دلائل و براہین کے مکمل لباس سے آراستہ کر کے میدان میں لائی جائے۔

☆ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ سرفرازی بھی نصیب ہوئی کہ خود حامل میزان حق و باطل ﷺ نے براہ راست آپ کو اس بشارت سے مفتخر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ امت مرحومہ کے منتشر اجزاء کو جمع کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ فروعات میں اپنی قوم کی مخالفت نہ کریں اور ملت کی تنظیم کے لئے انبیاء علیہم السلام کا طریقہ اختیار کریں اور ان کے بارہائے گراں کو اٹھائیں اور ان کی خدمت کے لئے کوشاں ہوں۔

(فیوض الحرمین کا اردو ترجمہ مشاہدات و معارف۔ صفحہ ۴۵)۔

(۱۱۴۳ھ میں جب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اچانک سفر حجاز کے لئے روانہ ہوئے تو مدینہ منورہ میں آپ کو یہ سرفرازی نصیب ہوئی کہ خود حضرت ختمی مآب ﷺ نے براہ راست اس بشارت سے مفتخر فرمایا۔ یہاں امت مرحومہ سے مراد ہندوستان ہی کی امت مرحومہ تھی۔

(تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ از علامہ مناظر احسن گیلانی صفحہ ۱۱۸)

☆ ... شیخ المشائخ و امام الائمہ و سند الوقت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''فیوض الحرمین'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس مجلس میں کہ مولد اقدس میں بروز ولادت شریف مکہ

معظمہ میں منعقد تھی حاضر تھا۔ لوگ درود شریف پڑھتے اور حضور اقدس ﷺ کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ ناگاہ میں نے کچھ انوار دیکھے کہ دفعتاً بلند ہوئے۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے انہیں بدن کی آنکھ سے دیکھا نہ یہ کہوں گا کہ فقط روح کی بصر سے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ کیا کیفیت تھی اس کی اور اس کے درمیان۔ میں نے ان انوار میں تامل کیا تو وہ انوار ان فرشتوں کی طرف سے پائے جو ایسی مجالس اور مشاہدہ پر موکل ہیں اور انوار ملائکہ انوار رحمت الٰہی سے ملے ہوئے دیکھے۔

☆ خاتم المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''وحدت الوجود'' کا مسئلہ اپنی جگہ امر حق سہی لیکن اگر اس سے تہذیب نفس نہیں ہوتی تو وہ بیکار محض ہے۔ اس ضمن میں آپ کو حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ سے یہ حقیقت معلوم ہوئی کہ وہ شخص جس سے غیر اللہ سے تعلقات محبت کو بالکل منقطع کرنے، صرف اللہ تعالیٰ ہی سے محبت رکھنے، غیر اللہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح عداوت رکھنے اور نیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ محض علم و معرفت کے اعتبار سے نہیں بلکہ عملاً اور واقعتاً عشق و محبت رکھنے میں کوتاہی ہو تو بے شک وہ شخص فریب زدہ ہے خواہ اس کا سبب یہ ہو کہ وہ شخص کائنات کی اس کثرت میں ایک ہی وجود کو جاری و ساری دیکھنے میں منہمک ہے اور اس کی وجہ سے وہ اس کائنات کی ہر چیز سے محبت کرنے لگتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک وہی ایک وجود جو کہ اس کا محبوب ہے اس کی کل کائنات میں جاری و ساری ہے۔

(فیوض الحرمین کا اردو ترجمہ مشاہدات و معارف صفحہ ۲۱ تا ۲۲)

☆ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ آپ کے مرید خاص شیخ عبدالاحد نے فلسفہ وحدت الوجود اور حدت الشہود کی وضاحت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ ڈورے میں گانٹھیں لگادی جائیں تو ڈورے سے زیادہ گانٹھیں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ بس یہی حال فلسفہ وحدت الشہود کا ہے لیکن وحدت الوجود یعنی ڈورے کے بغیر گانٹھوں کا کوئی وجود نہیں۔

اسی طرح ایک اور بزرگ نے دودھ اور گھی سے ان فلسفوں کو سمجھایا ہے۔ دودھ اگر وحدت الوجود ہے تو گھی وحدت الشہود، لیکن دودھ کے بغیر گھی ممکن نہیں۔

☆...... یہ انبیاء علیہم السلام کی خلافت کیا ہے؟ ایک تو خلافت ظاہری ہوتی ہے جیسے سیاسی اقتدار یا سلطنت۔ دوسری خلافت باطنی ہے جس سے مقصود تعلیم و تربیت کے ذریعہ قوم کی تنظیم ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مکاشفہ میں دکھایا گیا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہر دو قسم کی خلافتوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہے چنانچہ آپ ﷺ کی مکی زندگی خلافت باطنی کا نمونہ ہے اور مدنی زندگی خلافت ظاہری کا نمونہ ہے۔ پہلے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو وعظ و ارشاد اور تعلیم و تربیت کے ذریعہ تیار کیا اور اس کا نتیجہ تھا کہ آگے چل کر مسلمان

مدینہ منورہ میں سیاسی اقتدار کے مالک ہو گئے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اسی طریقہ پر کام کرنے کو کہا گیا۔ (مشاہدات ومعارف صفحہ ۴۵)

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ گو اپنے اہل وطن کے خیال سے حنفی مسلک رکھتے تھے لیکن حدیث کی اہمیت کو بھی جانتے تھے اس لئے چاہتے تھے کہ کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ حنفی مسلک اور احادیث میں اختلاف نہ رہے۔ اس سلسلہ میں آپ کو ایک مکاشفہ ہوا جس میں حضرت سرور عالم ﷺ نے حنفی مسلک کے ایک بڑے اچھے طریقے سے آپ کو آگاہ فرمایا اور حنفی مسلک کا یہ طریقہ ان مشہور احادیث سے جو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے اصحاب رحمہم اللہ کے زمانے میں جمع کی گئیں اور ان کی اس زمانہ میں جانچ پڑتال بھی ہوئی موافق ترین ہیں اور وہ طریقہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے اقوال میں سے وہ قول لیا جائے جو مسئلہ زیر بحث میں مشہور احادیث سے سب سے زیادہ قریب ہو اور پھر ان فقہائے احناف کے فتاویٰ کی پیروی کی جائے جو علماء حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے دو ساتھی جہاں تک ان چیزوں کے اصول کا تعلق ہے وہ اس معاملہ میں خاموش رہے اور انہوں نے ان کے بارے میں ممانعت کا کوئی حکم نہیں دیا۔ لیکن ہمیں ایسی احادیث ملتی ہیں جن میں ان چیزوں کا ذکر ہے۔ اس حالت میں ان چیزوں کا اثبات لازمی اور ضروری ہے۔ اعمال اور احکام میں اس روش کو اختیار کرنا بھی مذہب حنفی میں داخل ہے۔

(مشاہدات ومعارف صفحہ ۳۸)

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہد نمبر ۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے اس حدیث کا مطلب دریافت کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی آب و گل ہی میں تھے اور میں نبی ہو چکا تھا۔ میرا یہ سوال زبان کے مقال اور دل کے خطرات سے نہ تھا بلکہ اس سر اور راز کی آرزو اور شوق سے میری روح لبریز تھی۔ اس کے بعد حضرت رسول اللہ ﷺ سے جس قدر قوت و طاقت تھی آپ ﷺ کی صورت مثالیہ کے قریب ملا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی وہ صورت کریمہ مثالیہ دکھائی جو پہلے عالم اجسام میں پائی جاتی تھی۔ اس کے بعد مجھے عالم مثال سے اس عالم میں آنے کی کیفیت بتائی اور مجھے انبیاء مبعوثین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شکلیں بتائیں اور کس طرح حضرت تدبیر سے ان پر نبوت کا اضافہ ہوا۔ اس کے مقابلہ میں آپ ﷺ کو عالم مثال میں حضرت تدبیر سے ملا اور مجھے اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صورتیں بتائیں اور کیونکر انہیں علوم و معارف حاصل ہوئے۔ اس کے بعد میرے لئے اس چیز کی حقیقت واضح اور روشن ہو گئی۔

(فیوض الحرمین کا اردو ترجمہ از مولانا عبدالرحمٰن صدیقی کاندھلوی۔ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

☆..... حضرت اقدس شیخ المشائخ مسند ہند امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''حرزثمین فی مبشرات النبی ﷺ الامین'' جس میں آپ نے چالیس خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے سلسلے میں تحریر فرمائے ہیں۔ اس میں نمبر۱۲ پر تحریر فرمایا کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی (نہ معلوم کتنے دن کا فاقہ ہوگا) میں نے اللہ جل شانہ سے دعا کی تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کی روح مقدس آسمان سے اتری اور آپ ﷺ کے پاس ایک روٹی تھی گویا اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں۔

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشاہدہ نمبر۱۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ علی الاجمال جب بھی اس روضۂ اطہر (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کی جانب متوجہ ہوا تو حضرت رسول اللہ ﷺ کو موجود پایا یا یہ کہ میری روح کی آنکھ کھل گئی تو میں نے جیسے کہ آپ ﷺ ہیں اسی طرح دیکھا اور میرا نفس اس سے بہت متاثر ہوا۔

ایک روز مجھ پر نظر حق کا افاضہ ہوا اور وہ ایک شے ہے جس کی بناء پر حضرت رسول اللہ ﷺ کو تمام انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فوقیت حاصل ہے۔

ایک روز میری طرف ایک ایسا نور ظاہر ہوا جیسا کہ ملأ سافل والوں کی صورت ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ روضۂ اقدس (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) سے ایک چشمہ کی طرح شدت کے ساتھ جوش مار رہا ہے۔

(فیوض الحرمین) ترجمہ مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی صفحہ ۱۱۴ تا ۱۱۷)۔

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہد نمبر ۱۶ (حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں فرماتے ہیں کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا اور کمال عاجزی سے آپ ﷺ کے حضور میں ہاتھ پھیلائے اور اپنی روح کو آپ ﷺ کی جانب متوجہ کیا۔ آپ ﷺ کی روح مبارک سے انوار چمکے تو میری روح نے بہت اچھے طریقے پر ایک لمحہ یا اس کے قریب اس سے ملاقات کی۔ میں متعجب ہوا کہ کس قدر جلد روح نے ملاقات کی اور اصل اور فروع اور تمام اطراف کو ایک آن بلکہ اس سے بھی کم میں احاطہ کرلیا اور یہ انوار اس جبل ممدود کی تجلی ہے جس سے تمام عالم بندھا ہوا ہے اور میں نے دیکھا کہ یہ تجلی آپ ﷺ کے جوہر روح مبارک میں داخل ہے اور اصل اس جبل ممدود کی تدبیر واحد ہے جو کہ اس مبداء سے خالص ہے جس کی تفصیل تمام عالم ہے اور جبل ممدود کی فروع وہ تدبیرات تفصیلیہ ہیں کہ جن سے تمام عالم قائم ہے اور میں نے یہ چیز بھی دریافت کرلی کہ یہ جبل ممدود حقیقت محمدیہ کی حقیقت ہے اور اسی سے ہر ایک قطب محدث اور نبی متکلم کو حصہ ملا ہے۔ واللہ اعلم (فیوض الحرمین صفحہ ۱۲۴ تا ۱۲۵)

☆...... حجۃ اللہ فی الارض افضل المحققین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ کا نہایت معروف خواب جس کا ذکر آپ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ'' کے دیباچہ میں اور ''فیوض الحرمین'' اور ''درثمین'' ان دونوں کتابوں کے اندر بھی کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ۱۱۴۴ھ ماہ صفر کی دسویں تاریخ کو میں نے مکہ معظمہ میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو خواب میں دیکھا کہ میرے گھر پر تشریف لائے ہیں اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک قلم ہے جس کی نوک ٹوٹی ہوئی ہے۔ آپ نے وہ قلم مجھے عطا فرما کر فرمایا کہ یہ قلم میرے نانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے مگر پھر فرمایا کہ ذرا ٹھہر جاؤ تا کہ حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس قلم کو ٹھیک کر دیں کیونکہ وہ قلم جسے وہ درست کریں اور وہ جو ان کا درست کیا ہوا نہ ہو، برابر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ قلم لے لیا اور اسے درست کر کے مجھے عطا فرما دیا۔ مجھے اس سے بے حد خوشی ہوئی۔ بعدہ ایک چادر لائی گئی جس میں سبز اور سفید رنگ کی دھاریاں تھیں۔ یہ چادر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھی گئی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھا کر فرمایا کہ یہ چادر میرے نانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ اس کے بعد آپ نے وہ چادر مجھے اوڑھا دی اور میں نے تعظیم اور احترام کے خیال سے اوڑھنے کے بجائے اپنے سر پر رکھ لیا اور اس نعمت کے شکرانے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے لگا۔ اس کے بعد یکبارگی میری آنکھ کھل گئی۔

☆...... تفہیمات الٰہیہ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے بیسیوں واقعات درج ہیں جن میں آپ نے علمی اور دینی مسائل میں جس حضور اقدس ﷺ کی روح پرفتوح سے استفادہ کیا ہے۔ ایک مرتبہ روحانی طور پر آپ نے شیعوں کی بابت سوال کیا۔ آنحضور ﷺ ارشاد فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے اور اس کے بطلان کی وجہ لفظ ''امام'' سے ظاہر ہے اگر اہل بیت سے مراد نسبی اولاد ہی لی جائے تو میری اولاد میں صرف بارہ کو شامل کرنا اور باقی کو چھوڑ دینا اس کے بطلان کی دلیل ہے۔ جب میں نے غور کیا تو یہ راز مجھ پر کھلا کہ شیعوں کے نزدیک امام معصوم ہوتا ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے۔ اس پر باطنی وحی ہوتی ہے اور یہی اوصاف نبی کے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے اس عقیدے سے انکار ختم نبوت لازم آتا ہے۔ (تفہیمات الٰہیہ جلد۲ صفحہ ۴۵۔ فیوض الحرمین)

سرتاج المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں جن کو خواب میں ہر روز دربار نبوی (صلی اللہ علیہ

وسلم) میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی رہی ہے۔ ایسے حضرات "صاحب حضوری" کہلاتے ہیں، ان ہی میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ جب مدینہ منورہ میں تکمیل حدیث کر چکے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ تم ہندوستان جا کر علم حدیث کی اشاعت کرو تا کہ لوگ فیض یاب ہوں۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بغیر حضوری آستانہ مبارک میری زندگی کیسے کٹے گی، حکم ہوا پریشان مت ہو، رات کو مراقب ہو کے بیٹھا کرو ہمارے پاس پہنچ جایا کرو گے۔ تم کو ہر روز زیارت ہوا کرے گی۔ اس پر مطمئن ہو کر جب ہندوستان آنے لگے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خاکساراں ہند پر نظر عنایت رکھنا۔ اس کا حضرت شیخ پر بڑا اثر ہوا چنانچہ جب ہندوستان تشریف لائے تو شیخ نے اپنا یہ معمول بنالیا کہ جب سنتے کہ فلاں مقام پر کوئی باخدا درویش ہے تو اس کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اس سے ملاقات کرتے۔ حضرت شیخ نے اپنی مشہور تصنیف "اخبار الاخیار فی اسرار الابرار" میں حضرت شیخ عبدالوہاب مندوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آپ سے "استدراج" کے معاملہ پر گفتگو ہونے لگی تو آپ نے فرمایا کہ گمراہوں، بددینوں اور بدعتیوں کو بھی ایک ایسی قوت حاصل ہوتی ہے کہ جس کی وجہ سے عوام الناس کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ کر ان کے قدم شریعت سے ہٹا دیتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے ایک آپ بیتی بیان فرمائی کہ مجھے ایک مرتبہ دکن کے ایک شہر میں جانے کا اتفاق ہوا۔ شہر کے قاضی عبدالعزیز نامی شافعی المذہب تھے۔ قاضی صاحب موصوف سے ایک دن میں نے دریافت کیا کہ آپ کے شہر میں کوئی نیک دل فقیر یا درویش صفت انسان ہو تو بتائیں میں ملنا چاہتا ہوں۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ ایک شخص اہل باطن سے مشہور ہے۔ بہت سے لوگ اس کے مرید و معتقد ہیں مگر اس کی خلاف شرع باتوں کی وجہ سے میں اس سے خوش نہیں۔ قاضی صاحب کے بتائے ہوئے پتہ پر میں فجر کے وقت درویش کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھتے ہی فقیر بولا مولوی عبدالحق آپ کا بڑا انتظار تھا۔ جب میں بیٹھ گیا تو بعد مزاج پرسی فقیر نے صراحی نکال کر ایک جام خود نوش کیا اور دوسرا جام بھر کر مجھے دیا۔ میں نے کہا میں تمہارے فعل پر معترض نہیں لیکن میرے واسطے حرام ہے۔ تین بار انکار کیا۔ اس نے کہا پی لے ورنہ پچھتائے گا، جب رات کو مراقب ہوا تو دیکھا کہ جہاں خیمہ دربار رسول اللہ ﷺ ایستادہ ہے اس سے سو قدم آگے وہ فقیر لٹھ لئے کھڑا ہے۔ ہر چند میں نے آگے جانے کا قصد کیا لیکن فقیر نے نہ جانے دیا۔ ناچار واپس آ گیا۔ صبح کے وقت پھر اسی فقیر کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے پھر جام پیش کیا میں نے نہ لیا اور کہا میرے لئے حرام۔ تیرے حکم سے خدا اور رسول اللہ ﷺ کا حکم افضل ہے۔ فقیر نے کہا پی لے ورنہ پچھتائے گا۔ رات کو پھر وہی معاملہ پیش آیا۔ نہایت حیران ہوا، تیسرے روز پھر

اس فقیر کے پاس پہنچا۔ اس نے پھر وہی پیالہ پیش کیا میں نے انکار کیا۔

چوتھی شب جو مراقب ہوا تو پھر فقیر کو سد راہ پایا اور وہ لٹھ لے کر میری جانب دوڑا کہ خبردار جو اس طرف قدم بڑھایا۔ اس وقت حالت اضطراب میں میری زبان سے نکلا۔ یارسول اللہ الغیاث، اسی وقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ عبدالحق چار شب سے حاضر نہیں ہوا دیکھو تو باہر کون پکارتا ہے بلاؤ۔ انہوں نے ہم دونوں کو حاضر کیا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' عبدالحق تو چار راتوں سے کہاں تھا'' میں نے سارا قصہ بیان فرمایا۔ اس پر آپ ﷺ نے اس فقیر کی نسبت فرمایا۔ ''اخروج یا کلب'' صبح کے وقت میں پھر فقیر کے پاس جانے کے لئے روانہ ہوا تو دیکھا کہ اس کا حجرہ بند ہے۔ دو چار مرید بیٹھے ہوئے ہیں پوچھا کیا سبب ہے کہ پھر دن چڑھا اور دروازہ نہیں کھولا، دیکھیں تو ہیں بھی یا نہیں دروازہ کھولا تو پیر ندارد۔ حیران ہوئے، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کوئی جانور یہاں سے نکلا تھا تو وہ بولے ایک کالا کتا تو ہم نے یہاں سے جاتے دیکھا تھا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بس وہی تمہارا پیر تھا کیونکہ رات یہ معاملہ پیش آیا۔ اب چاہے تو تم بیعت رکھو یا فسخ کردو تمہارا پیر کتا بن چکا ہے۔ رات کا تمام واقعہ سن کر لوگوں پر بڑا اثر ہوا اور اس درویش کے تمام خدام نے توبہ کی اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔

(حضرت شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ملفوظات حصہ ہفتم صفحہ ۶ تا ۷)

☆..... حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے دارالمعارف میں فرمایا کہ اگرچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء میں بلا تحقیق و تفتیش حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراضات کئے مگر انکشاف حقیقت کے بعد رجوع کر لیا تھا۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو دیکھا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے حضرت رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں کہ جس کو ہم سے اخلاص ہوگا اس سے بھی ہوگا۔ حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی یہ شفقت دیکھی تو اپنے خیالات سے تائب ہوئے۔

(علماء ہند کا شاندار ماضی جدید جلد اول از مولانا سید محمد میاں صفحہ ۲۴۰ کتب خانہ رشیدیہ دہلی)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ جب تیسری بار دہلی میں تشریف لائے تو آپ کی آمد سے ایک ہفتہ قبل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت محمد

رسول اللہ ﷺ دہلی کی جامع مسجد میں تشریف فرما ہیں بے شمار خلقت ہر گوشے سے آپ ﷺ کے دیدار فرحت آثار کے لئے اُمڈی چلی آ رہی ہے۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دست بوسی کی سعادت سے مشرف فرمایا پھر ایک عصا مرحمت کیا اور فرمایا'' تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ جا اور ہر کسی کا حال ہمیں سنا، جس کو ہمارے یہاں حاضر ہونے کی اجازت ملے اسے اندر آنے دے''۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تعمیل کی اور ہزار ہا بندگان خدا نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہو کر تعبیر دریافت کرنے حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لائے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سبحان اللہ یوسف وقت مجھ سے تعبیر پوچھتا ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر میں آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہوں۔

شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ سید حسن رسول نما رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی توجہ اس علاقہ دیار میں ہدایت خلق کی طرف بہت کم ہو گئی ہے۔ اب اس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے یا آپ کے کسی مرید رشید کے ذریعہ وہ سلسلہ پھر شروع ہو جائے گا۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے خیال میں بھی یہی تعبیر آئی تھی۔ جب سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلی پہنچے تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یقین ہو گیا کہ جس سلسلۂ ہدایت کے اجراء کی بشارت خواب میں دی گئی تھی وہ خدا چاہے تو سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے سے جاری ہوگا اور یہی ہوا کہ علم و فضل کے ستون مولانا عبدالحیٔ، محمد اسماعیل شہید اور شاہ اسحاق محدث دہلوی رحمہم اللہ جیسے بزرگوں نے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور بہ کثرت دوسرے لوگ مرید ہوئے۔

(سوانح حیات سید احمد شہید از مولانا غلام رسول صاحب مہر صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۴) (سیرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۸ تا ۹ ے)

ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ

☆...... فخر المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرید نے عرض کیا کہ تین دن گزرے میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو حضرت کی صورت میں دیکھا گویا کہ مجھ کو توجہ دے رہے ہیں۔ میں نہایت مسرور ہوا۔ اس وقت سے میرا دل سبک اور ہلکا ہو گیا اور دل میں اس شکل و صورت کی محبت بہت کچھ اثر کئے ہوئے ہے۔ ایک مرید نے عرض کیا کہ اگر رسول پاک

(صلی اللہ علیہ وسلم) کو دوسرے آدمی کی شکل میں دیکھا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس میں مختلف آرا ہیں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس صورت میں دیکھے حضرت رسول اللہ ﷺ کا جمال با کمال حقیقت میں دیکھنا ہے اور اگر دوسری صورت میں یعنی سیاہ رنگ وغیرہ میں دیکھا تو تعبیر کا محتاج ہے مگر اول صورت میں نہیں۔ راجح مذہب یہی ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو سیاہ دیکھا۔ اس کے مرشد نے کہا کہ تیرے دین و ایمان میں کچھ خلل ہے اور محدثین کے نزدیک حدیث ''من رأنی'' میں داخل نہیں ہوا۔

(تذکرہ عزیزیہ صفحہ ۵۳)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۵۹ھ میں پیدا ہوئے اور والد بزرگوار اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر بعمر ۱۷ برس ان کے جانشین مقرر ہوئے اور ۶۰ سال درس دیا اور علم حدیث جسے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے از سر نو ہندوستان میں رائج کیا تھا اس کا فیض ملک میں عام کیا۔ آپ کا حافظہ بہت زبردست تھا۔ ایک سو پچاس علوم کا مطالعہ کیا تھا۔ معلومات بجد وسیع تھی۔ حافظ قرآن و حافظ حدیث ہونے کے علاوہ تین لاکھ اشعار یاد تھے عربی، فارسی اور بھاشا کے۔

تعبیر خواب اور حاضر جوابی میں آپ کا جواب نہ تھا تفسیر عزیزی، تحفہ اثناعشریہ اور دیگر کئی کتب کے مصنف ہیں۔ نہایت حلیم الطبع اور مرنجان مرنج قسم کے عالم تھے۔ سراج الہند، طاؤس العلماء حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۸۰ برس کی عمر پا کر ۱۲۳۹ھ میں دہلی میں وصال فرمایا اور اپنے بزرگوں کے قبرستان میں والد بزرگوار کے پہلو میں دفن ہوئے۔ چھوٹے بھائی شاہ رفیع الدین ۱۱۶۳ھ۔ ۱۷۴۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۲۳۳ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا قرآن پاک کا تحت اللفظ ترجمہ مقبول انام ہے۔ تیسرے بھائی شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۶۷ھ ۱۷۵۳ء میں پیدا ہوئے اور بعمر ۶۳ برس ۱۸۱۵ء ۱۲۳۰ھ میں وصال فرمایا۔ آپ نے قرآن پاک کا بامحاورہ ترجمہ کیا جس کا تاریخی نام ''موضح القرآن'' ہے اور جواب تک بے حد مقبول ہے۔ پوری زندگی مسجد میں معتکف رہے۔

چوتھے اور سب سے چھوٹے بھائی شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے والد تھے اور چاروں بھائیوں میں سے سب سے پہلے انتقال کر چکے تھے۔ اس کے بعد تیسرے، پھر دوسرے اور سب سے آخر میں سب سے بڑے بھائی شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ نقلی علوم کی تعلیم سید العلماء شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد تھی۔ عقلی مسائل کی تحقیق شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کرتے تھے اور کشفی مسائل میں شاہ عبدالقادر رحمۃ

اللہ علیہ بے حد ممتاز تھے۔ اس طرح علم کے تینوں ذرائع یعنی عقل، نقل اور کشف کی مدد سے تینوں بھائی ایک جامع سوسائٹی کو وجود میں لانے کی سعی فرماتے رہے اور آئمہ الانقلاب ثابت ہوئے۔

شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "دار الثمین فی مبشرات النبی الامین،، کی پندرھویں حدیث کے ضمن میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک کا یوں ذکر فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہوا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے میرا حال دریافت فرمایا اور صحت و تندرستی کی بشارت فرمائی اور مجھ سے وضو کے لئے پانی طلب کیا، وضو کے بعد ریش مبارک میں کنگھی فرمائی اور کنگھی سے نکلے ہوئے دو بال مجھے عطا فرمائے۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو بالکل تندرست تھا اور وہ دونوں موئے مبارک میرے ہاتھ میں موجود تھے۔ چنانچہ والد بزرگوار نے ایک مجھے مرحمت فرمایا جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔

ان موئے مبارک کے خواص میں سے تین کا ذکر کیا جاتا ہے:

(۱) یہ آپس میں جڑے رکھے رہتے تھے جو ہی درود شریف پڑھا جاتا یہ دونوں الگ الگ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے اور درود شریف ختم ہوتے ہی پھر اصلی حالت اختیار کر لیتے تھے۔

(۲) ایک مرتبہ تین منکرین نے امتحان چاہا اور ان موئے مبارک کو دھوپ میں لے گئے، غیب سے فوراً بادل کا ایک ٹکڑا ظاہر ہوا جس نے ان موئے مبارک پر سایہ کر لیا حالانکہ اس وقت چلچلاتی دھوپ پڑ رہی تھی۔ ان میں سے ایک تائب ہو گیا، جب دوسری اور تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو باقی دو بھی تائب ہو گئے۔

(۳) ایک مرتبہ کئی لوگ زیارت کے لئے جمع ہو گئے۔ شاہ صاحب نے ہر چند کوشش کی مگر تالا نہ کھلا، اس پر شاہ صاحب نے مراقبہ کیا تو پتہ چلا کہ ان میں ایک شخص جنبی ہے۔ شاہ صاحب نے عیب پوشی کرتے ہوئے سب کو تجدید طہارت کا حکم دیا جنبی کے دل میں چور تھا جوں ہی وہ مجمع میں سے نکل گیا فوراً قفل کھل گیا اور سب نے موئے مبارک کی زیارت کر لی۔

☆...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "حرز ثمین فی مبشرات النبی ﷺ الامین" کے نمبر ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ابتدائے طالب علمی میں مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میں

ہمیشہ روزہ رکھا کروں مگر علماء کے اختلاف کی وجہ سے تردد تھا کہ ایسا کروں یا نہ کروں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے خواب میں مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی۔ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما وغیرہ تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "الھدایا مشترکۃ" میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کردی۔ انہوں نے ایک ٹکڑا توڑلیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "الھدایا مشترکۃ" میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کردی۔ انہوں نے بھی ایک ٹکڑا توڑلیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا "الھدایا مشترکۃ" تو میں نے اس پر عرض کیا کہ اگر یوں ہی "الھدایا مشترکۃ" رہا تو اس طرح یہ روٹی تو یوں ہی تقسیم ہوجائے گی۔ مجھ فقیر کے پاس کیا بچے گا۔ "حرزِثمین" میں شاہ صاحب نے یہ واقعہ اتنا ہی تحریر فرمایا ہے۔ البتہ اپنی دوسری کتاب "انفاس العارفین" میں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ میں نے سوکر اٹھنے کے بعد اس پر غور کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے کہنے پر تو میں نے روٹی ان کے سامنے کردی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر انکار کردیا۔ تو میری سمجھ میں اس کی یہ وجہ آئی کہ میری نسبت نقشبندیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتی ہے اور میرا سلسلہ نسب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اس لئے ان دونوں بزرگوں کے آگے مجھے انکار کی جرأت نہ ہوئی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نہ میرا سلسلہ نسب ہے نہ سلسلہ سلوک اس لئے وہاں بولنے کی جرأت ہوگئی۔

☆...... "شفاء العلیل" ترجمہ "القول الجمیل" میں عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۶ پر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم قدس سرہ سے سنا ہے کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ ﷺ سے بیعت کی۔ حضور سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ نے ان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دست مبارک میں لے لیا اور اسی وجہ سے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیعت لیتے وقت اسی طرح مصافحہ کیا کرتے تھے جیسا کہ خواب میں دیکھا تھا۔ شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا اصل وطن رہتک تھا۔ آپ کی پہلی شادی سونی پت (یوپی، بھارت) میں ہوئی۔ ایک صاحبزادہ صلاح الدین پیدا ہوئے لیکن ان سے نسل نہ چلی۔ دوسری شادی ۶۰ برس کی عمر میں حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت کے مطابق پھلت (ضلع سہانپور، یوپی) میں ایک مرید کے یہاں کی جو "صدیقی" تھے جبکہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود "فاروقی" تھے۔ ان سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ اہل اللہ رحمہما اللہ پیدا ہوئے۔

☆...... حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جب تعلیم دینیات سے فارغ ہوئے تو اپنے پرنانا شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے ہیں فرزند من تاوقتیکہ خواجہ تمہیں نظر قبول سے نہ دیکھیں

اپنی عقیدتمندی کا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ میں نہ دینا پھر اس کے بعد تمہیں اختیار ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت خواجہ خرد رحمۃ اللہ علیہ سے تعبیر دریافت کی۔ آپ نے فرمایا تمہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی بیعت میسر آئے گی۔

چنانچہ آپ شب و روز درود شریف پڑھنے میں مستغرق رہنے لگے۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ آپ درود شریف پڑھ رہے تھے دفعتاً آسمان پر مہتاب جیسا ایک نور چمکا حالانکہ وہ تاریک رات تھی اور چاند طلوع ہونے کا زمانہ نہ تھا۔ غرض کہ وہ نور آہستہ آہستہ زمین پر پھیلنا شروع ہوا اور آناً فاناً میری طرف بڑھنے لگا یہاں تک کہ میری چارپائی اور جسم پر چھا گیا اور میں مکمل طور پر نور میں ڈوب گیا۔ جب تک وہ نور سر سے نیچے رہا بڑے شوق سے درود پڑھتا رہا لیکن جوں ہی سر پر آیا تو فوراً بے ہوش ہو گیا اور مجھے اپنے آپ کی خبر نہ رہی۔ والد بچھونے سے اٹھے۔ ہر چند میری تلاش کی مگر میرا کہیں پتہ نہیں چلا۔ معلوم ہوتا ہے یہ ظاہری وجود بھی مفقود ہو گیا تھا۔ الغرض اسی حالت غیب میں میں آسمانوں کو یکے بعد دیگرے طے کرتا ہوا اوپر پہنچا اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے نفی و اثبات کا طریقہ تلقین فرمایا۔ جب میں ہوش میں آیا تو حالت بدلی ہوئی تھی گویا میں اب تک دوسرے ہی عالم میں تھا۔

(حیات ولی صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۴)

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۵۴ھ، ۱۶۴۴ء میں پیدا ہوئے اور ۱۱۳۱ھ، ۱۷۱۹ء میں بعمر ۷۷ برس دہلی میں وصال فرمایا۔ فاروقی النسل تھے آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے صرف ارادتمند تھے۔ آپ کا سلسلہ نقشبندیہ باقویہ تھا یعنی حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔ قطب وقت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک رضی الدین احمد تھا اور والد بزرگوار کا اسم گرامی قاضی عبدالسلام۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ جولائی ۹۷۲ھ ۱۵۶۴ء کو بخارا میں پیدا ہوئے تھے اور صرف ۴۰ سال کی عمر پا کر ۳۰ نومبر ۱۰۱۲ھ ۱۶۰۳ء کو دہلی میں وصال فرمایا۔ شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ عہد عالمگیری میں دہلی کے مشہور صوفی اور عالم گذرے ہیں۔ فتاویٰ عالم گیری کی تدوین میں آپ کا بھی حصہ ہے، آٹھ سال کی محنت کے بعد دو لاکھ روپیہ کے صرفے سے یہ کتاب اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے تیار کرائی تھی۔ ہندوستان کے حنفی علماء اسے ہدایہ کے بعد بہترین فقہی کتاب کہتے ہیں۔ نیک باپ کی اولاد بھی نیک ہوتی ہے۔ شجر طیبہ سے شاخیں بھی پاک نکلتی ہیں۔ آپ کے مشہور عالم بیٹے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نمایاں خصوصیت ان کی جامعیت ہے یعنی اختلافی مسائل میں آپ ایسا راستہ تلاش کر لیتے ہیں جس پر فریقین متفق ہوں۔ آپ کی سب سے امتیازی خصوصیت ''رگ فاروقیم'' یعنی شدید اسلامی احساس ہے۔

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "دار الثمین فی مبشرات النبی الامین" میں فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رونق بزم جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے اور بعض لوگ آپ کو دیکھ کر مر جاتے تھے مگر آپ ﷺ کو دیکھ کر کسی کی ایسی حالت نہ ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے اور آگر آشکارا ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو حضرت یوسف کو دیکھ کر ہوتا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں اور محبّ کی غیرت کا تقاضا ہوتا ہے کہ اس کے محبوب کو سوائے اس کے اور کوئی نہ دیکھے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے حسن و جمال کو صرف اپنے دیکھنے کے لئے لوگوں کی نظروں سے چھپا رکھا ہے۔ شمس الاسلام، حکیم الامت، امام زماں حضرت اقدس مولانا محمد قاسم صدیقی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دار العلوم دیوبند نے اپنے مشہور قصیدہ بہاریہ میں خوب فرمایا ہے:۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت   نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے جز ستار

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ زنان مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے۔ اگر وہ ہمارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیتیں تو اپنے دلوں کے ٹکڑے کر ڈالتیں:۔

اے زلیخا اس کو نسبت اپنے یوسف سے نہ دے   اس پہ سر کٹتے ہیں دائم اور اُس پر انگلیاں

☆..... حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ "حرز ثمین فی مبشرات النبی الامین" میں نمبر ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان المبارک میں سفر کر رہے تھے۔ نہایت شدید گرمی تھی جس کی وجہ سے بہت زیادہ مشقت اٹھانی پڑی۔ اسی حالت میں اونگھ آ گئی تو میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ آپ ﷺ نے نہایت ہی لذیذ کھانا جس میں چاول، میٹھا، زعفران اور گھی خوب تھا (نہایت لذیذ زردہ) مرحمت فرمایا جس کو میں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی مرحمت فرمایا جس کو میں نے خوب سیر ہو کر پیا جس سے بھوک پیاس جاتی رہی اور جب آنکھ کھلی تو میرے ہاتھوں میں سے زعفران کی خوشبو آ رہی تھی۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا اصل وطن رہتک (یوپی، بھارت) تھا۔ فاروقی النسل تھے۔ ۱۰۵۴ھ مطابق ۱۶۴۴ء میں پیدا ہوئے اور بعمر ۷۷ سال بمقام دہلی ۱۱۳۱ھ مطابق ۱۷۱۹ء میں وصال فرمایا۔ آپ کا سلسلہ نقشبندیہ باقویہ تھا یعنی حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا عہد

عالمگیری میں آپ دہلی کے مشہور صوفی اور عالم گزرے ہیں، پہلی شادی سونی پت (یوپی، بھارت) میں ہوئی۔ ایک صاحبزادے صلاح الدین پیدا ہوئے۔ مگر ان سے نسل نہ چلی۔ دوسری شادی ساٹھ برس کی عمر میں حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت کے مطابق پھلت (ضلع سہارنپور، یوپی، بھارت) میں ایک مرید کے یہاں کی جو صدیقی النسل تھے۔ ان سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ اہل اللہ پیدا ہوئے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی کے بڑے بھائی شیخ ابوالرضاء محمد رحمہما اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی کے بڑے بھائی شیخ ابوالرضاء محمد رحمہما اللہ تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ عنقریب تم کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سعادت بیعت حاصل ہونے والی ہے۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک راستہ پر جا رہا ہوں جہاں کوئی دوسرا آدمی نہیں البتہ گزرنے والوں کے نقش قدم برابر موجود ہیں۔ چنانچہ انہی قدموں کے آثار پر راستہ طے کرنے لگا۔ تھوڑی دور جا کر دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت صبیح و ملیح شخص جن کی صاف و سنہری پیشانی میں ستارہ اقبال چمک رہا ہے۔ راستہ کے عین وسط میں بہ شان و شوکت بیٹھے ہیں۔ میں نے جب ان سے دریافت کیا تو ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا میری طرف چلے آؤ۔ ان کا یہ دل آمیز فقرہ سن کر میں خوش ہوا اور آہستہ آہستہ قدم بڑھایا بعد ازاں فرمایا اے آہستہ رہو میں علی (کرم اللہ وجہہ) ہوں اور حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس غرض سے بھیجا ہے کہ تمہیں آپ ﷺ کی خدمت میں لے جا کر حاضر کروں۔ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہمراہی میں دوڑتا چلا یہاں تک کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ کے نیچے رکھ کر اپنا ہاتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں دے دیا اور فرمایا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ھذا ید ابی الرضاء محمد، حضرت رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت لی۔ اس وقت میرے دل میں خطرہ گذرا کہ کیا آپ ﷺ کے بیعت لینے کا یہی طریقہ ہے یا کوئی اور۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس خطرہ پر مطلع ہو کر فوراً فرمایا کہ تمام اولیاء اللہ کے حق میں اسی طرح وسیلہ بیعت میں ہی ہوتا ہوں۔ اس کے بعد اپنے اشغال و

اذکار اور اسرار کی تلقین سے سرفراز فرمایا اور خطاب وتوجہ سے عزت افزائی فرمائی۔ اس زمانے سے میں ذکر قلبی وہبی میں مشغول ہوا اور تمام اشغال ووظائف مجھ پر نہایت آسان ہوگئے۔
(حیات ولی صفحہ ۳۲۵ تا ۳۲۷)

دو شخصوں کو زیارت نبی ﷺ

☆..... حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لاہور میں دو شخص تھے ایک انتہائی درجہ کا فاضل اور جامع کمالات مگر تمبا کو سے احتراز نہ کرتا تھا۔ دوسرا محض عامی درویش تھا مگر تمبا کو سے محترز تھا۔ ایک رات دونوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، دیکھا کہ عامی درویش آپ ﷺ کی مجلس میں نہایت اطمینان سے بیٹھا ہے مگر فاضل کو مجلس نبوی ﷺ (علی صاحبها صلوٰۃ و سلامًا) میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ملتی۔ اس عامی نے اہل مجلس سے اس کی وجہ دریافت کی، پتہ چلا کہ یہ شخص تمبا کو پیتا ہے اور نزہت بستان دیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ وتمبا کو سے کراہت ہے، اس وجہ سے اس کی شرکت اس مجلس میں پسند نہیں فرماتے۔ صبح عامی درویش اس فاضل کے مکان پر گیا، دیکھا کہ وہ رورہا ہے وجہ رونے کی دریافت کی مجلس میں شرکت کی اجازت نہ ملنا رونے کی وجہ تھی۔ عامی نے کہا میں نے اس کی وجہ دریافت کرلی ہے اور وہ تمبا کو کا پینا ہے۔ فاضل نے وجہ معلوم ہوتے ہی حقہ چور چور کرڈالا اور حقہ کشی وتمبا کو نوشی سے سچی توبہ کرلی۔ آنے والی شب پھر دونوں کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس مرتبہ فاضل سب لوگوں سے آگے آپ ﷺ کے بہت ہی قریب بیٹھا تھا اور آپ ﷺ نہایت مہربانی سے اس کی طرف ملتفت تھے اور عنایات فرمارہے تھے۔ (حیات ولی صفحہ ۳۰۶ تا ۳۰۸)

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆..... حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ ہمارے دوستوں میں ایک عزیز تمبا کو سے احتراز کرتا تھا مگر مہمانوں کے لئے حقہ ونے گھر میں رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اس کے مکان پر تشریف لائے لیکن مکان میں داخل ہونے کے ساتھ ہی نفرت وکراہت کے ساتھ مراجعت فرمائی۔ یہ شخص آپ ﷺ کی یہ نفرت دیکھ کر آپ ﷺ کے پیچھے بھاگا اور وجہ نفرت و کراہت دریافت کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے گھر میں حقہ، نے اور چلم موجود ہے اور

مجھے ان چیزوں سے سخت نفرت ہے۔ (حیات ولی از مولانا حافظ محمد رحیم بخش دہلوی صفحہ ۳۰۸)

حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک چوراہے پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی لاش مبارک بے کفن رکھی ہے لوگ آتے ہیں اور اس سے پاؤں لگاتے ہوئے چلے جاتے ہیں (نعوذ باللہ) شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس خواب سے یہ نتیجہ نکالا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اب اس ملک میں شریعت کی پامالی ہونے والی ہے۔ اس بنا پر آپ ہندوستان سے مکہ شریف ہجرت کر گئے۔ اس خواب میں اسلام حضرت محمد رسول ﷺ کی صورت مبارکہ میں نظر آیا (ملفوظات حصہ چہارم حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۹۶)

شاہ محمد اسحاق کی کنیت ابوسلیمان تھی۔ والد بزرگوار محمد افضل فاروقی لاہور کے رہنے والے تھے۔ آپ مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے اور جانشین تھے۔ ۱۱۹۲ھ میں پیدا ہوئے ۱۲۵۸ھ میں دہلی سے مکہ مکرمہ چلے گئے اور ۷۰ برس کی عمر میں ماہ رجب ۱۲۶۲ھ میں وفات پائی اور جنت المعلیٰ میں ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ ؓ کے مزار مبارک کے قریب دفن ہوئے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

☆ حضرت مولانا حکیم شاہ محمد اختر صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ اگر کسی پر زیادتی ہو جائے تو فوراً ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے میں شرمانا نہیں چاہئے۔ اس کو راضی کر لو ورنہ روز قیامت پچھتانا پڑے گا۔ جو غصہ کا علاج اور تلافی کرے اب ان کا درجہ بھی سن لیجئے۔ میرے مرشد اول حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری قدس سرہ کو ایک شخص پر غصہ آ گیا اور کچھ زیادتی ہوگئی۔ انسان ہی تو ہے چاہے کتنا بڑا ولی اللہ ہو اس سے بھی خطا ہو سکتی ہے۔ وہ شخص بالکل ان پڑھ تھے ہل جوتنے والے جیسے دیہاتوں میں ہوتے ہیں۔ پھولپور (یوپی، بھارت) سے ڈیڑھ میل دور ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ بعد میں حضرت کو خیال ہوا کہ مجھ سے زیادتی ہوگئی۔ اتنا غصہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔ عصر کے بعد حضرت اس سے معافی مانگنے تشریف لے گئے اور کہا تم مجھ کو اللہ کے واسطے معاف کر دو۔ اس نے کہا آپ اتنے بڑے مولانا ہیں اور میں جاہل آدمی ہوں۔ آپ تو میرے

باپ کے برابر ہیں۔ باپ کو تو بیٹے پر حق ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن معلوم ہوگا کون چھوٹا اور بڑا ہے۔ تم جب تک یہ نہ کہو گے کہ میں نے معاف کردیا اس وقت تک میں یہاں سے نہ ہٹوں گا۔ اس نے جب دیکھا کہ مولانا بغیر کہلوائے جائیں گے نہیں تو کہا حضرت آپ کا حکم ہے۔ آپ کا دل خوش کرنے کے لئے کہے دیتا ہوں کہ معاف کردیا ورنہ آپ کا مجھ پر حق ہے۔
حضرت کو اسی رات حضرت سرور عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ دیکھا کہ آپ ﷺ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک کشتی میں تشریف فرما ہیں اور کچھ فاصلہ پر تنہا میں ایک کشتی پر سوار ہوں۔ حضور اقدس ﷺ نے بآواز بلند حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اے علی عبدالغنی کی کشتی کو میری کشتی سے جوڑ دو۔ حضرت نے فرمایا کہ جب میری کشتی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم ﷺ کی کشتی سے جوڑی تو اس کی کھٹ سے جو آواز آئی آج تک اس کا مزہ آرہا ہے۔ کانوں میں اس کی لذت سمائی ہے۔ حضرت شاعر نہ تھے پھر اس مزہ کو شعر میں یوں بیان فرمایا ؎

مضطرب دل کی تسلی کے لئے حکم ہوتا ہے ملا دو ناؤ کو

دیکھئے غصہ کی تلافی وندامت ومعذرت پر کتنا بڑا انعام ملا (علاج الغضب از حضرت مولانا حکیم شاہ محمد اختر صاحب، شعبہ نشر واشاعت خانقاہ امدادیہ اشرفیہ۔ گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی ۴۷، صفحہ ۱۷ تا ۱۸)۔

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے اس حدیث میں "لولاک لما خلقت السموات والارضین" میں ارضین پہلے فرمایا ہے یا سموات پہلے فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ "میں نے پہلے "ارضین" فرمایا تھا، لیکن محدثین سے یہ لفظ مؤخر ہو گیا ہے"۔
(معرفت الٰہیہ مرتبہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب، صفحہ ۴۰، ناشر کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال کراچی)
اس خواب سے بیدار ہونے کے بعد مولانا نے تفسیر کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ زمین کا تودہ آسمان سے پہلے پیدا کیا گیا مگر اس کو آسمان کی تخلیق کے بعد پھیلایا گیا۔
بروز سہ شنبہ بتاریخ ۶ رجب المرجب ۱۳۳۴ھ بعد نماز تہجد حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ سو گئے تو انہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت جامع مسجد جون پور (یوپی، بھارت) میں نصیب ہوئی۔ سامنے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف فرما ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور کچھ ہی اٹھنے پائے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مزاحاً تبسم فرماتے ہوئے پیر

پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لئے اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اس خیال سے سر پکڑ لیا کہ مبادا کسی پتھر سے سر مبارک نہ ٹکرا جائے اور حضور ﷺ نے ان کے دونوں پیروں کو اٹھایا اور آتر (شمال) کی جانب نہایت زور سے لے چلے، جبکہ میں سر مبارک کو نہایت ادب سے گود میں لئے ہوئے چل رہا ہوں، یکا یک ایک دوسرے در کے گوشے میں حضور ﷺ رک گئے تو میں نے اس مہلت کو غنیمت سمجھا، سر مبارک کو خوب خوب بوسہ دیا، سجدہ کی جگہ کو جہاں نشان سجدہ بن جاتا ہے اسے بھی بوسہ دیا اور دل ہی دل میں کہتا ہوں کہ اپنے احباب سے مل کر کہوں گا کہ اب میرا منہ چومنے کے قابل ہو گیا ہے۔

(معرفت الہیہ، صفحہ ۴۴)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا خواب کی تعبیر کے سلسلے میں فرمایا کہ آپ حافظ علوم ولایت ہوں گے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سلسلہ کے منتہی ہیں اور سر میں دماغ ہوتا ہے جو علوم کا خزانہ ہے تو سر کی حفاظت حمل ہے علوم ولایت کا اور پاؤں پکڑ لینا مانعیت ہے، بلکہ وہ رفتار غیر معتاد یعنی مخفی ہے کیونکہ علوم ولایت ناشی ہیں احوال واذواق خاصہ کا اور اظہار آپ کے تحقیق بکا الوبین کی مجموعی حالت آپ کی مانعیت ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ وہ مزید عطا فرمائیں۔

(معرفت الہیہ، صفحہ ۴۵)

☆ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: پھر دیکھتا ہوں کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس مسجد میں اتر کی جانب لیٹے ہوئے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ اس مجمع میں حضور اقدس ﷺ بھی تشریف فرما ہوں گے، تو میں عرض کیا "السلام علیکم یا رسول اللہ" (ﷺ)! تو آپ ﷺ نے جواب دیا وعلیکم السلام۔ میں مصافحہ کرنے کی غرض سے تیز چلا تو دیکھتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ انوار کے ٹکڑوں کے مشکل ہو کر نظر سے غائب ہو گئے۔ الحمد للہ! استقامت عطا ہوتی چلی جاتی ہے۔ (معرفت الہیہ، صفحہ ۴۴ تا ۴۵)

☆ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عریضہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ارسال کیا۔ عریضہ روانہ کر چکے تو مذکورہ بالا خواب کے متعلق سخت اضطراب ہوا اور عجیب عجیب باتیں دل پر گزریں، جب رات ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بذریعہ جناب رسول اللہ ﷺ میری تسلی فرما دی جائے اور اس کی تعبیر سے مشرف فرما دیا جائے تاکہ اضطراب رفع ہو، جب سویا تو یہ چار الفاظ دربار رسول مقبول ﷺ سے اس خواب کی تعبیر میں ارشاد ہوئے: اضمار در اضمار، استتار در استتار، انتہا در انتہا، اختتام در اختتام، پھر مجھے تسلی تام ہو گئی۔

(معرفت الہیہ، صفحہ ۴۶)

تعبیر کے سلسلے میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر لکھ چکا ہوں۔ الحمد للہ کہ خود حضرت رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے اس کی تائید

ہوئی۔ انحصار در انحصار، اور استتار در استتار علوم ولایت سے متعلق ہے، جسے میں نے لکھا تھا کہ یہ علوم مخفی ہیں اور غایت تاکید کے لئے چار الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں اور انتہا در انتہا، اختتام در اختتام علوم نبوۃ سے متعلق ہے۔ قرینہ تقابل سے اس میں اظہار کی قید ملحوظ ہے اور غایت تاکید کے لئے یہاں بھی چار الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں۔ فیض نبوت انتہا درجہ ظاہر ہوگا۔

(ملفوظات حسن العزیز جلد اول کا آخری ضمیمہ، صفحہ ۵۲)

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری نور اللہ مرقدہ، کا سن ولادت ۱۲۹۳ھ ہے۔ آپ اپنے پیر و مرشد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ سے عمر میں ۱۳ سال چھوٹے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ عبدالوہاب تھا اور آپ ضلع اعظم گڑھ کے ایک گاؤں کی بی چھاؤں کے رہنے والے تھے، عمر کا بیشتر حصہ چونکہ قصبہ پھولپور میں گزرا اس لئے پھولپوری مشہور ہوئے، پھولپور گاؤں سے ۱۱ میل کے فاصلے پر ہے اور یہ تمام مقامات یوپی بھارت کے ہیں، اپنے دور کے جید عالم تھے مگر اس قدر سادگی تھی کہ معلوم ہی نہ ہوتے تھے کہ پڑھے لکھے بھی ہیں، کرتے کے بٹن ہمیشہ کھلے رکھتے تھے اور اس کا مسنون ہونا ثابت ہے، ظہر کے وضو سے عشاء کی نماز پڑھنے کا معمول تھا، تلاوت قرآن مجید کا خاص انداز تھا، نو دس آیات کی تلاوت کے بعد زور سے آہ فرماتے اور یا اللہ کہتے، اس آہ اور اللہ میں ایسی کیفیت ہوتی کہ سننے والے کا دل حرکت میں آجاتا تھا، مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد شغف تھا اور نہایت دردناک لحن میں اشعار پڑھتے تھے۔ آپ نے ۸۸ سال عمر پائی۔ فرماتے تھے کہ ۷۰ سال تک مجھے بڑھاپا محسوس نہ ہوا۔ حکیم الامت، مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے بہت حسن ظن تھا۔

(معرفت الہیہ)

☆ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ (اعظم گڑھ کی تحصیل پھولپور، یوپی، بھارت) نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی بارہ مرتبہ زیارت کی ہے۔ ایک مرتبہ زیارت میں مجھ کو آپ ﷺ کی مبارک آنکھوں کے لال لال ڈورے بھی نظر آئے اور میں نے خواب ہی میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یا عبدالغنی نے آج آپ ﷺ کو خوب دیکھ لیا؟ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! آج تو نے مجھے خوب دیکھ لیا۔ (مواعظ حسنہ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۱، ''راہ مغفرت'' از عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲ کراچی ۴۷)

☆...... حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز نے ۱۸۵۷ء/۱۲۷۳ھ میں ہندوستان سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ کو جائے قیام بنایا۔ اکثر حرم اطہر (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما)

میں مستغرق و مراقب رہتے تھے۔ ادباً خائف وترساں روضۂ اطہر (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) سے کچھ فاصلہ پر بیٹھتے اور زائرین کے شوروغل مچانے پر یکدم کانپ اٹھتے اور نہایت آہستہ آواز میں یوں فرماتے: صاحبو! شور نہ کرو، دیکھو حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔ یہیں آپ درس بھی دیتے اور حدیث شریف پڑھاتے تھے۔ آخر جوار رسول اللہ ﷺ میں بتاریخ ۶ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ بعمر ۶۰ سال وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مقبرۂ عثمانی کے متصل مدفون ہوئے۔ شاہ صاحب ۲۵ شعبان المعظم ۱۲۳۵ھ کو مرادآباد (یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے تھے۔ والد بزرگوار کا اسم گرامی شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ نے حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ فرمایا کیونکہ ظاہری و باطنی علم کے لئے دہلی آنا جانا رہتا تھا۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد تھے اور آپ خود حضرت شاہ اسحاق مہاجر مکیؒ کے شاگرد تھے۔

(تذکرۃ الرشید صفحہ ۲۸ تا ۲۹۔ تذکرۃ الخلیل از مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی)

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے ایک سو کے قریب خلفاء تھے۔ وہ سب جید عالم تھے ان ہی میں ایک حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ تھے، جن کی چال تک سے فنائیت ظاہر ہوتی تھی۔ جونپور (یوپی، بھارت) میں حضرت مولانا اصغر میاں رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پڑھاتے تھے۔ صدر مدرس حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جب ڈھابیل (گجرات، کاٹھیاواڑ، بھارت) چلے گئے تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم دیوبند میں حضرت پھولپوری کو صدر مدرس بنانے کی تجویز پیش کی تھی۔ اعظم گڑھ میں قصبہ کے باہر جنگل میں آپ نے ایک مکان بنایا تھا۔ تہجد کے وقت تاروں کی روشنی میں آپ وہاں تلاوت قرآن مجید اور آہ وزاری کرتے تھے۔ گریباں چاک، عجب عاشقانہ انداز ہوتا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فرمایا تھا کہ آپ حامل علوم شریعت اور حامل علوم طریقت ہیں۔

شیخ المشائخ پیر کامل حضرت شیخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... شروع شروع میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ علماء کو بیعت نہ فرماتے تھے، پھر خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ''حاجی صاحب کے مہمان علماء ہیں

اور ان کی مہمانی ہمارے ذمہ ہے"۔ اس سے حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھ لیا کہ میری جماعت کے لوگ علماء زیادہ ہوں گے، چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بیعت ہوئے اور دیکھتے دیکھتے جید علماء کی تعداد جو آپ سے بیعت ہوئے، آٹھ سو کے قریب پہنچ گئی۔ شرف بیعت کے بعد حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم سے کوئی بیعت کی درخواست کرے تو داخل سلسلہ کر لینا۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ مجھ میں اتنی قابلیت کہاں ہے؟ اس پر حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب پیر نے حکم دے دیا تو مرید کو عمل کرنا چاہئے، قابلیت کا معلوم کرنا میرا کام ہے نہ کہ آپ کا۔

(امداد المشتاق، صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۱)

☆...... شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جب دولت حج و زیارت سے مالا مال ہو کر وطن واپس آئے تو مخلوق نے مرید ہونا چاہا۔ مگر آپ نے انکار فرماتے رہے۔ بالآخر خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو مع خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم رونق افروز پایا اور کمال التفات شاہانہ سے عنایت فرمائے گئے۔ (انوار العاشقین صفحہ ۸۵)

☆...... حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ نے فرمایا کہ ظاہر میں اول بیعت میری طریقہ نقشبندیہ میں حضرت نصیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور باطن میں بلا واسطہ خود حضرت نبی آخر الزماں ﷺ سے اس طرح ہوئی کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ ایک بلند جگہ رونق افروز ہیں اور حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ہے اور میں بھی اسی مکان میں مودب کھڑا ہوں۔ حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا۔

(کرامات امدادیہ از حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۴)

☆...... ایک دن حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ نے خواب دیکھا کہ مجلس سرور کائنات ﷺ میں حاضر ہوں۔ غایت رعب سے قدم آگے نہیں بڑھتا کہ ناگاہ آپ کے جد امجد حضرت حافظ بلاقی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں دے دیا۔ اس وقت بعالم ظاہر میاں جیو رحمۃ اللہ علیہ سے کسی طرح کا تعارف نہ تھا، بیان فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو عجیب انتشار حیرت میں مبتلا تھا کہ یارب یہ کون بزرگ ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور مجھ کو ان کے سپرد کر دیا۔ اسی طرح کئی سال گزر گئے کہ ایک دن حضرت مولانا محمد قلندر محدث جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ نے میرا اضطرار دیکھ کر بکمال

شفقت وعنایت فرمایا کہ تم کیوں پریشان ہوتے ہو۔ موضع لوہاری یہاں سے قریب ہے وہاں جاؤ اور حضرت میاں جیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرو۔ شاید مقصود دلی حاصل ہو اور حیض بیض سے نجات پاؤ۔ پس لوہاری کی راہ لی۔ شدت سفر سے پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔ آخر آستانہ شریف پر حاضر ہوا اور جیسے ہی دور سے جمال باکمال ملاحظہ کیا تو وہی صورت تھی جو خواب میں دیکھی تھی۔ محو خود رفتگی ہو گیا اور افتاں وخیزاں خدمت میں پہنچ کر قدموں پر گر پڑا۔ حضرت میاں جیو رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سر کو اٹھایا اور اپنے سینۂ نور گنجینہ سے لگا لیا اور بکمال رحمت وعنایت فرمایا کہ تم کو اپنے خواب پر کامل وثوق ویقین ہے۔ یہ پہلی کرامت تھی جس کا آپ سے اظہار ہوا۔ دل بکمال استحکام آپ کی جانب مائل ہو گیا۔ ایک مدت تک خدمت بابرکت میں حلقہ نشین رہا اور تکمیل سلوک سلاسل اربعہ نمودہ اور طریق چشتیہ صابریہ خصوصاً کیا اور خرقہ خلافت ونامہ اجازت خاصہ وعامہ سے مشرف ہوا۔ بعد عطائے خلافت حضرت میاں جیو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تسخیر یا کیمیا جس کی رغبت ہو وہ تم کو بخش دوں۔ آپ یہ سن کر رونے لگے اور عرض کیا کہ دنیا کے واسطے آپ کا دامن نہیں پکڑا۔ اللہ کو چاہتا ہوں۔ وہی مجھ کو بس ہے۔ حضرت میاں جیو رحمۃ اللہ علیہ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے اور آپ کو بغل گیر فرما کر توجہ تمام کی داد دی اور پھر دعا دے کر رخصت کیا۔ (انوار حنفیہ)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''کرامات امدادیہ'' سے یوں نقل کرتے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ مجلس حضرت رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں اور غایت رعب سے قدم آگے نہیں بڑھتا کہ ناگاہ میرے جد امجد حاجی حافظ بلاقی قدس سرہ تشریف لاتے ہیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں دے دیتے ہیں اور آپ میرا ہاتھ حوالہ حضرت میانجی الخ (انوار العاشقین صفحہ ۸۴)
(سوانح قاسمی جلد اول از مناظر اسلام سلطان القلم حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی قدس سرہ، صفحہ ۸۴تا۸۵)

☆ حضرت حاجی امداد اللہ فاروقی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ صفر المظفر بروز دوشنبہ ۱۲۳۳ھ میں بمقام نانوتہ (ضلع سہارنپور، یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام امداد حسین تھا جسے حضرت مولانا شاہ اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بدل کر امداد اللہ کر دیا تھا۔ تاریخی نام ظفر احمد تھا اور والد کا نام حافظ محمد امین تھا۔ آپ نے ۱۲۷۶ھ میں ہجرت فرمائی اور بروز چہار شنبہ ۱۲ جمادی الآخر ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۹ء بوقت صبح واصل بحق ہوئے اور جنت المعلیٰ کے عظیم قبرستان واقع مکہ مکرمہ میں دفن کئے گئے۔ آپ بہت بڑے عارف، شریعت وطریقت کے جامع

اور اعلاء کلمۃ الحق کے لئے جہاد کرنے والے تھے۔ بے شمار اہل فن نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ آپ نے ۱۲۶۰ھ میں ہمارے کائنات ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں ''تم ہمارے پاس آؤ'' یہ خواب دیکھ کر دل میں جوش پیدا ہوا اور خواہش زیارت مدینہ شریف دل میں زیادہ ہوئی۔ یہاں تک کہ بافقر زاد راہ آپ نے عزم مدینہ منورہ کر لیا اور پاپیادہ چل کھڑے ہوئے۔ ابھی ایک منزل طے ہوئی تھی کہ آپ کے بھائیوں کو خبر ہوئی۔ انہوں نے کچھ زاد راہ پیش کیا جسے آپ نے بخوشی قبول کر لیا اور روانہ ہوئے یہاں تک کہ ۵ ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ بندرگاہ لیس (متصل جدہ) پر جہاز سے اترے اور براہ راست میدان عرفات تشریف لے گئے اور بعد ادائے حج ادا کرنے کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائے۔

(انوار العاشقین صفحہ ۸۲) (سوانح حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ از مولانا عبدالصمد صاحب ازرحمانی)۔

☆ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی بھاوج کا حسن اخلاق اور خدمت بہت اونچا تھا۔ آپ کے مہمانوں کا کھانا خود پکاتی تھیں اور کسی مہمان کے ناوقت آنے سے کبھی ان تنگ نہ ہوتی تھیں۔ ایک روز حاجی صاحب نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ ''اٹھو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء ہیں۔ اس کے مہمانوں کا کھانا میں خود پکاؤں گا''۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم المرتبت علماء و دیگر سات آٹھ سو جید علماء حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مرید تھے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خواب کی تعبیر میں یہ بھی فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اعلیٰ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جملہ متوسلین (بلاتوسط ہوں یا بتوسط) سوء خاتمہ سے محفوظ اور ہمیشہ اتباع شریعت کے زیور سے آراستہ رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور ادنیٰ سے ادنیٰ کا بھی خاتمہ برا نہ ہوگا۔ اس خواب کے بعد بے شمار علماء وغیرہ آپ کے مرید ہوئے (انوار العاشقین صفحہ ۸۲) (تذکرۃ الرشید از محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ ص ۴۶)

☆ شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوۃ وسلاما) کے اس خاص حصے میں جسے ریاض الجنت کہتے ہیں میں مراقب تھا۔ مراقبہ میں مجھ پر منکشف ہوا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اپنی قبر اطہر (علی صاحبہا صلوۃ وسلاما) سے بصورت میاں جیو قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ نکلے۔ عمامہ لپٹا ہوا اور تر یعنی بھیگا ہوا دست مبارک میں تھا۔ اس کو نہایت شفقت سے میرے سر پر رکھ دیا اور کچھ فرمائے بغیر واپس تشریف لے گئے۔

(کرامات امدادیہ از حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۰) (امداد العاشقین صفحہ ۸۴ تا ۸۵)

☆ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وہ جب جوار پاک شہ لولاک (ﷺ) میں پہنچے تو شرف جواب صلوٰۃ وسلام حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوئے۔ (امداد المشتاق، صفحہ ١٢)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک شکی طبیعت کا آدمی کسی بزرگ سے بیعت ہونا چاہتا تھا۔ وہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ وضو کر رہے تھے۔ آپ نے قصداً سر کا مسح ہاتھ کی ہتھیلیوں کی بجائے ہاتھوں کی الٹی جانب سے کیا۔ یہ دیکھ کر اس نے کہا آپ کو تو مسح تک کرنا نہیں آتا۔ اس پر حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مسح کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ آپ کسی بھی کتاب میں جا کر دیکھ لیں۔ اب اس نے جو کتاب کھول کر دیکھی تو وہاں مسح کرنے کا یہی طریقہ تحریر پایا۔ سخت مذبذب ہوا۔ رات اسے حضور انور ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو جا کر حاجی صاحب سے بیعت ہو۔ صبح وہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہوا۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پھر اسے بیعت کر لیا۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کاملین میں سے تھے۔ یہاں ان کے تصرف کی ہلکی سی جھلک دیکھی جا سکتی ہے)۔

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆ مصنف ''انوار العارفین'' عاشق رسول ﷺ نور المشائخ حضرت مولانا قاسم نانوتوی قدس سرہ سے نقل کرتے ہیں کہ مولانا نے فرمایا کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا جبہ شریف جو جلال آباد میں ہے پہنے ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لباس شریعت وآداب طریقت سے آراستہ وپیراستہ ہیں۔

(انوار العاشقین از مولوی مشتاق احمد انبیٹھوی صابری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ٨٣ تا ٨٤)

ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ

☆..... مولوی غلام حسین جس نے مکہ معظمہ میں خواب دیکھا کہ ایک مجمع میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید کہہ رہا ہے کہ حضرت خاتم المرسلین ﷺ فرماتے ہیں کہ ''حاجی صاحب دیگر اولیاء پر سبقت لے گئے''۔ جب حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا عجب معاملہ ہے کہ تم لوگ کیا کیا دیکھتے ہو اور مجھ پر کیا کیا اعتقاد کرتے ہو؟ حالانکہ

مجھ میں کچھ بھی کمال نہیں ہے، صرف اللہ کی ستاری ہے جس نے میرے عیوب چھپا رکھے ہیں، امید ہے اسی طرح عاقبت میں بھی اپنے فضل و کرم سے میرے جرائم کو ظاہر نہ کرے گا۔ بطور تحدیث نعمت اس خواب کا تذکرہ کئی مرتبہ آپ نے فرمایا۔ (امداد المشتاق صفحہ ۱۲۲)

رام پور کے رئیس رضا خان کو زیارت نبی ﷺ

☆ ... رام پور (یوپی، بھارت) کے رئیس محمد رضا خان اور مفتی عبدالقادر حج کے لئے آئے اور بیان کیا کہ ہم نے حج و زیارت روضہ مطہرہ کا قصد کیا تو رام پور کے بہت سے لوگ تیار ہو گئے مگر حجاز سے معلوم ہوا کہ حجاز میں سخت قحط اور بہت لوٹ مار ہو رہی ہے۔ یہ سن کر ہم نے ارادہ ملتوی کر دیا۔ رات محمد رضا خان نے خواب دیکھا کہ ایک مجمع میں حضور ختم المرسلین ﷺ تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں کہ حاجی امداد اللہ اور باقی باللہ سے ہو کر رام پور کا قافلہ روانہ کر دیں اور آپ (حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) وہاں اسی ہیئت میں جیسا کہ میں اس وقت آپ کو دیکھ رہا ہوں، موجود ہیں اور ہاتھ میں ایک عصا جو اس عصا کے مشابہ ہے، لئے ہوئے لوگوں کو گھروں سے نکال رہے ہیں۔ دوسری رات پھر یہی خواب دیکھا، تب ہم حج کے لئے روانہ ہوئے اور بخیر و عافیت حاضر خدمت ہوئے۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگ کیا کیا دیکھ رہے ہیں اور یہاں خبر بھی نہیں۔ (امداد المشتاق مصنف حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۱۳۷ تا ۱۳۸، مکتبہ اسلامیہ، بلال گنج، لاہور)

حضرت مولانا سید محمد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆ ... مولانا مفتی الٰہی بخش نشاط رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۶۲ھ میں پیدا ہوئے اور بعمر ۸۲ سال ۱۵ جمادی الثانی ۱۲۴۵ھ میں وصال فرمایا۔ بمقام کاندھلہ (ضلع مظفر نگر، یوپی، بھارت) اصل وطن جھنجھانہ (ضلع مظفر نگر) تھا جہاں سے کاندھلہ آبسے تھے۔ آپ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تین عزیز ترین اور قابل ترین شاگردوں میں سے ایک تھے۔ یوں تو کاندھلہ میں بے شمار عظیم المرتبت انسان پیدا ہوئے مگر مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جواب نہیں۔ آپ ہر فن میں کامل تھے۔ مولانا حکیم محمد اشرف، مولانا مفتی الٰہی بخش، مولانا محمد مظفر حسین، مولانا محمد الیاس (بانی تبلیغی جماعت)، مولانا محمد یوسف (تبلیغی جماعت)، مولانا احتشام الحسن (تبلیغی جماعت)، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی، شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی اور مولانا محمد مالک (جامعہ اشرفیہ، لاہور) رحمہم اللہ وغیرہ یہ سب ایک ہی صدیقی خاندان کے بزرگ ہیں اور ایک درویش کی دعا کے مطابق معلوم ہوتا ہے اس خاندان میں قیامت تک جید علماء حق پیدا ہوتے

رہیں گے۔اس خاندان کی خواتین بھی دینی علوم کی ماہر و تہجد گزار ہیں۔اس خاندان کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ خاندانی معاملات میں کبھی کچہری عدالت کی نوبت نہیں آتی۔

حضرت مولانا سید محمد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ساکن جلال آباد (ضلع مظفرنگر) جامع علوم ظاہری و باطنی حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاگرد اور خلیفہ ہوئے ہیں۔آپ بحالت بیداری حضور سید الوجود ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے تھے۔آپ کی صاحبزادی کا عقد تھا۔تاریخ مقرر ہو چکی تھی تاریخ سے چند روز قبل حضرت رسول اعظم واکبر ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔آپ ﷺ نے فرمایا ''ہمارے پاس آؤ'' یہ خواب دیکھتے ہی نکاح کا ولی دوسرے شخص کو مقرر کیا اور خود مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔۱۲۶۰ھ میں وصال فرمایا۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بھی اکثر کاندھلہ آتے تو پاس ادب سے برہنہ پا رہتے۔ وہاں آ کر سیدھے قبرستان جاتے اور دیر تک مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر مراقب رہنے کے بعد قصبے میں آ کر متعلقین سے ملاقات کرتے۔بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ جب بھی کاندھلہ تشریف لاتے تو اس قبرستان میں ضرور جاتے اور فرماتے اس قبرستان کے بزرگ اب بھی مخلوق خدا کی وہ خدمت انجام دے رہے ہیں جو موجودہ زندہ بزرگوں سے بھی نہیں ہو رہی۔

حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ تھے۔تمام کمالات ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کئے تھے۔طب میں بے نظیر اور تمام علوم میں ممتاز تھے،نظم و نثر خوب لکھتے تھے،خصوصی شغف حمد و نعت سے تھا۔۱۲۶۹ھ میں وصال فرمایا۔آپ کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹے مولانا نورالحسن تھے۔ایک روز عالم محویت میں گھر کے باہر دروازے پر نعت پڑھ رہے تھے۔دروازے کے سامنے مسجد میں حضرت مولانا سید محمد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے۔وہ مسجد سے آئے اور باادب دروازے کے چبوترہ پر کھڑے ہو گئے۔ مولانا ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کو جب ان کی آمد کا علم ہوا تو خاموش ہو گئے۔تھوڑی دیر بعد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں لوٹ گئے۔مولانا نے پھر وہی نعت شروع کر دی۔شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پھر دروازہ کے باہر آ کر مؤدب کھڑے ہو گئے۔چند بار جب اسی طرح ہوا تو مولانا نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تشریف لانے اور باادب کھڑے ہونے کا سبب دریافت کیا۔شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم جب نعت پڑھنی شروع کرتے ہو تو میں حضرت محبوب رب العالمین ﷺ کو دروازہ کے پاس جلوہ افروز دیکھتا ہوں۔اس لئے بارگاہ نبوی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں دست بستہ آ کھڑا ہو جاتا ہوں۔

(حالات مشائخ کاندھلہ از مولانا احتشام الحسن کاندھلوی مجذوب عورت صفحہ ۱۳۶)

☆......حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ ان کے استاد حضرت مولانا قلندر

صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو جلال آباد میں رہتے تھے وہ صاحب حضوری تھے یعنی ان کو روزانہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوتی تھی گو اللہ تعالیٰ کے بندے بعض ایسے بھی ہوئے ہیں جن کو آپ ﷺ کی زیارت بیداری میں بھی ہوتی رہی ہے لیکن خواب میں زیارت کرنے والے زیادہ ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ شریف جا رہے تھے تو کسی غلطی پر اپنے جمال کو جو ایک نوجوان شخص تھا تھپڑ مار دیا بس اسی روز سے زیارت بند ہوگئی۔ انہیں اس کا بڑا غم ہوا، اس غم کو وہی جانتا ہے جس کو کچھ ملا ہو اور پھر لے لیا جائے جس کو کچھ ملا ہی نہ ہو وہ کیا جانے۔ اسی غم میں مدینہ طیبہ پہنچے وہاں کے مشائخ سے رجوع کیا مگر سب نے کہا ہمارے قابو سے باہر ہے۔ البتہ ایک مجذوب عورت کبھی کبھی روضہ اطہر (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلام) کی زیارت کے لئے آتی ہے وہ برابر ٹکٹکی لگائے دیکھتی رہتی ہے وہ کبھی آئے اور توجہ کرے تو انشاء اللہ پھر زیارت نصیب ہونے لگے گی۔ وہ اس مجذوبہ کے منتظر رہے ایک دن وہ بی بی آئیں ان سے انہوں نے عرض کیا تو انہیں ایک جوش آیا اور اسی جوش میں انہوں نے روضہ اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہا "شف یعنی دیکھ"۔ انہوں نے جو اس وقت نظر کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ جاگتے میں آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور اس کے بعد وہی کیفیت حضوری کی جو جاتی رہی تھی پھر حاصل ہوگئی گو تھپڑ مارنے کے بعد مولانا نے اس سے معافی مانگ لی تھی اور اس نے معاف بھی کر دیا تھا لیکن پھر بھی اس حرکت کا یہ وبال ہوا۔ تحقیق پر معلوم ہوا کہ وہ لڑکا سیدزادہ تھا۔ (ملفوظات ہفتم مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۵۹ تا ۲۹۰)

حضرت مولانا سید وارث حسن شاہ کوڑہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا الحاج سید وارث حسن شاہ کوڑہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور ۱۲۸۲ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد سلطان التمش کے زمانہ میں بغرض جہاد عرب سے ہندوستان آئے تھے۔ سلطنت دہلی میں جب ضعف آیا تو اجداد فتح پور آ بسے۔ ان ہی میں حضرت مخدوم سالار بدھؒ تھے جو بعد تکمیل علوم شریعت جونپور سے وطن واپس جا رہے تھے۔ ہمراہ سات سو شاگرد اور مرید تھے کہ راہ میں راجہ ارگل جو سخت متعصب ہندو تھا تیس ہزار فوج کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ راجہ مارا گیا اور اس کا بیٹا آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا، اس کا نام بجلی خان رکھا گیا، رات آپ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تم کہیں نہ جاؤ، اس جنگل کو صاف کر کے یہیں قیام کرو کئی صدیوں تک تمہاری اولاد احفاد سے لوگوں کو دین کا فائدہ پہنچے گا اور بڑے بڑے اولیاء خدا تمہاری اولاد احفاد میں پیدا ہوں گے"۔ اس جنگل میں گھاس کوڑہ بہت تھا پس لوگوں نے اس کا نام "کوڑہ"

رکھ دیا جونہایت آباد اور بارونق شہر بن گیا۔ ایام شہزادگی میں شاہ جہان اس خاندان میں مرید ہوا اور اس نے گوڑہ شریف سے متصل شاہ جہان آباد آباد کیا جو بعد میں جہان آباد (دہلی کا پرانا نام) کے نام سے مشہور ہوا۔ اسی تعلق کی بنا پر گوڑہ شریف کو گوڑہ جہان آباد کہتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بشارت کی برکت سے گوڑہ شریف کے اس محلہ میں جسے میاں ٹولہ کہتے ہیں اور جہاں حضرت اقدس کی خانقاہ اور مسجد ہے ۲۲ مسجدیں اور ۲۲ خانقاہیں ہیں۔ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے بھائی شجاع سے مقابلہ کرنے یہاں سے گزرا تو ادباً سواری سے اتر گیا۔ اس قصبہ کے ۶۰۰ علماء بادشاہ کے استقبال کو آئے۔ بادشاہ کو جب معلوم ہوا کہ یہ تمام علما ایک ہی خاندان کے افراد ہیں اور حضرت مخدوم بدعد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں تو نہایت متعجب ہوا۔ ان بزرگوں کی دعا سے صرف دو ہزار سپاہ کی فوج سے شجاع کی کثیر فوج پر غالب آیا اور واپسی پر دو ہفتہ یہاں قیام کیا اور گوڑہ شریف جو دار الفضلاء مشہور تھا دار الاولیاء کہلانے لگا۔ (بحوالہ شمامۃ العنبر)

حضرت محبّ الدین (خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مکہ مکرمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت محب الدین تھے۔ تیس سال سے برابر پیدل حج کرتے تھے۔ باوجود انتہائی نحیف ہونے کے مدینہ منورہ بھی پیدل ہی حاضر ہوتے تھے۔ آخری مرتبہ جب چلنے سے معذور ہو گئے تو سواری پر حاضر ہوئے اور بیان فرمایا کہ میرا اس سال حاضری کا ارادہ نہ تھا۔ اس سے پہلے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "محب الدین ہمارے پاس نہ آؤ گے" عرض کیا گھٹنوں میں دم نہیں رہا، کرایہ بھیج دیجئے اور بلوا لیجئے، علی الصبح ایک شخص آیا اور کہا میں نے آپ کے لئے سواری کا انتظام کرلیا ہے آپ میرے ساتھ مدینہ طیبہ چلئے چنانچہ سواری پر ان کے ہمراہ مدینہ طیبہ گئے اور چند ماہ کے قیام کے بعد مکہ مکرمہ واپس ہوئے اور اسی سال وصال فرمایا۔ (تجلیات کعبہ از مولانا محمد احتشام الحسن کاندھلوی صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۲ کتب خانہ انجمن ترقی اردو جامع مسجد دہلی نمبر ۶) (معارف الاسماء شرح اسماء الحسنیٰ از قاضی سید محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۵۵)

حضرت مولانا شفیع الدین نگینوی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا شفیع الدین نگینوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ ۴۵ سال مکہ مکرمہ میں قیام رہا، اس اثنا میں روزانہ خواہ سردی، گرمی،

بارش، دھوپ ہوتی، حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جاتے اور باقی اوقات میں کعبہ مبارکہ پر نظر جمائے رکھتے، بیٹھے بیٹھے سوتے اور جاگتے، تاکہ کہیں نظر کعبہ شریف سے ہٹ نہ جائے اس وجہ سے پیر ماؤف ہوگئے تو اپنے مکان کی کھڑکی سے کعبہ مبارکہ کو دیکھا کرتے تھے، اس دوران صرف ایک بار مدینہ منورہ گئے اور اس مرتبہ بھی ایسی دیر ہوئی کہ مکہ مکرمہ پہنچنا مشکل ہوگیا، حضور اقدس ﷺ نے خواب میں تسلی دی اور مکہ مکرمہ پہنچنے کا غیب سے سامان ہوگیا (حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء از ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمن (صفحہ ۱۶۹ تا ۱۷۰) مجلس نشریات اسلام، کراچی)

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین دیوبندی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ مہتمم ثانی مرکز اہل سُنّت دارالعلوم دیوبند

☆ ... دارالعلوم دیوبند (دیوبند اسلامک یونیورسٹی یوپی، بھارت) کی ابتدائی عمارت نودرہ کی بنیاد حضرت سید دو عالم ﷺ کے ارشاد عالی اور نشان زدہ خطوط پر رکھی گئی ہے۔ جب طلباء اور اساتذہ کی تعداد زیادہ ہوگئی تو بزمانہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے چند کمرے بنانے کے لئے کچے نشانات لگادیئے مگر کام شروع ہونے سے پہلے حضرت رسول اللہ ﷺ نے خواب میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ ''جو خطوط میں نے کھینچے ہیں ان پر عمارت بنائی جائے''۔ علی الصبح جب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس جگہ تشریف لے گئے تو واقعی نشانات جدیدہ موجود تھے۔ ان ہی پر ۱۲۹۳ھ بمطابق ۱۸۷۷ء میں وہ عمارت تیار ہوئی جو نو دروازوں کی وجہ سے نودرہ کے نام سے مشہور ہے اور آج بھی دارالعلوم دیوبند کے ترانے میں موجود ہے:

یہ علم و عمل کا گہوارہ تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں اک شعلہ ہے ہر سرو یہاں مینارہ ہے
خود ساقی کوثر ﷺ نے رکھی میخانے کی بنیاد یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے دیوانوں کی روداد یہاں

(رحمت کائنات صفحہ ۳۴۵ تا ۳۴۶)

☆ ... آپ ﷺ نے عصائے مبارک سے خواب میں بنیاد کا نیا نشان لگادیا تاکہ مدرسہ کا صحن وسیع رہے۔ صبح باقاعدہ نشان موجود تھا۔

مدرسہ دارالعلوم دیوبند (بھارت) ایک الہامی مدرسہ ہے۔ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو اس ادارے کا آغاز کیا گیا۔ زمین مل جانے کے بعد عمارت مدرسہ کے لئے بنیاد رکھ دی گئی۔ جب وقت آیا کہ اسے بھرا جائے اور اس پر عمارت تعمیر کی جائے تو مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ مہتمم ثانی دارالعلوم دیوبند نے خواب دیکھا کہ اس زمین پر نبی آخرالزماں ﷺ تشریف فرما ہیں۔ ہاتھ میں عصا ہے، آپ ﷺ نے مولانا سے فرمایا ''شمالی جانب جو بنیاد کھودی گئی ہے اس سے صحن مدرسہ چھوٹا اور تنگ رہے گا اور آپ ﷺ نے عصائے مبارک سے دس بیس گز شمال کی جانب ہٹ کر نشان لگایا کہ بنیاد یہاں ہونی چاہئے تاکہ مدرسہ کا صحن وسیع رہے (جہاں تک اب صحن کی لمبائی ہے) خواب دیکھنے کے بعد مولانا علی الصبح بنیادوں کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا لگایا ہوا نشان بدستور موجود پایا اسی نشان پر بنیاد رکھوائی اور مدرسہ کی تعمیر شروع ہوئی۔ (الہامی مدرسہ از حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند، یہ مضمون ماہنامہ ''الرشید'' لاہور کے دارالعلوم دیوبند نمبر فروری، مارچ ۱۹۷۶ء جلد نمبر ۴، شمارہ نمبر ۳،۲ صفحہ ۱۳۸ تا ۱۳۹ پر موجود ہے)

شاعر انقلاب علامہ انور صابری نے اپنے ان اشعار میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

خواب میں جس کے مبشر تھے شفیع دو جہاں ﷺ	''نودرہ'' اس خواب ماضی کی حسیں تعبیر ہے
اس کے دامن سے ابلتے ہیں وہ چشمے فیض کے	جن کا حاصل زندگی کی آخری تفسیر ہے

''اشرف عمارات'' ۱۲۹۳ھ م ۱۸۷۷ء اس کی تعمیر کا مادہ تاریخ ہے، اس عمارت کی دو درجے ہیں اور ہر ایک درجے میں نو نو دروازے ہیں۔ اس لئے یہ عمارت ''نودرہ'' کے نام سے موسوم ہے۔

☆ حضرت مولانا رفیع الدین دیوبندی قدس سرہ مہتمم ثانی دارالعلوم دیوبند ایک دن دارالعلوم دیوبند کے صحن میں کھڑے تھے کہ دورۂ حدیث کا ایک طالب علم مطبخ سے کھانا لیکر آیا اور شوربے کا پیالہ مولانا کے سامنے زمین پر دے مارا اور نہایت گستاخانہ انداز میں کہا یہ ہے آپ کا اہتمام و انتظام کہ شوربے میں نہ مصالحہ ہے نہ گھی اور بھی سخت سست الفاظ کہے۔ اس گستاخی پر طلبا جوش میں آ گئے مگر مولانا پوری متانت کے ساتھ خاموش رہے اور گستاخ طالب علم پر تین مرتبہ سر سے پیر تک نگاہ ڈالی، جب وہ چلا گیا تو آپ نے طلباء سے فرمایا کہ کیا یہ مدرسہ دیوبند کا طالب علم ہے؟ طلباء نے اثبات میں جواب دیا آپ نے اس پر فرمایا نہیں یہ مدرسہ کا طالب علم نہیں ہے۔ تحقیق پر ثابت ہوا کہ وہ مدرسہ کا طالب علم نہیں ہے، اس کا ہم نام ایک دوسرا طالب علم ہے اس نے دھوکے سے محض نام کے اشتراک کی وجہ سے کھانا پینا شروع کر دیا ہے ورنہ اس کا اندراج سرے سے رجسٹروں میں نہیں ہے۔ بات ظاہر ہو جانے پر طلباء نے مولانا سے عرض کیا کہ حضرت آپ نے

اس وثوق سے کس بنا پر اس کے طالب علم ہونے کی نفی فرمائی، فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ احاطۂ مولسری میں دارالعلوم کا کنواں دودھ سے بھرا ہوا ہے اور اس کی منہ پر حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور دودھ تقسیم فرما رہے ہیں۔ لینے والے آ رہے ہیں اور دودھ لے جا رہے۔ خواب کے بعد مجھ پر منکشف ہوا کہ کنواں صورت مثال دارالعلوم کی ہے دودھ صورت مثال علم کی ہے اور قاسم العلوم یعنی تقسیم کنندہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور یہ آ آ کر لے جانے والے طلباء، میں جو حسب ظرف علم لے لے کر جا رہے ہیں اس کے بعد فرمایا کہ مدرسہ دیوبند میں جب داخلہ ہوتا ہے اور طلباء آتے ہیں تو میں ہر ایک کو پہچان لیتا ہوں کہ یہ بھی اس مجمع میں تھا اور یہ بھی، لیکن اس گستاخ طالب علم پر میں نے سر سے پاؤں تک تین بار نظر ڈالی۔ یہ اس مجمع میں تھا ہی نہیں اس لئے میں نے وثوق سے کہہ دیا کہ یہ مدرسہ دیوبند کا طالب علم نہیں ہے۔ اس سے اندازہ ہوا کہ اس مدرسے کے لئے طلباء کا انتخاب بھی من جانب اللہ ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ یہاں نہ اشتہار ہے نہ پروپیگنڈا نہ ترغیبی پمفلٹ کہ طلباء آ کر داخل ہوں بلکہ من اللہ جس کے قلب میں داخلے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے وہ خود ہی کشاں کشاں چلا آتا ہے۔ (تاریخ دیوبند از سید محبوب حسین رضوی صفحہ ۱۶۲)
(ماہنامہ ''الرشید'' کا دارالعلوم دیوبند نمبر صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۰''۔ الہامی مدرسہ از حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند)

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نور اللہ مرقدہٗ قریب ۱۹ برس دارالعلوم دیوبند کے مہتمم رہے۔ ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۰ء میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ امی محض تھے نہ لکھنا جانتے تھے نہ پڑھنا۔ صاحب کشف وواردات اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ حضرت شاہ عبدالغنی مجددی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے جو جانشین تھے حضرت شاہ اسحاق محدث دہلوی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے جو نواسے اور جانشین تھے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جو بڑے بیٹے تھے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اور آپ کے جانشین بھی تھے۔

مرکز اہل سُنّت دارالعلوم دیوبند مشاہیر عالم کی نظر میں

علامہ سید رشید رضا (مصر)

اگر میں اس مدرسہ کو نہ دیکھتا تو ہندوستان سے بہت غمگین واپس جاتا .... (تقریر)

''میں نے مدرسہ دیوبند میں جس کو ازہر ہند کا خطاب دیا جاتا ہے ایک جدید علمی رجحان ترقی کرتے دیکھا۔ ہندوستان بھر میں میری آنکھوں کو ایسی ٹھنڈک کہیں حاصل نہیں ہوئی جیسی کہ مدرسہ دیوبند میں حاصل ہوئی اور نہ اتنی خوشی کہیں حاصل ہوئی جتنی وہاں۔ اس کی وجہ صرف وہ

غیرت واخلاص ہے جو میں نے اس مدرسہ کے علماء میں دیکھا''۔ ......(بحوالہ رسالہ المنار۔مصر)

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ (وزیر تعلیم حکومت ہند)

''آپ کی یہ درسگاہ دراصل ایک ایسا کارخانہ ہے جو مسلمان کی روحوں کو ڈھالتا ہے۔ یہ کارخانہ قائم ہے تو ہمیں پریشان نہ ہونا چاہئے اس درسگاہ کے اسلاف نے عمل کا جو نمونہ پیش کیا تھا اور جن مقاصد کو لے کر یہ درسگاہ قائم کی تھی اگر وہ روشنی آپ کی رہنمائی کررہی ہے تو میں آپ کو یقین دلاؤں گا کہ شاندار مستقبل اس کے لئے تیار ہے''۔ ...... (تقریر)

''ہندوستان میں اسلامی تعلیمات کے اس عظیم ترین ادارہ میں نہ صرف یہ کہ اس ملک کے تمام حصوں سے بلکہ بعید ترین علاقوں مثلاً انڈونیشیا، ملایا، افغانستان، وسط ایشیا اور چین سے طلباء کھنچے چلے آتے ہیں۔ اتنے وسیع رقبہ کے طلباء اور علماء میں اس کی مقبولیت اس کی عظمت وشہرت کی دلیل ہے اس بنا پر یہ ادارہ صحیح معنی میں تعلیمات اسلامی کی ایک بین الاقوامی یونیورسٹی ہے''۔ ...... (معائنہ)

ڈاکٹر راجندر پرشاد (صدر جمہوریہ ہند)

''آپ کے دارالعلوم نے صرف اس ملک کے بسنے والوں ہی کی خدمت نہیں کی بلکہ آپ نے اپنی خدمات سے اتنی شہرت حاصل کرلی ہے کہ غیر ممالک کے طلباء بھی آپ کے یہاں آتے ہیں اور یہاں سے تعلیم پاکر جو کچھ یہاں انہوں نے سیکھا ہے اپنے ممالک میں اس کی اشاعت کرتے ہیں۔ یہ بات اس ملک کے سب ہی باشندوں کے لئے قابل فخر ہے''

''دارالعلوم دیوبند کے بزرگ علم کو علم کے لئے پڑھتے اور پڑھاتے رہے ہیں۔ ایسے لوگ پہلے بھی ہوئے ہیں مگر کم، ان لوگوں کی عزت بادشاہوں سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔ آج دارالعلوم کی بزرگ اسی طرز پر چل رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف دارالعلوم یا مسلمانوں ہی کی خدمت نہیں بلکہ پورے ملک اور دنیا کی خدمت ہے۔ آج دنیا میں مادیت کے فروغ سے بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور دلوں کا اطمینان اور چین مفقود ہے اس کا صحیح علاج روحانیت ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ سکون واطمینان کا وہ سامان یہاں کے بزرگ دنیا کے لئے مہیا فرمارہے ہیں اگر خدا کو اس دنیا کو رکھنا منظور ہے تو دنیا کو بالآخر اسی لائن پر آنا ہے، میں دارالعلوم میں آکر بہت زیادہ مسرور ہوا اور یہاں سے کچھ لے کر جارہا ہوں''۔

اعلیٰ حضرت شاہ افغانستان

''میں بہت مسرور ہوں کہ آج مجھے دارالعلوم کو دیکھنے کا موقع حاصل ہوا۔ یہ دارالعلوم افغانستان میں اور خاص طور سے وہاں کے مذہبی حلقوں میں بہت مشہور و معروف ہے۔ افغانستان کے علماء دارالعلوم دیوبند کے بانیوں اور یہاں کے اساتذہ کو ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے آئے ہیں اور علم و روحانیت کے یقین میں جو فضیلت اور مرتبت انہیں حاصل ہے اس کے ہمیشہ قائل و مداح رہے ہیں۔ بہت سے افغان علماء اس دارالعلوم سے فیضیاب ہوئے اور انہوں نے اپنے وطن عزیز واپس جاکر وہاں علم کی روشنی پھیلائی اور ملک کی خدمات انجام دیں''۔

مسٹر عبداللطیف (وزیر عدل وصحت برما)

''یہ ایک ایسا ادارہ ہے جس نے صرف اپنے ہم مذہبوں ہی کے لئے نہیں بلکہ پورے ملک کے لئے لائق انسان پیدا کئے''۔

محمد عبدالفتاح عودہ (مصر)

''میں نے دیوبند میں اسلام اور ایمان کا ایک قلعہ دیکھا اور محسوس کیا کہ دین کس طرح دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کا ضامن ہوتا ہے اور کس طرح سلف صالح کی تقلید جس کی حفاظت یہاں کے بزرگان دین کر رہے ہیں اور جس سے یہاں کے طلباء فیضیاب ہو رہے ہیں ایک بیش بہا میراث شمار کی جاسکتی ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس طریقہ کو مضبوطی سے پکڑیں اور مستقبل کی عمارتوں کے لئے اسے بنیاد بنائیں''۔

رشید احمد اسماعیل ٹکولیا (جوہانسبرگ جنوبی افریقہ)

''انگریزی زبان بولنے والی دنیا میں اس کو (دارالعلوم دیوبند کو) ایٹن اور کیمبرج کا درجہ دیا جاتا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ درجہ اس کی شان کے لئے کمتر ہے۔ دارالعلوم کا مرتبہ دوسرے اداروں سے کہیں زیادہ بلند ہے، سچ تو یہ ہے کہ اس کا کوئی ہمسر نہیں''۔

نیاز برکیز (ترکی)

''لائبریری اور اس کے بیش قیمت قلمی کتب کے ذخیرے نے مجھے خاص طور پر متاثر کیا، میں نے یہاں اتنا خلوص پایا کہ اپنی ممنونیت کے اظہار کے لئے پوری طرح الفاظ نہیں پاتا میں اس عمدہ

کام پر جو یہاں کا عملہ اور مدرسین انجام دے رہے ہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں''

ایس، ای ملاں (جنوبی افریقہ)

''دارالعلوم کے جملہ شعبوں کو بغور ملاحظہ کرتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ میں نے اپنی سیاحت وسفر میں کسی جگہ ایسی عظیم الشان مذہبی درسگاہ نہیں دیکھی جو اپنی نوعیت میں ایک مرکزی درسگاہ کہلانے کے قابل ہو۔ موجودہ تاریخ اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتی''۔

ڈی جولیس جرمینس (پروفیسر بوڈاپیسٹ یونیورسٹی ہنگری)

''میں نے خود اپنے ملک میں دیوبند کے مدرسہ کے بارے میں سنا۔ مجھے ہمیشہ سے شوق تھا کہ علوم اور اسلامی اسپرٹ (روح) کے اس قلعہ کو دیکھوں، ترکی اور مصر کے قدیم مدرسوں کے بعد جو مسجدوں میں قائم کئے جاتے ہیں مجھے عربی اور تعلیمات اسلامی کی اس گہرائی اور جدوجہد کو دیکھ کر اور بھی زیادہ حیرت ہوئی جو اس مدرسے کے درودیوار میں دائر وسائر ہے''

جناب ابراہیم الجبالی (رئیس وفد جامعہ از ہر مصر)

''ہمیں جامعہ دارالعلوم دیوبند کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی ہم نے مختلف درجات میں پھر کر درس وتدریس کا معائنہ کیا اور اس مدرسے کے مدیر جناب شیخ شبیر احمد عثمانی (اس وقت جب یہ معائنہ لکھا گیا مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم کے مدیر تھے) اور حضرات اساتذۂ کرام سے ملاقات کی، ہم نے ایسا منظر دیکھا جس نے ہمارے قلوب کو مسرت سے پر کر دیا اور ان کے چہروں پر علم کا نور دیکھا۔ ہم نے ایک ایسی جماعت دیکھی جس نے علوم دین یعنی تفسیر قرآن، حدیث، فقہ اور اصول فقہ کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں مثلاً عربی، ادب، منطق، فلسفہ اور الٰہیات وغیرہ۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ان علوم سے امت اسلامیہ کو یہ حضرات نفع پہنچائیں''۔

پروفیسر گرے ونٹ، آکسفورڈ یونیورسٹی، لندن

''یہ میری بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ مجھے دیوبند دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے دیکھا کہ قدیم اسلامی کلچر اب بھی یہاں پوری آب وتاب سے درخشاں ہے ایک مؤرخ کے لئے اس سے زیادہ روشن مواقع کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا''

عثمان کیدو (نمائندہ چینی اسلامی نیشنل سالویشن فیڈریشن)

''میرے لئے یہ باعث سعادت ہے کہ مجھے دارالعلوم دیوبند کو دیکھنے کا موقع نصیب ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک خاص مذہبی ادارے ہے جسے ازہر مشرق کا خطاب دیا جا سکتا ہے''۔

ایم حسین (وائس چانسلر ڈھاکہ یونیورسٹی)

''یہ (دارالعلوم دیوبند) صحیح معنی میں ایک یونیورسٹی ہے۔ مجھے ہندوستان اور یورپ کی بہت سی یونیورسیٹوں کے بارے میں ذاتی تجربہ ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ جدید طرز کی بہت سی یونیورسٹی اس قدیم طرز کی یونیورسٹی سے بہت کچھ سیکھ سکتی ہیں''۔

جناب انوار السادات (وزیر حکومت مصر و جنرل سیکریٹری موتمر اسلامی)

''اس عظیم تاریخی یونیورسٹی کی زیارت نے مجھے مجبور کیا کہ میں خلوص دل سے اپنے ان بھائیوں کو مبارک باد پیش کروں جو اس کے نظام کو چلا رہے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس سے اسلام اور مسلمانوں کو ہمیشہ نفع پہنچے اور یہ علم و معرفت کا ایک منارثابت ہو''۔

رئیس روسی وفد (برائے ہندوستان)

''میں نے یونیورسٹی (دارالعلوم دیوبند) کو دلچسپی سے دیکھا، برّاعظم کے اس حصہ میں یہ مذہب اسلام کا ایک مرکز ہے میں اپنے میزبانوں کی دریادلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ امن اور فیاضی کا جذبہ جو مذہب اسلام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ہندوستانی عوام اور سوویت یونین کے عوام کے درمیان ہمیشہ ترقی پذیر رہے''

امریکی وفد برائے ہندوستان

''ہماری امریکی جماعت کو ایک دن یہاں (دارالعلوم دیوبند میں) قیام کرنے کا موقع نصیب ہوا ہم نے مشہور علماء اور ان کے شاگردوں سے ملاقاتیں کیں۔ درحقیقت اسلام ہی جذبۂ روح کو نور بخشتا ہے اور یہ نور یہاں (دارالعلوم دیوبند میں) ضوفشاں ہے''۔

(مختار حسن، عمر حسن احمد، امیر رشید، سعید احمد، امیر حسین، محمد احمد۔ امریکہ)

جناب علی اصغر حکمت (سفیر ایران برائے ہندوستان)

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اس عبد ضعیف کو اس عظیم الشان دارالعلوم دیوبند کی زیارت کی

نعمت سے نوازا اور یہاں کے اساتذۂ کرام اور علمائے عظام کی مصاحبت کی توفیق عطا فرمائی۔ ان کے کلمات طیبات سے اس عبد ضعیف کے دل و جان بہرہ ور ہوئے۔ ان کے باقی رہنے والے آثار و تالیفات سے میں محظوظ ہوا جو کہ بقول "مداد العلماء افضل من دما الشهدا" (علماء کی روشنائی شہداء کے خون سے افضل ہے) اپنے دامن میں ربانی برکات اور آسمانی فضیلتیں لئے ہوئے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند ایک رضا خانی بریلوی کی نظر میں

لاہور کے مشہور روزنامہ اخبار "سیاست" کے ایڈیٹر سید حبیب صاحب جو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ہم نوا و ہم مشرب ہیں ان کے رائے مرکز اہل سنت دارالعلوم دیوبند کے بارے میں ملاحظہ کیجئے وہ لکھتے ہیں:

"جہاں تک تحفظ دین، تردید مخالفین اور اصلاح مسلمین کا تعلق ہے، دارالعلوم دیوبند کے مدرسین و مبلغین کا حصہ سارے ہندوستان سے بڑھ چڑھ کر ہے، مثال کے طور پر ان غیر محدود کوششوں کو ملاحظہ کر لیا جائے جو آریہ سماج نے اسلام کے خلاف کیں تو آپ کو روز روشن کی طرح نظر آئے گا ان مساعی کے مقابلہ میں سب سے زیادہ نمایاں طریق پر جو سینہ سپر ہوا وہ مدرسہ عالیہ دیوبند ہے، اور دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان دین حنیف، علوم عربیہ، تفسیر، حدیث اور فقہ کے چرچے بعونہ تعالیٰ بہت حد تک دیوبند کے وجود مسعود کی وجہ سے قائم ہیں"۔

(سیاست لاہور مورخہ ۲۷ جون ۱۹۲۷ء)

اخبار عصر جدید کلکتہ

اخبار عصر جدید کلکتہ دارالعلوم دیوبند کی تحسین وتعریف کرتا ہوا لکھتا ہے:

"دارالعلوم دیوبند اسلام کی جو مذہبی اور تعلیمی خدمت انجام دے رہا ہے اور مغربی تہذیب و تمدن کے سیلاب سے جس طرح اس نے اسلامی ہند کی روحانی عمارت کو محفوظ کر رکھا ہے، ہندوستان کے طویل و عریض براعظم کا ایک ایک گوشہ اس کی گواہی دے سکتا ہے، ایسے وقت میں جبکہ علوم جدیدہ کی روشنی نے ظاہر بیں نظروں کو خیرہ کر دیا تھا جبکہ دنیاوی عزت اور مناصب کی کشش اچھے اچھے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی جبکہ لوگ مذہب سے بے پروا اور مذہبی تعلیم کی طرف سے غافل ہو چکے تھے اور قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس آواز نئی تعلیم کے نقار خانہ میں دب گئی تھی اور مغربی تعلیم وتمدن کے شور و غوغا سے مغلوب ہو چکی تھی۔ اس نازک وقت

میں دیوبند اور صرف دیوبند تھا جو قرآن وحدیث کے علم کو سنبھالے ہوئے کھڑا رہا۔ ملک کی غفلتوں اور سرد مہریوں کی آندھی نے رہ رہ کر اس کو گرانا چاہا مگر وہ پہاڑ کی طرح قائم رہا، فاتح تہذیب کی خندہ زنی اس کو اپنی قدامت سے منحرف نہ کر سکی۔

نئی تعلیم کے سیلاب نے چاہا کہ اپنی رو میں اسے بہا لے جائے مگر کسمپرسی کے باوجود وہ ایک طرف اپنے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرتا رہا اور دوسری طرف اپنی روحانیت کی روشنی ملک کے ہر ہر گوشہ میں پہنچاتا رہا یہاں تک کہ مسلسل جدوجہد کے بعد آج نہ صرف پشاور اور رنگون بلکہ قفقاز موصل بخارا اور اسلامی دنیا کے ہر حصہ سے فدائیان قرآن وحدیث آ آ کر پروانہ وار اس کے گرد جمع ہیں'' عصر جدید کلکتہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء

فی مدح دار العلوم دیوبندیہ

ناظم القصیدة مولوی محمد شفیق. سلهتی

شیخ الحدیث مدرسه جامع العلوم داکخانه شرغادی ،ضلع سلهت ،بنغله دیش

د[1]جنت بد[2]ر دار علم محقق — مشی[3] اهلها فضلا اعلی المتفوق

اتیت عمار ة تلوح مغشجلا — حسینا لجذب کوکب متألق

رحیبا جمیلا بل جماع المدارس — مقام بنائها من اللّٰه خالق

اشاعت علوم الدین نشراً بعالم — دنت اهلهابها ثریا المعلق

لقد عرفت هنداً علوم تبینا — شفاء عن الکفران بدع المزندق

عن الجهل والطغیان فسق مسلسل — فعزت علی بدع العدو المخلق

لسالت نهور علم دین مرفع — یفوز بها من راده من خلائق

وقد زینت اهل الهدی بالفواضل — قضاءً من المولیٰ القدیر الموفق

محت بدع دارنا اصولا ترون لو — ادرتم عیونکم تقی فی الحدائق

افادت وجادت بل ترقی بسُلَّم — لَمیعٍ الی السماء صیت الشقائق

لزادت بنو هافی الوری فوق خالنا — حما ةلدیننا هداةً لعائق

درایة کلهم تفوق لفاضل — قضاء وافتاءً ودرسا لحاذق

یعدهم الوری بدوراً لازمن — انارت فامحت انجمافی المضائق

وان بنیها ثم ابنا نهم نموا — لمحص فزادوا عن نجوم الطرائق

بمحمودنا وانور طار معدن — سما صیته من الحسین المدقق

نری طیبا مکملا فی المدیح او	لبیبا بحادث ولوع الحقائق
دلیلا علی اسرار ابائه اتت؟	هدایا المدیح من قلوب البطارق
یقوت بمنه الهی الانام قو	علم تدینا وفضل مورق
تعلم فلا تحرم عن العلم مهجی	یقینا وان عتدت وقتا ففارق

درس گاہِ عظیم مرکز اہل سنت مدرسۂ دیو بند

جانباز مرزا

دیوبند ہے انوار مدینہ کی تجلی	توحید کی اس شمع سے روشن ہے زمانہ
اس مکتبہ فکر کے ممنون ولی ہیں	مذہب کی حقیقت ہے یہ، باقی ہے فسانہ
کاشانۂ رحمت ہے زمانے کی نظر میں	بیٹھا تھا جہاں تنہا اللہ کا دیوانہ
محمودؔ جہاں سوئے مدنی جہاں لیٹے	اس خاک میں محفوظ ہے ملت کا خزانہ
ایمان ہے آئین فرنگی سے بغاوت	بخشا ہے اسی خاک نے ملت کو ترانہ
نکلے ہیں اسی ساز سے توحید کے نغمے	قائل ہیں اسی بات کے اغیار و یگانہ
اُبھرے نہ کبھی ہند میں دیوبند کا سورج	ڈھونڈا ہے کئی بار فرنگی نے بہانہ
اللہ کرے ہند میں خود اس کی حفاظت	مرکز ہے یہ جانباز کے ایماں کا یگانہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دار العلوم دیو بند

از سیّد نسیم احمد فریدی

ساقیٔ دہلی کے مستوں نے بارضِ دیوبند	جب رکھی بنیادِ مے خانہ بطورِ یادگار
دورِ دورہ ساغرِ صہبائے طیبہ کا ہوا	جرعہ نوشانِ ازل آئے قطار اندر قطار
قاسم و محمود و انور نے لنڈھائے خم کے خم	اپنی وسعت کے مطابق پی گیا ہر بادہ خوار
آج بھی ساقی کی چشمِ خاص کی تاثیر دیکھ	بادۂ مغرب کے متوالوں کا ٹوٹا ہے خمار
آج بھی آفاق میں اس میکدہ کی دھوم ہے	چار جانب سے سمٹ کر آ رہے ہیں بادہ خوار
درکفے جام شریعت درکفے سندان عشق	یہ خصوصیات یہاں ہر فرد میں ہے آشکار
اس کے ہر مے خوار کو پیر مغاں کا حکم ہے	باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار

کاش آئے ساقی دہلی تو بھی آ کر دیکھتا
اپنے مے خانے کی رونق اپنے رندوں کی بہار

تیرا دور جام دور چرخ سے بھی تیز تر
تیرا مستقبل تیرے ماضی سے بڑھ کر شاندار

یا الٰہی حشر تک باقی رہے یہ مے کدہ
دور میں ساغر رہے تا گردش لیل ونہار

اس کی ہر ہر اینٹ میں تاریخ ماضی ثبت ہے
ہند میں بزم دلی کی ہے یہ واحد یادگار

مسلم ہندی اگرچہ مفلس و نادار ہے
پھر بھی اس سرمایۂ ملت کا ہے سرمایہ دار

شوکتیں جب دہلی مرحوم کی آتی ہیں یاد
دیکھ کر اس کو بہل جاتا ہے قلب سوگوار

جن کی کوشش سے چلا ہے دور صہبائے حجاز
نور سے معمور کردے اے خدا ان کے مزار

آفریدی تو بھی ہو ساغر بکف مینا بدوش
طالب جوش عمل ہے، ساقی ابر بہار

دیوان محمد یاسین صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... دیوان محمد یاسین صاحب دیوبندی مرحوم، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (دیوبند) کے خدام میں سے تھے۔ نہایت دردناک آواز میں ذکر کرتے اور بہت رلاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں چھتہ کی مسجد میں شمالی گنبد کے نیچے ذکر جہر میں مشغول تھا۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے صحن میں شمالی جانب مراقب اور متوجہ تھے اور میں نے بحالت ذکر دیکھا کہ مسجد کی چار دیواری تو موجود ہے مگر چھت اور گنبد کچھ نہیں ہے بلکہ ایک عظیم الشان نور اور روشنی ہے جو آسمان تک فضا میں پھیلی ہوئی ہے۔ یکا یک میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک تخت اتر رہا ہے اور اس پر حضرت بادی اعظم منتہی النبیین، ابدالآبدین ودہر الداہرین ﷺ تشریف فرما ہیں اور خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہر چہار کونوں پر موجود ہیں۔ وہ تخت اترتے اترتے بالکل میرے قریب آ کر مسجد میں ٹھہر گیا اور حضرت امام الانبیاء ﷺ نے خلفاء رضی اللہ عنہم میں سے ایک سے فرمایا کہ ''بھائی ذرا مولانا محمد قاسم کو بلا لو''۔ وہ تشریف لے گئے اور مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ آئے۔ افضل الانبیاء وامام الملائکۃ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا کہ ''مولانا! مدرسہ کا حساب لائیے''۔ عرض کیا حاضر ہے اور یہ کہہ کر حساب بتانا شروع کر دیا اور ایک ایک پائی کا حساب دیا۔ حضرت افضل المخلوقات، آفتاب فضل وکمال ﷺ کی خوشی اور مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی۔ بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا: ''اچھا مولانا! ہم کو اب اجازت ہے''۔ مولانا نے عرض کیا جو مرضی مبارک ہو۔ اس کے بعد وہ تخت آسمان کی طرف عروج کرتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔

(حکایات اولیاء جمع کردہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۴۵ تا ۴۴۶)

حاجی سید محمد انور دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حاجی سید محمد انور دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حاجی سید محمد عابد دیوبندی مہتمم اول دارالعلوم دیوبند (یوپی، بھارت) کے رشتہ دار اور خلیفہ تھے۔ ۱۲۵۰ء میں پیدا ہوئے اور ۲۰ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۹ نومبر ۱۸۹۴ء وصال فرمایا۔ سرائے پیرزادگان دیوبند میں مزار ہے۔ حج سے واپس آنے کے بعد ان پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ جس سے لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ مجنون ہو گئے۔ اپنی چیزیں لوگوں کو مفت دے ڈالتے۔ کھانے بکثرت پکوا کر تقسیم عام کر دیتے اور ہر وقت ایک سکر کی سی کیفیت طاری رہتی۔ اسی زمانے میں حاجی سید عابد رحمۃ اللہ علیہ دیوبند تشریف لائے تو حاجی سید محمد انور نے خلوت میں ان سے فرمایا کہ آپ سے ایک بات کہتا ہوں جو میں نے اب تک کسی پر ظاہر نہیں کی ہے۔ آپ بھی میری زندگی میں یہ بات کسی پر ظاہر نہ کریں۔ بات یہ ہے کہ میں نے حرم شریف میں بعض انبیاء علیہم السلام کی بیداری میں زیارت کی ہے۔ میری جو موجودہ حالت ہے، یہ ان ہی انبیاء علیہم السلام کی نظر کا اثر ہے۔

(اشرف السوانح صفحہ ۱۴۹ تا ۱۵۱ باب دوازدھم)

سید عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ مؤسس دارالعلوم دیوبند کو زیارت نبی ﷺ

☆ حاجی سید عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ مؤسس دارالعلوم دیوبند نے ایک شب حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور صبح کو حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کو بلا کر فرمایا کہ علم دین اٹھا جا رہا ہے کوئی تدبیر کرو تا کہ علم دین قائم رہے ورنہ پرانے علم نہ رہیں گے اور کوئی مسئلہ بتانے والا نہ ملے گا۔ جب سے دہلی کا مدرسہ ختم ہوا ہے کوئی علم دین نہیں پڑھتا۔ سب نے کہا جو تجویز فرمائیں ہم کو منظور ہے۔ فرمایا چندہ کر کے مدرسہ قائم کرو اور ایک کاغذ پر اپنی رقم چندہ لکھ کر سامنے رکھ دیا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ ہر سال یہی چندہ دیتا رہوں گا۔ دیگر صاحبان نے بھی اسی کاغذ پر اپنی اپنی رقمیں لکھ دیں۔ اس کے بعد حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ باہر نکل کر جس کے مکان پر گئے اس نے آپ کی آمد باعث سعادت تصور کی اور شام تک چار سو ایک روپیہ آٹھ آنے جمع ہوئے اور مسجد چھتہ میں دارالعلوم کا افتتاح ہو گیا۔ ان ہی ایام میں ۱۲۸۲ھ میں خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی ہدایت و تعین کے بعد حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بنائے جامع مسجد تجویز فرمائی۔ (محمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ از شبیر حسن چشتی نظامی صفحہ ۲۰۲)

اہلیہ حضرت حاجی سید عابد حسین رحمہا اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ دارالعلوم دیوبند والے حضرت حاجی سید عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ تھے حضرت میاں جی کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ کے اور آپ کے جد اعلیٰ شاہ بندگی محمد ابراہیم تھے جن کا مزار محلّہ سرائے پیرزادگان قصبہ دیوبند میں ہے۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ شادی کے بعد اپنی اہلیہ محترمہ کو حضرت میاں جی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرایا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد ان کا یہ حال ہو گیا کہ درود شریف پڑھتے ہی حضرت رسول اللہ ﷺ کی حضوری ہوتی تھی اور ان کی حالت اس درجہ عجیب و غریب ہوئی کہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود ان سے فرمایا کرتے تھے کہ آج حضرت رسول اللہ ﷺ سے یہ بات عرض کرنا، فلاں معاملہ کی بابت بات کرنا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت مخدومہ کو اپنے یہاں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان کی وجہ سے حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دو مرتبہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے، مگر دوسرے حج میں حضرت مخدومہ کا وصال ہو گیا۔ حاجی صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ بشر کے ساتھ اس وقت تک رہتا ہے جب تک بشریت ہے ورنہ عبادت کے لئے فرشتے بہت ہیں۔

حکیم الامت، مجدد ملت، امام اہل سنت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... ایک مسجد میں جو کہ مشابہ جامع مسجد کانپور کے ہے نماز جماعت ہو رہی ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ خود امام ہیں۔ میں بھی صف میں داہنی جانب ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے حضرت رسول اللہ ﷺ حج وداع کے لئے تشریف لائے ہیں اور اب مدینہ شریف تشریف لے جائیں گے۔ یہ بھی یاد آتا ہے کہ اب ذی الحجہ ہے اور ربیع الاول میں آپ ﷺ کا وصال ہو جائے گا تو کل تین ماہ حیات مبارکہ کے باقی ہیں۔ اس لئے خیال کر رہا ہوں کہ میں بھی ہمراہ آپ کے چلوں گا اور جب تک آپ ﷺ اس عالم میں تشریف رکھتے ہیں حدیثیں سن سن کر خود لکھوں گا (یہ خواب خود حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تھا)

(اشرف السوانح حصہ سوم بقلم عزیز الحسن صاحب وعبدالحق صاحب صفحہ ۱۸۱)

☆ ...... حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بچپن میں خواب بہت دیکھتا تھا۔ اب تو بالکل نظر نہیں آتے۔ تعبیر حضرت مولانا یعقوب صاحب رحمۃ اللہ

علیہ (مدرس اول دارالعلوم دیوبند) سے لیا کرتا تھا۔ مولانا نے بعض اوقات استخارہ تک مجھ سے کرایا ہے کہ تجھے خواب سے مناسبت ہے۔ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مولانا دیوبندی (شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ) کے مردانہ مکان میں دروازہ کے سامنے جو چبوترہ ہے اس کے کنارے پر ایک چارپائی بچھی ہے اور اس پر ایک بزرگ بیٹھے ہیں جو نہایت نازک، دبلے پتلے، اچھا قد نہایت نفیس اور قیمتی کپڑے پہنے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک کاغذ دیا جس پر لکھا ہوا تھا کہ ہم نے تم کو عزت دی اور اس کاغذ پر بہت سی مہریں تھیں جو نہایت صاف تھیں اور ان پر لکھا ہوا تھا "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) (حضرت رسول اللہ ﷺ کو حلیہ شریف میں دیکھنا کچھ ضروری نہیں)۔ اسی خواب میں پھر یوں دیکھا کہ تھانہ بھون میں شادی لال تحصیلدار کے مکان میں پھاٹک سے متصل جو مکتب تھا اس کے اندر کے درجہ میں ایک انگریز اجلاس کر رہا ہے۔ لباس اس کا بالکل سیاہ ہے (یہ معلوم نہیں مکان میں کیونکر پہنچا) اس نے مجھے ایک پرچہ دیا۔ اس میں بھی یہی عبارت تھی کہ ہم نے تم کو عزت دی۔ اس میں بھی بہت سی مہریں تھی مگر صاف نہ تھی۔

میں نے مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے خواب عرض کیا تو فرمایا کہ تم کو دین اور دنیا کی عزتیں نصیب ہوں گی (کیسی برجستہ تعبیر ہے دنیا جس کا مشاہدہ کر رہی ہے)

(حکایات اولیاء، از حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۱۹)

جامع المجد دین حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹ ستمبر ۱۸۶۳ء کو تھانہ بھون (یو پی، بھارت) میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۹/۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۱۶ رجب المرجب ۱۳۶۳ھ شب سہ شنبہ بوقت عشا تھانہ بھون میں وصال فرمایا۔ تمام اکابرین علمائے اہل سنت دیوبند کی طرح آپ کی قبر بھی پکی ہے۔ باعمل، جید عالم، عظیم بزرگ اور مجدد وقت تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ وقت پر کام کرنے کے اس قدر پابند تھے کہ لوگ آپ کے اوقات کار کی مناسبت سے اپنی گھڑیاں درست کر لیتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کے ہر منٹ اور سیکنڈ کا بہترین استعمال کیا۔ قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے آخری خلیفہ اور جانشین تھے۔ مسلم لیگ اور پاکستان کے زبردست حامی، قائداعظم کو آپ پر ناز تھا۔ آپ کے ملفوظات میں کانگریس کے غلبہ سے کشت وخون کے جو اندیشے تھے وہ بیان ہیں جن کو بعد میں سب لوگوں نے دیکھ لیا۔ بالکل خلاف عادت ایک مرتبہ دو بجے رات حاجی سعید اللہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بن جائے گا اور یہ بات پاکستان کے وجود میں آنے سے کئی سال پہلے کی۔ پاک وہند کے ہزاروں جید ترین علماء آپ کے شاگرد، خلفاء اور مرید گزرے ہیں۔

شریف احمد ثقہ گنج پوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... جمعۃ الوداع کی شب کو فدوی نے ایک خواب دیکھا کہ بندہ کسی جگہ پر بیٹھا ہوا حلقہ کر رہا ہے۔ اوپر سے ایک تخت نمودار ہوا جس میں چار چراغ روشن تھے اور چار ہی اصحاب رضی اللہ عنھم نظر آئے۔ وہ اصحاب مجھے تخت پر بٹھا کر ہمراہ لے گئے۔ تخت جنگلوں میں سمندروں پر سے گزرا یہاں تک کہ ایک مسجد دکھائی دی۔ یہاں وہ تخت ٹھہرا اور وہاں ہم نے نماز پڑھی۔ مسجد کی پشت پر ایک نہر بہتی تھی جس سے ہم سب نے پانی پیا۔ تخت پر بیٹھ کر ہم پھر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک بازار آیا جس میں ہر قسم کا سامان فروخت ہو رہا تھا۔ انہوں نے یہ تخت بازار میں ٹھہرالیا۔ ایک دکان پر لکھا ہوا تھا۔ یہاں پر رشیدیہ اور اشرفیہ کتابیں ملتی ہیں۔ میں نے یہ پڑھ کر ان بزرگوں سے کہا کہ وہ مجھے مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں دیں۔ انہوں نے چار کتابیں مجھے دیں۔ ان سے وہ کتابیں لے کر پھر اسی تخت پر بیٹھا جو پھر اسی طرح رخصت ہوا۔ پھر ایک سفید مکان نظر آیا جس پر سبز پردے پڑے ہوئے تھے، وہاں تخت ٹھہر گیا اور ایک کمرہ کے اندر یہ چاروں بزرگ بھی چلے گئے۔ اس کمرہ میں اس قدر تیز روشنی تھی کہ میں تاب نہ لاسکتا تھا اور وہاں نہ کوئی چراغ اور نہ بتی نظر آتی تھی۔ وہاں پر تکیہ اور قالین بچھا ہوا تھا جس پر حضرت رسول اللہ ﷺ کو سفید اونی کپڑے پہنائے جارہے تھے۔ کپڑے پہننے کے بعد آپ ﷺ نے اس تکیہ سے کمر لگا کر بیٹھ گئے۔ دروازہ کے باہر آپ ﷺ کے سامنے میں کھڑا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے اندر بلالیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ مولانا اشرف علی رحمۃ اللہ علیہ کا خادم ہے، میں سلام کر کے بیٹھ گیا اور مصافحہ کیا۔ ایک گلاس پانی آیا جس کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا اور چاروں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے بھی وہ پیا اور اس کا باقی بچا ہوا پانی میں نے پیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مولانا اشرف علی کی کتابوں پر عمل کرتے رہنا اور دوسروں کے کہنے سننے سے نہ رکنا۔ (شریف احمد ثقہ گنج پوری، تحصیل وضع کرنال) (حیات اشرف از غلام محمد بی اے عثمانیہ یونیورسٹی (حیدرآباد دکن) صفحہ ۹۶ تا ۹۸) (اس رویا سے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ عالی، آپ کے سلسلہ کی صحت و مقبولیت، آپ کے فیوض علمی کی حقانیت اور اس دور میں آپ کے متروکہ خزانہ علمی کی قدر و منزلت کا پتہ چلتا ہے۔ حیات اشرف)

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆......ڈھاکہ (بنگلہ دیش) میں ایک بزرگ نے جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کے شناسانہ تھے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں ''اشرف علی صاحب کو میرا اسلام پہنچادو'' ان بزرگ نے عرض کیا کہ میں تو ان صاحب سے واقف نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ظفر احمد کے ذریعہ'' (مولانا ظفر احمد عثمانی مولانا تھانوی رحمہما اللہ کے حقیقی بھانجے ہیں۔ ڈھاکہ میں مقیم ہیں اور یہ بزرگ ان سے واقف ہیں) چنانچہ صبح کو ان بزرگ نے مولانا ظفر احمد سے یہ واقعہ بیان کیا اور مولانا موصوف نے اس کی اطلاع حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو روانہ کردی۔ جب مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تک یہ مژدہ پہنچا تو آپ پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور بے ساختہ زبان سے نکلا وعلیکم السلام یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے بعد فرمایا آج تو دن بھر صرف درود شریف ہی پڑھوں گا اور باقی سب کام بند۔ (اس سے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان عالی اور عند اللہ آپ کی مقبولیت اور محبوبیت عیاں ہے)

حیات اشرف از غلام محمد صاحب بی، اے عثمانیہ صفہ ۹۸ تا ۹۹)

فضل احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ ..... ''مورد الفرحی فی مولد البرزخی'' حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ جو جامع الحکم ہے پڑھا، اس وعظ شرف کی برکت سے خواب میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی جن کے درمیان حضرت رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما ہیں زیارت نصیب ہوئی اور اس مجمع میں آپ بھی ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۴) فضل احمد ہیڈ مولوی مکان عبدالرحمن والا، محلہ افغاناں علی گڑھ (یو پی، بھارت)

سید احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ ..... آج کئی دن ہوئے۔ رات خواب دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ بہت بڑی مجلس ہے۔ اس مجلس میں حضرت والا (یعنی حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) تشریف لئے جارہے ہیں۔ حضرت والا کے پیچھے احقر بھی جارہا ہے۔ تھوڑی دور جاکر دیکھتا ہوں کہ اصحاب بھی تشریف لے جارہے ہیں۔ احقر نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ صاحبان کون ہیں تو جواب ملا کہ سب سے آگے حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ان کے بعد حضرت والا بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوگئے ہیں۔ احقر پیچھے ہے۔ سامنے ایک دریا دیکھتا ہوں تو حضرت والا اور سب صاحبان آسانی سے پار ہوجاتے ہیں۔ احقر فکر مند ہے کہ کیسے جائے۔ اس کے بعد حضرت والا نے فرمایا کہ تم بھی

اسی طرح چلے آؤ تو میں بھی پار ہو گیا۔ پار ہو کر دیکھتا ہوں کہ وہ مجلس تیار ہے۔ (سید احمد قصبہ رنگونیہ محلہ مرادنگر، ضلع چاٹگام، بنگال) (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۴)

ایک غریب الوطن کو زیارت نبی ﷺ

☆ چونکہ غریب الوطن کو تین سال ہو گئے ہیں کہ وطن سے آیا ہے اور بندہ کا یہ خیال تھا کہ کہیں پیر کامل کی قدم بوسی کروں۔ مدت ہوئی بندہ اسی پریشانی میں تھا کہ بندہ نے خواب میں دیکھا وہ یہ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ تھے اور ان کے ساتھ ایک صندوق تھا مسدس۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو رکھو اور اس صندوق کے ہر جانب اسماء مکتوب تھے اور فوق جانب "راقم محمد ﷺ" یہ لفظ بعینہ تھا اور شرق جانب میں جناب (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام تھا۔ اس طریق پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے آپ کے نام کی طرف اشارہ فرما دیا اور مجھے فرمایا کہ اس نام کو یاد رکھو اور حضرت رسول اللہ ﷺ صندوق سے شمال کی جانب تھے اور حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ جنوب کی جانب تھے۔ (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۹ تا ۱۹۰)

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆...... بتاریخ ۱۹ ذی الحجہ بروز بدھ ۲ بجے رات کو عالم رویا میں دیکھتا ہوں کہ حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کے ہمراہ بہت سے مرید ہیں جو حضور کے بائیں جانب برابر چلے جا رہے ہیں اور فدوی داہنی جانب دائیں ہاتھ کے قریب پشت مبارک سے نہایت متصل جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ ایک میدان یا احاطہ میں پہنچ گئے۔ حضور وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا دربار ہے خوب غور سے دیکھو۔ فدوی نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کبار رضی اللہ عنہم ایک بڑے تخت پر رونق افروز ہیں اور ایک مجمع کثیر حلقہ باندھے کھڑا ہے لیکن فدوی کو یہ تمام مجمع اور تخت مبارک اور حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اصحاب کبار رضی اللہ عنہم دھندلے نظر آ رہے ہیں۔ فدوی نے حضور سے نہایت گریہ وزاری سے عرض کیا کہ مجھے حضرت رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور صاف نہیں دکھائی دیتا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ذکر کی کثرت کیا کرو۔ انشاء اللہ صاف دکھائی دے گا۔ فدوی کی اس وقت بحالت زاری آنکھ کھل گئی۔

(اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۹۰)

(اول اول خواب دیکھنے والوں کے نام ونشان اس لئے نقل نہیں کئے جاتے تھے کہ خواب بھی ایک درجہ میں اسرار ہیں تو کیوں کسی کے اسرار ظاہر کئے جائیں۔ اس کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ

نام ظاہر نہ کرنے کی مصلحت مذکور سے نام ظاہر کرنے کی مصلحت قوی ہے تاکہ دوسرے لوگ بھی ان کا ثقہ یا غیر ثقہ ہونا دیکھ سکیں اس لئے پھر نام نقل کئے جانے لگے۔ اس لئے بعض خوابوں کے ساتھ نام ونشان نظر آ ئیں گے اور بعض میں نہیں اور تعبیر اس لئے نقل نہیں کی گئی کہ ناظرین کو جس پر اعتماد ہو اس سے دریافت کرلیں۔ (اشرف السوانح)

☆ یہ دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک مکان میں تشریف فرما ہیں۔ جناب والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) بھی وہاں تشریف رکھتے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے کئی طالب علم بیٹھے ہوئے ہیں اور حدیث شریف کی ایک کتاب پاس رکھی ہے۔ (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۷)

☆ ایک شخص حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کانپور (یوپی، بھارت) میں تھا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک راستے پر چلے جارہے ہیں۔ آپ ﷺ کے پیچھے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور مولانا تھانوی کے پیچھے وہ شخص ہے۔ (حیات اشرف صفحہ ۹۵)

منشی علی صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆......کل شب خواب میں دیکھا کہ سرزمین مکہ کے ایک بہت وسیع میدان میں حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور دائیں جانب حضرت والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) تشریف رکھتے ہیں اور ادھر ادھر بہت کثیر مجمع دیگر اصحاب کا حلقہ کئے ہوئے بیٹھا ہے مگر بجز اشرف الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے کسی دوسرے کا چہرہ صاف نظر نہیں آتا تھا۔ آپ ﷺ کا چہرہ انور سرخ تھا۔ نہایت لطیف و نازک اور سفید ٹوپی زیب سر کئے ہوئے تھے، میں حاضر ہوا تو قصد بیعت ہونے کا کیا۔ اس پر ارشاد ہوا سامنے آ کر بیٹھو ہم بھی دیکھیں یہ مرید کیسا ہے۔ میں نہایت ادب سے ڈرتا ہوا دوزانوں بیٹھا مگر کچھ مسکراہٹ آنے لگی۔ میں نے روکا اور نہایت مودب ہوکر دوزانو سامنے بیٹھا۔ پھر تھوڑا سا آگے بڑھا اور بیعت کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے مجھ سے عہد بیعت لینا ہنوز شروع نہ کیا تھا کہ حضرت والا نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ان سے عہد لے لیجئے کہ کرسی پر نہ بیٹھیں گے۔ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عہد کرو کہ میں کرسی پر نہ بیٹھوں گا اور اسی کے ساتھ کسی اور بات کا عہد لیا مگر وہ بات یاد نہیں رہی۔ میں نے عہد کیا کہ میں کرسی پر نہ بیٹھوں گا۔ (منقول از اصل خط ''منشی علی سجاد صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر شاہ آباد ضلع ہردوئی (یوپی، بھارت)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆...... یکم شوال ۱۳۴۱ھ کی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ تشریف لائے ہیں۔ جوں ہی تشریف لائے ہم سب کھڑے ہونے لگے مگر آپ ﷺ نے ہم سب کو بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ آپ (مولانا اشرف تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) اور جو جو تخت پر بیٹھے تھے یا تو اترنے لگے یا صدر کی جگہ سے ہٹنے لگے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ اس تخت پر ایک طرف بیٹھ گئے۔ چہرۂ انور نہایت نورانی تھا اور ریش مبارک بالکل سفید، قد نہ بہت لمبا اور نہ بہت چھوٹا۔ بالکل جناب کے قد کے برابر تھا۔ اس جلسہ میں ایک شخص نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی پہلی صورت اور دیکھی تھی اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو جس طرح ہوتا ہے وہ اسی صورت میں مجھ کو دیکھتا ہے۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد فرمانا مجھ کو خوب یاد ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور اس کے بعد سے اب تک ایک کیفیت نہایت سرور کی ہے اور وساوس سب موقوف ہو چکے ہیں۔

(اشرف السوانح حصہ سوم بقلم عزیز الحسن صاحب وعبدالحق صاحب صفحہ ۱۸۷)

مولانا انوار الحسن کاکوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت محسن کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ مشہور نعت گو شاعر کے فرزند مولانا انوار الحسن کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب ذیل میں درج ہے جس سے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے منجانب اللہ مقام ارشاد پر فائز ہونے اور اپنے وقت کے مجدد ہونے کی بشارت ملتی ہے۔

فرماتے ہیں کہ میں نے سفر حج میں بمقام مدینہ طیبہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق خواب دیکھا حالانکہ اس زمانہ میں مجھ کو ان سے کوئی خاص عقیدت نہ تھی البتہ ایک بڑا عالم ضرور سمجھتا تھا اور میرا خاندان بھی علمائے حق کا زیادہ معتقد نہ تھا۔ غرض مدینہ طیبہ میں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مجھے بعید سے بعید خیال بھی نہ تھا کہ ایک شب میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ ایک چارپائی پر بیمار پڑے ہیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تیمارداری فرما رہے ہیں اور ایک بزرگ دور بیٹھے دکھائی دیئے جن کے متعلق خواب ہی میں معلوم ہوا کہ یہ طبیب ہیں۔ آنکھ کھلنے پر فوراً میرے ذہن میں یہ تعبیر آئی کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تو خیر کیا بیمار ہیں البتہ آپ ﷺ کی امت بیمار ہے اور حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تیمارداری یعنی اصلاح فرما رہے ہیں لیکن وہ بزرگ جو دور بیٹھے نظر آرہے تھے سمجھ میں نہ آئے کہ کون تھے۔ واپسی ہند پر میں نے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ خواب لکھ کر بھیجا اور جتنی تعبیر میری سمجھ میں آئی تھی وہ بھی لکھ دی اور یہ بھی

لکھ دیا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ بزرگ طبیب کون تھے جو دور بیٹھے تھے۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں اور چونکہ وہ ابھی زمانا بعید ہیں اس لئے خواب میں بھی مکانا بعید دکھائی دیئے۔ (حیات اشرف از غلام محمد صاحب بی اے عثمانیہ صفحہ ۹۰)

مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹ ستمبر ۱۸۶۳ء میں تھانہ بھون میں پیدا ہوئے اور ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء کو بمقام تھانہ بھون وصال فرمایا، کم وبیش ایک ہزار کتب و رسائل کے مصنف ہیں جن میں تفسیر ''بیان القرآن'' اور ''بہشتی زیور'' کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ تصنیف و تالیف کا یہ کام روزانہ عصر و مغرب کے درمیان کرتے تھے ورنہ فرصت ہی نہ ملتی تھی۔ ۱۸۹۸ء میں مکہ مکرمہ جا کر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور خلافت سے سرفراز فرمائے گئے۔ مولانا کے علم و فضل اور تقویٰ کے مخالفین بھی قائل رہے۔ علمائے دیوبند میں پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے علی الاعلان مسلم لیگ اور قائداعظم محمد علی جناح بانی پاکستان کی حمایت کی گو آپ کو قتل تک کی دھمکیاں دی گئیں۔ ۱۹۴۳ء میں نماز تہجد کے بعد ایک رات مراقب تھے کہ معاً کشفاً معلوم ہوا کہ پاکستان بن گیا۔ اپنے بھانجے مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا اور فرمایا کہ میرا وقت قریب ہے۔ اگر زندہ رہتا تو پاکستان کے لئے خود کام کرتا۔ مشیت ایزدی یہی ہے کہ مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ خطہ زمین بنے۔ قیام پاکستان کے لئے جو کچھ ہو سکے کر گزرنا، تم دونوں عثمانی ہو ایک عثمانی میری اور دوسرا عثمانی قائداعظم کی نماز جنازہ پڑھائے گا اور یہی ہوا کہ مولانا ظفر احمد عثمانی نے مولانا تھانوی کی اور مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہم اللہ نے قائداعظم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ بھی فرمایا کہ قائداعظم پاکستان بن جانے کے بعد فوت ہوں گے۔ یہ تمام باتیں لفظ بہ لفظ درست نکلیں۔ سینکڑوں جید عالم آپ کے مرید و خلیفہ ہوئے مثلاً علامہ سید سلیمان ندوی، مفتی محمد حسن امرتسری ثم لاہوری، مولانا محمد رسول خان، مفتی محمد شفیع، قاری محمد طیب صاحب رحمہم اللہ وغیرہم۔ دارالعلوم دیوبند کے چار بڑے عہدیداروں میں تین پاکستان کے حامی تھے۔ سرپرست مولانا تھانوی، صدر مہتمم مولانا شبیر احمد عثمانی، مہتمم قاری محمد طیب صاحب رحمہم اللہ، البتہ صدر مدرس مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا اختلاف بھی کسی غرض پر نہیں بلکہ دیانت اور خلوص پر مبنی تھا۔ افسوس ؎

اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں
وہ صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں

محمد نجم الحسن کو زیارت نبی ﷺ

☆......۵/ رمضان المبارک کو غلبہ حزن زیادہ تھا۔ چھٹی کی شب کو ڈیڑھ اور دو بجے کے درمیان

خواب دیکھا کہ والد مرحوم (مولانا محمد ادریس صاحب رحمۃ اللہ علیہ) بہت سفید اور نورانی لباس میں ہیں۔ والد صاحب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام میں سے تھے۔ پھر والد کی جگہ یہ نظر آیا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ داہنی جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باادب سر جھکائے کھڑے ہیں، سامنے یہ ناکارہ ہے، حضرت رسول اللہ ﷺ زبان مبارک سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان فرمارہے ہیں۔ آخری بات اس ناکارہ کو مخاطب کرکے یہ فرمائی "ما انا علیہ و اصحابی" یہ فرماتے ہی بجائے حضرت رسول اللہ ﷺ کے حضرت والا (مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو تشریف رکھے دیکھا بعینہ اسی جگہ اور بجائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حافظ محمد طہ صاحب ورثہ اسپلیح حضرت والا کے خادم ہو۔ پھر آنکھ کھل گئی، تب بھی شکر کیا اور اب بھی شکر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ حضرت والا کو قائم رکھے (محمد نجم الحسن وکیل از پرتاب گڑھ) (یوپی، بھارت) ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ۔

(اصدق الرؤیا، حصہ سوم، النور بابت ماہ شوال المکرم ۱۳۶۱ھ)

غلام قادر کو زیارت نبی ﷺ

☆ کمترین ایک مدت سے شیخ کامل کا خواہشمند تھا۔ سے بہت سے مگر کوئی بھی باشرایعت نہ ملا۔ آخر مجبور ہوکر متواتر سات مرتبہ استخارہ کیا۔ آخری تین مرتبہ حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق حضرت رسول اللہ ﷺ نے زیارت کے بعد مجھ کو بشارت دی۔ تصدیق خواب کے واسطے متعدد اشخاص سے معلوم کیا۔ آخری خواب میں تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے بالکل واضح بتایا۔ اب اسی وقت سے حضور کا اشتیاق ہے۔ واقعات خواب مفصلاً بوقت ملاقات یا بہ فرمان حضور کے عرض کروں گا۔ اب جس طرح حضور ارشاد فرمائیں بندہ تعمیل کرے گا (غلام قادر سنہ بھیل۔ ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر، ڈاک خانہ ڈھلوان)

(اصدق الرؤیا، حصہ دوم بابت ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ)

محمد مصطفیٰ کو زیارت نبی ﷺ

☆ احقر نے خواب دیکھا کہ حضرت (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) نور اللہ مرقدہ نے مجھے کلید مثنوی کی ایک جلد عطا فرمائی۔ میں نے لینے میں تامل کیا اس خیال سے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ حضرت نے دوبارہ دی اور فرمایا کہ اس کو لو اور پڑھا کرو۔ میں نے بسر و چشم قبول کی۔ اتنے میں معلوم

ہوا کہ وہ دینے والے حضرت مولانا نہیں بلکہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں میں نے یہ خواب حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا، فرمایا مبارک ہو اور یہ خواب کلید مثنوی کے مقبول ہونے کی علامت ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ خواب کلید مثنوی ختم ہو جانے کے کچھ دن بعد دیکھا تھا۔ (محمد مصطفیٰ مقیم میرٹھ) (اصدق الرویا، حصہ دوم بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ)

سعادت حسین کو زیارت نبی ﷺ

☆ مدت گزری کہ ناچیز نے خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو مع چاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دیکھا تھا اور حضرت والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑا دیکھا تھا۔ (سعادت حسین نظام پوری) (اصدق الرویا حصہ دوم بابت ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ)

محمد ابراہیم کو زیارت نبی ﷺ

☆ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) مع آٹھ دس علماء کے ایک مسجد میں بیٹھے حضرت رسول اللہ ﷺ سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ (محمد ابراہیم ہیڈ مولوی مدرسہ اسلامیہ۔ اڑوا، ڈاک خانہ رامپور بازار پڑھ) (اصدق الرویا حصہ دوم بابت ماہ ذیقعد ۱۳۵۵ھ)

ایک اہل حدیث اور زیارت نبی ﷺ

☆ ایک صالح و متقی شخص جو مسلک کے اعتبار سے اہل حدیث ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہاں ایک مولوی صاحب حشمت علی نام کے آئے ہوئے ہیں اور وہ مولانا اشرف علی صاحب کو بہت برا بھلا کہتے ہیں۔ ان میں کون حق پر ہے۔ ارشاد اقدس ہوا مولوی اشرف علی حق پر ہیں، وہ بہت اچھے آدمی ہیں (محمد منظور نعمانی مالک رسالہ الفرقان، بریلی) (اصدق الرویا حصہ دوم بابت ذیقعد ۱۳۵۵ھ) (میری قسمت کہاں جو حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک پر میرا نام آوے اور رحمت سے آوے اور اس عنوان سے آوے جو حضرت صحابہ ﷺ کے لئے ارشاد فرمایا گیا۔ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

ملا جیون کو زیارت نبی ﷺ

☆..... حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کی خدمت میں ہمارے حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات علماء حاضر ہیں۔ ایک بڑا مکان ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ انگریزوں نے کئی ملک لے لئے ہیں۔ اس کے بعد دیکھا کہ کابل کی طرف سے ایک مسلمان

نے لڑ کر وہ ملک انگریزوں سے واپس لے لئے۔ کسی نے عرض کیا حضرت رسول اللہ ﷺ کابل کے مسلمانوں نے انگریزوں سے کئی ملک واپس لے لئے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خوش ہوئے۔ پھر آپ ﷺ مع علماء، کئی شہروں میں پھرے۔ سب علماء نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ وعظ فرمائیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ وعظ بیان کرنے والے بہت سے علماء موجود ہیں۔ دوبارہ پھر علماء نے درخواست کی۔ آپ ﷺ نے دوبارہ جواب میں ہمارے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وعظ انہیں بیان کرنا چاہئے یہ اچھا وعظ بیان کرنے والے ہیں۔ سب علماء چپ ہو گئے۔ شہر در شہر حضرت رسول اللہ ﷺ مع کل علماء کے پھرتے رہے۔ ایک شہر میں ایک بڑے مکان میں ٹھہرے، خواب ختم ہوا۔

اس خواب سے پہلے تین مرتبہ تین خواب دیکھے اور تینوں مرتبہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں حضرت رسول اللہ ﷺ نظر آئے۔ میں نے تینوں مرتبہ مصافحہ کیا مگر حضرت رسول اللہ ﷺ نے کچھ فرمایا نہیں۔

میں نے خواب ہی میں کہا کہ شکل ایسی ہی ہے جیسے ہمارے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ بولے نہیں۔ اس سے میرا دل رنجیدہ ہوا۔ دوسرا ایک شخص موجود تھا اس نے کہا کسی بات پر ناراض ہوں گے اس لئے نہیں بولے۔ خواب سے جب آنکھ کھلی طبیعت بہت رنجیدہ تھی۔ بہت دن رنج رہا۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے خواب بیان کیا۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ رنجیدہ کیوں ہوتے ہو۔ اگر ناراض ہوتے تو مصافحہ کیوں کرتے۔ مولانا صاحب کے اس ارشاد کے بعد دل سے رنج کی کھٹک دور ہو گئی (ملاجیون ساکن گاؤں گوگوان ۵ شعبان بروز جمعرات ۱۳۵۳ھ)

(اصدق الرویا، حصہ دوم بابت ماہ رمضان ۱۳۵۵ھ)

☆ ..... گزارش ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور وہ اس طرح کہ ایک باغ ہے جو کہ سوکھا ہوا ہے اور اس کے کنویں میں پانی بھی نہیں ہے۔ جب حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو وہ باغ بھی سرسبز ہو گیا اور کنویں میں بھی پانی آ گیا۔ ایک شخص نے کمبل بچھا دیا تو آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر میں نے مصافحہ کیا مگر زبان مبارک سے آپ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا۔

☆ کچھ دن بعد پھر زیارت نصیب ہوئی کہ ایک دریا ہے جس کے پاس نالیوں میں پانی جاری ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ ان دونوں کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ میں نے پھر مصافحہ کیا مگر آپ ﷺ نے زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا پھر چند روز بعد حضرت رسول اللہ ﷺ کو آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی شکل میں دیکھا اور مصافحہ کیا۔ پھر میں نے لوگوں سے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ

تو ہمارے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمشکل ہیں (ملاجیون طالب علم مدرسہ امداد العلوم، تھانہ بھون (یوپی، بھارت) (اصدق الرویا، حصہ دوم ماہ جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ)

عمر جی آنجی کمبولی کو زیارت نبی ﷺ

☆...... چند روز ہوئے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ میرے مکان میں حضرت رسول اللہ ﷺ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور آپ تشریف لائے ہیں۔ بات چیت نہیں ہوئی، دوسرے شخص نے تعارف کرایا کہ یہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں، یہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ بعد کو حضرت رسول ﷺ نے کچھ اناج کا دانہ جیسا سفید مجھے دیا۔ میں اس کو کھا گیا تو فرمایا اس کو کھانا نہیں اور دوسری مرتبہ دیا اور فرمایا کہ اس کو دھو ڈال۔ تو میں نے اس کو ہاتھ میں رکھ کر دھویا۔ پھر دیکھا تو سفید موتی جیسا تھا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ (عمر جی آنجی کمبولی، ضلع بروچ) (اصدق الرویا، حصہ دوم بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ)

نور الحق کو زیارت نبی ﷺ

☆...... میں نے پرسوں ۲۰ شعبان ۱۳۵۳ھ کی شب کو خواب دیکھا کہ میرے شہر لکھنؤ میں میرے محلّہ کے قریب مجتیا باغ ہے۔ وہاں حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا وعظ ہے۔ میں بھی اس وعظ میں گیا۔ محفل کے درمیان میں لوہے کا ایک کٹہرا لگا ہے جس کی ایک جانب بہت اونچا ایک تخت بچھا ہوا ہے جس پر سفید فرش ہے۔ اس پر آپ وعظ فرما رہے ہیں۔ میں جہاں بیٹھا تھا اس کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ آپ کا بیان صاف اور خوب سمجھ میں آ رہا تھا گو آپ کا گلا خراب تھا، سب یہی کہہ رہے تھے کہ گلا تو بیٹھا ہوا ہے پھر بھی آواز سب کو صاف سنائی دے رہی ہے۔ ذرا گنجلک نہیں، کمال ہے۔ (کرامت ہے) یکا یک رکاوٹ دور ہوگئی اور حضور نظر آنے لگے۔ بیان سلوک اور معرفت کے درجات اور سالکوں کے حالات پر ہے۔ سالک مختلف کیفیات اور تغیرات سے گذرتا معرفت کے درجہ پر پہنچتا ہے۔ اگر وہ ان میں پھنس گیا۔ جب آپ یہاں پہنچے تو مجلس میں سے کسی شخص نے ٹوکا کہ اسے بیان نہ کرو۔ آگے چلو جس پر بڑی حیرت ہوئی کہ ایسا کرنا آداب محفل کے خلاف ہے۔ مگر آپ تخت سے اتر کر ان صاحب کے پاس گئے اور دریافت کیا تو کیا بیان نہ کروں۔ انہوں نے فرمایا اس کو چھوڑ کر بیان کرو۔ اسے کسی دوسرے موقع پر بیان کرنا۔ حضور نے فرمایا، جی اچھا۔ معلوم ہوا کہ جنہوں نے منع فرمایا تھا وہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ حضور پھر تخت پر تشریف لے گئے (وہ سماں یعنی تخت سے اتر کر دریافت کرنے کو تشریف لانا اور پھر واپس جانا اب تک

آنکھوں میں ہے) ایک ایک سیڑھی چڑھ کر جیسے ضعیف لوگ چڑھتے ہیں۔ اب وعظ کو مختصر کر کے ختم کر دیا شاید اس وجہ سے کہ کسی دوسری جگہ بھی وعظ کا اعلان تھا۔ اس کے بعد لوگ حضور سے مصافحہ کرنے لگے۔ مصافحہ کے وقت ہاتھ آستینوں کے اندر تھے۔ میں نے کہا میں تو کھلے ہاتھوں مصافحہ کروں گا، چنانچہ آستینوں کے اندر سے حضور ﷺ کے سفید اور نورانی ہاتھ ظاہر ہوئے جنہیں میں نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور منہ اور آنکھیں ان پر رکھ کر رونے لگا۔

حضور نے فرمایا تم کون ہو اور میں روتے ہوئے اپنا حال بتاتا رہا۔ پھر دریافت فرمایا میرے لئے کتھا (جو پان میں چونے کے ساتھ لگایا جاتا ہے) لائے۔ (وعظ کے وقت حضور پان کھائے ہوئے تھے اور گلابی دہن ولب بہت اچھے لگ رہے تھے) میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے پہچانتے نہیں اور کتھا لانے کا سوال کر رہے ہیں مگر فوراً ہی یہ وسوسہ غائب ہو گیا اور میرے دل کو حضور کے اس سوال سے بے حد خوشی ہوئی اور عرض کیا کہ ابھی لاتا ہوں، یہ کہہ کر میں ان کی (جنہوں نے وعظ میں ٹوکا تھا یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ) خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ آپ ﷺ سے مصافحہ کر کے آپ ﷺ کے ہاتھوں کو چومتا اور دعا کے واسطے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مغفرت عطا فرما دیں (یا اسی قسم کی کوئی درخواست) تو آپ ﷺ نے سر مبارک کو جنبش دی مگر تکلم نہ فرمایا۔ اس کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ میں چلا آیا اور مجلس برخاست ہوگئی۔ بس آنکھ کھل گئی اور ایسی لذت محسوس ہوئی کہ پھر آنکھیں بند کر لیں تاکہ یہ منظر آنکھوں کے سامنے رہے مگر اب کہاں۔

(نورالحق جامع مسجد ٹانگو) (اصدق الرؤیا، حصہ دوم بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ)

محمد عالم بلیاوی کو زیارت نبی ﷺ

☆..... ایک صاحب علم (جو ایک ایسے شاہ صاحب سے بیعت ہو گئے تھے جن کی حالت قابل اطمینان نہ تھی) کا لکھنؤ سے طویل خط بہ درخواست اصلاح و بیعت موصول ہوا جس میں ان کے مختلف واقعات، حالات و مشاہدات تحریر ہیں۔ جن میں سے دو واقعات نقل کئے جاتے ہیں۔

اس کے بعد تنہائی میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ شاہ صاحب حج کو گئے ہیں نہ معلوم کب آئیں گے۔ اس کے ساتھ ہی مدینہ منورہ کا خیال آیا۔ اپنی صورت گنبد خضرا (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کے پاس دیکھ رہا ہوں اور شاہ صاحب کو بھی۔ شاہ صاحب میری صورت کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ اس کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا ہوں، گنبد خضرا سے اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ اس کو تم کیوں لائے ہو جس کو سن کر میں گھبرا کر رونے لگتا ہوں کہ فوراً ہی مزار مبارک میں ایک دروازہ ہو گیا اور میں اندر چلا گیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

گھبراتے کیوں ہو جو یہاں تک تم کو پہنچائے گا اس کی صورت دکھاتا ہوں فوراً بعد دروازہ کے باہر آپ کی صورت دیکھتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ تو مولانا اشرف علی تھانوی صاحب ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہی ٹھیک بتلائیں گے اور ہماری سنت زندہ کرنے میں نمبر اول ہیں۔ ان کے ساتھ جاؤ۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کچھ دور چلے تو میں نے کہا آپ مجھے چھوڑ دیجئے۔ آپ نے مجھے چھوڑ دیا اور گنبد خضرا (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں چلا گیا۔ وہاں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کبھی سفید کپڑے میں لیٹ جاتے ہیں اور کبھی سرخ دھاریدار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ سوچتا ہوں ایسا کیوں ہے مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا حتیٰ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اشارہ میرے پیٹ کی جانب کیا یعنی جا، کھانے کا وقت ہو گیا اور میں کھانے کے لئے چلا گیا۔ اس کے بعد سوچنے لگا کہ اس حالت کو پھر دیکھوں لیکن اس دن دوبارہ پھر نہ دیکھ سکا۔

دوسرے دن پھر گنبد خضرا میں پہنچ گیا لیکن آنحضرت ﷺ کو اس حالت میں پاتا ہوں کہ کبھی سفید کپڑے میں لیٹ جاتے ہیں اور کبھی سرخ دھاریدار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اسی اثناء میں کسی نے مجھے آواز دی اور میں اس کے پاس چلا گیا۔ اسی دن عشاء کی نماز کے بعد سوچ رہا تھا کہ یکا یک کسی نے کہا کہ گنبد خضرا (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کی طرف دیکھو۔ میں فوراً اس طرف دیکھنے لگا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا سوچتا ہے۔ میں نے دل ہی دل میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہی سوچتا ہوں کہ آپ ﷺ کبھی سفید کپڑا اوڑھ کر لیٹ جاتے ہیں اور کبھی سرخ دھاریدار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور جب شاہ صاحب کا تصور آتا ہے تو آپ ﷺ سفید کپڑے کے ساتھ لیٹ جاتے ہیں اور جب مولانا اشرف علی صاحب کا خیال آتا ہے تو آپ ﷺ سرخ دھاریدار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں کے مریدوں کو دیکھو۔ اب جو میں نے غور کیا تو معاً سمجھ میں آ گیا کہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی سنت کو زندہ کرتے ہیں اور شاہ صاحب اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اب میں بہت خوش ہوا اور آنحضرت ﷺ کی طرف متوجہ ہی رہنا چاہتا تھا کہ آپ ﷺ نے اشارے سے کہا تو سو جا کہیں نماز فجر قضا نہ ہو جائے۔ ادھر اس وقت متوجہ نہ ہو۔ اس کے بعد دفعتاً شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف ذہن منتقل ہو گیا، دیکھا کہ مزار مبارک میں سبز درخت ہیں ساتھ ہی خیال آیا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کو دیکھنا چاہئے اس میں کیا ہے۔ جب دیکھا تو کچھ دیر تک وہ خشک نظر آیا، خیال آیا کہ یہ کیا بات ہے حالانکہ آپ تو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ بزرگ تھے۔ یہ خیال آیا ہی تھا کہ اس مزار میں بھی بڑے درخت نظر آنے لگے۔ اس پر میں نے حضرت نانوتوی

رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی وجہ دریافت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اب تو ہماری طرف ہوگیا۔ میں نے عرض کیا پہلے بھی تو تھا لیکن کچھ نہیں دیکھا۔ اس پر حضرت نانا توی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے تو آزاد تھا۔ اس پر میں کچھ شرمندہ ہوا اور عرض کیا کہ ہم تو آپ کے ساتھ نہیں رہیں گے۔ جواب ملا ایسا ممکن نہیں۔ اپنے قلب کی طرف غور کر، بس پھر یہ حالت ختم ہوگئی اور میں سو گیا۔

اس کے بعد ایک مرتبہ صبح ۸ یا ۹ بجے کے قریب گنبد خضرا (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) کی صورت دیکھی اور بلا تکلف اندر چلا گیا اور آنحضرت ﷺ کی صورت مبارک کو دیکھا۔ جوں ہی آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا تصور کرتا ہوں تو حضرت رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں اور جیسے ہی شاہ صاحب کا تصور کرتا ہوں حضرت رسول اللہ ﷺ لیٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ پہلا خط میں نے آپ کی خدمت میں بغرض بیعت و تعلیم روانہ کیا۔

اور وہاں اسی سفر کے دوران میں ایک دن سخت پریشان تھا اسی پریشانی کے عالم میں گنبد خضرا (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) کی طرف متوجہ ہوا تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پریشان کیوں ہے اور آپ کا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) نام لیا کہ ان کو خط لکھا۔ میں نے عرض کیا کہ لکھ تو دیا ہے لیکن انہوں نے مجھے ابھی تک اپنے سلسلہ میں داخل نہیں کیا۔ تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام حالتیں لکھیں۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب لکھ کر بھیج دو اور جو کچھ دریافت کرنا ہو ان سے دریافت کیا کرو اور اب میری طرف متوجہ نہ ہونا (یعنی بلاواسطہ) وہی تم کو سب کچھ بتا دیں گے۔ (محمد عالم بلیاوی۔ مدرسہ تعلیم اسلام لکھنؤ)

(اصدق الرویا، حصہ دوم بابت ماہ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ)

محمد شریف سقہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... شب جمعرات خواب میں دیکھا کہ ایک حجرہ ہے جس کے دروازہ پر ایک دربان موجود ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ حجرہ شریف حضرت رسول اللہ ﷺ کا ہے اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں۔ میرے اصرار کرنے پر دربان نے میرا نام دریافت کیا اور کہا میں اندر جا کر اجازت حاصل کرتا ہوں۔ اجازت حاصل کر کے مجھے اندر جانے دیا۔ اندر ایک تخت بچھا ہوا ہے جس پر ایک بزرگ کو بیٹھے دیکھا ہے، میں نے ان کو سلام کیا جس کا انہوں نے جواب مرحمت فرمایا اور دریافت کیا کہ تمہارا یہاں آنا کیسے ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے محبت ہے اس لئے آیا ہوں۔ انہوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤ اور ان کی تعلیم سے فیض یاب ہوتے رہو۔ پس میں مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا اور

عرض کیا مجھے حلقہ مریدین میں شرف بخشیں۔ اس پر مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں مدت سے تم کو مرید کر چکا ہوں اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر رخصت کر دیا۔ مولانا کے پاس سے رخصت ہو کر گنگوہ شریف آیا جہاں حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حضرت عبدالقدوس گنگوہی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہم اللہ کو تشریف فرما دیکھا۔ میں نے سب کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کر کے ان کے پاس بیٹھ گیا۔ انہوں نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے آ رہا ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تم مولانا سے کیسے تعلقات رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ وہ میرے پیر ہیں میں ان کا مرید ہوں۔ ان سے اعتقاد رکھتا ہوں اور ان کی مشہور کتاب ''بہشتی زیور'' پڑھتا ہوں۔ پھر ان کے پاس ایک شخص چائے لایا۔ اس شخص نے ان تینوں بزرگوں اور مجھے چائے پلائی۔ اسی اثناء میں ہماری مسجد میں اذان دے دی گئی۔ میں بیدار ہو گیا اور مسجد میں جا کر نماز فجر ادا کی (محمد شریف سقہ ساکن کنج پورہ، ضلع کرنال) (اصدق الرویا، بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ)

عزیز الرحمٰن کو زیارت نبی ﷺ

☆ خادم نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ ایک بہت بڑا مجمع ہے جس میں اکثر پیر بھائی ہیں۔ مجھ کو جلسہ میں سب سے پیچھے جگہ ملی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ عربی میں تقریر فرما رہے ہیں جو مطلق سنائی نہیں دیتی۔ تقریر کے آخر میں اتنا سنائی دیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی حق تعالیٰ سے مثل قرآن "یا رب ان قومی اتخذ وھذا القران مھجوراً" (سورۃ فرقان آیت ۳۰) شکایت کروں گا کہ میری امت نے میری سنت کو ترک کر دیا۔ اس کا مجھ پر بہت اثر ہوا۔ جب حضرت رسول اللہ ﷺ کی تقریر ختم ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری حالت نہایت خراب ہے۔ اللہ کے واسطے مجھ کو بھی کچھ فرمائیے۔

فرمایا کہ تم دعائیں کیا پڑھتے ہو۔ میں نے عرض کیا ''الھم انت السلام ...... الخ'' اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ''مناجات مقبول'' جسے مولانا اشرف علیت ھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ (یاد نہیں مولانا کا لفظ بھی فرمایا یا نہیں) وہ پڑھا کرو۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور اپنے آپ کو بہت خوش پایا (عزیز الرحمٰن زمیندار۔ انچولی ضلع میرٹھ) (یوپی، بھارت)

(اصدق الرؤیا حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

رشید احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ایک جنگل میں ہوں۔ ایک تخت ہے کچھ اونچا سا اس پر زینہ ہے۔ ایک میں ہوں اور دو تین آدمی اور ہیں۔ ہم سب کھڑے ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں۔ اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی۔ تھوڑی ہی دیر میں حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور زینہ پر چڑھ کر مجھ سے بغل گیر ہوئے اور مجھ کو خوب زور سے بھینچ لیا۔ جس سے سارا تخت ہل گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے پل صراط پر چلنے کی عادت ڈالتا ہوں۔ صورت شکل بالکل مولانا اشرف علی تھانوی صاحب جیسی تھی۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی (رشید احمد از کچامن مارواڑ۔ راجپوتانہ، ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۴۷ھ)

(اصدق الرؤیا حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ)

دختر رشید احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... میں نے پرسوں رات کو ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آئے اور نہ معلوم میں نے خود یا کسی نے مجھ سے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے دست مبارک میں کوئی چیز ہے۔ زیادہ خیال ہے کہ گلگلے ہیں، مجھ سے فرمایا کہ لے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کھالیں گے۔ مجھ کو اچھی طرح یہ بات یاد ہے کہ یہی ارشاد فرمایا تھا (دختر رشید احمد از کچامن مارواڑ۔ راجپوتانہ۔ ۱۸ صفر ۱۳۴۹ھ) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ)

امیر حسین کو زیارت نبی ﷺ

☆...... دیکھتا ہوں کہ ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ اس کے صدر حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں جلسہ ختم ہونے کے بعد لوگ قسم قسم کے مسائل دریافت کرنے لگے۔ میں نے یہ بات دریافت کی کہ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب اور مولانا ابوبکر صاحب کیسے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں حسب شریعت ہے کہ نہیں؟ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دونوں نہایت نیک انسان ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں حق ہے (امیر حسین مدرسہ مظاہر العلوم۔ سہارنپور، یوپی، بھارت)

(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولی ۱۳۵۵) (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۸)

سعید الرحمٰن کو زیارت نبی ﷺ

☆...... جس سال فقیر دورہ میں شریک تھا اس سال ایک رات حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک لوٹے میں پانی بھر کر فقیر کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ سعید تم یہ لوٹا حضرت رسول اللہ ﷺ کو وضو کے واسطے دے آؤ۔ خواب چونکہ بہت طویل ہے اس لئے مقصد ظاہر کرتا ہوں یعنی احقر نے آپ (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے ہوئے دیکھ کر خواب ہی میں یہ ارادہ کرلیا کہ فقیر بھی اپنے آپ کو آپ (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا خادم بنا دے گا۔ (سعید الرحمٰن چاٹگامی بنگلہ دیش)

(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ)

محمد حسن الدین کو زیارت نبی ﷺ

☆...... میں بعد تناول سحری آرام کر رہا تھا تو خواب میں دیکھا کہ جناب والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) مع چند مریدوں کے حلقہ میں جلوہ فرما ہیں اتنے میں میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ مجھے دیکھتے ہی جناب والا ایک جانب روانہ ہوگئے اور جناب کے پیچھے میں بھی ہولیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ہم دونوں مدینہ منورہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پر پہنچ گئے۔ ہمارے وہاں پہنچتے ہی مزار مبارک وسط سے شق ہوگیا اور ہم دونوں دیدار نبی ﷺ سے شاد کام ہوئے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کی جانب دیکھ کر تبسم فرمایا اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ (محمد حسن الدین مدرسہ سید پور۔ دار العلوم روح الاسلام، پوسٹ سید پور، ضلع رنگپور بنگال) (اصدق الرویا حصہ دوم بابت جمادی الاول ۱۳۵۵ھ)

سید نوازش حسین کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ایک بار خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا۔ آپ ﷺ کے سامنے حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ بیٹھے ہیں۔ حاجی صاحب کے پیچھے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے میں ہوں۔ تھوڑی دیر میں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا کہ یہ آپ ﷺ کا غلام تبلیغ اسلام کا

کام کرتا ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک میں میرے ہاتھ لے لئے تو مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور اسی حالت میں میں بیدار ہو گیا۔ بیدار ہو کر درود شریف کی کثرت کی اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ کے لئے نماز وقرآن پاک پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ (سید نوازش حسین صاحب مبلغ رنگون بروایت مولوی ظفر احمد صاحب) (اصدق الرویاء بابت جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ)۔

محمد شفیع کو زیارت نبی ﷺ

☆...... تین چار روز ہوئے احقر کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت والا (مولانا تھانوی) یہ تینوں حضرت ہمارے مکان میں بیٹھے مشورہ فرمارہے ہیں (محمد شفیع۔ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۴۷ھ) (اصدق الرویا حصہ دوم بابت ماہ جمادی اوالالی ۱۳۵۵ھ)

بشیر احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ایک روز والد صاحب مرحوم کو خواب میں دیکھا۔ احقر نے دریافت کیا کہ یہ بتائیے کہ دنیا میں کون بڑے ہیں جو قابل اتباع ہوں۔ تو انہوں نے سوچ کر یہ بتایا کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ دوبارہ مجھ سے استفسار فرمایا کہ میں نے ٹھیک کہا یا کہ مولانا ...... (یہ ایک بزرگ ستودہ صفات، نیک ذات کا نام ہے) میں نے کہا نہیں پہلی مرتبہ ٹھیک فرمایا۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑے ہیں (آگے خواب نقل کر کے لکھا ہے) اس کے بعد یا کچھ قبل حضرت رسول اللہ ﷺ کی دربار میں حاضر ہوا ہوں۔ میرے ساتھ ایک طالب علم ہے جو میرے پاس دورہ میں شریک تھا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کیا (یہ سب گفتگو عربی میں ہوئی اور کچھ الفاظ فارسی کے تھے) کہ احقر گلاوٹھی میں مقیم ہے اور وہاں کے مدرسہ میں مدرس ہے۔ اپنی اہلیہ کو حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کے گھر کھانا پکاتے ہوئے دیکھا اور حضور نے ایک شخص کی بابت فرمایا کہ تم اس کے گھر نہ جانا (ان صاحب نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ کیا کیا اوراد ہیں جو میں نے ان کو بتادیئے تھے اور یہ کہہ دیا تھا کہ میں نے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کیا ہے تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ تم کو بھی ایک شغل بتادوں گا اس کو بھی کر لیا کرنا۔ حضور نے مجھ کو منع کیا کہ اس کے پاس نہ جانا (بشیر احمد مدرس مدرسہ "منبع العلوم" گلاوٹھی۔ ضلع بلند شہر (یوپی، بھارت) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ)

عبدالمنان کو زیارت نبی ﷺ

☆ احقر کو پنجشنبہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ دیکھا کہ آپ ﷺ احقر کے والد بزرگوار محمد عثمان خان صاحب مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی کی دکان پر تشریف فرما ہیں اور مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتابیں آپ ﷺ کے دست مبارک میں ہیں۔ (اس خواب میں تصنیفات وتالیفات اشرفیہ کی مقبولیت کی طرف کھلا اشارہ ہے) (حیات اشرف صفحہ۹۲) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ) (عبدالمنان خاں دہلوی۔حال مقیم رنچھوڑ لائن، کراچی)

نجم الحسن کو زیارت نبی ﷺ

☆.....۱۹ شعبان کو اور اس سے ایک شب پہلے یا بعد کو دوران ذکر ایسا معلوم ہوا کہ تھانہ بھون، خانقاہ امدادیہ کی مسجد پیش نظر ہے منبر پر ایک مقدس بزرگ جلوہ افروز ہیں جن کی بابت خیال ہوا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں، اور آپ ﷺ کے قریب ہی اسی جگہ داہنی جانب جناب والا مدظلہ العالی (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کھڑے ہیں معلوم نہیں نماز کے خطبہ کی تیاری ہے یا کیا۔ دونوں مرتبہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور بھی پیش نظر ہوا۔ مگر حلیہ مبارک نہیں بتا سکتا۔ صرف اتنا یاد ہے کہ سیاہ ریش مبارک تھی اور خدہائے مبارک پر کسی قدر کم کم تھی بہ نسبت زنخندان مبارک، چہرہ مبارک بہت زیادہ تاباں۔ رنگ گندمی، حضرت والا کی نسبت یہ خیال ہے کہ بہت زیادہ سفید کرتا پہنے ہوئے تھے اور چہرہ چمکتا تھا۔ اس وقت ذکر کے دوران آنکھیں بند تھیں۔ مگر حالت بیداری تھی۔ میں نہیں عرض کر سکتا ہے کہ میرے خیال میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی یاد مبارک آئی اور اس نے یہ صورت پیش کردی یا کیا ہوا (محمد نجم الحسن وکیل پرتاب گڑھ، اودھ، یوپی، بھارت) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ربیع الاول و ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ) (جو کچھ بھی ہو مبارک ہی مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ناکارہ کے لئے بھی مبارک فرمائے۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۴ رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ)

☆.....سولہویں شب رمضان کو دوران ذکر پھر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا۔ خانقاہ امدادیہ کی مسجد ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہیں۔ اور آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت رسول اللہ ﷺ کی داہنی جانب بالکل قریب ایستادہ ہیں اس مرتبہ مزید یہ احساس پیدا ہوا کہ بائیں جانب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور شاہ نور محمد صاحب جھنجھانوی رحمہما اللہ بھی تشریف رکھتے

ہیں مگر ان دونوں بزرگوں کی طرف میری نظر اتنی زیادہ نہیں گئی۔ (محمد نجم الحسن وکیل پرتاب گڑھ، ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ)

(اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۵) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ)

ظفر احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... احقر عید سے پہلے گڑھی گیا تھا وہاں ایک رات جو شب پنجشنبہ ۸ ذی الحجہ تھی، خواب میں دیکھا کہ مدینہ منورہ میں کوئی بزرگ ہیں جو" بیان القرآن" کی تعریف کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ فلاں آیت کی تفسیر بیان القرآن میں یوں ہے " بیان القرآن" میں یہ لکھا ہے ...... الخ، خواب طویل تھا صرف یہی جزو محفوظ رہ گیا۔ اتنا خیال اور بھی ہے کہ شاید ان بزرگ کے ارشاد کے بعد احقر نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ بات سنی ہے مگر اس پر جزم نہیں۔ خواب ہی میں قلب پر یہ بات وارد ہوگئی کہ" بیان القرآن" کی دربار رسالت (علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ والف الف سلام) میں اس قدر مقبولیت کا سبب حضرت والا (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا غایت اخلاص ہے (حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی جو تفسیر تحریر فرمائی ہے اس کا نام" بیان القرآن" ہے (ظفر احمد خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون۔ ۲ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ) (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴) (اصدق الرویا حصہ دوم بابت ربیع الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

ایک خاتون کو زیارت نبی ﷺ

☆...... اس خادمہ نے ایک خواب دیکھا ہے۔ تحریر کرا کر ارسال خدمت ہے وہ یہ ہے کہ ایک بہت ہی بڑا میدان ہے جس میں بے شمار مرد وعورتیں ہیں اور حافظ جی (یعنی میرے شوہر) میرے ساتھ ہیں، میں برقع اوڑھے ہوئے ہوں اور کسی کے پاس برقع نہیں ہے۔ حافظ جی نے برقع سمیت مجھ کو پکڑ لیا تو اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ اس میدان کے بیچ میں ایک بہت بڑی اونچی چیز مانند کرسی بچی ہوئی بچھی ہے جس پر حضور والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کھڑے ہیں اور ہم کو دیکھ کر آواز دے کر لوگوں کو فرماتے ہیں کہ سب صاحب راستہ چھوڑ دیں۔ حضرت کے فرماتے ہی سب ایک طرف ہوگئے اور ہم بآسانی حضرت کی کرسی کے پاس پہنچ گئے تو آنجناب نے فرمایا کہ بھائی تم آ گئے۔ دیکھو ادھر قریب ہی مکان ہے اس میں تمہاری آپا ئیں (یعنی دونوں پیرانیاں)

ہیں اس میں چلی جاؤ۔ حافظ جی نے مجھے اس مکان تک پہنچا دیا جس کا دروازہ تو بہت چھوٹا ہے مگر اندر سے بہت عالیشان ہے۔ قالین سے بھی زیادہ خوشنما فرش۔ نہایت سجا ہوا جگہ جگہ گاؤ تکیے رکھے ہوئے ہیں۔ باجی صاحبہ (بڑی پیرانی) اور آپا صاحبہ (چھوٹی پیرانی) گاؤ تکیہ لگائے بیٹھی ہیں۔ وہ بہت خوش ہو کر مل رہی ہیں۔ اتنے میں آنجناب خود تشریف لے آئے اور دروازہ پر اول چق لٹکائی، پھر کمبل، پھر چادر اور فرمایا تم تینوں ان پردوں میں آ کر دیکھتی رہنا تو آپ چق کے پاس، میں کمبل کے اور باجی چادر کے پردے میں کھڑی ہو گئیں۔ پھر آپ اپنی کرسی پر تشریف لے گئے اور پھر واپس تشریف لا کر دریافت فرمایا کہ میرے پیچھے کون بیٹھے ہیں تو آپا نے فرمایا مجھے تو پتہ نہیں پھر باجی سے دریافت فرمایا تو انہوں نے جواب دیا آپ کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پھر باجی سے سن کر میں نے بھی یہی کہا۔ پھر دریافت فرمایا۔ حاجی صاحب کے پیچھے کون ہے، باجی نے فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ۔ ان دونوں بزرگوں کے چہرہ مبارک پر نقاب پڑی ہوئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا ٹھیک ہے پھر آپ کرسی پر جا کر بیٹھ گئے اور حافظ جی کرسی کے پاس کھڑے ہیں، آپ نے فرمایا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ تو وہ پیر لٹکا کر بیٹھ گئے، حافظ جی نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ناک مبارک اور ایک آنکھ پر نگاہ پڑی اور بے ہوش ہو کر کرسی پر گر پڑے تو آپ نے اور حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اٹھایا مگر ہوش نہ آیا۔ تب حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک لگایا تو ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئے۔ گویا یہ خیال تھا کہ ایک مرتبہ اور دیدار کرلوں۔ پھر کرسی جو ہمارے قریب تھی آناً فاناً دور میدان میں چلی گئی۔ جہاں بیشمار خلقت جمع تھی اس مجمع سے پھر دو آدمی نکلے۔ ایک کا جوڑا سبز اور دوسرے کا سرخ تھا۔ بے حد حسین تھے۔ چہرہ اور آنکھ اس طرح چمکتی تھی جیسے بجلی کی تیز روشنی، سرخ کپڑے والے ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے تھے۔ وہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی چادر مبارک میں گھس کر گود میں بیٹھ گئے تو میں نے باجی اور آپا سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا ان ہی آدمیوں میں سے کوئی ہوں گے۔ جس پر میں نے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی گود میں جا بیٹھے تو آپ ﷺ کے نواسے ہیں۔ پھر وہ گود میں سے اٹھ کر نا معلوم کہاں چلے گئے پھر حافظ جی ہمارے پاس آئے تو میں نے کہا کہ یہ دونوں کون تھے تو حافظ جی نے کہا کہ مجھے بتانے کا حکم نہیں، مجھے تو حضرت مولانا نے بھیجا ہے اور فرمایا کہ جیسے گاؤ تکیہ لگائے بیٹھی تھیں پھر جا کر ویسے ہی بیٹھ جاؤ۔ دروازہ پر چق رہنے دی اور کمبل و چادر اتار دی۔ ہم سب اپنی جگہ آ کر بیٹھے ہی تھے کہ پھر نہ وہ میدان رہا اور نہ کرسی نہ آدمی اور ہم سب یہ سوچتے رہ گئے کہ اللہ جانے ہم سب سے مل کر حضرت رسول اللہ ﷺ

کہاں تشریف لے گئے۔ پھر آپ اور حاجی صاحب ساتھ ساتھ آرہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ وعظ فرما کر تشریف لارہے ہوں اور ہم سب بہت خوش ہورہے ہیں۔ البتہ یہ افسوس رہا کہ اگر نقاب میں نہ ہوتے تو خوب زیارت کر لیتے۔ ہم نے یہ بات آپ سے کی تو آپ نے فرمایا کہ باہر بھی تم کو اتنا ہی نظر آتا کیونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے نقاب ہی اتنا اٹھایا تھا۔ بس پھر آنکھ کھل گئی اور یہ آواز آئی کہ کسی کو بتانا نہیں، میں نے یا تو آپ کو تحریر کر دیا ہے حافظ جی کو معلوم ہے، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سے خوش رہیں۔ (محلہ باجراں، لدھیانہ ۹ شعبان ۱۳۵۰ھ)

(تم بڑی خوش قسمت ہو کہ ایسی دولت نصیب ہوئی۔ دعا کرو جس طرح تم نے اپنے کو، حافظ جی کو، مجھ کو اور اپنی دونوں پیرانیوں کو حضرت رسول اللہ ﷺ اور دونوں صاحبزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کے قریب دیکھا اسی طرح ہم سب کو قرب نصیب ہو اور منبر پر مجھ کو دیکھنا یہ خادمانہ ہے جیسے حضرت رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصرت حق کے لئے منبر پر کھڑا کر دیتے تھے۔ اور پشت پر ہونا اشارہ ہے کام کی نگرانی کی طرف کہ نگراں کی بھی یہی ہیئت ہوتی ہے کیا عجب کہ کوئی خدمت قبول ہوگئی ہو۔

(مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

مولوی وصی اللہ اعظم گڑھی کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... مبارک پور میں جب تھا تو میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی صورت میں دیکھا۔ صرف زیارت ہوئی۔ بات چیت کی دولت نصیب نہ ہوئی (مولوی وصی اللہ صاحب اعظم گڑھی) (اصدق الرؤیا، حصہ دوم بابت ربیع الاول ۵۵ ۱۳ھ) (اللہ تعالیٰ فنا فی الرسول ﷺ کی دولت نصیب فرمائے ۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

فضل احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... حضرت کا وعظ جو جامع الحکم ہے پڑھا اور بعض مباحث کئی کئی مرتبہ پڑھے۔ اس میں کئی دن لگے۔ ایک نعمت جو اس وعظ کی برکت سے نصیب ہوئی یہ ہے کہ نوافل جو میں نے معمول کر رکھے تھے کچھ دنوں سے چھوٹ رہے تھے وہ پھر پابندی سے شروع ہوگئے۔ دوسری نعمت خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت اور اس مجمع میں آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) بھی ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ، تیسری نعمت آپ وعظ فرمارہے ہیں بہت بڑا مجمع ہے اور احقر کے قریب ہی حضرت مولانا

دیوبندی (مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ) تشریف فرما ہیں اور حسب عادت نہایت خلق و محبت سے میرے زانو بہ زانو ہیں اور فرماتے ہیں کہ سنو، میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ تو زندہ ہیں اور یہ سب کچھ دیوبند کے اندر ہو رہا ہے اور ایک خاص نور ہے جو آپ کے چہرہ اور جسم پر وعظ فرماتے وقت ہے اور سارا مجمع اور حضرت دیوبندی اور احقر بھی بہت غور اور محبت سے آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ صبح صادق کے وقت آنکھ کھل گئی (فضل احمد ہیڈ مولوی مکان عبدالرحمن والا، محلہ افغانان علی گڑھ) (اصدق الرویا، حصہ دوم ربیع الاول ۱۳۵۵ھ)

قاضی بشیر الدین کو زیارت نبی ﷺ

☆ میرے ایک عزیز محترم ذاکر و شاغل و مخیر رئیس قصبہ لاہر پور نے کہ جو ہماری طبقہ علماء کے مخالف نہیں ہیں اور مولوی کے فرقہ سے موافق نہیں ہیں جناب والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو عالم رویا میں ایک بڑے مکان میں بمقام سیتاپور جہاں حضرت رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز ہیں اس مجلس کا مہتمم دیکھا بایں طور پر کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک بڑے عالی شان مکان میں بمقام سیتاپور رونق بخش ہیں اور آپ صدر دروازہ مکان مذکور پر مہتممانہ کھڑے ہیں۔ جو زائرین حضرت رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کر کے واپس آتے ہیں آپ ان کا ہاتھ پانی سے دھلواتے ہیں آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ جن ہاتھوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں کو مس کیا ہے میں خوف کرتا ہوں کہ وہ ہاتھ ظاہری و معنوی نجاست سے آلودہ نہ ہو جائیں۔ خواب دیکھنے والے موصوف اس روز سے گیارہ سو مرتبہ درود شریف بعد نماز مغرب خود پڑھتے ہیں یا کسی معتبر اور دیانتدار سے پڑھواتے ہیں جناب والا کو اس رویاء کی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اور مفصل تعبیر دریافت کرتا ہوں (قاضی بشیر الدین، از لکھنؤ) (اصدق الرویا، حصہ دوم بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ)

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆ جناب چند دن ہوئے کہ خاکسار نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی گویا آپ ﷺ ایک نہر کے کنارے تشریف لے جا رہے ہیں۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جناب (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی صورت سے مشابہ ہیں۔ واللہ اعلم۔ میں فوراً قدموں میں گرا اور عرض کیا کہ آپ ﷺ تو تشریف لے جا رہے ہیں میرا کیا حال ہوگا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ تجھے اجازت ہے ہر روز عصر کے بعد میرے روضہ کی زیارت کر یا سیر کر۔ سیر کر یا زیارت کر میں شب ہو گیا۔ بس آنکھ کھل گئی۔ اور یہ خیال ہوا کہ شاید مراد آپ ﷺ کی لفظ زیارت یا سیر سے درود

شریف ہو مگر دل میں خلجان ہے کہ شاید کچھ اور مراد ہو اس وجہ سے حضرت کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ اس کا کیا مطلب ہے بیان فرمائیں تاکہ تشفی حاصل ہو۔ (اصدق الرویا، حصہ دوم صفر المظفر ۱۳۵۵ھ) (نہایت مناسب تعبیر ہے مگر درود کے ساتھ اتباع اور ملالیا جائے۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

عتیق اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے کچھ گفتگو فرمارہے ہیں اور بہت سے علماء بھی حاضر خدمت ہیں لیکن سب کی جانب سے مولانا موصوف ہی سوال کرتے ہیں اور آپ ﷺ جواب ارشاد فرماتے ہیں اور سب سے زیادہ قربت حضرت رسول اللہ ﷺ سے آپ ہی کو ہے (محمد عتیق اللہ، تھانہ سرائیل، گاؤں ٹیکھر، ضلع کمرلہ، بنگلہ دیش) (حیات اشرف صفحہ ۹۴) (اصدق الرویا، حصہ دوم بابت صفر ۱۳۵۵ھ)

محمود حسین کو زیارت نبی ﷺ

☆ آج کئی دن گزرے کمترین نے خواب حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق دیکھا لیکن فوراً بوجہ مشغولیت امتحان کے اطلاع نہ دے سکا۔ وہ یہ ہے کہ رات کو ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا اور ہمارا ملنے والا ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور وہ یہ کہہ رہا ہے کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو خبر دینے جا رہا ہوں۔ وہ شخص چلا گیا اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پر جا کر آواز دی کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ یہ سن کر فوراً آپ کے جنازہ کے لئے چل پڑے۔ خواب کا مضمون تمام ہوا (محمود حسین از مدرسہ شاہی مراد آباد، یوپی، بھارت) (اصدق الرویا، حصہ دوم بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ) خواب کی اجمالی تعبیر یہ ہے:

کشتۂ کہ عشق دارو نگزاردت بہ نیساں بحیات گر نیائی، بہ جنازہ خواہی آمد

(یعنی جنازہ پر تشریف آوری تو اس سے بڑھ کر عنایت ہے جو اصل شعر میں مذکور ہے۔ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

عبدالقیوم کو زیارت نبی ﷺ

☆...... رمضان المبارک سے پہلے خادم نے یہ خواب دیکھا تھا: ایک شب کے آخری حصہ میں

دیکھا کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں، مجھے دیکھ کر خوشی ہوئی اور دل میں خیال آیا کہ کسی ایسے شخص کو تلاش کر کے لاؤں جو حضرت والا سے میری سفارش برائے بیعت کر دے۔ خیال آتے ہی ایسے آدمی کی تلاش میں نکل گیا۔ واپسی پر کسی نے بتایا کہ وہ ادھر حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف رکھتے ہیں اور کوئی معاملہ طے کر رہے ہیں۔ یہ معلوم کر کے ادھر گیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا مجمع حلقہ کئے کھڑا ہے۔ کچھ لوگ آگے بیٹھے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما ہیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کے قریب تشریف رکھتے ہیں۔ خادم نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح مجمع کو چیر کر حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرلوں مگر ناکام رہا۔ (اصدق الرویا، حصہ دوم بابت صفر ۱۳۵۵ھ) (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۳)

(عبدالقیوم ذرافس ہیں۔ محلّہ وہائٹ گنج۔ مئو، یوپی، بھارت)

نذیر احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... غالباً ماہ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ بروز پیر دن کے دس بجے کے قریب تلاوت قرآن مجید کے لئے وضو کیا اور بعد تلاوت اسی جگہ مکتب میں اپنی نشست پر سو گیا۔ دیکھتا ہوں کہ مسجد موضع خان جہانپور میں جستی سائبان کے نیچے شمال کو منہ کئے بیٹھے بیٹھے جھاڑو دے رہا ہوں۔ اسی اثناء میں مجھ سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر دائیں جانب شمال کو منہ کئے ایک بزرگ ظاہر ہوئے جن کی دونوں پنڈلیاں قریب قریب نصف کھلی ہوئی ہیں۔ میرے دل میں از خود خیال آیا کہ آپ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے قدمین شریفین کو بوسہ دو کہ پھر ایسا موقع میسر نہ آئے۔ جھاڑو رکھ کر فوراً اپنے دونوں ہاتھوں سے آپ ﷺ کے قدمین شریفین پکڑ کر سر جھکا کر بوسہ دیا اور آپ ﷺ پر اس طرح سلام پڑھنے لگا "**الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللّٰہ**"۔ جب میں نے قدم بوسی کے لئے سر جھکایا تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے دہن مبارک سے میرے دونوں شانوں کے درمیان متصل گردن پشت کی جانب بڑک بھرا جس طرح بڑا اپنے بچے کو لاڈ میں خوب منہ کھول کر کاٹتا ہے جس کو بڑک یا بھڑک بھرنا کہتے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے لعاب دہن کی تراوٹ، باوجود کپڑوں کے مجھے محسوس ہوئی، میں برابر اسی طرح سر جھکائے قدمین شریفین کو پکڑے قدم بوسی کرتے ہوئے آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا رہا۔ اس وقت حضرت رسول اللہ ﷺ دو زانوں (اکڑوں) بیٹھے ہوئے معلوم ہوئے اور یہ معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں تب میں نے اس علم ہونے پر صلوٰۃ وسلام خطاب ضمیر کو مظہر کر کے پڑھنا شروع کیا یعنی "الصلوۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ، الصلوۃ والسلام علی نبی اللّٰہ" یہ پڑھتے پڑھتے میری آنکھ کھل گئی۔ واللّٰہ علم بالصواب و عندہ ام الکتاب (نذیر احمد کو کیرانوی۔ مقیم خان پور وارد حال درخانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر۔ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۲۷ء) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ)

☆ شب جمعہ یکم ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ کو ناچیز نذیر احمد حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت سے بایں طور مشرف ہوا کہ مجھ سے کچھ فاصلے پر داہنی جانب حضرت رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا اور پھر نگاہ نیچی فرمالی۔ اس کے بعد بائیں جانب یہ لکھا دیکھا کہ جس کسی نے بہ حالت ایمان آپ ﷺ کو دیکھا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ اس کے بعد دیکھا کہ میرے ساتھ چند آدمی بیٹھے ہیں اور ہم سب کوئی پھل کھا رہے ہیں۔ اس کی ایک قاش جو ایک بالشت لمبی اور ایک بالشت چوڑی ہے میں بھی کھا رہا ہوں اور جو لوگ میرے اردگرد بیٹھے ہیں ان سے میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ بار بار جوش میں آ کر کہہ رہا ہوں۔ ہاں ہاں میں نے دیکھ لیا۔ جی میں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا۔ اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ پاک نے ازل میں لکھ دیا ہے کہ کس کس کو آپ ﷺ کی زیارت ہوگی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وعطا ہے کسی کے کسب کو اس میں دخل نہیں۔ میں خوشی اور جوش میں بار بار الحمدللہ کہتا ہوں۔ شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں آپ ﷺ کی زیارت لکھ دی۔ بے حد خوش ہوں بار بار کہتا ہوں کہ آہا میں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا کہ یکا یک آنکھ کھل گئی۔ اپنے کو داہنی کروٹ لیٹا پایا اور زبان سے بار بار الحمدللہ الحمدللہ ادا کر رہا تھا۔ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا قصد کیا کہ صلوٰۃ شکر اور صلوٰۃ تہجد ادا کروں۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکا ہے۔ عام دنوں میں سو کر اٹھنے کے بعد کسل ہوتا تھا مگر اس وقت کسل بالکل نہ تھا اور طبیعت بہت بشاش تھی۔ سب لوگ جو میرے اردگرد بیٹھے تھے مجھ سے عمر میں بہت بڑے تھے مگر ان کے لباس اور صورت سے غربت اور مسکینیت ظاہر تھی۔ میرے لئے یہ سب اجنبی تھے اور وہ مقام جہاں میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا غالباً ایک صاف میدان تھا۔ حجر نہ شجر وہاں کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے زبان یا اشارہ سے کچھ نہ فرمایا اور نہ کسی نے مجھے یہ بتایا کہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں بلکہ از خود دل میں یہ آیا کہ آپ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں اور وہ پھل جو ہم سب نے کھایا پتہ نہیں کہاں سے آیا کس نے

دیا اور وہ کیا تھا۔ شیریں دانہ دار پھوٹ کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کا قد مبارک، رنگت، چہرہ شریف، تن شریف اور انگا حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب جیسا تھا مگر اتنا فرق تھا کہ مولانا کا قد اور تن کسی قدر لمبا اور بھاری ہے اور مولانا کی داڑھی سفید ہے لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ کی عمر شریف مثل جوانوں کے ۳۰ یا ۳۵ برس معلوم ہوتی تھی۔ (نذیر احمد عفی عنہ، ۵ ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ) (الصدق الرویا، حصہ دوم بابت ذالحجہ ومحرم الحرام ۱۳۵۵ھ)

حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں دیکھا اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سیاہ اچکن (شیروانی) بٹنوں والی زیب تن فرمائے ہوئے تھے جیسے کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ گاہے گاہے سیاہ اچکن پہنتے ہیں اور حضور ﷺ نہایت شباب کی حالت میں تھے جیسا کہ تیس سال کا آدمی صحیح المزاج ہوتا ہے اور ریش مبارک حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نہایت گھنی اور سیاہ تھی جس میں ایک بھی سفید بال نہ تھا اور خط مبارک نہایت ابھرا ہوا اور بدن شریف آپ کا خوب گٹھا ہوا تھا۔ اور قد مبارک آپ کا حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے قد سے لانبا تھا۔ اور حضور ﷺ کو قیام کی حالت میں دیکھا اور آپ ﷺ نے مجھ کو نگاہ مبارک سے دیکھا لیکن فرمایا کچھ نہیں (مولوی نذیر احمد صاحب کیرانوی) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ)

شہاب الدین کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... شب پنج شنبہ کو احقر نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ حضرت والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی ہمراہی میں احقر ہے اور بہت بڑی تعداد میں پیر بھائیوں کی ہے جو سب کے سب حضرت والا کی ہمراہی میں سفر حج پر ہیں۔ ایک مقام پر قیام ہوا۔ وہ عمارت دو منزلہ معلوم ہوتی ہے، وہاں اور لوگ بھی ہیں جب ہم سب لوگ ٹھہر گئے تو کسی کہنے والے نے کہا جس کو احقر نہیں پہچانتا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ہم سب لوگ مع حضرت والا کے حضرت رسول اللہ ﷺ کے دیدار مبارک کو گئے، پھر کسی کہنے والے نے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے فرماتے ہیں۔ وہ وقت فجر کی نماز کا معلوم ہوتا تھا، ہم سب لوگ حضرت والا کے خادم اور دیگر لوگ بھی وضو کرنے لگے۔ وضو سے فارغ ہوتے ہی صفیں سیدھی ہونے لگیں۔ پھر کسی نے کہا کہ مولانا کے مرید سب اگلی صف میں ہو جاؤ۔ ہم سب لوگ متفرق صفوں سے نکل نکل کر اگلی صفوں میں آ گئے۔ نماز ختم ہونے کے بعد مع حضرت والا ایک میدان میں پہنچتے ہی سب لوگ روتے ہوئے زمین پر لوٹنے لگے اور

حضرت والا کھڑے ہیں۔ اتنا دیکھنے کے بعد گھڑی کے الارم سے آنکھ کھل گئی۔ چار بجے تھے۔ احقر نماز تہجد کے لئے اٹھ کھڑا ہوا (شہاب الدین، نئی دہلی، ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ)

☆ یہ خواب دیکھا کہ ایک اونچی کرسی کی مسجد ہے اور نماز کیلئے صف بندی ہو رہی ہے اور احقر صحن مسجد میں ہے کسی شخص نے کہا کہ یہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ ﷺ نے احقر کی بائیں جانب تھے۔ احقر نے حضور ﷺ سے مصافحہ کیا اور احقر نے آپ ﷺ کیلئے رومال بچھا دیا۔ اتنے میں صحن میں دو شخصوں میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ اس طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ ﷺ کا لباس مبارک بالکل سفید تھا مگر آپ ﷺ کا حلیہ مبارک احقر کو یاد نہ رہا اور اس مسجد میں حضرت والا (حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی) رحمۃ اللہ علیہ نماز جمعہ پڑھا رہے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے احقر کا بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا۔ اس خواب کی وجہ سے دل کو ایک ایسی خوشی محسوس ہوئی جس کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں (شہاب الدین کشمیری گیٹ دہلی) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ)

الٰہی بخش کو زیارت نبی ﷺ

☆..... شب گزشتہ جوش آیا اور مغرب اور عشاء کے درمیان تین ہزار مرتبہ اسم ذات کا ذکر کیا۔ نیند کے دوران عجیب خواب دیکھا۔ چونکہ پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا اس لئے عرض کرتا ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ اس مدرسہ میں آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) آئے ہیں اور بہت بارعب ہیں۔ میں حضرت سے ملا، ملتے ہی آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اپنے رہنے کی جگہ صاف کرو۔ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لانے والے ہیں اور اسی شہر میں شکار کریں گے۔ یہ یاد نہیں کہ میں نے اس جگہ کو صاف کیا یا نہیں۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فقط آپ ہیں اور اس جگہ آ گئے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ سے میں ملا اور قرینہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو کوئی سفر درپیش ہے اور تھوڑی ہی دیر کے لئے اس جگہ منزل فرمائی ہے۔ ویسے تو میرے رہنے کی جگہ ایک کمرہ ہے مگر اس وقت دیکھتا ہوں کہ اس کمرہ کے جنوب کی دیوار نہیں ہے اور اس طرف سامنے ایک دلپذیر بڑے درختوں والا سبز جنگل ہے اور کمرہ کی چھت یا کسی درخت میں ایک مچان لٹکا ہوا ہے جس میں آپ کو اور حضرت رسول اللہ ﷺ کو کھڑا ہوا اور اپنے کو نیچے کھڑا ہوا دیکھتا ہوں۔ آپ اس مچان پر تھوڑا جھک کر رکوع کی سی حالت میں ہو کر شکار کے لئے جنگل کی طرف بندوق چلاتے ہیں اور جس وقت آپ کے بندوق چلانے سے مچان کو اور آپ کو جنبش ہوئی تو حضرت

رسول اللہ ﷺ آپ کو مر سے پکڑ کر ملنے سے بچاتے تھے۔ جس وقت آپ شکار کرتے تھے تو حضرت رسول اللہ ﷺ آپ کا شکار کرنا دیکھتے ہوئے ملاحظہ فرماتے تھے اور خوش ہوتے تھے اور آپ کو آفرین کہتے تھے۔ باقی جانور وغیرہ نظر نہیں آتا تھا، یہ واقعہ دو مرتبہ دیکھا پھر آنکھ کھل گئی۔ اگر مناسب سمجھیں تو تعبیر عنایت فرمائیں (اصدق الرویا، بابت محرم الحرام ۱۳۵۵ھ) (الٰہی بخش شکار پوری۔ قاسم العلوم، گھوٹکی، ضلع سکھر) (مبارک ہو آپ کو بھی کہ ایسی بڑی دولت سے مشرف ہوئے جس کی تعبیر بزرگوں کے نزدیک یہ ہے کہ دیکھنے والے کا انشاء اللہ تعالیٰ ایمان پر خاتمہ ہوگا اور میرے لئے بھی باوجود میری نا قابلیت کے ایک درجہ میں امید افزا ہے کہ ساتھ ہی دیکھ لیا جس سے امید ہے کہ معیت واتباع نصیب ہوگا، اور شکار کو پسند فرمانا دیکھا جس سے امید ہوتی ہے کہ اصطیاد قلوب جو اس وقت ہو رہا ہے یا کسی وقت اصطیاد اجسام بھی نصیب ہو شاید مقبول ہو۔ واللہ اعلم۔ حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

محمد اسماعیل کو زیارت نبی ﷺ

☆ ایک بشارت حضور اقدس (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو سناتا ہوں کہ میں نے بعد تمنا نہیں محض بفضل الٰہی حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ کا سر مبارک کھلا تھا۔ بال مبارک نہایت سیاہ۔ فرق نکالے ہوئے جلوس فرماتے تھے۔ اس وقت اس ناتواں، آپ اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے سوا وہاں کوئی نہ تھا۔ دائیں بائیں کی خبر نہیں مگر یہ ناتواں ایک گوشہ میں عاجزانہ صورت بیٹھا شرف بہ دیدار ہوتا رہا اور روتا رہا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ آپ کو نہایت ہی جوش اور توجہ تام کے ساتھ اشارہ فرماتے ہوئے کسی مسئلہ کو سمجھا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے یوں ہوا یوں ہوا۔ یہ لفظ مکرر احقر کو خوب یاد ہے (محمد اسماعیل عقب کلاں مسجد دہلی، ۲۴ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ)

شیخ المفسرین والمحدثین حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز کے ایک خلیفہ مجاز شیخ المفسرین والمحدثین حضرت مفتی محمد حسن امرتسری قدس سرہ نے خواب دیکھا جو ذیل میں درج ہے۔

کچھ عرصہ ہوا (یہ تقریباً ۱۳۵۰ھ کا ذکر ہے) کہ خانقاہ شریف کی مسجد کے وسط میں بیت اللہ شریف اور حضرت رسول ﷺ کے روضۂ مبارک کو دیکھا کہ دونوں بالکل قریب قریب ہیں اور بیت

اللہ شریف غالباً حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سر کی طرف ہے لیکن روضۂ پاک (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) بھی بیت اللہ شریف ہی کی شکل کا ہے یعنی اس پر گنبد نہیں ہے اور بیت اللہ شریف اور روضۂ پاک دونوں پر اس قدر سبز اور خوبصورت غلاف ہیں کہ دنیا میں ان کی نظیر نہ ہوگی اور دونوں پر شعاعیں اور انوار معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیت اللہ شریف کے پاس کھڑے ہیں اور اس قدر خوش ہیں کہ اتنا خوش میں نے انہیں پہلے نہیں دیکھا تھا۔ نیز ایک کھجور کی ٹہنی بطور جھاڑو دست مبارک میں لئے ہوئے ہیں جس کی ڈنڈی میں دستہ چھوڑ کر ادھر ادھر شاخیں نکلی ہوئی ہیں اور یہ ارادہ فرما رہے ہیں کہ بیت اللہ شریف کے گرد جو غبار ہے اسے دور کر دوں (حیات اشرف از غلام محمد صاحب بی اے، عثمانیہ صفحہ ۹۱) (یہاں کس قدر وضاحت کے ساتھ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مصلح امت محمدیہ اور مجدد سنت مطہرہ ہونے کو عیاں کیا گیا ہے)

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۴۰ھ سے ۱۳۶۲ھ تک ۲۳ سال برابر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ واقعہ تھانہ بھون پر حاضری دیتے رہے اور ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۰ھ بروز جمعرات کراچی میں وصال فرمایا۔ جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور مفتی صاحب کی یادگار ہے جو "جامعہ اشرفیہ" فیروز پور روڈ لاہور کی شکل میں نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا دینی تعلیم کا ادارہ بن چکا ہے جس میں پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے سینکڑوں مسلم طلباء دینی علوم حاصل کرتے ہیں۔ اس میں "مسجد حسن" اور بقیہ تمام عمارات نہایتی خوب ہیں۔ مفتی صاحب کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا عبید اللہ اور چھوٹے صاحبزادے مولانا حافظ عبد الرحمن صاحب اس کے مہتمم اور نائب مہتمم ہیں۔ دونوں بھائی دل و دماغ کے اعلیٰ اوصاف کا ماشاء اللہ مرقع ہیں۔ یہاں کے اساتذہ میں شیخ التفسیر و شیخ الحدیث، شیخ الکل فی الکل، سند الوقت، بقیہ السلف حضرت مولانا محمد رسول اللہ خان صاحب قدس سرہ، اور عالم ربانی، رئیس المفسرین و محدثین مولانا محمد ادریس صدیقی کاندھلوی قدس سرہ جیسی شان کے علماء شامل رہے ہیں۔ مفتی صاحب قدس سرہ ہر روز ۲۴ ہزار مرتبہ اسم ذات "اللہ" کا وظیفہ کرتے تھے یعنی ہر سانس کے ساتھ ایک مرتبہ، جید عالم اور بلند پایہ بزرگ تھے۔

شرافت اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... تین چار روز ہوئے میں نے خواب صبح کے وقت دیکھا کہ میں کسی غیر معروف مکان میں ہوں۔ اس مکان کے دروازے پر ایک براق آ کر ٹھہری۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یہ تیری سواری کے واسطے آئی ہے تھوڑی دیر بعد میں نے دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک براق پر تشریف لائے

ہیں۔ چہرہ انور پر نقاب ہے۔ آپ ﷺ میرے قریب تشریف لاکر رونق افروز ہوئے۔ میں زیارت تو نہیں کر سکا لیکن آپ ﷺ کے کلام مبارک کی آواز برابر سنتا ہوں۔ اب یا تو میں نے یا حاضرین دربار میں سے کسی نے (مجھو یاد نہیں) حضرت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آج کل کانپور میں بہت شورش ہے اور مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت لوگ مخالفت کر رہے ہیں۔ اس کی کیا اصلیت ہے (اس زمانہ میں حضرت والا کا مضمون متعلق ''آداب ذکر مولود شریف'' مرقومہ ''اصلاح الرسوم'' کا کانپور (یوپی، بھارت) میں بہت غوغا تھا۔ اس کے جواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے تمام حاضرین کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ جو کچھ اشرف علی نے لکھا ہے وہ صحیح ہے اور اس کے بعد آپ ﷺ نے میری طرف مجھو مخاطب کر کے فرمایا کہ اشرف علی سے کہہ دینا کہ جو کچھ تم نے لکھا ہے وہ بالکل درست ہے لیکن یہ وقت ان باتوں کو لکھنے کے لئے مناسب نہیں ہے۔ یہ آخری فقرہ اس قدر آہستہ آہستہ سے فرمایا کہ میں نے سنا اور غالباً کسی دوسرے نے حاضرین میں سے نہیں سنا۔ بس اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی صبح کی نماز کا وقت تھا اور چہار شنبہ کا دن، رجب کی دوسری تاریخ جس قدر یاد تھا حرف بحرف عرض کر دیا (حافظ منشی شرافت اللہ۔ چیف ریڈر، پیشتر علی گڑھ، رجب ۱۳۱۹ھ، ۱۹۰۱ء اکتوبر، یہ اس زمانہ میں کانپور میں ملازم تھے) (اشرف السوانح حصہ سوم)

یہ ارشاد کہ یہ وقت ان باتوں کے لکھنے کے لئے مناسب نہیں، الخ، براہ شفقت اور بطور رخصت ہے۔ حکم اور عزیمت نہیں، علاوہ دلائل شرعیہ کے خود خواب ہی میں اس کا قرینہ موجود ہے یعنی آہستہ سے ارشاد فرمایا ورنہ احکام کا مقتضاء ظاہر ہے کہ اعلان ہے۔ میری اس رائے کو تقویت ایک کامل محقق، جامع وظاہر و باطن شیخ سے بھی ہو چکی ہے۔

گو دلائل شرعیہ کے ہوتے ہوئے اس کی حاجت نہیں مگر فطری طور پر رویا صالحہ سے ایک خاص کی قناعت طبائع میں ضرور پیدا ہو جاتی ہے (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک درویش کو زیارت نبی ﷺ

☆...... خواب کو غلط سمجھنے کا کانپور کا ایک واقعہ ہے۔ وہاں ایک درویش تھے جو حقہ پیا کرتے تھے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیچوان یعنی حقہ رکھا ہوا ہے اور آپ ﷺ روضہ مبارک میں بیٹھے حقہ پی رہے ہیں (نعوذ باللہ)۔ اس خواب سے وہ یہ سمجھے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مجھ کو فعلاً اجازت دے رہے ہیں کہ تم حقہ پیا کرو۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ

علیہ سے ان درویش نے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس خواب کی بنا پر ہرگز ایسا نہ کرنا۔ جو خواب تم نے دیکھا یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا فعل نہیں ہے تمہارا اپنا فعل ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ کے آئینہ میں متمثل ہوا (ملفوظات حصہ ہفتم مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۵)

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... دس بارہ ضخیم جلدوں میں ''درس قرآن'' کے مولف مولانا محمد احمد، کراچی کا مفصل خط بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۹۸۱ء میرے سامنے ہے، جس میں آپ نے ڈاکٹر عبدالحئی صاحب (خلیفہ ارشد حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی نہایت مقبول تالیف ''معمولات یومیہ'' کی نسبت ایک خواب جو ایک بزرگ نے ڈیرہ اسمٰعیل خان میں دیکھا تھا بیان کیا ہے اور جو کچھ اس طرح ہے:

رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ مسجد نبوی ﷺ میں متعدد اکابر معتکف ہیں جن میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہما اللہ بھی ہیں۔ ڈاکٹر مولانا عبدالحئی ستون توبہ کے پاس ''استغفار'' کی اہمیت پر تقریر کر رہے ہیں۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مجمع کثیر ہے اور کتاب ''معمولات یومیہ'' کثیر تعداد میں آپ کے سامنے رکھی ہے۔ حضور اقدس ﷺ حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لا کر مولانا گنگوہی اور مولانا تھانوی رحمہما اللہ کے درمیان تشریف فرما ہو جاتے ہیں۔ متعدد اکابر نے حضور انور ﷺ سے مصافحہ فرمایا۔ اتنے ہی میں ڈاکٹر عبدالحئی صاحب بھی آ کر آپ ﷺ سے مصافحہ کرتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ آپ کو دعا دیتے ہیں اور کتاب ''معمولات یومیہ'' اٹھا کر ڈاکٹر صاحب سے فرماتے ہیں کہ ''آپ نے یہ کتاب بہت اچھی لکھی ہے، اس کتاب میں امت کے فائدے اور روحانی کامیابی مضمر ہے'' پھر مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اشرف یہ کتاب تقسیم کر دو، مسلمانوں کو دو جہاں میں کامیابی نصیب ہوگی، اگر عقیدت و محبت سے پڑھتے اور عمل کرتے رہے'' ...... خاتمہ پر صاحب خواب لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے حکم سے کتاب ''معمولات یومیہ'' کی تقسیم حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے شروع فرمائی اور جب صاحب خواب کو کتاب دی اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر کتاب پکڑی تو آنکھ کھل گئی اور یوں خواب ختم ہوا۔

علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... رد قادیانیت میں علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ (رحمۃ اللعالمین والے)

''غایۃ المرام'' تحریر فرما رہے تھے کہ خواب میں حضرت رسول مقبول ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''کوئی قادیانی اس کتاب کا جواب نہ دے سکے گا'' اور ہوا بھی یہی کہ بارہا یہ کتاب شائع ہو چکی ہے مگر آج تک کوئی قادیانی اس کا جواب نہ دے سکا، حالانکہ قادیانی جواب دینے میں بہت تیز سمجھے جاتے ہیں (دیباچہ ''غایۃ المرام'' از قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ)۔ لوگوں نے کہا کوئی ایڈا بیڈا جواب دے دے۔ اس پر فرمایا کہ کوئی ایسا بھی نہیں کرسکتا کیونکہ حضرت نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی اس کا جواب نہ دے سکے گا۔ آج تک یہ بات درست ہے اور قیامت تک درست رہے گی۔

حاجی عبدالرحمٰن اٹاوڑ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حاجی عبدالرحمٰن اٹاوڑ رحمۃ اللہ علیہ (میوات) ایک غیر مسلم بنیئے کے گھر میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ (آپ تبلیغی جماعت والے مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی تھے۔ فرشتہ سیرت، حلیم و متواضع، دہلی اور میوات کے لوگ آپ سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ شب جمعہ دہلی میں وصال فرمایا) کے ہاتھ پر اسلام لائے، مدرسہ نظام الدین (دہلی) میں مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ سے دینی تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے تمام دینی کاموں میں ان کے قدیم ترین رفیق و معاون تھے، میوات کے حکیم اور عارف تھے، غیر مسلمین میں تبلیغ کا خاص ذوق اور ملکہ حاصل تھا، ایک ہزار سے زیادہ لوگ مسلمان کئے۔ سنگار (یوپی، بھارت) میں نومسلموں کے لئے مدرسہ قائم کیا، میوات کے مسلمانوں میں بدرسوم کی اصلاح بھی آپ کا خاص کارنامہ ہے۔ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ میں وصال فرمایا (مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی دینی دعوت از مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی، مکتبۃ الفرقان، لکھنؤ، صفحہ ۶۲)

ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے یہ خواب دیکھا کہ میں چاہ زمزم پر حاضر ہوا اور شاید مولوی محمد شفیع بجنوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور زمزم کا پانی بار بار نہایت عجلت اور تیزی سے ایک برتن میں بھر بھر کر لاتے اور مجھ کو پلاتے ہیں یہاں تک کہ میں آسودہ ہو گیا اور میرے شکم میں گنجائش نہ رہی لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ اسی سرعت کے ساتھ برابر زمزم لاتے جاتے اور پلاتے جاتے تھے۔ جب پیتے پیتے میں تھک گیا اور پیٹ نکل آیا تو میں نے دل میں سوچا کہ انواع و اقسام کے امراض میں مبتلا ہوں

اور آب زمزم کو جس نیت سے پیا جائے مفید ہے لہٰذا اب رفع امراض کی نیت سے پینا چاہئے۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ ﷺ لاتے رہے اور میں پیتا رہا۔ چیزیں بعض آپ ﷺ نے مجھے بتائیں اور بعض میں نے خود دریافت کیں۔ خواب طویل ہے۔ اکثر حصہ ذہن سے نکل گیا۔ (تربیت السالک حصہ دوم از حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۲ تا ۱۳)

حافظ محمد نجم الحسن رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆...... حالات مشائخ کاندھلہ کے مصنف مولانا احتشام الحسن بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی ماموں زاد بھائی، برادر نسبتی (سالے) اور خلیفہ ہیں۔ مولانا احتشام الحسن کے بھائی مولانا حافظ محمد نجم الحسن تھے جنہوں نے قرآن مجید حفظ کر کے ابتدائی ضروری تعلیم کے بعد انگریزی تعلیم حاصل کی اور چند سال انگریزی ملازمت کر کے چھوڑ دی۔ شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور پھر یاد الٰہی اور گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اچانک آپ کو کاندھلہ میں بخار آیا جو تیز سے تیز تر ہوتا چلا گیا۔ شدت مرض میں بار بار فرمایا: ''خالہ تم پریشان نہ ہو، حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں''۔ اسی حال میں ۱۰ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ م ۱۹۱۸ء بروز جمعہ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ بعد نماز جمعہ دفن کئے گئے۔ جنازہ پر اس قدر ہجوم تھا کہ ایسا جنازہ کاندھلہ میں اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔ عرصہ تک ہندو اور مسلمانوں میں آپ کی جدائی کا چرچا رہا۔ اپنے والد ماجد مولانا حافظ رؤف الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں وصال فرمایا جو مولانا ضیاء الحسن کے بیٹے تھے اور وہ مولانا نور الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تھے، جن کا عالم یہ تھا کہ بے اختیار زبان پر درود شریف جاری رہتا تھا، یہاں تک کہ بیت الخلا میں زبان کو دانتوں سے دبائے رکھتے تھے کہ ایسا نہ ہو درود شریف منہ سے نکل جائے۔ (حالات مشائخ کاندھلہ صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۰)

ایک معمر حافظ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک بہت معمر حافظ صاحب تھے جو بعد میں قصبہ بڑوت میں جا کر رہنے لگے تھے۔ ان کو ہمارے اول طبقہ کے اکابر حضرات جیسے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ سے خاص تعلق تھا گو اس وقت کسی سے بیعت نہ تھے۔ ان کو مولود شریف اور نعتیہ اشعار کا بہت شوق اور اہتمام تھا۔ انہوں نے مجھ کو اپنا ایک خواب لکھا تھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں کہ ہم اس سے خوش ہوتے ہیں جو ہماری اتباع کرے نہ کہ اس سے جو ہماری بہت تعریف کرے۔

(ملفوظات حصہ ہفتم حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۸۵)

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ایک شخص نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں اس شکل میں دیکھا کہ آپ روضۂ مبارک میں بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے ہیں (نعوذ باللہ) مولانا نے جواب دیا کہ تم کو اپنی صورت حضرت رسول اللہ ﷺ کے آئینہ میں نظر آئی۔ وہ شخص حقہ پیتے تھے ساتھ ہی آئینہ ہونے پر مولانا نے یہ حکایت سنائی کہ ایک شخ ایک بزرگ کی ملاقات کو حاضر ہوئے مگر بوقت ملاقات اس شخص کو ان بزرگ کی صورت کتے کی نظر آئی اس لئے یہ شخص ان سے مل کر خوش نہ ہوا۔ ان بزرگ نے وجہ دریافت کی۔ مجبور کرنے پر بتایا کہ حضرت کی صورت مجھے کتے کی نظر آرہی ہے۔ معلوم نہیں کیا معاملہ ہے۔ فرمایا بالکل صحیح ہے۔ ڈر کی کوئی بات نہیں، ان بزرگ نے پھر اس کو کچھ پڑھنے کو بتادیا اس کے بعد ملنے آیا تو بزرگ کو ان کی اصلی صورت پر دیکھا۔ معاملہ دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ تم نے اپنے اعمال کی صورت دیکھی تھی۔ اس تعلیم اور ذکر کی برکت سے تمہارے اعمال کی صورت بدل گئی۔ میں تو محض تمہارا آئینہ تھا۔ یہ حقیقت ہے۔ ان واقعات کو کبھی اس کے خلاف خیال نہ کرنا چاہئے۔

(ملفوظات حصہ دوم حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۷۷)

مولانا غلام رسول کانپوری کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے "الابقا" میں بیان کیا ہے کہ حضرت مولانا غلام رسول کانپوری رحمۃ اللہ علیہ (کان پور، یوپی، بھارت) کے رہنے والے) "رسول نما" کے لقب سے مشہور تھے، کیونکہ آپ کی یہ کرامت تھی کہ ہر شخص کو بیداری میں حضرت رسول اللہ کریم ﷺ کی زیارت کرادیا کرتے تھے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے "مواعظ اشرفیہ" کئی دبیز جلدوں میں "الابقا" کی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ جناب مولانا سید فہیم الحسن تھانوی مدیر ماہنامہ "حکیم الامت" راولپنڈی ان مواعظ کو اپنے جریدہ میں شائع کرتے رہتے ہیں۔ یہ مواعظ دل و دماغ کو روشن کردینے والے اور اس قدر روح پرور ہیں کہ ان کی بکثرت اشاعت ہونی چاہئے۔

حافظ محمد احسن وحشی نگرامی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... نجم احسن نگرامی، بی اے، ایل ایل بی، مجاز صحبت، حکیم الامت، مجدد ملت، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آبائی وطن قصبہ نگرام ضلع لکھنؤ میں ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حافظ محمد احسن وحشی نگرامی صاحب اپنے دور کے ممتاز اور کسی درجے میں مشہور اہل قلم تھے۔ ۱۳۱۳ھ میں زیادہ سے زیادہ بائیس تئیس سال کی عمر میں حسب ارشاد حضرت رسالت مآب ﷺ "تعال یا وحشی" بے سروسامان حج کو تیار ہوگئے اور چلے بھی گئے (بزم اشرف کے چراغ از پروفیسر احمد سعید صفحہ ۲۹۴)

حاجی سید محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆ مرکز اہل سنت دار العلوم دیوبند کے ابتدائی بزرگ حضرت حاجی سید محمد عابد قدس سرہ نے حکیم الامت، امام اہل سنت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ سے فرمایا کہ ایک بات کہتا ہوں، جسے میری زندگی میں ظاہر نہ کرنا۔ میں نے حالت بیداری میں حرم مکہ مکرمہ میں بعض انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی ہے۔ (مشائخ دیوبند صفحہ ۱۸۹)

حضرت علی محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆...... بعالم بیداری میں ۲۷ شب رمضان المبارک کو دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑی سنگ مرمر کی دیوار ہے اور اس میں بہت سی محرابیں بنی ہوئی ہیں۔ ایک بہت بڑی محراب ہے چونکہ میرے سامنے ہے اور اس کی شکل یہ ہے "عرش اللہ معلی" یہ دو سفید در ہیں اور عرش معلی اس طرح لکھا ہوا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں نمازی موجود ہیں۔ بندہ اگلی صف میں کھڑا ہے اور حضرت محمد عربی پیغمبر ﷺ امامت فرما رہے ہیں اس وقت کسی نے آپ کا نام لے کر کہا کہ مولانا اشرف علی تھانوی بھی اس جگہ موجود ہیں۔ یہ سب کیفیت عشاء کی نماز پڑھتے ہوئے معلوم ہوئی اور یہ کوئی خواب نہیں ہے۔

(علی محمد ٹیلر ماسٹر ساکن ضلع انبالہ مقیم کانگر دل، اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ)

حضرت مولانا عبد الرشید محمود رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا عبد الرشید محمود، مجاز صحبت حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ

اللہ علیہ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ کے پوتے تھے۔ آپ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے حجرہ مبارک میں حاضر ہوں، دستر خوان بچھا اور کھانا چنا ہوا ہے، بہت سے اور لوگ بھی ہیں، حضور ﷺ میزبان بنے (لطف کے ساتھ) کھانا کھلا رہے ہیں کہ یہ کھاؤ، یہ بھی لو، کھانے پر بالائی اور سرخ مرچ پڑی وہی بھی یاد ہے پھر منظر بدل گیا، اب گویا رخصت ہو رہا ہوں، رخصتی مصافحہ کے لئے حاضر ہوا تو ایک کوٹھری سی ہے، زیادہ روشنی بھی نہیں، ایک چوکی پر حضور ﷺ تشریف فرما ہیں، میں مصافحے کے لئے جھکا اور کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں مگر وفورِ گریہ کی وجہ سے کہہ نہیں سکا، بمشکل اتنا کہا یا رسول اللہ (ﷺ)! دعاء فلاح دارین چاہتا ہوں۔ حضور ﷺ لطف سے سر پر ہاتھ پھیرنا چاہتے ہیں، میں جلدی سے ٹوپی اتار کر سر جھکا دیتا ہوں تاکہ بلا حائل دست مبارک سر کو مس کرے۔ (بزم اشرف کے چراغ صفحہ ۳۱۸)

خاتم المحدثین علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ جس نے ایمان کے ساتھ حضور ﷺ کی زیارت کی اس پر دوزخ حرام ہوئی اور آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنا بمنزلہ بیداری کے ہے۔

مولانا حکیم محمد یاسین ابن مولانا واحد بخش ساکن کرم علی والا تحصیل شجاع آباد فرماتے ہیں کہ میرے مربی مرشدی وہادی پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی ثم شجاع آبادی نے فرمایا کہ اتباع شریعت پر عمل کرنے سے خود بخود زیارت پاک کا شرف حاصل ہو جائے تو یہ سب سے افضل واعلیٰ واکمل ہے۔ اس کے بعد عملیات کے ذریعہ استقامت علی الدین لازم پکڑے۔ چنانچہ اسی مضمون کے تحت خاتم المحدثین حضرت سیدنا مولانا محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو جس دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نہ ہوتی تھی تو آپ بیمار ہو جاتے تھے اور لوگ آپ کی بیمار پرسی کے لئے آتے تھے۔ یہ سب اتباع شریعت کا ثمر تھا۔ پس جس دن آپ نے وصال فرمایا تو آسمان سے رونے کی آواز سنی گئی۔ سبحان اللہ (ضمیمہ "شمس المعارف" مرتبہ مولانا حکیم محمد یاسین خواجہ۔ صفحہ ۶۲۲ تا ۲۲۳۔ ناشر، دارالاشاعت، کراچی)

عاشق رسول ﷺ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... علی گڑھ (یوپی، بھارت) میں مولانا شاہ عبدالجلیل شہید اکابر علماء سے تھے۔ ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲۷۱ھ میں جنگ آزادی کے دوران شہید ہوئے۔ آپ کے بیٹے محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔ املاک ضبط ہو چکی تھی، سہارا صرف ریاست چھتاری کا وظیفہ تھا، اسی اثنا میں حضرت مولانا محمد قاسم صدیقی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند (جو اس وقت مطبع احمدی میرٹھ میں متعین تھے) نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ، قاسم علی گڑھ جاؤ اور ہمارے دوست عبدالجلیل کے بیٹے اسماعیل کو حدیث پڑھاؤ''۔ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا خلوص ومحبت مشہور ہے۔ مدرسہ دیوبند میں ۵۰ روپے مشاہیر پر ملازم تھے مگر صرف ۱۰ روپے لیتے تھے۔ اس پر بھی کوئی ملاقاتی آ جاتا تو گھڑی سامنے رکھ لیتے اس طرح مہینہ میں جتنا وقت صرف ہوتا اپنے حساب میں لگا لیتے تھے۔ نہایت معمولی اور موٹا پہنتے تھے، عام انسان تیس دن میں جتنا کھانا کھاتا ہے آپ پورے مہینہ میں اتنا کھانا کھاتے تھے۔ غرض زندگی کے اخراجات محض برائے نام تھے۔ خواب دیکھنے کے بعد مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ علی گڑھ تشریف لائے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے دوست عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کو نو ماہ میں صحاح ستہ کا دور ختم کرا کے واپس چلے گئے اس مدت میں اجرت بجز نان جویں کے کچھ قبول نہ کی (تراجم علمائے حدیث ہند جلد اول از یحییٰ امام خاں نوشہروی صفحہ ۲۲۴ تا ۲۲۸)

قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ شوال ۱۲۴۸ھ مطابق ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے اور آپ کا وصال ۱۴ جمادی الاول ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۸۸۰ء میں دیوبند میں بوقت ۳ بجے دوپہر بروز جمعرات بعارضہ ضیق النفس ہوا اور وہیں دفن کئے گئے۔ تاریخی نام ''خورشید حسین'' تھا۔ ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء میں مدرسہ عربیہ دیوبند (اب دیوبند اسلامک یونیورسٹی) کے نام سے پوری اسلامی دنیا میں مشہور ہوا اس کی بنیاد ڈالی گئی۔ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بعض مفسدہ پردازوں نے حکومت ہند کو یہ درخواست دی کہ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبند میں ایک مدرسہ گورنمنٹ کے مقابلہ پر کھولا ہے جس کا مقصد ہے کہ سرحد کے لوگوں سے تعلقات پیدا کئے جائیں تا کہ گورنمنٹ سے جہاد آسان ہو۔ یہ مدرسہ خفیہ طور پر طلبہ کو قواعد جنگ کی تعلیم دیتا ہے اور ہندوستان پر چڑھائی کرنے کے لئے کابل کو تیار کر رہا ہے۔ ہم حکومت کے خیر خواہ میں مطلع کرتے ہیں کہ وہ بیدار رہے۔ حکومت سے فوراً تفتیش کے احکامات جاری ہو گئے اور تفتیش کے مراکز، نانوتہ، رام پور اور جلال آباد قرار پائے اور دیوبند کو صدر مقام بنایا گیا۔ حکام نے دورے کئے اور بعض نے نانوتہ پہنچ کر حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے مسجد میں آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت نے اجازت دے دی کہ جوتا اتار کر آئیں۔ حاکم آیا بیٹھا نہیں بلکہ نہایت ادب سے چپ چاپ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کھڑا رہا۔ واپس جا کر اس نے حکومت ہند کو رپورٹ دی کہ جو لوگ ایسی مقدس صورتوں پر نقص

امن اور عذر وفساد کا الزام لگاتے ہیں وہ خود مفسد ہیں اور یہ محض چند مفسدوں کی شرارت ہے۔

اس واقعہ کے بعد حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اکثر دیکھتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں اور اپنی ردائے مبارک میں ڈھانپ کر مجھے کبھی اندر لاتے ہیں اور کبھی باہر لے جاتے ہیں اور سوتے جاگتے اکثر اوقات یہی منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ سب نے یہ سمجھا کہ مفسدوں کی مفسدہ پردازی اور شر سے تحفظ منظور ہے لیکن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ مولانا کی عمر ختم ہو چکی ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کو یہ دکھلانا منظور ہے کہ جب لوگ اپنے ہو کر ایسے مفسد ہو گئے کہ خدا تعالیٰ کے ایسے مقدس بندوں پر الزام لگانے سے نہیں شرماتے تو ہم بھی ایسی ہستی کو اب ایسے لوگوں میں نہیں رکھنا چاہتے کہ یہ اس قابل نہیں، چنانچہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے بعد زیادہ دن زندہ نہ رہے اور قریب ہی زمانہ میں آپ کا وصال ہو گیا۔

(حکایات اولیاء جمع کردہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۵۱ تا ۲۵۲)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہوئے۔ آپ کے جانشین آپ کے بڑے نواسے شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے چھوٹے بھائی مولانا محمد یعقوب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جانشین ہوئے۔ جن کا وصال ۲۸ ذیقعدہ ۱۲۸۲ھ میں ہوا اور مدرسہ دیو بند کی بنیاد ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ میں رکھی گئی اور اس دن سے ''حزب دہلی'' کا نام ''دیو بند جماعت'' مشہور ہوا (التمہید صفحہ ۲۱۵) مدرسہ دہلی شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بنا تھا جس میں آپ کے بعد آپ کے شاگرد مولانا عبدالحیٔ دہلوی اور مولانا رشید الدین خان رحمہم اللہ اساتذہ رہے اور اس کے بعد چودہ پندرہ برس اس مدرسہ شاہ جہاں آباد کے عہدہ مدرسہ پر مولانا مملوک علی شاگرد مولانا رشید الدین خان رحمۃ اللہ علیہ فائز رہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں یہ مدرسہ بند ہو گیا۔ مولانا مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا تھے۔ آپ کے اجداد میں ایک شیخ محمد ہاشم تھے جن کا سلسلہ نسب قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ شاہ جہاں بادشاہ نے آپ کو قصبہ نانوتہ میں جاگیر عطا فرمائی تھی۔ آپ کی اولادوں میں بڑے بڑے عالم پیدا ہوئے جو ''حزب دہلی'' کے نامی گرامی ارکان تھے۔ مولانا مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۶۷ھ میں وصال فرمایا اور بمقبرۂ امام ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں دفن کئے گئے۔ سرسید احمد خان بانی علی گڑھ یونیورسٹی (اس کی بنا مدرسہ دیو بند کے نو برس بعد ۱۲۹۲ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۸۷۵ء میں ڈالی گئی) سرسید احمد خان، ڈپٹی نذیر احمد، مولوی ذکاء اللہ، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہم اللہ وغیرہ

وغیرہ بے شمار آپ کے نامور شاگرد ہوئے۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حکمت ولی اللہ اور علوم و معارف کی عجب جامع صفت ہستی تھی جن سے بے شمار افراد نے فیض حاصل کیا۔

راؤ عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ راؤ عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ بزرگ تھے۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر آپ سے ملنے جایا کرتے تھے اور ان کی یہ عادت تھی کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے تھے کہتے آؤ حاجی قاسم۔ اس پر مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ حضرت میں حاجی نہیں تو فرماتے کہ یونہی بھائی یونہی زبان سے نکل جاتا ہے۔ ایک مرتبہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ واقعی حج کے واسطے تشریف لے جانے لگے اور جانے سے پہلے پھلاسہ (مشرقی پنجاب، بھارت) کے علاقہ میں جہاں راؤ صاحب رہتے تھے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور ملے۔ راؤ صاحب نے کہا آؤ حاجی قاسم۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت میں حج کو جا رہا ہوں۔ فرمایا کہ پھر میں نے تمہیں حاجی ہی کہا تھا۔ رخصت کے وقت حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت میرے لئے دعا فرما دیجئے۔ اس پر راؤ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی تمہارے لئے میں کیا دعا کروں میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخاری شریف پڑھتے دیکھا ہے۔ (حکایات اولیاء صفحہ ۲۷۱ تا ۲۷۲)

حضرت مولانا عبدالعلی (تلمیذ حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمہما اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... آپ ﷺ کی لحیۂ مبارک حلق شدہ ہے (یعنی آپ ﷺ کی یہ مبارک سنت ختم کردی جائے گی)
حضرت شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (سن وصال ۱۳۴۱ھ تلمیذ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں تھے اور ہندوستان کے نامور مشائخ میں آپ کا شمار تھا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا ابوالحسن زید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد کے حالات پر مشتمل "مقامات خیر" نامی کتاب تالیف فرمائی ہے اور اس میں اپنے استاد حضرت مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ حضرت مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ (تلمیذ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کے مخلصین میں تھے۔ صاحب "مقامات خیر" اس عنوان کے تحت "حضرت مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ" تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

کے زمانہ میں یہ خواب دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔ آپ ﷺ اونٹ پر سوار ہیں اور اونٹ کی نکیل حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مونڈھے پر پڑی ہوئی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اسی کیفیت میں ہیں جس کا بیان محدثین نے کیا ہے البتہ آپ ﷺ کی لحیہ مبارک حلق شدہ ہے اور میں آپ ﷺ کی اونٹنی کے پیچھے چل رہا ہوں۔ اس خواب کو میں نے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے اور آپ ﷺ کا اظہار حلق لحیہ کی صورت میں یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اب آپ ﷺ کی یہ مبارک سنت ترک کر دی جائے گی۔

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۲۹۷ھ م ۱۸۸۰ء میں دیوبند میں ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد داڑھی منڈانے کا رواج وبا کی طرح پھیلنے لگا اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب کی جو تعبیر فرمائی اب تو حقیقت بن کر سامنے آ چکی ہے۔ (''مقامات خیر'' صفحہ ۴۴۲ طبع اول ۱۳۹۲ھ (دہلی)

☆ حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے استاد مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ، بارگاہ نبوی ﷺ کے عاشق صادق اور حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کے دلدادہ تھے۔ جمعہ کے دن مدرسہ عبدالرب، دتی میں صدہا افراد کے سامنے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے انگرکھے کے دامن کو اپنی آنکھوں سے لگاتے اور فرماتے تھے کہ مجھے اس میں سے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو آتی ہے۔

☆...... آپ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مدرسے میں ٹہل رہے ہیں اور ٹہلتے ٹہلتے اچانک حضرت رسول اللہ ﷺ کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔ حضرت مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے تھے) زار زار رونے لگتے (مقامات خیر صفحہ ۴۳۷) از شاہ ابوالحسن زید فاروقی)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف گولڑہ شریف طبعاً شاعر تھے، اس لئے بعض اوقات ان کے دلی جذبات شعر کی شکل میں وارد ہوتے تھے جنہیں ان کے ارادتمند فوراً قلمبند کر کے محفوظ کر لیتے تھے۔ مدینہ منورہ کے سفر کے دوران ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ رہزنوں کے خوف سے نماز کو مختصر کرنے کے لئے سنتیں چھوڑ دیں اور اسی مقام پر جس کا نام وادی حمراء ہے تھوڑی سی دیر کے لئے آنکھ لگ گئی۔ دیکھا کہ ایک مسجد میں بحالت مراقبہ دوزانو بیٹھے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تشریف لا کر فرماتے ہیں کہ ''آل رسول کو سنت رسول ﷺ ترک نہیں کرنی چاہئے'' حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑ کر آہ و فغاں

کرتے ہوئے "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" کہنا شروع کر دیا اور عالم مدہوش میں عرض کیا کہ آپ کون ہیں۔ جواب میں وہی فرمایا گیا کہ آل رسول ﷺ کو سنت رسول ﷺ ترک نہیں کرنی چاہئے۔ اسی طرح تین مرتبہ سوال و جواب ہوئے۔ (صفحہ ۱۳ تا ۱۴)

☆..... خواجہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابتدا میں سیر و سیاحت اور آزادی بہت پسند تھی۔ حجاز مقدس کی سفر میں مکہ مکرمہ میں ہماری ملاقات حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ صحیح کشف کے مالک تھے (انہوں نے ہمارے مزاج کی طرز اور روش معلوم کی کہ یہ بہت آزاد منش انسان ہے، اس کے بعد نہایت تاکید اور اصرار کے ساتھ فرمایا کہ ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے لہذا تم ضرور اپنے ملک ہندوستان واپس چلے جاؤ۔ بالفرض اگر ہندوستان میں خاموش ہو کر بھی بیٹھ گئے تو بھی وہ فتنہ زیادہ ترقی نہ کر سکے گا، پس ہم عرب میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ترک کر کے ہندوستان واپس چلے آئے۔ ہم حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس کشف کو اپنے یقین کی رو سے مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ یہ مرزا قادیانی اپنی تاویلات فاسدہ کی مقراض سے میری احادیث کو ریزہ ریزہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔

(یہ بھی مشہور ہے کہ آپ نے خود کشفی رنگ میں دیکھا کہ ایک شخص گورداسپوری نمونہ کی پگڑی باندھ کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پیٹھ موڑ کر بیٹھا ہے اور آپ ﷺ کو اس پر غصہ آ رہا ہے) چنانچہ پہلے آپ نے حیوۃ مسیح (علیہ السلام) اور نزول مسیح علیہ السلام کے مسلمہ عقائد پر "شمس الہدایت" ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۹۰۰ء میں تحریر فرمائی اور پھر ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۲ میں "سیف چشتیائی"۔ یہ دونوں کتابیں قادیانیت کی تردید میں لکھی گئیں۔ آپ نے اپنی زبان اور قلم دونوں سے قادیانیوں کے عقائد باطلہ کی پرزور تردید کی اور جلد ہی ہر طبقہ اور فرقہ کے علماء نے اس محاذ پر آپ کو اپنا لیڈر تسلیم کر لیا (مقامات مرضیہ المعروف بہ ملفوظات مہریہ یعنی سید پیر مہر علی شاہ قدس سرہ کے ملفوظات مبارک ملفوظ ۲۱ (الف) صفحہ ۱۰۴۔ ناشر قاضی محمد نور عالم گولڑہ شریف، ضلع راولپنڈی، سن اشاعت ۱۹۶۵ء مطابق ۱۲۸۵ھ) (تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۱۳ے تا ۱۴ے) (حضرت قبلہ عالم گولڑہ شریف از حاجی ملک خدا بخش خان ٹوانہ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس صفحہ ۱۶ تا ۱۷، پبلشرز لطیف سنز بکسیلرز پبلیشرز اینڈ اسٹیشنرز سرگودھا) فتنہ انکار ختم نبوت کے سد باب کے لئے حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے کارہائے نمایاں کی مثال اب تک کوئی پیش نہ کر سکا اور حضرت حاجی صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کی پیشن گوئی حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی۔ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت یکم رمضان المبارک ۱۲۷۴ھ کو بتائی جاتی ہے۔ وصال ۲۹ صفر ۱۳۵۶ مطابق ۱۱ مئی ۱۹۳۷ء کو ہوا۔ عظیم بزرگ وجید عالم تھے، گولڑہ شریف نزد راولپنڈی و اسلام آباد میں سنگ مرمر کا آپ کا نہایت خوب صورت روضہ ہے ہر سال شاندار عرس ہوتا ہے۔ سلسلہ نسبت حضرت غوث اعظم سے جاملتا ہے۔ شریعت کے سختی سے پابند تھے اور دیگر مذاہب سے بھی پوری واقفیت تھی۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت اور انہی کے خلیفہ تھے۔ آپ کو حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ وحدت الوجود پر بڑا عبور حاصل تھا اور اس ضمن میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ سے استفادہ کیا تھا۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حاجی امیر شاہ خان خورجوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت علیل تھی اور میں آپ کے پاس اکیلا بیٹھا پاؤں دبا رہا تھا، یہ وہ زمانہ تھا جس میں ''براہین قاطعہ'' شائع ہوئی تھی اور لوگوں میں اس پر شورش ہو رہی تھی۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تخت پر جلوہ افروز ہیں اور مجھے سامنے کھڑا کیا ہے اور مجھ سے امتحاناً سومسئلے دریافت کئے اور سو کے سو کا میں نے جواب دے دیا ہے اور آپ ﷺ نے سب کی تصویب فرمائی ہے اور نہایت مسرور ہوئے ہیں اس کے بعد فرمایا کہ اس روز سے میں نہایت خوش ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اگر سارے عالم میرے خلاف ہوں گے تو بھی انشاء اللہ میری جانب ہوگا۔ (حکایت ۲۹۹ ارواح ثلاثہ ملقب حکایات اولیاء حاشیہ از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۰۴)

مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بروز جمعہ ۸ یا ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۴ء کو وصال فرمایا۔ اس وقت تک برابر آپ دارالعلوم دیوبند کے سرپرست رہے۔ آپ ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۴ بیوم دوشنبہ بوقت چاشت گنگوہ (ضلع سہارنپور) میں پیدا ہوئے تھے۔ شیخ زادہ انصاری وایوبی النسل تھے۔ والد بزرگوار کا نام مولوی ہدایت احمد انصاری تھا۔ سات برس ہی کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ والدہ ماجدہ نہایت پارسا عابدہ زاہدہ ولیۂ باخدا تھیں۔ آپ سے تین سو سے زائد مشائخ نے دینی علوم حاصل کئے۔

☆...... حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی صاحب (حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ برسوں میرا یہ تعلق رہا کہ آپ کے مشورے کے بغیر میری

نشست و برخاست نہیں ہوئی، حالانکہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں تھے اور میں گنگوہ (یوپی، بھارت) میں اور اس کے بعد حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہی تعلق برسوں رہا، اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے مزید کچھ نہ فرمایا اور دیر تک ساکت و سرنگوں رہے۔ تذکرۃ الرشید صفحہ ۱۹۶) کیا ایسا قوی تعلق بدون اعتقاد کامل بلکہ اکمل کے ہو سکتا ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آیۃ من آیات اللہ تھے۔

☆...... حضرت مولانا حکیم جمیل الدین نگینوی ثم الدہلوی سابق رکن دارالعلوم دیوبند نے فرمایا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ دارالعلوم دیوبند کی اس عمارت میں جس کو "نودرہ" کہتے ہیں ایک اجتماع ہو رہا ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ رونق افروز ہیں۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کی نظر ایک کتے پر پڑی جو نودرہ کے سامنے صحن میں بیٹھا ہوا ہے۔ حکم ہوا اس کتے کو نکال دیا جائے۔ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے منطق و فلسفہ و کتے کی تعبیر تصور کیا۔ آپ کی رائے نہ تھی کہ دارالعلوم دیوبند میں فلسفہ اور منطق کا درس ہو۔ ایک مرتبہ دونوں مضامین خارج بھی کر دیئے گئے تھے مگر ارکان شوریٰ نے کچھ عرصہ کے بعد پھر دونوں مضامین کو نصاب میں داخل کر دیا تھا۔

(علماء حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے' حصہ اول مرتبہ مولانا سید محمد میاں ناظم جمعیۃ علماء ہند صفحہ ۸۵)

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ایک صاحب نے خواب میں دیکھا کہ آنحضور ﷺ سر پر انگریزی ہیٹ پہنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی تعبیر دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ اب عیسائیت کا غلبہ ہوگا۔ (اور ایسا ہی ہوا) معلوم ہوا کہ تعبیر بڑا دقیق فن ہے اور ہر شخص اس میں مداخلت کا حق نہیں رکھتا۔ (نقش دوام یعنی محدث العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح اور تحقیقات و تفردات کا ایک بسیط جائزہ (صفحہ ۱۴۴) المکتبۃ البنوریہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی)

بعض صالحین کو زیارت نبی ﷺ

☆...... بانی دارالعلوم دیوبند (یوپی، بھارت) قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صدیقی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند رشید (شمس العلماء) حضرت مولانا حافظ محمد احمد نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۷۹ھ میں نانوتہ (یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے۔ قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد

گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۳ھ میں دارالعلوم کے اہتمام کے لئے حافظ صاحب کا انتخاب فرمایا۔
آپ کے زمانہ اہتمام میں یہ مدرسہ سے دارالعلوم بنا۔ شعبہ جات اور دفاتر کی تشکیل عمل میں آئی اور دارالعلوم کی عظیم الشان عمارت جو اپنی نوعیت کی ہندوستان میں پہلی عمارت ہے آپ کے عہد میں تیار ہوئی۔ جدید دارالاقامہ، مسجد و کتب خانہ کی تعمیر آپ کے زمانے کی یادگار ہیں۔ حافظ صاحب زبردست منتظم اور صاحب ثروت و وجاہت تھے۔ آپ کے دور اہتمام میں دارالعلوم (موجودہ اسلامک یونیورسٹی دیوبند) نے معنوی اور صوری دونوں حیثیتوں سے عظیم الشان ترقی کی۔
۱۳۰۱ھ کے بعد مسلسل ۲۶ سال کوئی جلسہ نہ ہو سکا۔ ۱۳۲۸ء کی ربیع الاول کی ۶، ۷ اور ۸ تاریخوں میں انتہائی عظیم الشان پیمانہ پر جلسہ دستار بندی منعقد کیا گیا۔ ایسے زبردست اجتماع کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اس میں ایک ہزار سے زیادہ فضلا کی دستار بندی ہوئی، جس میں باہر سے شرکت کرنے والوں کی تعداد تیس ہزار سے زیادہ تھی اور ملک کے ہر خطے سے مسلمانوں کے ہر طبقے کے لوگ شریک تھے۔ جلسے میں سب کی نشست یکساں تھی۔ کسی کو کسی پر برتری اور فوقیت کا خیال تک نہ تھا۔ روحانی برکات اور کرامات کا نزول ایسا کھلا ہوا تھا کہ غیر حساس اشخاص تک اسے محسوس کئے بغیر نہ رہ سکے۔
دارالعلوم کی مغربی جانب تالاب کے کنارے دور دور تک خیموں کا طویل سلسلہ تھا۔ نماز کے لئے خیموں کے سامنے میدان میں ہزاروں آدمیوں کی لمبی لمبی صفیں تھیں اور راتوں کو ذکر و شغل کی آوازوں سے جنگل گونجتا تھا۔ ہر شخص کو برکت اور روحانی مسرت محسوس ہوتی تھی۔ جلسے کے دوران بعض صالح لوگوں نے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ اہل جلسہ سے مصافحہ فرمارہے ہیں۔ اسی طرح کے بے شمار خواب جلسے سے قبل اور جلسے کے دوران لوگوں نے دیکھے۔ اس اجتماع کی معمولی کرامت یہ بیان کی گئی کہ اس قدر بڑے مجمع میں ایک بھی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بصیرت افروز خطاب بعنوان "دارالعلوم کا زریں ماضی و مستقبل"، جلسے میں پڑھ کر سنایا اور دارالعلوم کے قیام اور اس کی خدمات کو تفصیل سے پیش کیا۔ گزشتہ ۴۵ سال میں جو کہ دارالعلوم کے قیام سے جلسے تک کا وقت ہے، آمد و خرچ کا پائی پائی کا حساب بتایا۔ گوشواروں کے مطابق فی طالب علم دو سو روپے خرچ آیا جب کہ جلسے میں ایک ہزار سے زیادہ علماء کی دستار بندی ہوئی تھی۔ ماشاء اللہ کیا حوصلہ افزا نتیجہ ہے کہ اس حقیر رقم میں ایک مکمل عالم دین تیار ہو جائے جو مدرس بھی ہو، مفتی بھی، واعظ و خطیب، جامع منقول و معقول، حافظ اور اس کے ساتھ ساتھ اہل باطن اور بزرگ بھی ہو۔
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۵ سال دارالعلوم دیوبند کی خدمت انجام دی۔ ابتدائی دس

سال تعلیم و تدریس میں گزارے اور ۳۵ سال مہتمم کے فرائض انجام دیئے۔ دیو بند سے حیدر آباد دکن تشریف لے گئے تھے جہاں طبیعت خراب ہوگئی۔ واپسی کے ارادے سے حیدر آباد سے روانہ ہوئے کہ نظام آباد کے اسٹیشن کے قریب جان، جان آفرین کے سپرد کر کے "من مات فی السفر فھو شھید" میں داخل ہوگئے۔ یہ ۳ جمادی الاولی ۱۳۴۷ھ کا واقعہ ہے (ہفت روزہ "ضرب مومن" کراچی۔ ۹ تا ۱۵ شوال ۱۴۲۱ھ بمطابق ۶ تا ۱۲ جنوری ۲۰۰۱ء سے ماخوذ)

علامہ انوار الحسن شیر کوٹی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... آج ۲۵ دسمبر ۱۹۷۳ء بمطابق ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ ہے۔ اب سے دس بارہ سال قبل راقم الحروف انوار الحسن نے خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر پر کھڑا ہوں، دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور دیکھوں، ناگاہ مزار سے ملبہ مٹی وغیرہ علیحدہ ہونا شروع ہوگئی اور کفن میں چھپا ہوا جسد اطہر نظر آیا، پھر خواہش ہوئی کہ کاش! چہرۂ انور سے کفن ہٹ جائے، چنانچہ کفن ہٹ گیا اور رخ روشن نظر آیا، مگر آپ ﷺ کی آنکھیں بند تھیں۔

میری خواہش تھی کہ کاش! سرکار مدینہ ﷺ آنکھیں کھولیں، اچانک آنکھیں کھل گئیں اور نگاہیں مبارک سیدھی مجھ پر پڑیں۔ میں نے فوراً کہا "السلام علیکم یا رسول اللہ" ﷺ!" حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وعلیکم السلام"۔ پھر آپ ﷺ اٹھ بیٹھے مگر جسم مبارک کفن کے کپڑے سے چھپا ہوا تھا، سر ننگا تھا، پٹے نظر آرہے تھے اور ریش مبارک مقطع تھی۔ بیٹھ کر ارشاد فرمایا کہ "تم کہاں کے رہنے والے ہو؟" میں نے عرض کیا کہ حضور (ﷺ)! میں شیر کوٹ کا رہنے والا ہوں۔ میرے ہمراہ میرا چچازاد بھائی مشیر الحسن بھی پیچھے کھڑا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا: "یہ کون ہیں؟" میں نے اس سوال کا جواب دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کبھی کبھی آیا کرو" (خواب ختم ہوا) اس خواب نے جو سرور بخشا اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے (سیرت یعقوب و مملوک تالیف پروفیسر مولانا محمد انوار الحسن شیر کوٹی، صفحہ ۱۳۲ مکتبہ دار العلوم، کراچی نمبر ۱۴)

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ۱۹۴۶ء کے دوران موچی گیٹ لاہور کے ایک جلسے میں شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"میں قیام پاکستان کا اس لئے حامی ہوگیا ہوں کہ خواب میں قائد اعظم محمد علی جناح (بانی پاکستان) کی طرف اشارہ کر کے سید البشر، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "دیکھو اس

شخص کی ہرگز مخالفت نہ کرنا، یہ میری مظلوم امت کے لئے ہندوستان میں بہت بڑی خدمات انجام دے رہا ہے اس کی جو مخالفت کرے وہ پاش پاش ہو جائے گا'' (ماہنامہ ''ضیائے حرم''۔ لاہور، دسمبر ۱۹۹۲ء صفحہ ۶۵)

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک داڑھی مونچھ مونڈے شخص کو تاج پہنا رہے ہیں اور دیکھتے دیکھتے اس تاج نے جناح کیپ کی شکل اختیار کر لی۔ میں نے غور سے دیکھا تو وہ شخص محمد علی جناح تھے۔ میں نے اپنا یہ خواب حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا تو انہوں نے سن کر فرمایا: واللہ اعلم بالصواب۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے، مگر میری رائے میں اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ ملک پاکستان جس کے لئے آواز بلند ہو رہی ہے اس شخص (محمد علی جناح) کے ہاتھوں اور اس کی کوششوں سے بن جائے گا۔

(''مبشرات پاکستان'' از الحاج ظہور الحسن قادری، صفحہ ۷۱)

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ شریف حسین جو شریف مکہ تھا جب اس کے آدمی حضرت شیخ الہند (مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ) کی گرفتاری کے لئے مکہ معظمہ میں کوشاں تھے اور مولانا خود جدہ پہنچ چکے تھے وہاں رات کو ''خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا جنازہ ہے اور ہم سب اسے لئے جا رہے ہیں اور میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کی تجہیز و تکفین وغیرہ سب امور کا میں متکفل ہوں اور پھر اپنے دل ہی دل میں سوچ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کی تجہیز و تکفین ہم طالب علم کس طرح پورے طور پر کر سکیں گے۔ پھر میں نے دیکھا کہ جنازہ ایک جگہ رکھا گیا ہے اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اس کے سامنے مراقب دوزانو بیٹھے ہوئے ہیں اور میں چاروں طرف اردگرد تجہیز و تکفین و غسل وغیرہ کا انتظام کرتا پھر رہا ہوں'' تعبیر چونکہ ظاہر تھی پس خواب بیان نہ کیا (سفرنامہ اسیر مالٹا و حیات محمود یعنی سوانح شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ از مولوی حسین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، مدرس اول حضرت مولانا محمد یعقوب اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہم اللہ کے ہاتھوں ہوئی تھی۔ یہ وہ بزرگ تھے جنہوں نے ۱۸۵۷ء میں علم آزادی بلند کر کے شاملی اور تھانہ بھون وغیرہ سے انگریزی اقتدار ختم کر دیا تھا اور جن کے سینوں میں ہمیشہ آزادی اور جہاد کی مبارک آگ سلگتی رہتی تھی، اس لئے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ میں انگریزی اقتدار کو فنا کر دینے کا جذبہ مستقل طور پر ہونا طبعی امر ہو گیا تھا۔ آپ کی سیاسی سرگرمیاں ۱۹۰۵ء

سے شروع ہوئی تھیں اور اس لئے لمبے پروگرام کا جزو تھیں جس کو حضرت مولانا عبیداللہ سندھی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہما اللہ کی سیاسی تحریک کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ دوسرے حج کے بعد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے رفقا سمیت شریف حسین شریف مکہ نے انگریز کے ایما پر گرفتار کرلیا۔ ۱۶ فروری ۱۹۱۷ء کو آپ مالٹا روانہ کردیئے گئے اور ۸ جنوری ۱۹۲۰ء کو بمبئی پہنچا کر آپ کو رہا کیا گیا۔ بیماری کی وجہ سے ڈاکٹر انصاری رحمۃ اللہ علیہ کی کوٹھی پر آپ زیر علاج رہے جہاں دہلی میں ۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۲۰ء بروز سہ شنبہ آپ کا وصال ہوا۔ ڈاکٹر انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا مشورہ تھا کہ حضرت کو مقبرہ حضرت شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ اللہ میں دفن کیا جائے۔ مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں دو مشکلات میں مبتلا ہوں۔ ایک یہ کہ دیوبند لے جائیں تو فقہ حنفی میں یہ غیر مستحسن ہے۔ دوم یہ کہ یہاں دفن کریں تو چونکہ اس وقت حضرت سے تمام مسلمانوں کو انتہا درجہ شغف اور محبت ہے خوف ہے کہ لوگ قبر کو پختہ کردیں اور ہم کتنی ہی صدائے احتجاج بلند کریں یہ کچھ نہ سنیں۔ آخر میں فیصلہ یہی ہوا کہ دیوبند چلیں جہاں پختہ قبر بنانے کا احتمال نہیں۔ پس جنازہ ڈاکٹر انصاری رحمۃ اللہ علیہ کی کار میں دیوبند پہنچادیا گیا جہاں یہ بطل حریت، امام المحدثین والعارفین، آفتاب علوم و معرفت اپنے مقدس مرشد و استاد حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب سپرد لحد کردیا گیا۔ اناللّٰہ و انا الیہ راجعون۔

خادم خاص کو زیارت نبی ﷺ

☆...... بہت سے دیندار، مخلص اور بے لوث حضرات نے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن قدس سرہ کے وصال کے سلسلہ میں کئی خواب دیکھے جن میں ایک نہایت فائق ہے جو ایک خادم خاص نے عین آپ کے وصال کے موقع پر دیکھا تھا، دیکھا کہ ایک عظیم الشان مکان تیار ہے جس کی خوب صورتی، زینت اور نورانیت کا بیان محال ہے۔ خدام و حاضرین ہر طرف خوشی و اہتمام میں دوڑ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے ہیں اور نئے مہمان حضرت مولانا محمود حسن کا انتظار ہے (حیات شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن محدث دارالعلوم دیوبند قدس سرہ کی سوانح عمری از حضرت مولانا الحاج سید اصغر حسین میاں صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند)

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بانس بریلی (یوپی، بھارت) میں ۱۸۵۱ء مطابق ۱۲۶۸ھ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ علیہ اس زمانہ میں وہاں ڈپٹی انسپکٹر مدارس تھے، آپ کا سلسلہ نسب قریش کے اموی خاندان سے ملتا ہے۔ آپ مدرسہ عربیہ (بعد کو دارالعلوم

دیوبند کہلایا) کے سب سے پہلے طالب علم تھے۔ ۱۲۹۰ھ میں دستار فضیلت اور سند تکمیل حاصل کی۔ ۱۳۰۵ھ میں صدر مدرس دار العلوم دیوبند مقرر ہوئے اور ۴۰ سال مسلسل اس عہدۂ جلیلہ پر فائز رہے۔ آپ نے تعلیم حضرت مولانا نانوتوی حضرت مولانا گنگوہی، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہم اللہ سے حاصل کی جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور وہی جذبہ اب آپ کو منتقل ہوگیا تھا۔ آپ کی سیاسی سرگرمیاں (خصوصاً تحریک ریشمی رومال) ۱۹۰۵ء سے شروع ہوئیں۔ دوسرے حج کے موقع پر انگریز کے ایما پر شریف حسین ہاشمی شریف مکہ نے آپ کو مع رفقاء کے گرفتار کرلیا۔ آپ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۶ فروری ۱۹۱۷ء کو مالٹا جلاوطن کردیے گئے جہاں سے قریب تین سال دو ماہ کی اسیری کے بعد ہندوستان بھیجے گئے۔ شریف حسین ہاشمی کے لئے آپ نے فرمایا:

بابداں یا رشد شریف حسین خاندانی شرافتش گم شد

۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ یوم سہ شنبہ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۲۰ء صبح آٹھ بجے دہلی میں آپ کا وصال ہوا۔ جنازہ دیوبند پہنچایا گیا۔ چاشت کے وقت لحد میں اتارا گیا اور شریعت وطریقت کے اس آفتاب عالم تاب کو ہمیشہ کے لئے مٹی میں چھپا دیا گیا۔ کسی غمزدہ نے بھرائی آواز سے کہا:

مٹی میں کیا سمجھ کے چھپاتے ہو دوستو گنجینہ علوم ہے یہ گنج زر نہیں

قطب الارشاد حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

ایک وقت حضرت شیخ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حلقہ ذکر اللہ قائم ہوا۔ حضرت قریشی کی توجہات سے جذبات خوب امنڈ کر طلباء پر واقع ہوئے علما میں کسی نے اعتراض نہیں کیا بلکہ سب کے حسن عقیدت میں مزید اضافہ ہوا۔

قیام دیوبند کے اثناء میں حضرت قبلہ قریشی نے ایک دن قبرستان میں مولانا محمد قاسم صاحب، مفتی عزیز الرحمٰن صاحب، شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب کے مزارات کے

قریب مع جماعت مراقبہ فرمایا، مراقبہ میں خلاف عادت کافی تاخیر ہوئی اور فراغت کے بعد مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیا میں کچھ احوال عرض کروں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ جماعت علماء کی ہے اور اہل دانش وبینش کا اجتماع ہے، اس لئے یہاں اظہار کشف وبیان میں کوئی خطرہ نہیں

ہے آپ نے بجواب حضرت صدیقی فرمایا کہ میں نے آج مراقبہ (غنودگی) میں ایک واقعہ دیکھا۔ ایک نہایت سرسبز میدان ہے جس میں محدثین دیوبند، دہلی اور گنگوہ کے موجود ہیں جس کی تفصیل بھی حضرت نے فرمائی، غالباً شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز صاحب، شاہ رفیع الدین صاحب، مفتی عزیز الرحمٰن صاحب، شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب اور حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ وغیرہ موجود تھے۔ یہ سب حضرات حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے لئے جمع تھے۔

چنانچہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ ان سب حضرات نے مصافحہ کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے مصافحہ لیا۔ مجھے (قریشی صاحب کو) بھی مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔ بعد مصافحہ حضور اکرم ﷺ نے بطور اظہار خوشنودی فرمایا کہ یہ لوگ میری سنت کے زندہ کرنے والے "محی السنت" ہیں۔ میں (صدیقی صاحب) نے عرض کیا۔ حضرت کچھ لوگ ان پر بدظنیاں کرتے ہیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ چمگادڑ صفت لوگوں کا کچھ علاج نہیں۔ یہ حالات علماء کے ذریعے حضرت مدنی تک پہنچے۔ انہوں نے انتہائی خوشی کے عالم میں فرمایا کہ ہمیں شیخ وقت کی زبان مبارک سے دنیا کے عالم میں خبر مل گئی کہ ہمارے اکابر مقبول بارگاہ رسالت ﷺ ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

۱۔۔۔۔۔ جب مخدوم المشائخ حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ بوڑھے اور ضعیف ہوگئے، تو عالم رؤیا میں تاجدار مدنی ﷺ سے مشورہ لیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں دن بھر کی تبلیغ کی وجہ سے تھکا ماندہ ہوتا ہوں، رات کو تہجد کے لئے اٹھا نہیں جاتا تو تاجدار مدنی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تبلیغ کا سلسلہ ترک نہ کرو کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔

۲۔۔۔۔۔ قارئین کرام! یہ بات دل کے کانوں سے سنیئے گا۔ حضرت فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ محفل میں تشریف لائے اور فرمانے لگے، فقیرو! لوگ متوجہ ہوگئے کہ حضرت کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا، فقیرو! اور پھر چپ ہوگئے۔ سوچتے رہے۔ بات شروع نہیں کی۔ اور سوچ کر کہنے لگے، ایک دفعہ میرے پیٹ کے اندر بہت ریح پیدا ہوگئی اور وہ نکلتی نہیں تھی۔

پیٹ میں شدت سے درد ہوا۔ حتی کہ میں تو زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا۔ میری حالت غیر تھی۔ اب لوگ حیران ہیں کہ پیر صاحب لوگوں کو متوجہ کر کے کیا قصہ سنا رہے ہیں۔ بھلا کوئی سناتا ہے کسی کو کہ میرے پیٹ میں ریح پیدا ہوگئی اور نکلتی نہیں تھی اور درد کی وجہ سے میں لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا۔ حضرت مزے مزے سے واقعہ سنا رہے تھے۔ فرمانے لگے کہ میری تو یہ حالت تھی لگتا تھا کہ شاید میری جان ہی نکل جائے اتنے میں میرے جسم سے ریح خارج ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سکون عطا فرما دیا۔ لوگ حیران تھے۔ پھر فرمانے لگے، فقیرو! جو آدمی جسم سے گندی ہوا کے

نکلنے کا محتاج ہو یا وہ بھی کوئی بڑا بول بول سکتا ہے۔ لوگوں نے کہا، حضرت! وہ تو نہیں بول سکتا۔ فرمایا، اچھا میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔ اب وہ بات بتائی جو ابتداء میں بتانا چاہتے تھے۔ فرمایا مجھے آج رات خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فضل علی قریشی! تو نے متبع سنت لوگوں کی ایسی جماعت تیار کی ہے کہ من حیث الجماعت اس وقت پوری دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہے۔

سبحان اللہ! نبی اکرم ﷺ سے بشارت کیا ملی؟ مگر بتانے سے پہلے معاملہ ہی صاف کر دیا کہ کہیں عجب اور تکبر کی بات ہی نہ آئے۔ دیکھا ہمارے مشائخ کا یہ طریقہ رہا ہے۔ اللہ رب العزت کے ہاں اتنی مقبولیت کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ بتا رہے ہیں کہ فضل علی قریشی! جیسی متبع سنت لوگوں کی جماعت تو نے تیار کی ایسی جماعت اس وقت دنیا میں موجود نہیں مگر عاجزی ایسی کہ اس کو بتانے سے پہلے اپنے بارے میں ایسی بات کرتے ہیں تاکہ نفس کے اندر کوئی عجب اور تکبر پیدا نہ ہو جائے۔

۳...... ایک مرتبہ حضرت قریشی عرس کے فوراً بعد حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ میں (حضرت صدیقی) بھی ہمراہ تھا۔ مزار مبارک پر مراقب ہوئے اور خلاف معمول بہت تاخیر ہوئی۔ گرمیوں کا موسم تھا، میں پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ مراقبہ سے فارغ ہو کر مجھ سے فرمایا کہ آج عجیب معاملہ تھا، جب میں مراقب ہوا، تو صاحب مزار کو وہاں نہیں پایا۔ قبر مبارک روشن تھی مگر خالی تھی، قبر کے چاروں طرف ظلمت تھی۔ کافی دیر کے بعد جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے

ملاقات ہوئی۔ حضرت جہانیاں جہاں گشت نے فرمایا کہ میں یہاں نہیں تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے یہاں تین دن سے دربار میں گیا ہوا تھا کیونکہ یہاں عرس کے موقع پر طوائفوں کا رقص اور سرور اور میری قبر کو سجدے وغیرہ ہو رہے تھے۔ یہاں معصیت کا بازار گرم تھا۔ میں ہر سال عرس کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں قیام کرتا ہوں تاکہ اللہ کی معصیت سے محفوظ رہوں، میں ابھی واپس نہ آتا مگر حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ میری امت کا ایک ولی منتظر ہے اس لئے واپس آیا۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے قبر مبارک میں واپس آتے ہی ظلمت دور ہو گئی۔ اس واقعے میں اولیاء اللہ کے مزارات پر غیر اسلامی طریقے سے عرس منانے والوں کے لئے درس عبرت موجود ہے۔

۴...... حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی ہاشمی عباسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جہاں تک میں نے غور کیا دیوبند والوں کو حق پر پایا۔ حاسدوں نے جھوٹے الزام لگا کر ان کو بدنام کر رکھا ہے۔

ایک بار دیوبند تشریف لے گئے اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ خوانی کے بعد مراقب ہوئے۔ بعدہٗ مراقبہ کی بابت فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح ظاہر ہوئی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روح بھی وہیں موجود تھی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان دونوں نے ہندوستان میں میرے دین کی اشاعت وتبلیغ کی ہے۔ (تذکرہ خواجگان نقشبندیہ مع سلوک مجددیہ وضروریات شیخ از ڈاکٹر محمد افضل مرزا جالندھری بی اے، چیف نیوز ایڈیٹر روزنامہ ''انقلاب'' لاہور صفحہ ۹۸) حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے بعدہٗ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ بیان کیا جو شہر کے بڑے بوڑھوں سے دریافت کرنے پر بالکل درست نکلا۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے نیرّ تابان حضرت قطب الارشاد مولانا محمد فضل علی قریشی، عباسی، ہاشمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چودھویں صدی ہجری کے نصف اول کے عظیم بزرگ اور مرشد لاثانی گذرے ہیں۔ آپ کے حلقۂ بیعت میں برصغیر پاک وہند کے علاوہ بیرونی اسلامی ممالک کے مقتدر علماء اور پاکیزہ نفوس شامل تھے، آپ نے طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے ذریعے رشد وہدایت اور اصلاح وتبلیغ کی جو شمع روشن کی، اس کی روشنی دور

دور تک پھیلی اور ہزارہا بندگان خدا اس سے مستفید ومنور ہو گئے۔ آپ کی زندگی کا بڑا مقصد اتباع سنت، اسلام کا احیاء اور شریعت مطہرہ کی ترویج واشاعت تھی۔ آپ کی ساری عمر اصلاح نفوس، احیائے سنت اور ترویج واشاعت اسلام میں بسر ہوئی۔

۵..... حضرت موصوف ۱۲۷۰ ہجری میں داؤد خیل ضلع میاں والی صوبہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کی زندگی کا ابتدائی زمانہ داؤد خیل اور کالا باغ میں گزرا آپ کے آباء واجداد عباسی عہد حکومت میں اسلامی لشکر کے ہمراہ سندھ میں وارد ہوئے تھے۔ کچھ عرصہ سندھ میں قیام کرنے کے بعد انہوں نے پنجاب کا رخ کیا اور ضلع میانوالی کو اپنی بودوباش کے لئے منتخب کیا۔ ۱۸۹۶ء (ماہنامہ استقلال لاہور بابت ماہ مارچ ص ۶۳) میں یہ ضلع قحط کی لپیٹ میں آ گیا۔ انہی دنوں میں حضرت قبلہ قریشی کے دل میں ہجرت کا ارادہ پیدا ہوا۔

چنانچہ اپنے بھائیوں کے مشورے سے اپنی اراضی کو اجارے پر دیا اور اس رقم سے ایک بڑی کشتی خریدی اس میں اپنے اہل وعیال اور خاندان کے دوسرے افراد کو لے کر سوار ہو گئے۔ حضرت مرشد صدیقی فرماتے تھے کہ حضرت قبلہ قریشی کا ارادہ تھا کہ ہم اس کشتی میں سکھر پہنچیں گے اور

وہاں سے کشتی فروخت کر کے کراچی اور وہاں سے جس طریقے سے ہو سکے گا حجاز مقدس جائیں گے لیکن دوران سفر میں توشہ خوراک ختم ہونے پر مجبوراً ضلع مظفر گڑھ کی حدود میں جتوئی کے مقام پر کشتی کو لنگر انداز کیا اور وہیں کشتی سے اتر گئے۔ رات کو کشتی چور لے کر سکھر پہنچے۔ حضرت کے کچھ بھائی اپنی مستورات کی حفاظت اور دوسرے انتظامات کی خاطر وہیں رہے اور بعض کشتی کی تلاش میں سکھر پہنچے۔ سکھر میں کشتی تو نہ ملی۔ کشتی کے چور ملے، جن سے بڑی مشکل سے کچھ رقم ہاتھ آئی۔ اب حضرت کو حجاز مقدس جانے کا ارادہ مجبوراً ترک کرنا پڑا اور اسی جگہ قیام فرمایا۔

اسی اثناء میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حکومت جنگل اس شرط پر دیتی ہے کہ آباد ہونے پر نصف حکومت کا اور نصف آباد کار کا ہوگا۔ اس لئے بھائیوں نے حضرت سے مشورہ کرنے کے بعد جتوئی کے قریب سر کنڈے نامی جنگل کو حکومت سے لے کر آباد کیا اور اس کے مالکانہ حقوق حکومت سے حاصل کئے۔ حضرت نے اس بستی کا نام فقیر پور رکھا، جس میں آپ نے ایک مسجد بھی تعمیر کی۔ طالبان حق کی سہولت کی خاطر حضرت نے اس بستی کو بھی خیر باد کہا اور بیڑ اور ڈھنڈوں کے درمیان ایک اور بستی مسکین پور کے نام سے بسائی۔ یہ

بستی شہر سلطان سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر سال بیساکھ کے مہینے میں ہزاروں عقیدت مند جمع ہوتے ہیں اور فیض روحانی کے موتیوں سے اپنی جھولیاں بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔

حُلیہ مبارک

حضرت اعلیٰ کا رنگ گندم نما، قد مبارک درمیانہ، سینہ کشادہ اور چہرہ مبارک بھاری تھا۔ پیشانی مبارک پر انوار و تجلیات عیاں تھے، کاشتکاری کرتے تھے، موٹا لباس پہنا کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں انتہائی جذب اور نظر میں بلا کی تاثیر تھی، ہر ایک سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ آپ کی گفتگو میں حلاوت ہوتی اور اطوار دلنشین تھے۔ پنجابی اور اردو کے علاوہ آپ کو عربی اور فارسی دونوں زبانوں پر نمایاں عبور حاصل تھا۔ آپ نے اپنی زندگی میں دو نکاح کئے تھے۔ اولاد آپ کی کافی تھی، مگر صاحب وصال ہو رہی۔

آپ کے وصال کے وقت تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں غالباً باقی تھیں۔ آپ کے وصال کے ساتھ ہی چھ ماہ کے اندر اندر صاحبزادے دار فانی سے انتقال فرما گئے۔

وصال مبارک

آپ شب اول ماہ رمضان المبارک ۱۳۵۴ ہجری مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء کو رحلت فرما کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آفتابے بود شد اندر حجاب رحمت حق باد بروے بے حساب

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ حضرت خواجہ فضل علی شاہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص بیعت کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم تھکے ہوئے ہو۔ رات آرام کرو صبح بیعت کریں گے۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ اس نے حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ آپ نے اس کا ہاتھ اپنے شیخ خواجہ سراج الدین کے ہاتھ میں دیا۔ اسی طرح سلسلہ بہ سلسلہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ تک پہنچا جنہوں نے اس کا ہاتھ حضرت رسول کریم ﷺ کے دست مبارک میں دیا اور آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

(انوار غفوریہ مدنیہ یعنی ملفوظات مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ از آپ کے خلیفہ مجاز مولانا محمد عبدالرشید پھلن شریف والے۔ صفحہ ۱۲ تا ۱۳، صدیقی ٹرسٹ، نزد سبیلہ چوک کراچی)

شیخ العرب والعجم، حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ مدینہ منورہ کی محبت وعشق تو قدرت نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے رگ و ریشہ میں بچپن سے ہی ودیعت کر دی تھی، دہلی میں قیام کے دوران حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے تین بار سفر حج فرمایا اور ہر دفعہ حج کے بعد کوشش رہی کہ کسی طرح مدینہ منورہ میں مستقل رہائش ہو جائے لیکن حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں قدرت کو یہ منظور نہ ہوا کیونکہ محبت شیخ ان کو دور رہنے نہ دیتی تھی چنانچہ ہر دفعہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی واپس آنا پڑا۔

☆ حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جب ۱۳۵۵ ہجری میں حج کا قصد فرمایا تو اپنے

چھوٹے بھائی حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت صاحب رخصت ہونے گئے وہ اپنے باغ میں آرام فرما رہے تھے۔ حضرت صاحب رحمتہ اللہ نے جب ان کو جگایا تو مولانا عبدالقیوم صاحب نے آپ کو بشارت دی کہ میں ایک عجیب خواب دیکھ رہا تھا میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ جد یا تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ عبدالغفور کو اپنے ساتھ مدینہ منورہ لے جانے کیلئے آیا ہوں اس پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الحمدللہ میں نے بھی مدینہ منورہ کا عزم کرلیا ہے اور تم سے رخصتی ملاقات کیلئے آیا ہوں۔

اللہ کا نام لے کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ معہ محترمہ والدہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ حج کے لئے روانہ ہوگئے۔ حج سے فارغ ہوکر جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا قصد کیا تو خواتین کے لئے تو ایک اونٹ کرایہ پر کرلیا اور خود اپنے لئے جذبہ محبت وادب سے سرشاری کے سبب پاپیادہ ہی مدینہ منورہ کا سفر کرنا پسند فرمایا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار بیدل حج کئے۔ ایک دن خیال آیا کہ نہ معلوم یہ سب حج وسعی مقبول بھی ہوئے یا نہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خواب میں دیکھا کہ وہ بھنی ہوئی مچھیاں دونوں ہاتھوں میں لئے ہوئے ہیں اور وہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ھذہ عمرۃ وھذا حج کہ یہ تمہارا عمرہ ہے اور یہ تمہارا حج ہے تو شرح صدر ہوگیا کہ حج وعمرہ مقبول ہیں۔

☆ جب قافلہ وادئ فاطمہ کے راستہ نزل عسفان پہنچا تو سب نے کھانا کھا کر آرام کیا لیکن حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے قلب مبارک پر بشریت کے سبب فکر معاش کی تشویش لاحق تھی کہ مدینہ منورہ میں اقامت کے بعد معاش کی کیا صورت ہوگی، اسی فکر میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سوگئے، تو خواب میں دیکھا کہ حجر اسود سے شہد بہہ رہا ہے اور میں اس کو چاٹ رہا ہوں، صبح جب حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو طبیعت میں بڑا سکون تھا اور فکر بھی دور ہوچکی تھی بوجہ آنکہ آپ نے اپنے خواب سے تعبیر اخذ کی کہ انشاء اللہ حق تعالیٰ روزگار کا کوئی غیبی سبب پیدا فرمائیں گے۔

☆...... مدینہ منورہ پہنچنے سے قبل ہی اسی سفر میں ایک دن آپ نے خواب دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ تشریف رکھتے ہیں ان کے ہاتھ میں ایک لمبا سا کاغذ ہے، جس پر انیس (۱۹) بزرگوں کے اسمائے گرامی لکھے ہوئے ہیں جنھوں نے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنایا تھا ان بزرگ نے آپ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنا کر ان بزرگوں میں شامل نہیں ہونا

چاہتے ہیں؟ اس خواب سے تو آپ کا رہا سہا وسوسہ بھی ختم ہو گیا اور سمجھ گئے کہ انشاء اللہ حق تعالیٰ کو بھی میری ہجرت مدینہ منورہ منظور ہے۔

مری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں

☆...... مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ایک مرتبہ آپ نے خواب دیکھا کہ حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ کے باغ کو سیراب کرنے کیلئے ایک واٹر پمپ لگایا ہے۔ آپ سمجھ گئے کہ اس کی تعبیر حضرت کا مدینہ منورہ میں مستقل قیام اور باشندگان ارض مقدسہ کے قلوب کو انوار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ سے سیراب کرنا ہے۔ مشین سے مراد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا نور پاشی کرنے والا قلب تھا جس کو حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی توجہات مبارکہ سے خوب جاری کر دیا تھا۔

☆...... اس مدینہ منورہ کے دوران قیام میں ایک شب خواب میں آپ نے دیکھا کہ مواجہہ شریفہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کر رہا ہوں اور اس کے جواب میں نور کی موجیں روضۂ اطہر (ﷺ) سے اٹھ کر جالی مبارک سے نکل کر میرے دل

کے اندر داخل ہو رہی ہیں اور میں خوش ہو رہا ہوں کہ جو انوار نبوت ابھی تک مجھے بواسطہ بزرگان سلسلہ حاصل تھے، آج الحمد للہ وہی انوار نبوت مجھے بلا کسی واسطے کے حضور ﷺ کے قلب اطہر (ﷺ) سے براہ راست مل رہے ہیں، انوار کی شدت سے میری آنکھ کھل گئی اور میں سمجھ گیا کہ یہ بھی میرے مدینہ منورہ کے قیام کی طرف اشارہ ہے۔

☆...... ایک مرتبہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے مزار مبارک کی مجھے کنجی عطا فرمائی گئی ہے چنانچہ میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا تو دیکھا کہ حضور ﷺ کے جسم اطہر (ﷺ) کے نیچے گلاب کے پھولوں کا بستر بچھا ہوا ہے، اسی طرح گلاب کے پھولوں سے حضور ﷺ کا پورا کا پورا جسم مبارک بھی ڈھکا ہوا ہے اور مجھے دیکھ کر حضور ﷺ مسکرا رہے ہیں اور میں بھی انوار سے سرشار ہوں، مجھے بڑی خوشی تھی کہ روضۂ اطہر (ﷺ) کی کنجی مجھ کو عطا فرما دی گئی ہے۔ اب جس کو بھی چاہوں گا میں روضۂ اطہر (ﷺ) کی زیارت کرا دیا کروں گا۔ فیض کی شدت سے میری قوت گویائی جیسے کہ سلب ہو چکی تھی اور میں سمجھتا تھا کہ میرے بولنے کے سبب یہ سب فیض بند ہو جائے گا۔

☆...... گوناگوں بشارتوں سے سرشار ہو کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اب مدینہ منورہ میں رہائش کا پختہ عزم فرمایا تھا، ایک سال مدینہ منورہ میں گزارنے کے بعد طے ہوا کہ پھر حج کو چلیں،

چنانچہ پانچواں حج بھی ادا کرلیا، حج سے فارغ ہونے کے بعد متعلقین تو گھر واپس جانے کا پروگرام بنائے بیٹھے تھے چنانچہ حضرت مدنی قدس سرہ کی محترمہ اہلیہ صاحبہ نے فرمایا کہ اب گھر واپس چلنا چاہئے، حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ حج تو ہم از ہم دو کریں اور زیارت ایک کریں، محبت رسول ﷺ کا تقاضا تو یہی ہے کہ زیارتیں بھی دو ہونی چاہئیں، چنانچہ متعلقین اونٹ اور آپ پا پیادہ زیارت مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہوگئے۔

☆ آپ جب مدینہ منورہ میں پہنچے تو حق جل شانہ کے شکرانہ کے طور پر تقریباً ایک سال تک حرمین شریفین میں اکثر اوقات آپ مع جماعت کے مراقبہ اور ذکر و فکر میں گزارتے تھے اور لوگوں پر عجیب وغریب حالات و کیفیات طاری ہوتی تھیں۔ آپ کی صحت بھی اس زمانہ میں اچھی تھی اور بڑا ہی ذوق وشوق تھا۔ آپ کو خود اور اکثر دوستوں کو حضور ﷺ کی زیارت ہوتی تھی۔

☆ ایک مرتبہ آپ ﷺ کا بڑا ہی فیضان تھا بڑی شفقت سے آپ ﷺ نے آپ سے فرمایا ادن منی ادن منی میرے قریب آ جاؤ میرے قریب آ جاؤ **فالحمد للہ علی ذلک**۔

☆ مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے رہائش کے لئے باب المجیدی محلہ درویشیہ میں ایک مکان کرایہ پر لیا، کسب معاش کے سلسلہ میں خیال ہوا کہ بکری پالنا سنت ہے، چنانچہ دو بکریاں خرید لیں کہ کچھ دودھ گھر میں خرچ ہو جائے گا اور باقی دودھ بیچ کر چٹنی روٹی کا کچھ انتظام تو ہو ہی جائے گا۔

آپ کے ایک چچا جناب محترم نور خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے، جب موصوف کو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ان ارادوں کا پتہ چلا تو وہ بہت ہنسے فرمانے لگے میاں تمہاری پیشانی میں بکریاں چرانا نہیں لکھا ہے تم نے علم دین پڑھا ہے اور یہ امانت تمہیں دوسروں کو پہنچانی ہے اور حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تمہیں خلافت سے نوازا ہے، تمہیں دوسروں کو اللہ اللہ سکھانا ہے۔ موصوف کا نام تو تھا ہی نور خان لیکن حقیقت میں بھی موصوف بڑے نورانی نکلے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بیا ہی نورانی مشورہ دیا۔

☆ چنانچہ آپ نے اللہ کا نام لے کر حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق اپنے گھر پر ختم خواجگان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ شروع فرمادیا۔ ایک قاری صاحب جن کا نام حمزہ بخاری تھا، انہوں نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر سیکھا ان کو اللہ کے نام میں بڑا لطف آیا۔

اللہ اللہ ایں چہ شیریں ہست نام شیر و شکر می شود جانم تمام

انہوں نے آپ کی گھر پر دعوت کی اور آپ سے بیعت ہوگئے۔ اس طرح مدینہ منورہ میں آپ کا یہ بخاری پہلا مرید ہوا، اس کے ساتھ ساتھ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے درس جلالین اور دوسری

کتابیں بھی طلبہ کو پڑھانا شروع کر دیں۔ اس طرح حضرت مدنی کا دردولت خانقاہ اور دینی مدرسہ کا جامع بن گیا۔

آپ مدینہ منورہ میں عرصہ دراز تک کرایہ کے مکانوں میں رہتے رہے، مکانوں کی تبدیلی سے آپ کو بھی بڑی تکلیف ہوتی تھی اور طالبین کو بھی آپ تک پہنچنے میں دقت ہوتی تھی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی جناب سید محمود احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بہت خلوص ومحبت رکھتے تھے۔ انہوں نے یہ حالات دیکھ کر ایک دن اپنے آدمی کے ہاتھ آپ کو ایک خط بھیجا جس میں مشورہ دیا گیا تھا کہ بجائے کرایہ کے مکانوں میں رہنے کے آپ خود اپنے لئے ایک مستقل مکان لے لیں اور اگر پسند ہو تو باب المجیدی ہی میں ان کا جو ایک مکان ہے حاضر ہے، قیمت کی کوئی فکر نہ کریں جب بھی ہو اور جتنا آسانی سے ہو قسطوں میں ادا کر دیں۔ آپ نے سمجھا کہ یہ امر تو من اللہ معلوم ہوتا ہے فوراً مشورہ قبول کر لیا اور مکان کا قبضہ لے لیا۔

☆ — قبضہ لیتے ہی مکان کی خوب صفائی دھلائی کی گئی اگربتیوں سے خوشبو دی گئی اور برکت کے خیال سے ایک رات قبل آپ مع جماعت کے اس میں ختم قرآن درود شریف اور مختلف اذکار پڑھتے رہے آپ کو ذرا غنودگی ہوئی تو دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ مکان پر تشریف لائے ہیں اور دروازہ کے باہر دروازہ کے اوپر کی طرف اپنی انگشت مبارک سے دور کھڑے کچھ لکھ رہے ہیں، جب حضور ﷺ انگشت مبارک کو اوپر سے نیچے لاتے ہیں تو دیوار پر ایک نورانی الف بن جاتا ہے، چنانچہ مندرجہ ذیل عبارت دروازے کے اوپر دیوار پر لکھی پائی گئی۔

(هذا منزل اصحاب النقشبندية مظهر الانوار المحمدية)

ترجمہ: یہ اصحاب نقشبندیہ کی منزل اور انوار محمدیہ (ﷺ) کے اترنے کی جگہ ہے۔

آپ جب بیدار ہوئے تو بہت خوش تھے اور سمجھ گئے کہ مکان انشاء اللہ تعالیٰ بہت بابرکت ثابت ہوگا۔

☆..... آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر جمعرات کو مزار سیدنا حمزہ رحمۃ اللہ علیہ احد شریف جاتے تھے، جماعت کے اصحاب بھی ساتھ ہوتے تھے، ایک جمعرات کو جب حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر گئے تو دوسرے اصحاب کے ساتھ حافظ عبدالرحمٰن ابراہیم صاحب افریقی جولینیشیا جوہانسبرگ افریقہ کے رہنے والے ہیں بھی ساتھ تھے، یہ پہلے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ سے تجدید بیعت کر لی تھی موصوف بڑے صاحب کشف بزرگ تھے۔

جب آپ گھر واپس آرہے تھے تو حافظ صاحب کبھی دائیں جانب دیکھتے تھے اور کبھی بائیں جانب دیکھتے تھے، حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کیوں کیا بات ہے؟ تو حافظ صاحب کہنے لگے کہ کیا حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے بہت مشابہ ہیں؟ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تمہیں یہ کیسے پتہ چلا حافظ صاحب فرمانے لگے کہ یہ دونوں حضرات ہمارے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے ہیں اور ایک ہمارے دائیں جانب اور دوسرے ہمارے بائیں جانب ہیں مکان پہنچنے تک حافظ صاحب پر یہ کیفیت طاری رہی مکان پہنچ کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے آرام کرنا ہے، حافظ صاحب نے کہا کہ میں ذرا حرم پہنچ کر آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش کر آؤں جب حافظ صاحب حرم سے واپس آئے تو حافظ صاحب نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور ﷺ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ عبدالغفور کو کہنا کہ لوگوں کی باتوں سے بالکل نہ ڈریں اپنے کام میں لگے رہیں اور وہ جو آپ کے مکان پر **هذا منزل اصحاب النقشبندية مظهر الانوار المحمدية** لکھا تھا وہ ہم ہی نے اپنی انگلی سے لکھا تھا، حافظ صاحب کو اس لکھے جانے والے واقعہ کا کچھ پتہ نہیں تھا اس وجہ سے وہ بڑی حیرت میں تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ جب حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو آپ نے پورا واقعہ بیان فرمایا جس سے موصوف کی تسلی ہوگئی۔

☆...... شیخ العرب والعجم حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ جب حج کر کے میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر جالی مبارک کے سامنے کھڑا ہوا تو جالی مبارک سے اتنی خوشبو آرہی تھی کہ میرے منہ سے بے اختیار نکلتا کہ یہ کافر لوگ کیوں یہاں نہیں آتے کہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت کر کے ایمان لے آئیں اور وہ خوشبو ایسی تھی کہ مجھے رات تک محسوس ہوتی تھی۔

☆...... اسی دوران ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا ہوں حضور اقدس ﷺ کی قبر شریف سے فیض وانوارات اٹھتے ہیں اور امواج کی طرح جالی مبارک سے نکل کر میرے قلب کی طرف آتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ جو فیض بالواسطہ ملتا تھا اب بلاواسطہ مل رہا ہے، اور مجھے حیرانی ہے کہ میں اس فیض کو کیسے برداشت کر سکوں گا، جب خواب سے بیدار ہوا تو عجیب خوشی اور انشراح کی کیفیت تھی۔

رحمت کا وہ عظیم الشان دریا اب بھی مدینہ طیبہ میں بہتا ہے، میرا مشاہدہ ہے اور مجھے اس خواب کی حلاوت بھی کافی عرصہ تک محسوس ہوتی تھی۔

☆...... پھر ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک مقفل ہے اور اس کی چابی

مجھے دی گئی ہے۔ میں نے چابی لی دروازہ کھولا اندر دیکھا تو اوپر نیچے گلاب کے پھول دیکھے درمیان میں حضور اقدس ﷺ نے مجھے دیکھکر تبسم فرمایا اور بے حد خوش ہوئے ۔ میں نے دل میں کہا کہ میرے متعلقین اور احباب واعزہ کہاں ہیں کہ انہیں بھی حضور اقدس ﷺ کی زیارت کراتا تو بے حد بشاشت تھی۔ میں اب بھی وہ کیفیت نہیں بھول سکتا۔

☆..... اسی طرح میں نے اپنے ملک میں ایک دفعہ خواب دیکھا کہ گاؤں میں ہمارے اپنے گھر سے مسجد کی طرف حضور اقدس ﷺ کے ساتھ جا رہے ہیں، حضور اقدس ﷺ نے مجھے فرمایا ''کہ میں آپ کو بیعت کرنا چاہتا ہوں'' میں نے کہا کہ حضور ﷺ میں تو بزرگان نقشبندیہ سے بیعت ہوں، جن کا سکونت مدینہ طیبہ میں باب جبریل کی طرف بقیع میں ہے، فرمایا ہاں میں تمہیں خود اہل بیت کے سلسلہ میں بھی بیعت کرنا چاہتا ہوں قادری سلسلہ میں، میں نے وضو کیا پھر مجھے حضور اقدس ﷺ نے خود بیعت فرمایا، یہ انہی کا فیض ہے کہ جہاں بھی جاتا ہوں لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور میرے نزدیک خواب اولی ہے یقظہ اور کشف سے، حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے من رانی فی المنام فقد رأى الحق (او کما قال علیه السلام)۔

مجھے اس زمانہ میں علم نہ تھا کہ باب جبریل کی طرف شاہ ابوسعید، شاہ احمد سعید، شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی اور حضرت آدم بنوری رحمہم اللہ، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پہلو مبارک میں دفن ہیں، اب میں جب بھی جاتا ہوں وہاں فاتحہ پڑھتا ہوں۔

بزرگان دیوبند کی اسانید میں ان حضرات کا نام نامی موجود ہے۔ حضرت شاہ احمد سعید مجددی علیہ الرحمۃ کا مسجد نبوی میں حلقہ ہوتا تھا، لکھا ہے کہ فرماتے کہ میں دیکھتا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ بعض حضرات کو خود توجہ دیتے ہیں، بڑے متورع بزرگ تھے اور حاجی صاحب مرحوم کا زمانہ پایا تھا، یہ کہنے کی باتیں نہیں تھیں مگر اس وقت زبان پر آ گئیں ع

گرچہ من ناپاک ہستم خود را بپاکاں بستم

بحمد اللہ میری زنجیر اور رشتہ اوپر سے مضبوط ہے۔ میں غلط باتوں کی تلقین نہیں کرتا مقصد احیاء سنن ہے، ترویج شریعت ہے اس لئے باہر جاتا ہوں اگر یہ چیز نہ ہوتی تو مدینہ طیبہ سے باہر کبھی بھی نہ نکلتا، میں خود جاتا نہیں وہ لوگ بلاتے ہیں، بحمد اللہ ڈاکو اور چرسی قسم کے لوگ ان اسفار میں تائب ہو گئے ہیں یہ محض خدا کا فضل ہے۔ یہ میرا کام نہیں قدرت کا فضل ہے، مجھے شرف دے رہا ہے، حضور اقدس ﷺ کی برکت ہے، اب کام دین کا ہو رہا ہے، بدع ومنکرات کو مٹایا جا رہا ہے، میں تو یہی کہتا ہوں کہ سگریٹ، چرس وغیرہ چھوڑنا ہوگا، بیوی کا پردہ

کرنا ہوگا، جس سے کہا اس نے سر رکھ لیا پھر مجھے رونا آنے لگتا ہے کہ یہ تیرا کام نہیں اللہ تعالیٰ کا ہے کہ وہ تجھ سے کام لینا چاہتا ہے۔

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبدالغفور مدنی نوراللہ مرقدہ نے فرمایا: ایک دفعہ مدینہ طیبہ پیدل آ رہا تھا، میرے بھائی مولوی عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کا انتقال ہو چکا ہے اور ایک دوسرے بزرگ مولانا مستجاب خان چترال والے ساتھ تھے جو صحیح العقیدہ شب خیز، کم سخن، تہجد گزار ہے، عاشق ہے، حضور ﷺ کا نام سنتا ہے تو گریہ طاری ہوتا ہے، ہم تینوں کا سفر پیدل تھا، جب بیر الشیخ پہنچے، خادم میں تھا دونوں، مولوی صاحب عمر میں مجھ سے کچھ بڑے تھے یا قریب اور بھائی چھوٹا تھا، مستورہ سے بیر الشیخ تک کی منزل بہت سخت تھی، مولوی صاحب نے کہا تھکاوٹ اور سفر کی خستگی بہت چڑھ گئی ہے، آج ہمارے لئے پلاؤ پکاؤ، پکایا کھا کر سو گئے، تو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوں، حضور اقدس ﷺ منبر پر تشریف فرما ہیں اور سو رہے ہیں، مصافحہ کا خیال آیا مگر آرام کے خیال سے تعرض کرنا مناسب نہ سمجھا، اسی درمیان اپنے آپ کو خواب میں دار الشیخ میں دیکھا کہ والدہ بھی ساتھ ہے اور دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ وہاں تشریف لائے ہیں، شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) بھی ساتھ ہیں۔ میں نے والدہ سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ حضور ﷺ کو دعوت دوں، فرمایا کہ ہزاروں لوگ ہیں کس کی دعوت قبول فرمائیں گے؟ میں نے کہا میری دعوت اخلاص کی ہے قبول کرلیں گے، اسی خیال میں تھا کہ جاگ اٹھا وہاں سے ابیار حسانی کی منزل سات آٹھ گھنٹے کی ہے، ہم ذرا دیر سے ظہر کے بعد نکلے چلتے چلتے صبح کا وقت ہوا، دیر سے نکلے تھے ابھی منزل آئی نہیں تھی مگر اس وقت اندازہ یہ ہوا کہ منزل تک ۱۵ منٹ کا راستہ ہوگا، بھائی کو میں نے پانی کی مشک اور چھتری دی اور خود استنجا کرنے ٹھہرا، فارغ ہوا تو غلطی سے دائیں طرف چلنے لگا اور منزل کا راستہ غلط ہوگیا، چلتے چلتے دوپہر ہوئی، نہ پانی نہ چھتری نہ ساتھی، جنگلی راستہ تھا جس میں کسی انسان کی آمد و رفت نہیں تھی، اب سمجھا کہ حالت خراب ہے، سخت گرمی کا موسم، زندگی سے ناامید ہوا، پیاس بے انتہا تھی، خشک لو اور رات بھر کا چلا ہوا کہ اتنے میں ایک درخت نظر آیا۔ اور خدا شاہد ہے کہ میں اس خیال سے ادھر چلنے لگا کہ وہاں جان دے دوں، کیکر کا درخت تھا جس میں پتے بھی نہ تھے تو زندگی کی ظاہری امید کوئی نہ تھی، وہاں پہنچا تو خدا کی شان کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی اور ٹھنڈی مشک لٹکی ہوئی ہے اور ایک بدو نے پلاؤ کی ایک دیگ چڑھائی ہے اور بار بار کہتا ہے کہ **اھلاً وسھلاً ومرحبا بضیف رسول اللہ ﷺ** (نبی کریم ﷺ کے مہمان کو خوش آمدید) فوراً پانی نکال کر پلایا اور پلاؤ کی پلیٹ بھر کر میرے سامنے رکھ دی، میں سمجھا کہ رحمت کا فرشتہ ہے، جسے خدا نے یہاں بھیج دیا ہے، پھر اس نے چائے بنا کر پلائی اور کہا کہ

دوسری منزل کو ایک گھنٹے کا راستہ ہے، پہلی منزل تم نے ختم کر لی ہے اور تمہارے رفیق آدھی رات کو پہنچیں گے اور تم ابھی سے پہنچ گئے ہو، اگر یہاں آرام کرنا چاہو تو تمہاری مرضی ورنہ ابھی روانہ ہو کر وہاں سو جاؤ۔

میں احتیاطا اسی وقت اکیلا روانہ ہوا، شیفتہ منزل پر پہنچا اور وہاں لیٹ گیا۔ صبح اشراق کے وقت ان کا قافلہ آیا۔ بھائی تھے اور مولانا چترالی بھی، انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ لوگوں نے تمہاری تلاش سے منع کر دیا تھا کہ زندگی ہوئی تو مل جائے گا ورنہ تلاش میں تم بھی ختم ہو جاؤ گے، الغرض میں نے یہ چشم دید واقعہ دیکھا کہ میرے لئے خدا نے جنگل کو منگل بنا دیا۔ میرے پاس کچھ پیسے چار پانچ قرش تھے ساتھیوں کو دینے لگا کیا انکے ساتھ تھا، انہوں نے کہا نہیں تم تو حضور اقدس ﷺ کے مہمان تھے۔ الغرض یہ سفر آخرت کا سفر ہے، تکالیف پیش آتی ہیں جن پر خوشیاں کرے، صبر کرے، اب تو موٹر ہے برف ہے، پانی ہے، تربوز تک مل جاتا ہے اور عرفات میں ہر چیز مہیا ہو جاتی ہے، اس زمانے میں لوگ منی سے عرفات تک دو تین ریال کا پانی پی لیتے تھے، حضرت شیخ مولانا لطف اللہ صاحب (حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے جو سامنے موجود تھے) کے والد صاحب نے ایک دفعہ صرف منی سے عرفات تک ۵ ریال کا پانی خرید کر پیا، ٹھنڈا بھی نہ تھا، چھوٹے چھوٹے شربے (مٹی کی چھوٹی صراحی) تھے، اس وقت لوگ اس سفر میں قدم قدم پر نفل پڑھتے تھے، تمام راستہ میں اوراد، اذکار اور تلاوت قرآن کرتے تھے، اور ہر چیز کو ذوق شوق سے دیکھتے تھے۔ اب تو لوگوں نے سفر حج کو تجارت بنا دیا۔ بازاروں میں ہیں، مقصد ہی بھول گئے، اب نہ دعا ہے نہ ذکر واذکار، نہ تلاوت کچھ وہاں لانا اور کچھ یہاں سے نکالنا، تو صحیح حج بہت بڑی محنت ہے اور اس زمانہ میں تو یہی حج کی شکل میں جہاد رہ گیا ہے، اب کفار سے جہاد کہاں؟ اب تو کفار، مشرک، بدعتی سب سے ملتے ہیں ان کی نقلیں صورت، سیرت چال ڈھال میں اتارتے ہیں، حرمین میں انگریزی بال، ننگا سر اور نکٹائی معلوم نہیں کہ یہ کونسا مقام ہے؟ انبیاء کرام علیہم السلام حرم مکی میں داخل ہو کر ادباً مع الحرم اپنے جوتے اتار لیتے تھے، ہم تو روضہ شریف تک نجاستوں سے بھرے ہوئے جوتے لے جاتے ہیں، اور اصل چیز ادب ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے اور حضور ﷺ کی سنت، لباس صورت، سیرت، اخلاق وعادات میں نصیب کرے۔ پھر تو مزا ہے۔ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

☆...... حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''نظر برقدم'' کے بارہ میں میرے شیخ فرماتے تھے کہ نظر برقدم رسول اللہ ﷺ سالک کو ہر وقت حضور ﷺ کے قدم پر نظر رکھنی چاہیے، عادات، اطوار، عبادات اور معاملات میں۔

☆...... شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبدالغفور مدنی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا: ایک شاذلی

بزرگ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے کسی ایک پتھر کو عقیدت اور محبت سے دیکھنا قطب اور غوث کے دیکھنے سے بہتر ہے۔ حضور ﷺ کے قدمین شریفین نے ان گلیوں کو مس کیا ہے پھر حضور ﷺ کی نظر کیمیا اثر سے تو مدینہ طیبہ کے آس پاس کوئی جگہ خالی نہیں رہی۔ عقیدت اور ادب واحترام کی ضرورت ہے، پھر یہاں کوئی شخص خالی نہ جائے گا، سیدنا مصطفےٰ ﷺ کا دروازہ تو قیامت تک کھلا ہے جس کا جی چاہے وہ آئے اور لے جائے۔ ؎

این درگہ ما درگہ نا امیدی نیست

دین اور دنیا دونوں یہاں ملتے ہیں مگر محبت اور عقیدت شرط ہے۔

یہ کوئی ۱۳۱۵ ہجری اور ۱۳۱۸ ہجری کے درمیان کا عرصہ تھا کہ ''جدبا'' کے آزاد قبائلی علاقہ کے ایک معزز گھرانے کے عالم دین جناب مولانا شاہ سید صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حق تعالیٰ نے ایک فرزند ارجمند سے نوازا۔ کسی کو اس وقت خیال وگمان بھی نہیں گزرا ہوگا کہ آگے چل کر اس ہونہار مولود کو شیخ العالم کے منصب پر فائز ہونا ہے اس نومولود کا نام نامی ''عبدالغفور عباسی'' رکھا گیا۔

☆ ''جدبا'' دراصل آزاد قبائلی علاقہ ہاشم خیل باندہ کی ایک آبادی تھی جو افغانستان کے ماتحت تھی اور نہ ہی ہندوستانی انگریز حکومت کے ماتحت تھی۔ یہاں کے لوگ بہت ہی جری، بہادر، جنگجو اور نہایت ہی غیرت مند تھے اور صحیح اور سچے مسلمان تھے، انگریزوں نے انتہائی کوشش کی کہ اس علاقہ کو بھی فتح کر کے اپنی ہندوستانی حکومت میں شامل کرلیں لیکن ان مجاہدین کے مقابلہ میں ان کو ہمیشہ شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

☆ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد مولانا شاہ سید صاحب ''تنہا بابا'' کی اولاد سے تھے۔ ان کو ''تنہا بابا'' اس لئے کہا جاتا تھا کہ موصوف تبلیغ دین کے سلسلے میں اس علاقہ میں تن تنہا تشریف لاکر فروکش ہوگئے تھے۔

بہرحال حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک خاندان پشتینی عالم تھا۔ آپ کے والد محترم جید عالم اور فقیہ تھے اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی نسبت کے حامل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے محترم نانا صاحب حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک جہاد میں ان کے ہمسفر تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ننہالی خاندان بھی علم وفضل اور صحیح دینی جذبہ کا حامل تھا۔

جناب مولوی شاہ سید صاحب عبادت و ریاضت میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ نہایت ہی متقی اور پرہیزگار تھے، کثرت سجود کے سبب مسجد کے پتھر میں نشان بن گیا تھا۔ اس دنیا سے رخصت

ہوتے وقت مولانا شاہ سید صاحب نے اپنے فرزند اکبر مولانا محمد معصومؒ کو وصیت فرمائی کہ والدہ کا احترام کرنا، اپنے استادوں اور کتابوں کے آداب کا خیال رکھنا، اللہ جل شانہ علم نصیب کرے گا۔ تاکید فرمائی کہ کسی کی بے عزتی نہ کرنا، ہر شخص کے احترام کا خیال رکھنا۔ اگر ادب کا خیال رکھو گے تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی عزت دے گا۔ نیز حضرت شیخ محترم کی والدہ محترمہ حضرت اسماء رحمتہ اللہ علیہا نہایت عبادت گذار اور زاہدہ تھیں اور کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرتی تھیں، جن کا مدفن جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں ہے۔ ان کو وصیت فرمائی کہ چاروں بچوں مولانا محمد معصوم، مولانا عبدالغفور، مولانا عبدالقیوم اور مولانا عبدالحکیم (رحمۃ اللہ علیہم) کے علم و تربیت کا خاص خیال رکھیں۔

اسی خاندانی تفوق کے سبب حضرت صاحب کے بڑے بھائی مولانا محمد معصوم عباسی صاحب اور چھوٹے بھائی مولانا عبدالقیوم عباسی صاحب اور مولانا عبدالحکیم صاحب بھی جید علماء تھے یہ تینوں بھی حضرت صاحب کی طرح مدرسہ امینیہ دہلی کے سند یافتہ تھے اور مولانا عبدالحکیم کے علاوہ باقی دونوں بھائی شیخ المشائخ حضرت مولانا فضل علی قریشی (رحمتہ اللہ علیہم) ہی سے مجاز بیعت تھے۔ ایک مرتبہ حضرت قریشیؒ نے ان کی والدہ صاحبہ سے فرمایا "مائی اللہ اولاد دے تو تمہاری جیسی، کہ سب عالم باعمل ہیں"۔

مولانا محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ جب مدرسہ امینیہ دہلی سے علوم دینیہ سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد "جدبا" تشریف لے گئے تو قوم نے ان کو اپنا امیر اور بادشاہ بنایا وہ نہایت ہی متواضع اور منکسر المزاج تھے، ان میں سخاوت کا وصف بدرجہ اتم موجود تھا اور وہ فقراء، مساکین، وطلبہ وعلماء سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ انہوں نے "جدبا" میں درس وتدریس کے علاوہ حتی المقدور قوانین شریعت کے نفاذ واجراء کی بھی سعی فرمائی اور تعزیرات اسلامی کا سلسلہ جاری فرمایا، چنانچہ ناحق قتل، اغواء، زنا وغیرہ پر مجرم کو سزا ہوا کرتی تھی۔ اس لئے لوگ ان کو "بادشاہ صاحب" کہا کرتے تھے۔

علاقے میں جہاں جہاں لوگوں کے مابین اختلافات پیدا ہوتے، بادشاہ صاحب پہنچ کر صلح و صفائی کرادیتے۔ قوم کے پرانے پرانے جھگڑے جو پشتہا پشت سے چلے آرہے تھے، آپ نے صلح کرا کر ختم کر دیئے۔ آپ کی وجہ سے جدبا میں زندگی نہایت پرسکون بن گئی تھی کسی خان یا نواب کی یہ مجال نہ تھی کہ کسی پر ظلم کرے۔

آپ نے متعدد حج کئے اور جب آٹھواں حج ادا کرنے تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ میں ایک سال قیام فرمایا پھر نواں حج ادا کرنے کے بعد اپنے بھائی حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورے سے

یہ بات طے کی کہ مستقل رہائش مدینہ منورہ میں اختیار کی جائے۔ چنانچہ وطن واپس جانے کا ارادہ کیا تا کہ بچوں وغیرہ کو لے آئیں مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا کہ واپسی پر آپ بیمار ہو کر جدباء چلے گئے اور سات دن بیمار رہ کر آٹھویں دن ۲۵ صفر المظفر بروز منگل ۱۳۷۰ ہجری کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

آپ کی وفات کی شب آپ کی والدہ ماجدہ نے جو اس وقت مدینہ طیبہ میں تھیں خواب دیکھا کہ جدبا کے چاروں طرف آسمان سے فرشتے اتر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ بادشاہ صاحب کے جنازہ میں شرکت کیلئے جارہے ہیں پھر معلوم ہوا کہ اسی شب آپ کا وصال ہو گیا تھا۔

دوسرے بھائی حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ امینیہ دہلی سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ تک ''بوانہ'' کی جامع مسجد میں خطیب رہے، لیکن اچانک بیمار ہوئے اور واپس جدبا تشریف لے گئے جہاں جوانی میں ہی انتقال کر گئے اور جدبا میں مدفون ہوئے۔

تیسرے بھائی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو مدرسہ امینیہ میں مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے فراغت کے بعد جدبا تشریف لے گئے مختلف علوم پر حاوی تھے خصوصا حدیث میں انتہائی درجہ کی مہارت حاصل تھی، جدبا میں درس کا سلسلہ شروع کیا اطراف واکناف سے طلبہ آتے تھے آپ شیخ المشائخ حضرت فضل علی قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے اور صاحب کشف بھی تھے، آپ کو نزع کی حالت میں عجیب وغریب احوال منکشف ہوئے۔ بے ہوشی سے ہوش میں آئے تو مسکرا کر فرمایا مجھے مبارک باد دو۔ شیطان سے مناظرہ ہوا اللہ جل شانہ نے مجھے فتح و کامیابی عطا فرمائی۔ یہ جمعہ کا دن تھا اور عین اس وقت جبکہ جمعہ کی اذان ہو رہی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس عطا فرمائے۔

غسل کے وقت عجیب وغریب انوارات محسوس ہوئے۔ غسل کے بعد آپ کے چہرہ انور پر صحت کے پورے پورے آثار نمودار تھے اور الحمدللہ انوار وتجلیات کا مشاہدہ ہو رہا تھا۔ رخسار مبارک پر خفیف سی سرخی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سو رہے ہیں اور ابھی اٹھنے والے ہیں۔ آہ! اس پیکر شفقت ومحبت کی یادیں دلی میں برابر چٹکیاں لیتی رہیں گی۔ شنیدہ کہ بود مانند دیدہ، باب الرحمت کے اندر جنازہ داخل ہوا تو اذان فجر ہو رہی تھی۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

؎ آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے　　سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

فجر کی نماز کے بعد حرم شریف کے بڑے امام الشیخ عبدالعزیز بن الصالح نے نماز جنازہ پڑھائی

اور جنت البقیع میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کے قریب دس قدم پہلے اور دس قدم دائیں جانب قبر شریف میں جسد اطہر کو ہزار ہا لوگوں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا اور ایک نہایت اولوالعزم اور مبارک شخصیت اپنی منزل مقصود پر پہنچ گی۔ اناللہ و انا الیہ راجعون ۔

ایک عجیب واقعہ

☆..... آفتاب شریعت وطریقت حضرت شیخ مولانا شمس الرحمن العباسی نقشبندی غفوری دامت برکاتہم وفیوضہم کے والد محترم مخدوم العلماء والصلحاء حضرت شیخ مولانا عبدالرزاق عباسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سابق خطیب وامام جامع مسجد غفوریہ) کے بارے میں حضرت مدظلہ العالی نے ایک عجیب خواب بیان فرماتے ہیں کہ '' آپ نے ایک رات خواب دیکھا (یہ اس وقت کا خواب ہے، جبکہ غفوریہ مسجد اتنی وسیع بھی نہیں تھی ،اس کے اردگرد گملوں اور پودوں کی کثرت تھی ،مسجد میں پودوں اور گملوں کو پانی دینے کے لئے ایک مالی ہوتا تھا، جو سارے پودوں کو پانی دیتا تھا) کہ مسجد میں پودوں کی کثرت بہت زیادہ تھی ،تو ان پودوں کو مالی پانی دے رہا ہے، اور پانی مالی اتنا کثیر دے رہا ہے کہ پانی پودوں میں جمع ہو چکا ہے ، پودوں کو کثیر پانی مل رہا تھا لیکن ان کے اندر کوئی تروتازگی نہیں آرہی ہے ،ٹہنیوں سے تو پانی گر رہا ہے لیکن کوئی تروتازگی نہیں آرہی ہے، بلکہ وہ پودے مرجھائے ہوئے ہیں ، اور ایک طرف کو گر رہے ہیں (پہلے پودوں کو پانی ملتا تھا تو تروتازگی آتی تھی لیکن اب حالت ہی بدل گئی ہے)۔

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالرزاق عباسی رحمۃ اللہ علیہ نے مالی سے کہا کہ ان پودوں کے اندر تروتازگی کیوں نہیں آرہی؟ پانی اتنا کثیر مل رہا ہے لیکن یہ وجہ کیا ہے؟ تو مالی نے درد بھرے الفاظوں میں کہا کہ ان پودوں کا جو اصل مالک تھا، وہ اس مقام سے (اس خواب کے دوران ہی میں شیخ العرب والعجم ، مجدد وقت ، حضرت مولانا شاہ عبد الغفور عباسی نقشبندی نوراللہ مرقدہ اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے (اناللہ و انا الیہ راجعون) رخصت ہو گیا ہے۔

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایک بزرگ حضرت عطاء الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ زمین کے کسی حصہ میں سجدہ کرتا ہے وہ حصہ قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دیگا، اور اس کے مرنے کے بعد روئے گا، ابونعیم بحوالہ شوق وطن)

☆..... اور ترمذی شریف کی حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے کہ '' زمین وآسمان مؤمن سے محبت کرتے ہیں اور اس کی موت پر وہ روتے ہیں''۔

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ مؤمن کے مرنے پر ۴۰ دن تک زمین روتی ہے (حاکم وغیرہ)۔

حافظ عبدالرحمٰن کو زیارت نبی ﷺ

☆......حضرت شیخ مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص حافظ عبدالرحمٰن میرے پاس آیا اور کہا کہ میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں، ان کا وصال ہو چکا ہے، آپ مجھے بیعت کر لیں، میں نے بیعت کر لیا۔ ایک مرتبہ میں حضرت سید امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر گیا۔ زیارت کے بعد واپس ہوا۔ حافظ عبدالرحمٰن میرے ہمراہ تھا، وہ کبھی ادھر دیکھتا کبھی ادھر۔ میں نے پوچھا: کیا بات ہے؟ کہنے لگا کہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تو حضور ﷺ کے بہت مشابہ (ہم شکل) ہیں۔ میں نے کہا: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ کہنے لگا: وہ ہمارے ساتھ ہیں، ایک جانب حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں اور دوسری جانب حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ مکان پر پہنچنے تک حافظ عبدالرحمٰن کی یہی کیفیت رہی۔ پھر وہ مسجد نبوی ﷺ چلا گیا۔ وہاں سے واپس آ کر اس نے مجھ سے کہا کہ حضور اقدس ﷺ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ''مولانا سے کہنا لوگوں کی باتوں سے نہ ڈرے، اپنے کام میں لگا رہے، اور آپ کے مکان پر '' المنزل النقشبندیہ مظہر الانوار المحمدیہ '' جو لکھا ہوا ہے، وہ ہم نے اپنی انگلی (مبارک) سے لکھا ہے''۔

(انوار غفوریہ مدنیہ یعنی ملفوظات مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ ص: ۹۰ تا ۹۱، صدیقی ٹرسٹ، کراچی۔)

حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

☆......امام العلماءٔ والصلحاء قطب دوراں حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے مقاماتِ ولایت بہت بلند ہیں۔ اس لئے حضرت کے واردات و مکاشفات بھی اعلیٰ درجے کے ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا مشکل ترین امر ہے۔

حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ قطب ربانی عارف حقانی قیوم زمن حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق ان کی زندگی میں ہی اپنے کچھ حالات و واردات قلمبند فرمائے تھے، جن کی تصدیق وتوثیق حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی تھی۔ ان میں سے صرف چند زیارت بابرکت والے مکاشفات پر اکتفا کیا جارہا ہے۔

☆......تجلیات قریشی رحمۃ اللہ علیہ مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے صفحہ ۴۶ پر مذکور ہے کہ حضرت مرشد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں جالندھر کے قیام میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حاضر تھا اور میری نشست حضور اکرم ﷺ کے بالکل سامنے تھی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلغ ماانزل الیک ......O" (سورہ مائدہ آیت ۶۷) میں اس کے معنی سمجھتے ہوئے عرض کرتا ہوں: یارسول اللہ ﷺ! یہ تو میرے مرشد کا حق ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں یہ فرمان تیرے لئے ہے۔" بار بار جب یہ فرمان ہونے لگا تو میں نے حضرت شیخ (خواجہ محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف دیکھا تو حضرت شیخ مسکرا رہے تھے۔ شرم کی وجہ سے میں نے عرض کیا: حضور ﷺ! میں ذرا باہر جاتا ہوں۔ فرمایا: جا، مگر یہ فرمان برابر جاری رہا، اس کے بعد واپس آیا اور جالندھر کا یہ سفر ختم ہوا۔

☆......تجلیات قریشی رحمۃ اللہ علیہ مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے صفحہ ۵۰ پر مذکور ہے کہ خلافت سے قبل دوران سفر میری (حضرت مرشد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) یہ حالت ہوا کرتی تھی کہ یکا یک پیدل سفر مین مجھے یہ معلوم ہوتا کہ حضور اکرم ﷺ اپنی گود مبارک کشادہ فرمائے ہوئے ہیں، میں اس میں گر جاتا ہوں اور اس کے بعد کھڑے ہو کر سفر طے کرتا ہوں۔ ایک دن مولانا نورالحسن صاحب نے اس کیفیت کی حقیقت سنی۔ اس کے سننے کا سبب یہ ہوا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے اکثر حالات معلوم فرمایا کرتے تھے۔ بایں سبب عرض کیا کہ اس گرنے کے اندر یہ کیفیت نظر آتی ہے۔ مولانا نورالحسن صاحب نے عرض کیا کہ میں پہلے آپ کا پیر بھائی تھا، اب آپ کا غلام ہوں، مجھے یہ کیفیت حاصل نہیں ہوئی۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا کہ اس کو رابطہ شیخ حاصل ہے تم بھی حاصل کرو۔

☆......بسا اوقات مراقبے میں یہ کیفیت طاری ہوتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور میرا (حضرت خواجہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) وجود سمٹ کر تجلیات سے بقعہ نور ہو جاتا ہے۔ (مثل بجلی کے بلب کے روشن ہوتا ہے) اس وقت حضور انور

ﷺ از راہ کمال شفقت ومحبت میرے وجود کو اپنے قلب مبارک میں داخل فرمالیتے ہیں۔ یہ ایک عجیب کیفیت اور لذت کا عالم ہوتا ہے (تجلیات قریشیؒ و مالکیؒ وجیبیؒ، حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۳)

☆...... ۱۰ شعبان کو دس بجے ناگاہ یہ حالت طاری ہوئی کہ اس عاجز (حضرت خواجہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) کا ایک وجود عالم مثال میں جا کر جانب شمال پرواز کرتا ہوا عربستان جا پہنچا اور مدینہ مقدسہ میں اترا اور ایک وجود اس جگہ موجود تھا تو حضرت رسالت مآب ﷺ نے سبز رنگین پوشاک عطا فرمائی، پھر اس سے آگے پرواز نصیب ہوئی۔ وہاں سے بطرف جنوب نصیب ہوئی اور یہاں آیا تو کوئی کیفیت یاد نہیں کہ کیا نظر آیا؟ ہاں اتنا معلوم ہوتا تھا کہ انتہائی مقام ہے، پھر وہاں سے واپسی ہوئی تو مغرب کی طرف رجوع ہوا تب خبر نہیں کہا پہنچا؟ مگر یہی خیال ہے کہ انتہائی مقام ہے اور مخلوق اس عاجز کو کپڑے انعام میں دیتی ہے، پھر مشرق کی طرف رجوع ہوا تو ایک شہر کے اوپر جا کر السلام علیکم کہا، وہاں کے لوگوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور جہاں جاتا تھا السلام علیکم کے نعروں سے استقبال ہوتا تھا، اسی حالت کے بعد عبور آسمان کی طرف ہوا، معلوم نہیں کہاں تک سیر ہوئی۔

(تجلیات قریشی رحمۃ اللہ علیہ و مالکی رحمۃ اللہ علیہ وجیبی رحمۃ اللہ علیہ حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۴)۔

☆...... ۱۷ جمادی الثانی جمعہ کی رات کو مراقبے میں مشاہدہ ہوا کہ حضرت سید البشر ﷺ میرے سامنے تشریف لائے اور بڑی فرحت سے خوب توجہ ذاتیہ خاصہ عطا فرمائی، جس کی کیفیت بیان میں نہیں آسکتی (تجلیات قریشی و مالکی وجیبی رحمہم اللہ، حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۷)۔ قرب رسول اللہ ﷺ میں دل خوب محفوظ رہتا ہے۔ الحمد للہ (صفحہ ۱۰۵)۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر مراقبہ کیا تو سبحان اللہ، تمام جماعت کو جذب ہوا، بہت خوش خبریاں عطا ہوئیں، منجملہ ان کے حضرت شیخ موصوف نے فرمایا: اے محمد عبدالمالک! آپ کے سر پر حضرت سرور دو عالم ﷺ کا سایہ مبارک ہے۔ (صفحہ ۱۰۶)

☆...... ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ بوقت مغرب نماز اوابین میں دیکھا کہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں پہنچا ہوں۔ حضرت سیّدنا دوست محمد قندھاری، حضرت سیدنا محمد عثمان دامانی، حضرت سیدنا محمد لعل شاہ دندوی اور حضرت سیدنا خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہم اور خادمان حضرات ممدوحہ بھی مسجد مبارک میں موجود تھے۔ بندے کی حاضری پر اول حضرت صاحب نے منبر مسجد شریف پر خوبصورت کپڑے بچھوائے اور پھر اس غلام کو حضور اقدس ﷺ نے منبر پر بیٹھنے کا حکم

فرمایا۔ ''الامر فوق الادب ''کوملحوظ رکھ کرتعمیل ارشاد کی، پھر خوش ہوکر حضرات موصوف فرمانے لگے کہ آج موسیٰ زئی شریف کو آباد کرنے والا آ گیا۔ اس وقت مسجد شریف میں بہت لوگ تھے اور دونوں دروازوں پر چند لوگ نعتیں پڑھ رہے تھے اور اس خاک پا (خواجہ صدیقی) کے نام کی رباعیاں، اسی دوران معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بادل کی مانند برس رہی ہے، اسی وقت تمام لوگ اور حضرات موصوف مراقب ہو گئے، رحمت الٰہی کا جوش بڑھتا گیا اور اتنے میں نماز مذکورہ سے فراغت ہوگئی۔

(تجلیات قریشی و مالکی وحبیبی رحمہم اللہ، حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۸)

☆...... ماہ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ غالباً ۱۸ تاریخ کو بعد نماز مغرب، نماز اوابین میں معلوم ہوا کہ حضرت سید المرسلین ﷺ نے میرے مصلے پر سامنے تشریف فرما ہوکر اپنا سینہ مبارک میرے سینہ کے ساتھ لگا کر نعمت یکبارگی عطا فرمائی اور میرا سینہ خوب روشن اور سیر ہو گیا ہے، نعمت بے اندازتھی، الحمد للہ۔
(تجلیات قریشی و مالکی وحبیبی رحمہم اللہ حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۰)

☆...... بعض اوقات یہ مسکین (خواجہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور سید الکونین ﷺ اور اللہ عز وجل کی ذات سے بہت فیض وتوجہ ذاتیہ وصفاتیہ لیتا اور حاصل کرتا ہے
(تجلیات قریشی و مالکی وحبیبی رحمہم اللہ حصہ دوم۔ صفحہ ۱۱۰)۔

بلکہ بعض اوقات حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید البشر ﷺ کے ساتھ ناز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں (صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۱) اور حضرت سید البشر ﷺ اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے نصیحت و تعلیم حاصل ہوتی ہے۔ (صفحہ ۱۱۱)

دہلی میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی درس حدیث مبارک دیتے اور اس میں قلب کا ذکر آتا، تو طلباً معلوم کرنا چاہتے کہ قلب کے کیا واقعات ہیں؟ تو فرماتے: قلب کا نام میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی، کیفیات قلب اگر حاصل کرنا چاہتے ہو تو حضرت مولوی محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے پاس جاؤ اور ان سے تربیت و درس حاصل کرو۔ طلباً اس شوق میں آتے اور داخل طریقت ہو کر اللہ تعالیٰ کے فیض سے مستفیض ہوتے۔ (صفحہ ۱۱۸)

☆...... ایک دن ہمشیرہ صاحبہ سے معلوم ہوا کہ تیرے استاد ایک شیخ وقت سے ملنے مسجد قبہ والی میں گئے ہیں۔ اس وقت میری عمر سولہ سترہ سال کی ہوگی اور ہنوز تعلیمی سلسلہ جاری تھا۔ چنانچہ میں بھی

بوقت عصر قبہ والی میں گیا۔ دیکھا کہ علماء وصلحاء اور امراء کا مجمع موجود ہے اور مراقبہ کرنے کا انتظام شروع ہے۔ اور میں نے بھی کپڑا منہ پر ڈال کر حضرت کا چہرہ دیکھنا شروع کیا۔ حضرت شیخ طریقت حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت بغیر کپڑے کے توجہ دے رہے تھے۔ فیضان الٰہیہ کے جوش سے شیخ پر مشاہدہ حضور انور سیدنا ومولانا رسول اکرم ﷺ کا ہوا اور ندائیہ کلمات صلوۃ وسلام کے شروع ہوئے۔ ندائیہ کلمات حضرت شیخ کی زبان مبارک سے بالجہر ظاہر ہوئے تھے۔ باوجودیکہ غیر مقلد کافی تعداد میں تھے۔ مگر کسی شخص کو شیخ سے بداعتقادی پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کے برعکس حضرت سے ان کے حسن عقیدت میں مزید اضافہ ہوا۔ جس وقت حضرت شیخ کی زبان مبارک سے ندائیہ کلمات بالجہر ظاہر ہو رہے تھے۔ اس وقت چہرہ مبارک انوار وتجلیات سے چمک رہا تھا۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں حضرت شیخ سے بیعت کرنے کا زبردست جذبہ پیدا ہوا۔ میرے استاد مولانا عبدالعزیز صاحب نے شیخ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہماری مسجد شیشم والی میں تشریف لا کر نماز مغرب پڑھائیں۔ حضرت نے ادائیگی نماز کی اس دعوت کو قبول فرمایا۔ واپسی پر میں نے اپنے بہنوئی اور استاد مولانا بشیر احمد صاحب سے بطریق سنت مشورہ کیا کہ میں اس شیخ سے بیعت کرلوں؟ مولانا صاحب نے جواب میں فرمایا کہ فوراً بیعت کرلیں، شیخ متبع سنت ہیں اور اس وقت ایسا کوئی شیخ نہیں ہے۔

میں مغرب کی نماز کی اذان دے رہا تھا۔ اس وقت حضرت شیخ کی نگاہ مجھ پر پڑی اور اپنی توجہات مجھ پر مبذول فرمائیں۔ اذان کے بعد مکبر ہونے کی وجہ سے میں حضرت کے پیچھے کھڑا ہوا۔ نماز کے بعد میرے استاد مولانا بشیر احمد صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ بیعت ہونا چاہتا ہے۔ حضرت نے فوری منظوری کا اظہار فرمایا۔ اور مجھے دوزانو بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ اور حاضرین سے فرمایا کہ ایصال ثواب کیلئے الحمد شریف، درود شریف اور قل شریف پڑھ لو۔ حضرت شیخ نے خود بھی یہ کلمات پڑھ لئے۔ اس وقت میں نے ایک قلبی لذت محسوس کی جسے میں نے اپنے تمام وجود میں محسوس کیا۔ یہ شیخ کی توجہ کا فیض تھا۔ حضرت نے اپنے دست حق پرست پر بیعت فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جسے مراقبہ میں شمولیت کرنی ہو وہ بوقت عشاء قبہ والی مسجد پہنچے۔ چنانچہ عشاء کی نماز کے بعد بوقت مراقبہ مجھے حضرت کے دائیں بازو مصلے کے قریب جگہ مل گئی۔ حضرت شیخ نے خاص توجہ عطا فرمائی۔ اور اول مراقبہ میں ہی میرے قلب پر ذکر "اللہ" جاری ہوا۔ اتنی تیز آواز کے ساتھ کہ مسجد کے بیشتر آدمی اٹھ کر دیکھنے لگے کہ "اللہ" کی آواز کہاں سے آئی ہے، میں اس وقت باہوش بیٹھا تھا، کسی قسم کی بیہوشی

طاری نہیں ہوئی تھی۔لوگوں کو متوجہ دیکھ کر حضرت شیخ نے فرمایا کہ یہ بچہ تم میں سے ہے۔میرے ساتھ آنیوالوں میں نہیں ہے کہ کہیں تم اندیشہ کرو کہ تصنع ہے۔اللہ کریم نے تمہارے لئے "برہان" قائم فرمایا اور قلبی ذکر کے اجراء کا مشاہدہ کرایا ہے۔پھر فرمایا کہ قلبی ذکر باقی ہوا کرتا ہے۔اس کے بعد مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے تم کو کچھ توجہ دی ہے اس کی قدر کرنا۔حضرت کی اس توجہ کا اثر اندازاً تین برس برابر قائم رہا۔رات کا سونا ترک ہوا اور مراقبہ کی کثرت نصیب ہوئی۔تمام رات مراقبہ میں گزرتی تھی۔ذکر اللہ نے اتنی ترقی کی کہ ایک مسجد کے غسل خانے میں گرمی کی شدت سے غسل کر رہا تھا کہ اچانک سینے کے بائیں جانب قلب کے مقام پر نظر پڑی تو قلب کے مقام پر اسم ذات "اللہ" نقش کیا ہوا نظر آیا۔مجھے ایسی خوشی ہوئی کہ کافی دیر تک اسے دیکھتا رہا کہ شاید پھر نظر نہ آئے۔

☆......حاضری کے دوران حضرت شیخ کی محبت انتہا کو پہنچی۔مجھے اولاد میں تصور فرمالیا۔اور کیفیات قلب یعنی واردات وکشفیات اتنی کثرت سے ہونے لگے کہ کوئی وقت فراغت کا نہیں ملتا تھا۔جب حضرت کو عرض کیا تو فرمایا کہ ان حالات کو قلمبند کر کے مجھے بھیجا کر۔چنانچہ اس پر عمل کرنا شروع کیا۔کسی حال اور کشف پر حضرت نے کہیں اعتراض نہیں فرمایا بلکہ تصدیق فرماتے رہے،مختلف حالات کے ساتھ بڑی سعادت یہ نصیب ہوئی کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔مجھ پر فوری مراقبہ کی کیفیت طاری ہوئی۔حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ہاتھ دراز کر میں تجھے بیعت کرتا ہوں میرے منہ سے جواب میں پیش ہوا کہ میں بیعت ہو چکا ہوں۔آپ نے فرمایا کہ کس سے بیعت ہوا ہے جواباً عرض کیا حضرت قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے۔حضور نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ دراز فرما کر فرمایا کہ قریشی کے ہاتھ ہیں۔معاً میرے ہاتھ حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں پہنچے۔باقاعدہ بیعت ایمان مفصل پڑھا کر فرمائی اور ساتوں لطائف پر انگشت مبارک رکھ کر اسم ذات بتلایا اور خاص توجہ سے نوازا۔الحمد للہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت نے نسبت کو انتہائی قرب عطا فرمایا۔

☆......مرشد کامل حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں احمد پور شرقیہ کی مسجد میں بیٹھا تھا۔معاً خیال آیا کہ قیلولہ سنت نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام ہے۔اس خیال کے آتے ہی بغرض اتباع سنت مسجد ہی میں ایک جانب جا کر لیٹ گیا۔نیند کا غلبہ ہوا۔خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ جانب شمال جا رہے ہیں میں ان کے پیچھے پیچھے ہوں۔نیز اس جانب سے ایک دریا اچھلے پانی کا آ رہا ہے جس میں ہم دونوں کے پیر ٹخنوں تک بھیگ کر ٹھنڈک پا رہے ہیں۔تھوڑی دیر بعد دریا کی درمیانی تیز رو نہایت صاف وشفاف نظر آئی۔

میں نے منہ لگا کر اس کا پانی پینا شروع کر دیا۔ پانی پیتا جاتا ہوں مگر سیراب نہیں ہوتا ہوں، نہ تھکتا ہوں، خواب ہی میں ارشاد ہوا کہ یہ قلب مطہر نبی کریم ﷺ سے آ رہی ہے۔ بیدار ہو گیا۔ اللہ کا شکر ادا کیا کہ اتباع سنت نبی کریم ﷺ میں سو جانا بھی فائدے سے خالی نہیں۔

☆...... بسا اوقات مراقبہ میں ایک کیفیت طاری ہوتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے حضور میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اور پورا وجود سمٹ کر تجلیات سے بقعۂ نور ہو جاتا ہے (مثل ہنڈی کے روشن ہوتا ہے) اس وقت حضور اکرم ﷺ از راہ کمال شفقت و محبت کے میرے وجود کو اپنے قلب مبارک میں داخل فرما لیتے ہیں یہ ایک عجیب کیفیت اور لذت کا عالم ہوتا ہے۔

☆...... ایک دن میں نے بوقت اشراق ہندوستان کو خطوط روانہ کئے کہ فلاں دن فلاں گاڑی سے میں انشاء اللہ تعالیٰ دہلی پہنچ رہا ہوں، ڈاک لکھنے کے بعد میں مراقب ہو گیا حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے اور مجھ کو سینۂ مبارک کے اندر لے لیا۔ ار یہ سعادت پہلی مرتبہ نصیب ہوئی اور حیرت تھی کہ اس سے کیا مقصد ہے۔ اچانک صوبیدار حاکم خاں اور حافظ غلام حبیب صاحبان تشریف لائے۔ اور صوبیدار حاکم خان نے مجھ کو عربستان جانے کی پیشکش کی۔ میں نے کہا کہ میرے مرشد قبلہ مدظلہ موجود ہیں، ان کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ مسکین پور شریف چلتے ہیں اور اجازت طلب کرتے ہیں، چنانچہ ہم تینوں مسکین پور شریف حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت قبلہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے لئے اینٹیں اٹھا رہے تھے۔ ہم بھی اس میں شریک ہو گئے اور حضرت نے جب مجھے اینٹیں اٹھاتے دیکھا تو شفقت کی وجہ سے اس کو گوارانہ فرمایا اور فرمایا کہ آؤ یہاں بیٹھیں اور باتیں کریں۔ میں نے عربستان کی تیاری دعوت کا حال پیش کیا تو حضرت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے تجھے بلایا ہے تو جاؤ۔ صوبیدار حاکم خاں صاحب کو کچھ رقم اپنی جیب خاص سے عطا فرمائی اور حکم دیا کہ اس کا نصف حصہ مکہ مکرمہ میں دینا اور نصف حصہ مدینہ منورہ میں دینا اور لنگی اپنے پاس سے مجھے عطا فرما کر حکم دیا کہ حرمین شریفین میں اس کے اوپر نماز پڑھنا۔ میرے لئے یہ سب سے پہلا موقعہ حاضری حرمین شریفین کا تھا۔

حضرت صدیقی کا پہلا سفر حج

☆...... حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں حج کے ارکان ادا کرنے لگا اور بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا تو اچانک بیت اللہ شریف کا دروازہ کھلا، مجھے بھی اندر جانے کا شوق پیدا ہوا۔ پھر میں نے دعا کی۔ کیونکہ میرے نزدیک پیسے دے کر اندر جانا ناجائز ہے میں

ہر شوط پر دعا کرتا تھا۔ آخر ساتویں شوط کے ختم پر ملتزم شریف کی حاضری پر دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ اگر میں مقبول بارگاہ خداوندی ہوں تو اللہ تعالی مجھے داخلہ بیت اللہ مرحمت فرمائیں گے اور اگر مردود ہوں تو مجھے یہ سعادت نصیب نہ ہوگی ۔ اس وسوسہ کے بعد میں چلا۔ جہاں ملتزم شریف کی حد ختم ہو رہی تھی تو اچانک بیت اللہ شریف کا زینہ خالی کیا گیا۔ اور سپاہی کے ذریعے سے راستہ خالی کرایا گیا، جملہ حجاج کو وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ جب میں نے یہ منظر دیکھا تو بیت اللہ شریف کے کلید بردار ایک سفید ریش نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ آجائیں ۔ میں خائف ہوا کہ بولنے والا مجھے خاص طور پر اشارہ کر کے بلا رہا ہے کیا راز ہے ۔ میں رک گیا اور دیکھتا رہا، انہوں نے دوبارہ فرمایا کہ آپ آجائیں میں بلا رہا ہوں ۔ میں ڈرا کہ کہیں یہ بھول رہے ہوں اور بعد میں مجھے زینے سے دھکا دے کر گرا دیں ۔ خیر میں دل مضبوط کر کے زینہ پر چڑھا۔ دوسرا کلید بردار سفید ریش وہاں موجود تھا۔ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جب میں دروازہ مبارک پر پہنچا دونوں کلید برداروں نے بڑھ کر مصافحہ کیا اور مجھے کہا کہ اپنے ہمراہ اپنی جماعت کے افراد کو بلالیں ۔ میں نے آہستہ آواز میں اور ہاتھ کے اشارے سے جماعت کے افراد کو بلایا۔ چنانچہ جماعت کے تمام افراد میرے ہمراہ بیت اللہ کے اندر داخل ہو گئے ۔ میرے دل پر داخلہ کے وقت یہ حالت طاری (القاء) ہوئی کہ حضور اکرم ﷺ نے داخلہ بیت اللہ کے وقت اول ستون تک سات قدم کئے تھے ۔ چنانچہ میں نے چھوٹے چھوٹے سات قدم اتباع سنت میں کئے ۔ اور ستون اول کے پاس حاضر ہو کر دو رکعت نفل شکرانہ ادا کئے ۔ اور ایسا ہی اور دوستوں نے اور بیت اللہ کے چاروں کونوں میں نوافل ادا کئے ۔ اس کے بعد ہم کو کوئی نکالنے والا نہیں تھا جیسا کہ اور لوگوں کو نکالا جا رہا تھا۔ ہم لوگ ایک طرف توبہ کے دروازے کی جانب بیٹھ کر مراقب ہو گئے ۔ مراقبہ کے اول دو حضرات نے تجدید بیعت کیلئے کہا۔ جن میں ایک حافظ غلام حبیب صاحب تھے۔ تیسرا ایک اور صاحب بھی تھے جو میرے ساتھ ہی عراقی کونے کے اندر میرے والد کی شکل کے بیٹھے ہوئے تھے اور وہ عربی زبان بولتے تھے ۔ انہوں نے بھی بیعت کیلئے ہاتھ بڑھائے اور درخواست کی کہ مجھے بھی بیعت کرو ۔ میں نے عذر کیا کہ میں دور کا ہوں ۔ آپ رہنے دیں ۔ چنانچہ وہ چپ ہو کر میرے ساتھ بیٹھے رہے ۔ مراقبہ میں برابر شامل رہے ۔ الحمدللہ فیضان الٰہیہ مثل باران رحمت نصیب ہوا۔ مگر جب کہ یہ خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ مبادا کسی کا وضو ساقط ہو گیا۔ تو چونکہ ہم بیت اللہ کے اندر ہیں یہ بے ادبی ہوگی اور اس کا سبب میں بنوں گا۔ معاً مراقبہ ختم کیا اور دعا کی ۔ جب اٹھ کر دروازے پر آئے تو کلید بردار نے پھر مصافحہ کیا رخصت کا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ کل صبح

میری چائے کی دعوت قبول فرمائے ۔ چنانچہ میں نے وعدہ کیا کہ بہت بہتر میں حاضر ہوں گا صبح کو حاضری نصیب ہوئی اور چائے چونکہ میں پیا نہیں کرتا مگر احتراماً میں ان کے ہاتھ سے پیالی لیکر اپنے لبوں تک لے گیا اور ادباً عرض کیا کہ میں چونکہ چائے پیا نہیں کرتا اس لئے آپ اسے اشارتاً میرا چائے پینا قبول کریں ۔ میری چائے کو خود میزبان صاحب نے نوش فرمایا۔ میرے ساتھیوں نے چائے نوش کی ۔ اور وہ حضرات بہت خوش ہوئے ۔ اس کے بعد اسی سفر میں مزید چار مرتبہ بیت اللہ شریف کا داخلہ مرحمت فرمایا۔ جب پانچ مرتبہ داخلہ کی سعادت مکمل ہوگئی ۔ تو پھر میرے دل میں یہ شوق پیدا نہ ہوا کہ میں مزید داخل ہوں ۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے پانچ مرتبہ داخلہ فرمانے کے بعد فرمایا تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو امت پر یہ داخلہ گراں نہ ہوتا۔

یادداشت میں نقص واقع ہے کہ عربستان میں بواپسی عجم یہ خیال پیدا ہوا کہ بیت اللہ شریف میں عراقی گوشے میں جن عربی صاحب نے بیعت کی خواہش ظاہر کی اور میں نے دوری کے عذر سے بیعت نہیں کیا تھا کہ وہ میرے حقیقی بھائی ہوں گے ۔ جن کو عالم شیرخوارگی میں ملائکہ نے اٹھالیا تھا اور جن کا نام عبدالقادر تھا اور جن کو عراق اور شام کے ابدالوں میں داخل کیا گیا تھا کہ وہاں ایک ابدال فوت ہو چکا ہے استخارۂ علماء وصلحاء سے میرے والدین کو یہ اطلاع ملی تھی ۔ اس مرتبہ یہ شبہ قوی ہوا کہ اولاً تو وہ میرے والد کے ہم شکل اور بہت مشابہ تھے ۔ دوسرے بیت للہ کا داخلہ اتنی آسانی اور آرام سے نصیب ہوا۔ غالباً اس میرے بھائی ابدال کے طفیل میں اللہ کریم نے عطا فرمایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

☆...... ایک موقع پر میں جنت البقیع میں پہنچ کر حضور اکرم ﷺ کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک پر کھڑا ہوا تھا کہ کھڑے کھڑے آنکھیں بند ہوگئیں ۔ اس وقت ایک عجیب کیفیت اللہ تعالیٰ نے طاری کردی کہ میرا وجود ایسا بنا گویا کہ میں بالکل دودھ پینے والا بچہ ہوں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا اماں جان ! جیسے تم نے مجھے دودھ پلایا تھا، ویسے ہی میرے اس بچے کو دودھ پلاؤ۔ چنانچہ اماں جان نے مجھے فوری طور پر اٹھالیا اور اپنے سینے سے لگایا اور میں نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا اور کئی بار ایسی کیفیت رہی۔

☆...... جب میں باب بلال رضی اللہ عنہ میں بہ روئے انور بیٹھ کر مراقب ہوتا تھا تو حضور اکرم رحمت دو عالم ﷺ متوجہ ہو کر مجھ کو یہ ارشاد فرماتے:

''تو مجھے ایسا پیارا لگتا ہے جیسا کہ میرا بیٹا ابراہیم لگتا ہے'' علیہ السلام اتنے میں میرا وجود مثل نور مصفا کے بنتا اور حضور اکرم ﷺ اپنے قلب مبارک میں مجھے لے لیتے اور اس مقام میں میں اپنے

آپ کو فیضان الٰہیہ سے فیضیاب ہوتے ہوئے پاتا تھا اور یہ کیفیت قریب قریب ہر حاضری اور ہر سال عطا ہوتی رہی اور اسی کیفیت پر بعض اوقات وطن میں بھی مشرف ہوتا ہوں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ اور یہ رابطہ شیخ اور اتباع کی برکات سے نصیب رہا۔ اور نصیب ہوتا ہے۔ چونکہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھ کو فرزند ہی سمجھتے تھے۔ اس لئے محبت شیخ نے اس '' مقام مرضیہ '' رجہاں نسبت اور رابطہ حضرت رسالت پناہ ﷺ کا قائم ہے۔ وہاں محبوبیت عطا فرمائی۔

☆...... ایک مرتبہ دربار مقدس میں روئے انور (ﷺ) کی طرف حاضر تھا کہ حضرت رسالت مآب ﷺ نے محبت کی آنکھوں سے دیکھا۔ تو میں نے جماعت کے لئے عرض کیا کہ ان کے لئے شفقت عطا ہو۔ اس وقت شیخ غلام محمد میری بائیں جانب کھڑا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے تمام جماعت کے لئے اس کو ذریعہ بنا کر اس کی طرف دیکھا۔ چونکہ یہ حاضر تھا اور اس پر ایک انتہا درجہ کی کیفیت پیدا ہوئی مگر حقیقت سے وہ ناواقف رہا۔ اس کے بعد میرے ہمراہ صلوۃ وسلام میں شریک ہوتا رہا۔ بوجہ اس لذت وکیفیت کے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے جب سے بیعت کی۔ اس وقت سے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا روئے مبارک کبھی بے وضو دیکھنا پسند نہیں کیا۔ ہمیشہ باوضو صحبت میں رہا۔ جب اللہ کریم نے سفر حجاج نصیب فرمایا تو طبیعت میں احساس پیدا ہوا کہ بیت اللہ کا حق اس سے زیادہ ہے اور کبھی وہاں بھی بے وضو نہیں رہا۔ اس کے بعد مدینۃ الرسول ﷺ کی حاضری نصیب ہوئی روضۂ اقدس (ﷺ) کو بے وضو دیکھنا انتہا درجہ کی بے ادبی تصور کی۔ ہمیشہ باوضو دربار رسالت میں حاضری دی۔ اور روضۂ اقدس (ﷺ) کو ہمیشہ باوضو دیکھا اچانک ایک دن حضور اکرم ﷺ کا کرم ہوا فضل ربی سے جب میں نے پیش ہو کر رخ مبارک کی طرف "الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ، الصلوۃ و السلام علیک یاحبیب اللہ" عرض کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے روضۂ اقدس (ﷺ) سے اپنی زبان مبارک سے ارشا فرمایا:

''وعلیکم السلام مع الصدق والامان والمستعان یاو الغفران ''

یہ الفاظ مقدس محض آداب کی وجہ سے مجھے نصیب ہوئے۔ مولانا محمد عالم صاحب جو میرے رفیق سفر تھے۔ وہ میرے داہنی جانب تھے، انہوں نے بھی سنے اور ان پر یہ کیفیت طاری ہوئی کہ ان کے تمام بدن میں کپکپی ہونے لگی۔ روضۂ مقدس سے جب پیچھے ہٹے۔ جب ان سے معلوم کیا کہ آپ کے اوپر کیفیت تھی۔ انہوں نے کہا کہ میری فرحت کا کچھ انتہا نہ رہا کہ '' میرے مرشد

کوحضور اکرم ﷺ نے یہ کلمات جواب میں فرمائے' جواوپر درج ہو چکے ہیں، تب یقین ہوا کہ اس کیفیت کا شاہد ایک عالم باعمل بھی ہے۔

وضاحت: ویسے تو حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کو ۱۹۳۵ھ سے ہر سال زیارت حرمین شریف کی سعادت نصیب ہوئی ہے لیکن آپ نے اپنے بیاض میں مذکورہ حج کے علاوہ صرف تین اور حجوں کا ذکر فرمایا ہے جس کی تفصیل حضرت ہی کے قلم سے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

حج مبارک ۱۳۸۹ھ

☆..... الحمدللہ ثم الحمدللہ اس مرتبہ حاضری دربار محبوب کبریا (ﷺ) کی نصیب ہوئی۔ پھر وہی سابقہ شفقت کی کیفیت عطا ہوئی جس کی وجہ سے تمام سفر کا تھکان ختم ہوا اور قبولیت پر عجب قسم کی بشارتیں نصیب ہوئیں۔ جب حضور اکرم ﷺ سے رخصت ہوا میدان عرفات میں دربار الوہیت سے بے پناہ شفقت کا القاء ہوا۔ اور طواف میں مغفرت کی بشارتیں نصیب ہوئیں جس سے یہ اندازہ ہوا کہ اللہ کریم نے اپنے فضل سے اس سفر کو مقبول فرمایا چونکہ یہ سفر حج امام الانبیاء ﷺ کی طرف سے تھا جس کا صلہ اللہ کریم نے یہ عطا فرمایا۔

حج اکبر ۱۳۹۰ھ

☆.....اس مرتبہ چونکہ میں نے حج مبارک میں خانہ کعبہ کی حاضری سے قبل ہی دربار رسالت ﷺ کی حاضری کو مقدم کیا تو جدہ مبارک سے روانگی کے وقت میں ایک عجیب طرح کی شفقت نمودار رہی۔ حضور اکرم ﷺ جیسے اپنے کسی عزیز کو بغل گیر کیا کرتے ہیں، اسی طرح کی حالت بار بار رہی۔ **الحمدللہ ثم الحمدللہ**

حج مبارک ۱۳۹۱ھ

☆.....اس سال کے حج مبارک سے واپسی کے بعد ایک ایسی کیفیت درپیش آئی کہ جسد زمین پر رہا اور روح پرواز کر کے آسمان کی جا کر نصف چرخی انوار سے منور ہو کر گھومتا نظر آتا تھا۔ فیضان الہیہ کی شعاعیں محیط کرنے پر گویا معمور نظر آتی تھیں۔ اس سے یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ شاید یہ وہ مقام ہوگا جو کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دن ایک شخص نے استخارہ کا اظہار فرمایا تھا۔ استخارہ یہ تھا کہ شخص مذکور نے اپنی قسمت کی معلومات چاہی تھی کہ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب دامانی رحمۃ اللہ علیہ استخارہ کے اندر معلوم ہوئے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تیری قسمت قریشی صاحب کے سینے

میں ہے۔ جن کو منشی صاحب بھی کہا جاتا ہے جن کو اللہ کریم نے دو قطب عطا فرمائے ہیں، ایک یسار اور ایک یمین۔ اس شخص نے استخارہ کا حال حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے ظاہر فرمایا تھا۔ یمین اور یسار کے نام لئے۔ یسار میں میرا نام حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یمین میں ایک اور عالم باعمل جو پیر بھائی تھے ان کا اسم مبارک ظاہر فرمایا۔ اللہ کریم جانتے ہیں کہ واقعہ اس مرتبہ پر فائز معلوم ہوتا تھا۔ واللہ اعلم اور یہ عالم فقط بلندی کے اعتبار سے ایک آسمان تک رسائی محدود نہیں معلوم ہوتی تھی بلکہ بعض وقت عرش مقدس تک بعض وقت کم وبیش بلندی معلوم ہوتی تھی۔ اس حال میں فیضان الہیہ دور تک محیط ہوتے نظر آتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ان واقعات کی برکات سے آخرت بہترین نصیب فرمائے آمین۔ صدیقی عفی عنہ۔

☆ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ میں روضۂ مقدس پر حاضر ہوں۔ حضور اکرم ﷺ پلنگ پر آرام فرما ہیں کہ میں پاؤں مبارک کی طرف اپنے آپ کو دست بستہ کھڑا ہوا پاتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ کھڑے ہوئے۔ معانقہ ومصافحہ سے مشرف فرمایا۔ انتہائی درجہ کی شفقت کا کلام فرماتے ہوئے ایک بات بطریق امر فرمائی کہ "ہر برس تو میرے پاس آیا کر" میں نے جواب میں عرض کیا۔ حضور (ﷺ)! میں مسکین ہو۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں دلالوں کو یا تاجروں کو (دونوں میں سے ایک لفظ تھا) کہدوں گا تو ہر برس آیا کر۔ میں نے عرض کیا "بہت بہتر" چنانچہ یہ سلسلہ ایسا ہی چلتا رہا اور حاضری نصیب ہوتی چلی آرہی ہے۔ ایک مرتبہ مجھ سے یہ غلطی ہوئی کہ ابوبکر ابن عبدالقادر امین عرب معلم نے بمبئی سے بذریعہ خط پیشکش کی۔ مگر میں نے صاف انکار کر دیا۔ غالباً تین مرتبہ اس نے خط کے ذریعے دعوت دی۔ اس وقت میں پسونڈہ ضلع میرٹھ (بھارت) میں تھا اور مجھے حضور اکرم ﷺ کا فرمان مبارک یاد نہیں رہا تھا۔ اس کے بعد تین چار برس تک عتاب میں رہا، بوجہ زادراہ نہ ہونے کے حاضری نصیب نہیں ہوئی۔ فرمان مبارک یاد آنے پر بارہا معافی طلب کی۔ اللہ کریم نے پھر سے رحمت فرمائی اور ہر سال حاضری ہونی شروع ہوئی۔ جو تا حال قائم ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ اور عتاب سے نجات نصیب ہوئی۔ الحمد ثم الحمدللہ۔

☆ پسونڈہ ضلع میرٹھ کے قیام میں مولانا محمد اکبر صاحب اور مولانا محمد اصغر صاحب یہ دو بھائی کابل کے رہنے والے تھے اور دہلی پڑھنے کی غرض سے آئے تھے۔ مدرسہ امینیہ میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مولانا محمد اکبر صاحب ڈپٹی گنج دہلی کی مسجد کے امام تھے، جب امینیہ کے بعض مدرسین وطلباء بیعت ہوئے تو یہ بھی بیعت ہوئے، ان پر واردات، والہام بکثرت شروع ہوئے

، میں نے یہ حالات گھر میں بیان کئے۔ اس وقت احمد پوری اہلیہ میرے ساتھ تھی جو کہ بے اولاد تھی اور ہے۔ اس نے کہا کہ مولانا سے ہو کہ مراقبہ کرے کہ معلوم ہو جائے کہ آپ کے اولاد ہے کہ نہیں ،تو مولانا محمد اکبر صاحب حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر اس غرض سے جا کر مراقب ہوئے معاً حضور اکرم ﷺ کا مشاہدہ ہوا۔ اور دیار مقدس کے ساتھ کلام کا شرف عطا فرمایا۔ فرمایا تیرے پیر کی اولاد ہیں فاطمہ ،کلثوم ،محمد عبدالماجد ،محمد عبدالواجد ، جب یہ حال میری اہلیہ احمد پوری نے سنا تو اس نے کہا کہ مولانا سے کہو کہ معلوم کریں کہ وہ اولاد مجھ سے ہوگی یا کسی اور سے ہوگی ۔ پھر مراقبہ میں حضور اکرم ﷺ نے کلام کا شرف عطا فرمایا۔ مولانا کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا کہ یہ راز کی بات ہے ہم نہیں بتلاتے ۔ چنانچہ سفر ہندوستان ختم ہوا۔ پاکستان بن گیا۔ بس کچھ ماہ گزرے ہوں گے کہ مجھے ریاست سوات کی طرف سے دعوت آئی اور ادھر میرے قبلہ مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر سے حکم آیا کہ تم سفر کرو۔ چونکہ یہ میری والدہ صاحبہ (اہلیہ حضرت مرشد) کا فرمان تھا میں فوری طور پر سفر سوات پر روانہ ہوا اور پہنچ کر سلسلہ تبلیغ شروع ہوا کہ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب حق صاحب فرزند مولانا قمر بابا صاحب نے پیشکش کی کہ آپ ہماری بہن سے رشتہ قبول کریں ۔ چنانچہ اس سے یہ اولاد پیدا ہوئی ۔ فاطمہ ،کلثوم ،محمد عبدالماجد اور محمد عبدالواحد جو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا، نام رکھے اور ان کے علاوہ مزید اولاد کے نام رکھے۔

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمالک صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات جامع کمالات ومجموعہ فضائل وحسنات ہے ۔ آپ علم وعمل کے پیکر ،رشد وہدایت کے حامل ،دعوت واصلاح کے علمبردار اور اللہ تعالیٰ کے بندگان کاملین میں سے ہیں۔ اس دور پرفتن میں آپ کی مقدس ہستی مسلمانان پاکستان کیلئے ایک عظیم القدر نعمت الٰہی تھی ۔ آپ نے اپنی مصلحانہ جدوجہد اور مبلغانہ ومرشدانہ کارناموں کا آغاز حضرت دادا پیر قطب الارشاد حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے بعت ہونے کے بعد ہی فرمایا اور اپنی کثرت عبادات وریاضات اور اشغال واوراد کے علاوہ لوگوں کی روحانی تعلیم وتربیت میں ہمہ وقت مصروف رہے۔

اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ وہی ہے جس پر اولیائے کرام اور صوفیائے عظام گامزن تھے۔ یعنی اشاعت وتبلیغ قرآن ،اعلائے کلمۃ الحق ،تزکیہ نفس ،وتصفیہ قلب ۔صوفی وہ ہے جو شریعت کا پابند ہو۔ اسوۂ رسول (ﷺ) اور سنت مقدسہ کو ہر دم پیش نظر رکھے اور اپنی زندگی اصلاح امت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بسر کرے بلاشبہ یہ تمام اوصاف حضرت مرشد

صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی میں بطریق احسن موجود تھے۔ آپ جیسے متقی بزرگوں کی صحبت کیمیا تاثیر ہوتی ہے جو پتھر کو بھی سونا بنادیتی ہے۔

آنچہ زری شود از پرتو آں قلب سیاہ کیمیائیست کہ در صحبت درویشاں ستا گر آپ جیسے خدا رسیدہ بزرگوں کے عملی نمونے مسلمانوں کے سامنے ہوتے تو وہ عملی دشواریوں کا حل ڈھونڈھنے میں کبھی ناکامیاب و نامراد نہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنے برگزیدہ بندوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆...... حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ مورخہ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ کو بمقام ڈھکوان (موہانیاں) احمد پور شرقیہ بھاولپور میں بوقت تہجد پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی مولوی نور محمد صاحب تھا جو ریاست بھاولپور کے زمیندار خاندان سے تھے اس خاندان میں بکثرت اہل اللہ و اولیائے کرام گزرے ہیں۔ آپ اپنے خاندانی حالات یوں بیان فرماتے ہیں:

میں اپنے والد کی دسویں اولاد ہوں۔ مجھ سے قبل نو بھائی پیدا ہو کر فوت ہوئے جن میں سے صرف دو بھائی شادی شدہ ہو کر فوت ہوئے۔ ان میں سے ایک مولوی محمد صاحب، صاحب اولاد ہو کر فوت ہوئے۔ ان کی بیوائیں کافی عمر پا کر گھر میں والدہ صاحبہ کے ہمراہ رہیں۔ مولوی صاحب کے صاحبزادے عبدالخالق صاحب اور ان کے لڑکے حافظ عبدالواحد صاحب ماشاء اللہ بقید حیات ہیں۔ اور ۱۳۸۹ھ میں حج بیت اللہ کے لئے میرے ہمراہ تشریف لے گئے تھے۔ اس کے علاوہ دو بہنیں زندہ رہیں۔ اور کافی عمر پا کر وفات پائی۔ میرے نویں بھائی عبدالقادر عالم شیر خوارگی میں پہلوئے مادر سے غائب ہوگئے۔ والدہ صاحبہ نے خبر دی کہ مجھے رونے کی آواز آسمان کی طرف سے آرہی تھی۔ والد صاحب قبلہ نے اسے غلط سمجھا۔ اور تلاش بسیار کے باوجود بچہ نہیں ملا۔ اس وقت کے اہل اللہ سے استخارہ کرانے پر معلوم ہوا کہ ملک شام و عراق میں ابدال کی تعداد چالیس ہے، ان میں سے ایک کم ہوگیا ہے۔ اس کمی کو بحکم الٰہی پورا کرنے کے لئے اس معصوم کو اٹھا کر وہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ آخرت سے پہلے ملاقات ناممکن ہے۔ بچہ صحیح و سالم ہے، متفکر نہ ہوں۔ خواجہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ جو خاندان اویسیہ کے شیخ تھے۔ والدہ صاحبہ کے اصرار پر احمد پور شرقیہ تشریف لائے ،جو کہ خاندانی پیر تھے۔ ان سے اولاد کے لئے عرض کیا۔ شیخ ممدوح نے فرمایا کہ ایک بچہ پیدا ہوگا۔ مگر درویش ہوگا اور دور دراز سفر کرے گا اور تمہارے پاس نہیں رہے گا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت ممدوح کی دعاؤں سے میری ولادت ہوئی۔

وصال سے چند روز قبل ۳ ستمبر ۱۹۷۳ء، بمطابق ۵ شعبان المعظم ۱۳۹۳ھ بروز پیر حضرت شیخ

معظم محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ خانیوال سے احمد پور شرقیہ تشریف لے گئے۔ حکیم نے چوزے کی یخنی تجویز کی۔ آپ نے سنا تو فرمایا: وزن کیا ہوا چوزہ نہ لانا، کیونکہ جو چوزہ ترازو پر وزن کیا جائے، وہ مکروہ ہے۔ سبحان اللہ! یہ تھی تقوی کی کیفیت۔ مورخہ ۸ اور ۹ ستمبر ۱۹۷۳ء کی درمیانی رات بمطابق ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۹۳ھ کو دس بج کر دس منٹ پر حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا (بمقام احمد پور شرقیہ) اور پیر کی رات سوا چار بجے خانیوال میں دفن کیے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ غسل کے بعد جب کفن دیا جا چکا، تو پیشانی پر پسینہ تھا جو جنتی ہونے کی علامت ہے۔ وصال کے بعد بھی دل کی حرکت جاری تھی، دل کے مقام پر کفن ہل رہا تھا اور دل برابر ''اللہ اللہ'' کر رہا تھا۔

آٹھ ستمبر اور نو کی درمیانی رات تھی بیسویں صدی کا تھا یارو تہترواں برس
حضرت صدیقی مرشد ہو گئے واصل بحق بج رہا ہے ہر طرف عالم میں ماتم کا جرس

بشارت عظمیٰ مولانا محمد اکبر شاہ صاحب کابلی والے برائے مولانا حافظ غلام حبیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

☆...... اور ایسا ہی ایک واقعہ مولانا حافظ غلام حبیب صاحب (خطیب چکوال) کے سلسلے میں مزار مقدس حضرت خواجہ باقی باللہ پر مولانا محمد اکبر صاحب پر ورود میں آیا کہ حضور اکرم ﷺ نے مولانا اکبر صاحب کو فرمایا کہ حافظ غلام حبیب صاحب کو یہ کہدو کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دیدے کہ وہ اس کی دینی ترقی میں حائل ہے اور اس کی دوسری بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد دو جگہ سے اس کو رشتہ کی پیشکش ہوگی۔ ایک طرف کی پیشکش قبول نہ کرنا کہ وہ متکبر ہیں۔ اور دوسرے طرف کی پیشکش قبول کرنا۔ یہ عورت وفادار ہوگی۔ اور اس کے اولاد ہوگی۔ ایک کا نام حافظ عبدالرحمٰن اور دوسرے کا نام عبدالرحیم ہوگا۔ چنانچہ مولانا حافظ غلام حبیب صاحب دہلی مجھ سے رخصت ہو کر وطن گئے۔ اور یہ سارا واقعہ طلاق و وفات کا پیش آیا اور تیسری شادی کی جہاں کے لئے فرمان تھا اور اولاد پیدا ہوئی جس میں اللہ پاک نے اپنی رحمت سے حافظ عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم بھی دیئے۔ اس کے علاوہ حافظ صاحب کی اور بھی اولاد ہے۔ یہ دونوں حالات مولانا محمد اکبر صاحب کے تھے جو صحیح واقع ہو گئے۔

☆...... حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد بار حج بیت اللہ کی سعادت

حاصل کی آپ ہی کی زبان گوھر افشاں سے درج ذیل واقعات منقول ہیں:

ایک مرتبہ مدینہ طیبہ جاتے ہوئے جب بیر علی سے آگے بڑھنا نصیب ہوا تو حسب دستور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا بچہ آرہا ہے، مدینہ طیبہ کی صفائی کرو' کوچہ مبارک کی' اس کے بعد جب رسائی نصیب ہوئی تو بجائے سفید کے اپنے آپ کو گلاب کا پھول کھلا ہوا پاتا تھا، حضور اکرم ﷺ اپنے قلب مبارک سے میرے قلب پر فیضان فرمایا کرتے تھے۔ بارہا یہ حالت پیش آئی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ تجلیات قریشی ولائکی وجیبی صفحہ: ۱۱۷۔

☆...... شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خلیفہ کابل سے آئے تھے اور اسٹیشن سے معلوم کرتے ہوئے میرے نام کا کہ وہ کہاں ہے، جب دوکان کے اوپر سامنے آئے پھر نہ پوچھا۔ میرا نام لیکر پکارا، میں ان سے ملا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لیتے ہوئے مسجد پہنچے مسجد میں کچھ اور لوگ بھی جمع ہوگئے اولیاء اللہ کے نام بھی لیتے رہے درمیان میں انہوں نے نام بھی لینا بند کردیا بلکہ نام کی جگہ اشارہ کرنے لگے (جیسے پٹھانوں میں رواج ہے) میں نے دل میں خیال کیا کہ ابھی تو نام لے رہے تھے لیکن اب نہیں لے رہے ہیں، کیا بات ہے انہوں نے فراست سے معلوم کرلیا فرمایا کہ میں بے وضو ہو چکا ہوں اس لئے نام نہیں لے سکتا، اہل اللہ کا نام بے وضو لینا بے ادبی ہے اس کے بعد انہوں نے کہا کہ تہجد کیوقت میرے پاس آؤ چنانچہ میں حاضر ہوا، انہوں نے تہجد کے وقت مجھے اپنے آگے بٹھایا، مراقبے سے فراغت پر فرمایا حضور اکرم ﷺ نے تیرا ہاتھ اپنے پیارے ولی کے ہاتھ میں دیا ہے تجھے مبارک ہو۔

☆...... ایک رات خواب میں دیکھا بوقت تہجد کہ حضور اکرم ﷺ سوئے ہوئے ہیں اور میں (محمد عبدالمالک صدیقی عفی عنہ) حضور اکرم ﷺ کے وجود مبارک کو دبا رہا ہوں، جب بیداری ہوئی تو میں نے مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو یہ حال سنایا وہ زاروقطار رونے لگا کہ کاش میں بھی سویا ہوتا۔

☆...... مولانا حکیم احمد بخش صاحب واپسی کے دوران حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اختتام سفر تک ہم رکاب رہے، مولانا صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس سفر میں حضرت نے مجھ سے بعض اہم باتیں ارشاد فرمائیں جو خصوصیت کی حیثیت رکھتی ہیں اور قابل یادگار ہیں، مولانا احمد بخش کا بیان ہے کہ مراجعت کے دوران حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ گجرات میں ملک سجاد علی وکیل کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے، نماز تہجد پڑھنے کے بعد مجھ سے فرمایا:

مولوی صاحب! اس سال راولپنڈی اور مردان کے دورۂ تبلیغ میں مجھے بہت لطف اور حظ آیا، کیونکہ مردان میں ایک رات حضور اکرم ﷺ نے مجھے اپنی آغوش مبارک میں بٹھا کر فرمایا کہ:

"عبدالمالک! اب بوڑھے ہو چکے ہو۔ اب آرام کرو اور سفر کو ترک کر دو"۔

(تجلیات قریشی و مالکی و حبیبی حصہ دوم صفحہ: ۱۵۴)

وضاحت: اس فرمان مبارک میں حضرت کی وفات کی طرف اشارہ تھا۔

☆...... ارباب طریقت جانتے ہیں کہ اولیاء اللہ پر فیضان الٰہیہ کے ذریعے عالم غیب کے بعض امور منکشف ہوتے ہیں، یہ امر بعض اوقات غیر ارادی طور پر از خود صاحب ولایت پر وارد ہوتے ہیں اور بعض اوقات مراقبے کے ذریعے ان کا انکشاف ہوتا ہے، ادھر صاحب کشف نے مراقبہ کیا۔ اور ادھر اس پر امور غیب منکشف ہو گئے ان واقعات کو تصوف کی زبان میں حالات واردات اور مکاشفات سے تعبیر کرتے ہیں، چونکہ حضرت قبلہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات ولایت بہت بلند ہیں، یہاں تک کہ حضرت خود فرماتے تھے کہ مجھے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقامات کے مماثل مقامات عطا کئے ہیں، اس لئے حضرت کے واردات و مکاشفات بھی اعلیٰ درجے کے ہیں اور یہ اس قدر کثرت سے واقع ہوئے ہیں کہ ان کو تمام قلمبند کرنا مشکل ترین امر ہے، حضرت صدیقی نے اپنے شیخ حضرت قبلہ قریشی کے حکم کے مطابق ان کی زندگی ہی میں اپنے کچھ حالات و واردات قلمبند فرمائے تھے، جن کی حضرت قریشی نے تصدیق و توثیق فرمائی تھی۔

حضرت مرشد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

☆...... ایک دن میں جالندھر کے قیام میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حاضر تھا۔ اور میری نشست حضور اکرم ﷺ کے بالکل سامنے تھی اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

بلغ ما انزل الیک ...... تا علق۔ میں اس کے معنی کو سمجھتے ہوئے عرض کرتا ہوں۔ یا رسول اکرم (ﷺ)! یہ تو میرے مرشد کا حق ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، یہ فرمان تیرے لئے ہے، بار بار جب یہ فرمان ہونے لگا تو میں نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو حضرت قبلہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا رہے تھے، شرم کی وجہ سے میں نے عرض کیا۔ حضرت میں ذرا باہر جاتا ہوں۔ فرمایا جا۔ مگر یہ فرمان برابر جاری رہا۔ اس کے بعد میں واپس آیا۔ اور یہ سفر جالندھر کا ختم ہوا۔

☆...... خلافت سے قبل سفر کے اثناء میں میرے اوپر ایک حالت ہوا کرتی تھی وہ یہ کہ یکا یک پیدل سفر میں مجھے یہ معلوم ہوتا کہ حضور اکرم ﷺ اپنی گود مبارک کو کشادہ فرمائے ہوئے ہیں، میں اس میں گر جاتا، اور اس کے بعد کھڑا ہو کر سفر کو طے کرتا۔ ایک دن مولانا نورالحسن صاحب نے اس کیفیت کی حقیقت سنی اس کے سننے کا سبب یوں بنا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے اکثر حالات معلوم فرمایا کرتے تھے۔ بایں سبب عرض کیا کہ اس گرنے کے اندر یہ کیفیت نظر آتی ہے مولانا نورالحسن

صاحب نے عرض کیا کہ میں پہلے آپ کا پیر بھائی تھا۔ اب آپ کا غلام ہوں، مجھ کو یہ کیفیت حاصل نہیں ہوتی۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا کہ اس کو ربط شیخ حاصل ہے تم بھی حاصل کرو۔

☆...... بسا اوقات مراقبہ میں ایک کیفیت طاری ہوتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور میرا وجو سمٹ کر تجلیات سے بقعۂ نور ہو جاتا ہے (مثل بجلی کے انڈے کے روشن ہوتا ہے) اس وقت حضور اکرم (ﷺ) از راہ کمال شفقت ومحبت کے میرے وجود کو اپنے قلب مبارک میں داخل فرما لیتے ہیں، یہ ایک عجیب کیفیت اور لذت کا عالم ہوتا ہے۔

☆...... ۱۰ شعبان کو دس بجے بیٹھا ہوا تھا کہ نا گہ حالت ہوئی۔ کہ اس عاجز کا ایک وجود عالم مثال میں جا کر جانب شمال پرواز کرتا ہوا عربستان جا پہنچا اور مدینہ مقدسہ میں اترا اور ایک ایک وجود اس جگہ موجود تھا۔ تو حضرت حبیب خدا ﷺ نے سبز رنگیں پوشاک عطا فرمائی۔ پھر اس سے آگے پرواز نصیب ہوئی۔ پھر وہاں سے بطرف جنوب ہوئی اور یہاں آیا تو کوئی کیفیت یاد نہیں کہ کیا نظر آیا۔ ہاں اتنا معلوم ہوتا تھا کہ انتہائی مقام ہے۔ پھر وہاں سے واپسی ہوئی تو مغرب کی طرف رجوع ہوا۔ خبر نہیں کہاں پہنچا۔ مگر یہی خیال آیا کہ انتہائی مقام ہے اور مخلوق اس عاجز کو کپڑے انعام میں دیتی ہے۔ پھر مشرق کی طرف رجوع ہوا۔ تو ایک شہر کے اوپر جا کر السلام علیکم کیا۔ تو وہاں کے لوگوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ علیہ کہا۔ اور جہاں جاتا تھا السلام علیکم کے نعروں سے استقبال ہوتا تھا۔ اسی حالت کے بعد عبور آسمان کی طرف ہوا معلوم نہیں کہاں تک سیر ہوئی۔

☆...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر مراقبہ کیا۔ تو سبحان اللہ تمام جماعت کو جذب ہوا۔ بہت خوشخبریاں عطا ہوئیں۔ منجملہ ان کے حضرت شیخ موصوف نے فرمایا کہ اے محمد عبدالمالک (صاحب) آپ کے سر پر حضرت سرور دو عالم ﷺ کا سایہ مبارک ہے۔

☆...... ۷ جمادی الثانی جمعہ المبارک کی رات کو مراقبہ میں مشاہدہ ہوا کہ حضرت سید البشر ﷺ تشریف لا کر میرے سامنے آئے۔ خوب توجہ ذاتیہ خاصۂ بڑی فرحت سے عطا فرمائی، جس کی کیفیت بیان میں نہیں آسکتی۔

☆...... جب فقیر بروز جمعہ شریف وعظ کرتا ہے تو ممبر رسول اکرم ﷺ پر چڑھتے وقت داہنا پاؤں رکھتا ہوں۔ تو یہ حالت ہوتی ہے کہ سمندر علم کا سینہ میں موجزن ہے۔

☆...... حافظ صاحب کے دور قرآن مجید کے ساتھ حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے۔ اور السلام علیکم فرمایا۔ اس وقت حسب ذیل جماعت یعنی خلیفہ قریشی سعید محمد صاحب، حافظ غلام حیدر صاحب اور قاضی اللہ داد صاحب

موجود تھے۔ ان کو بھی السلام علیکم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے (صدیقی صاحب کو) تمام سلوک کی مراقبۂ دائرۂ لاتعین تک اجازت ہے، باقاعدہ اسباق کا مراقبہ کیا کریں، تاکہ جلدی مقامات سلوک کے حاصل ہوں۔ اور فرمایا کہ میں نے حیات دنیا میں ایک دعا طلب کی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ! میرے سلسلۂ عالیہ میں ایک ایسا شخص پیدا کر کہ قیامت تک یہ فیض جاری رہے۔ یہ دعا تیرے حق میں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہے، مبارک ہو۔

☆...... ماہ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ غالباً ۱۸ تاریخ کو مغرب کی نماز کے بعد نماز اوابین میں معلوم ہوا کہ حضرت سید الکونین ﷺ میرے مصلّی پر میرے سامنے تشریف فرما ہو کر اپنا سینۂ مبارک میرے سینے کے ساتھ لگا کر نعمت یکبارگی عطا فرمائی ہے۔ تو میرا سینہ خوب روشن اور سیر ہو گیا ہے۔ نعمت بے اندازتھی الحمدللہ۔

☆...... بعض وقت حضرت سید البشر ﷺ اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے نصیحت وتعلیم حاصل ہوتی ہے۔

حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱...... مولانا غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ حرم نبوی میں قیام پذیر تھے کہ خواب میں سرور کائنات فخر موجودات حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آقائے نامدار (ﷺ) نے فرمایا: غلام حبیب تمہارا قرآن مجھے بہت پسند ہے''۔ چنانچہ آپ اس مژدہ جانفزا کو سن کر بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوئے اور نیت کی کہ دوران قیام مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کیا کروں گا۔ کئی دن یہ معمول چلتا رہا حتی کہ باطنی طور پر

یہ بات واضح ہوئی کہ اس سے مراد محض تلاوت نہیں بلکہ عامۃ المسلمین میں قرآن پاک بیان کرنا ہے۔ آپ جب حج سے واپس تشریف لائے تو نماز فجر کے بعد درس قرآن دینے کو جزو حیات بنالیا۔ بارہا دیکھا گیا کہ تھکن، بے آرامی اور کم خوابی کے باوجود جب آپ قرآن پاک کی تلات سنتے یا درس قرآن دیتے تو طبیعت تازہ دم ار ہشاش بشاش ہو جاتی۔

۲...... حضرت مولانا پیر و مرشد عالم حافظ غلام حبیب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات میں خواب دیکھا کہ بڑے اونچے اونچے پہاڑ ہیں، جن کے درمیان نہر ہے جو خشک ہو چکی ہے اور اس میں بہت سی مردہ مچھلیاں پڑی ہیں۔ میں آگے بڑھتا ہوں تو ایک وسیع میدان میں فرشتہ صورت

بزرگ انسانوں کے ایک عظیم اجتماع کو وعظ و نصیحت فرما رہے ہیں۔ میں ایک آدمی سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ وہ فرماتے ہیں: یہ حضور اقدس ﷺ ہیں۔ معاً مجھے خیال آیا کہ اس نہر کے کنارے کچھ لوگ ہیں (مچھلیاں فراموش ہو گئیں اور خیال پیدا ہوا کہ وہ انسان تھے) میں ان سے جا کر کہوں کہ حضور اکرم ﷺ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرما رہے ہیں اور تم لوگ غافل سو رہے ہو، پس فوراً ان کے پاس جا کر بلاتا ہوں کہ ادھر آؤ، حضور انور ﷺ وعظ فرما رہے ہیں۔ میرے بلانے پر کچھ لوگ چلے آتے ہیں، کچھ توجہ نہیں دیتے اور غافل پڑے رہتے ہیں، حالانکہ میں مسلسل ان کو بلاتا ہوں۔ صبح میں نے اپنے اس رؤیا کا ذکر اپنے شیخ حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پاک آپ سے دعوت ارشاد کا کام لے گا اور بے شمار مخلوق آپ سے ہدایت حاصل کرے گی۔

(تجلیات قریشی و مالکی و حبیبی رحمہم اللہ، حصہ دوم۔ از محمد رحیم الدین نقشبندی مجددی صفحہ ۱۹۹۔ ایجوکیشنل پریس، پاکستان چوک، کراچی)۔

۳...... مرشد عالم حضرت غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ اللہ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے حضور اقدس ﷺ کی نماز دکھادی۔ میں نے آپ ﷺ کو نماز کی نیت کرتے دیکھا اور قیام رکوع، سجدہ اور تشہد میں بیٹھتے وقت آپ ﷺ کی پنڈلی مبارک بھی دیکھ لی۔

(تجلیات مرشد عالم از مولانا احمد علی پنجگوری صفحہ ۱۸۹۔ المکتبۃ الحبیب، ڈھنی مسجد، کراچی)۔

۴...... مرشد عالم حضرت حافظ غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا حج ۱۹۳۴ء میں کیا اور اس کے چند سال بعد اللہ پاک نے آپ کو بکثرت حج و عمرے کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ایک حج کے بعد جب مدینہ طیبہ تشریف لائے، تو رات دست آنے لگے جس سے باعث کافی نڈھال ہو گئے۔ مریدین اور معتقدین نے وجہ دریافت کی تو کہہ دیا کہ دہی کھایا تھا۔ بس اتنا کہنا غضب ہو گیا۔ رات حضرت تاجدار مدنی ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”حافظ غلام حبیب! میرے شہر میں رہ کر بھی اشیائے مدینہ کا شکوہ کرتے ہو کہ دہی کھانے کی وجہ سے دست آنے لگے، اگر میرے شہر میں رہنا چاہتے ہو تو کسی شے پر اعتراض نہ کرو اور خورد و نوش کی ہر چیز کو دل و جان سے قبول کرو، ورنہ میرا شہر چھوڑ کر چلے جاؤ۔“ غرض خواب ہی میں حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضور پرنور ﷺ سے معافی مانگی اور آپ ﷺ نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو معاف فرما دیا۔

(تجلیات مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ ۱۰۸)

اس میں ہر ایک کے لیے سبق ہے:

لے سانس بھی آہستہ کہ دربارِ نبیؐ ہے　　خطرہ ہے بہت سخت یہاں بے ادبی کا

مسجد نبوی (علیٰ صاحبہا صلوٰۃً سلاماً) کا ادب واحترام تو فرض ہے۔ ارے مدینہ طیبہ کی ہر ہر چیز کا بھی ادب کرو، تبصرہ اور تنقید کا تصور تک دل میں لاؤ نہ حرف شکایت زبان پر۔

۵　جوانی میں ایک مرتبہ مرشد عالم محبوب العارفین حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندی مجددی قدس سرہٗ مدینہ طیبہ کے بازار سے چیزیں خریدنے گئے۔ دکاندار نے جو دام بتائے آپ نے اس سے قیمت کم کرنے کیلئے کہا تو وہ غصہ ہونے لگا۔ رات بحالت خواب آپ نے حضور اقدس کی زیارت کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مدینہ کے کاروبار ہمارے حکم سے چل رہے ہیں۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد آپ نے چیزیں خریدتے وقت قیمت طے کرنا چھوڑ دی۔ اپنے متعلقین کو بھی آپ اسی بات کا امر فرماتے تھے۔

(حیات حبیب یعنی سوانح حیات مرشد عالم حضرت غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ ۲۰۷، خانقاہ حبیبیہ چکوال)

۶　مرشد عالم حضرت غلام حبیب قدس سرہٗ مرض الموت میں ایک رات ڈھائی بجے اچانک اٹھ کر بیٹھ گئے۔ پاؤں نیچے لٹکائے ہوئے تھے۔ بڑی صاحبزادی کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے پوچھا ابا جان آپ کو بھوک لگی ہے یا پیاس؟ اتنے میں آپ کے صاحبزادے مولانا عبدالرؤف صاحب بھی بیدار ہو گئے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ

میں نے ابھی ایک اچھا خواب دیکھا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر اطہر ﷺ سے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا لیکن بوجہ کمزوری اٹھ کر بیٹھ نہ سکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سہارا دے کر بٹھا دیا۔ آپ لوگ دیکھ لیں کہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔ خواب بیان فرما کر صاحبزادہ مولانا عبدالرؤف صاحب سے دریافت کیا کہ کیا یہ خوشخبری نہیں ہے۔ مولانا نے عرض کیا حضرت یہ یقیناً خوشخبری ہے۔ پھر فرمایا ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت بڑی چیز ہے۔ (حیات حبیب صفحہ 307)

اسلام کے قرن اول سے لیکر آج تک ہر زمانے میں خلق اللہ کی تعلیم و تربیت اور اصلاح اعمال واخلاق کے لئے علماء وصلحاء اور اولیائے کرام کی مجلسیں نسخۂ اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ حضرت شیخ مولانا حافظ غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی دنیا کے آخری حدود بر و بحر تک بلکہ مطلع الشمس اور مغرب الشمس تک بھی تبلیغی اسفار کر چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو کلام الٰہی کے فیضان سے

فیضیاب فرما رہے ہیں۔

حضرت شیخ اپنے مریدوں پراس قدر شفقت فرماتے ہیں ،جس کی کوئی انتہانہیں ،اور اپنے مریدوں کے ساتھ وہ محنت کررہے ہیں جو قطب الاقطاب ،عالم ربانی حضرت پیر محمد عبدالمالک صاحب صدیقی مجددی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کرتے رہے ،اور آپ اپنے شیخ صدیقی کے صحیح جانشین اور خلیفۂ مجاز ہیں۔

بروز جمعہ دو دسمبر ۱۹۰۴ء بمطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ ،والد بزرگوار کا اسم مبارک محی الدین ،قوم اعوان ،پہلی خلافت حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ سے اور دوسری خلافت حضرت مولانا پیر محمد عبدالمالک صاحب صدیقی خانیوال شریف رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔

دراصل حقیقت دین اور حصول دین کا دارومدار اہل اللہ اور اولیاء اللہ کی نظر پر ہے۔

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

مرشد عالم حضرت غلام حبیب قدس سرہ 322ھ مطابق 1904ء میں اپنے آبائی گاؤں میں موضع کورڈ ی (وادی سون) ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ وصال مبارک 20 ستمبر 1989ء بروز جمعرات صبح نو بج کر 18 منٹ پر بمقام چکوال ہوا۔ چکوال کے درودیوار نے اتنا بڑا جنازہ کبھی نہ دیکھا تھا۔ عام طور پر جنازہ پڑھنے والوں کی وجہ سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے جبکہ بعض بزرگ ہستیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کا جنازہ پڑھ لینے سے پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ آپ کا شمار ان ہی مبارک ہستیوں میں سے تھا۔ موت کے بعد بھی قلب مبارک جاری تھا اور چہرہ انور پر مسکراہٹ تھی۔

یادواری کہ وقت زادن تو همہ خنداں بدند تو گریاں

مچناں زی کہ وقت مردن تو همہ گریہ شوند و تو خنداں

(یاد رکھ تیری پیدائش کے وقت سب ہنستے اور تو روتا تھا۔ اب اس طرح زندگی گزار کہ تیری موت کے وقت سب رو رہے ہوں اور تو ہنس رہا ہو)۔

نہایت ہی حسین وجمیل مسجد دارالعلوم حنفیہ کے صحن کے محاذ میں خالی جگہ پر آپ کا مرقد شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لمحہ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امام شریعت وطریقت، حضرت مولانا عبدالحق صاحب عباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱.....آپ کو حضور اقدس ﷺ کی زیارت مبارک بحالت بیداری میں ہوئی ہے، میرے پیرومرشد حضرت شیخ پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت اقدس مولانا شمس الرحمٰن العباسی نقشبندی غفوری دامت برکاتہم وفیوضہم نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ

''ایک دفعہ میں (یعنی امام شریعت وطریقت، حضرت مولانا عبدالحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ) مسجد نبوی میں رمضان المبارک کی تراویح ادا فرمارہے تھے کہ میں نے دیکھا امام الانبیاء ﷺ تشریف لارہے ہیں، اور دست مبارک میں ایک چادر ہے، جس میں دھاگہ یعنی تار سونے کے لگے ہوئے ہیں، اور چادر نہایت ہی حسین اور جمیل ہے، اور چمک رہی ہے جب آپ ﷺ میرے قریب تشریف لائے تو آپ ﷺ نے وہ چادر میرے اوپر ڈال دی، اور اس چادر سے میں مکمل طور سے ڈھک گیا، بس میں نے یہ واقعہ اپنے شیخ مجدد وقت، شیخ العرب والعجم، حضرت مولانا شاہ عبدالغفور صاحب عباسی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا، اس واقعہ سے آپ بہت خوش ہوئے، اور مجھے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں بہت بڑی نعمت ملی ہے، اور اب اس کو سنبھالو، اور حفاظت کرو''۔

خصوصاً ایام حج میں دنیا بھر کے لوگ ان کے پاس آتے، کیونکہ ان کے والد ماجد شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ ارادت بہت وسیع تھا، اس لئے لوگ ان کے انتقال کے بعد حضرت مولانا عبدالحق (رحمۃ اللہ علیہ) کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے، حضرت ان کو ذکر ومراقبہ وغیرہ کرواتے اور اسباق بھی دیتے۔

۲.....ایک دفعہ فرمایا:

حاجی امان اللہ! میں مواضع شریف میں مراقب تھا کہ دفعتاً آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ عبدالحق! دنیا کو کیا کروگے؟ حضرت نے فرمایا، بس اس دن سے دنیا کی بے رغبتی دل میں جم گئی ہے، اب دل ہی نہیں چاہتا کہ مال میرے پاس رہے۔

اس کے بعد حضرت کچھ زیادہ ہی سخاوت کی طرف مائل ہوگئے تھے۔ ان کا ایک پلاٹ جبل احد کے دامن میں تھا، اسے بھی فروخت کردیا، کچھ وارثوں میں تقسیم کردیا اور باقی اللہ کی راہ میں دے دیا۔ ان کا اپنا مکان جو مدینہ منورہ کے محلہ باب المجیدی میں تھا حکومت نے توسیع کے لئے لیا تھا، اس کی بھی بڑی قیمت ان کو ملی تھی، اس میں سے بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کافی خرچ کیا اور باقی ورثاء

میں تقسیم فرمادیا اور کچھ رقم سے ان کے بیٹے احمد نے باب العوالی میں مکان بنالیا اور ابھی تک وہیں سکونت پذیر ہیں۔

☆...... آپ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدنی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندار جمند تھے "الجامعۃ الاسلامیہ" مدینہ منورہ کے فارغ التحصیل ہیں، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے...... تکمیل اپنے والد صاحب سے کی اور خلافت سے مشرف فرمائے گئے۔ آپ اپنے والد صاحب کی جگہ طالبین کی اصلاح میں لگے رہتے تھے۔ عصر اور مغرب کے درمیان ختمات سلاسل کا سلسلہ جاری ہوتا تھا۔ بیعت کے ذریعہ سلسلہ کی اشاعت وترویج فرماتے تھے، نہایت خلیق، متواضع، فیاض اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ اور فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا لطف اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، آپ حضرت شیخ مولانا عبدالحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں "الجامعۃ الاسلامیۃ" مدینہ منورہ کے فارغ التحصیل ہیں، سلسلہ عالیہ کے اسباق کی تکمیل اپنے چچا شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب عباسی رحمۃ اللہ علیہ سے کر کے خلافت سے نوازے۔

عکس نظر

☆...... آنکھیں روشن روشن، دانت شبنم کے تراشوں کی مثل آبدار، ہونٹ تابدار، زبانوں کے راستباز، علماء وصلحاء کی ایک جیتی جاگتی تصویر، قرون اولی کی سادگی کا انمول نمونہ، مطبوع حلم وبردباری، مزاج سے چھلکتے ہوئے علم کے خزانے، زبان میں چاشنی، جلال وجمال کا حسین امتزاج، چہرہ شرافت کی دستاویز، عیب بینی ونکتہ چینی سے بیزار، محبت ان کا طرہ امتیاز، رسول اللہ ﷺ کے عشق ومحبت میں ڈوب کر اپنے آپ کو کھودینے والے، درخشندہ وتابندہ شخصیت کے مالک، امام شریعت وطریقت، شمس العلماء والصلحاء، حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدنی نوراللہ مرقدہ۔

حضرت مولانا خواجہ عبداللہ صاحب بہلوی شجاع آبادی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱...... چمنستان معرفت کے گل سرسبز اور علم وحکمت کے آفتاب جامع الشریعت والطریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی نوراللہ مرقدہ پاکستان کے مشہور شہر ملتان کی تحصیل شجاع آباد سے ۳۲ میل دور ایک دور افتادہ بستی بہلی جو دریائے چناب سے تقریباً چار میل مشرق کی جانب ہے۔

حضرت مولانا محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ۱۳۱۳ھ کو یکم رمضان المبارک بروز منگل سورج کے طلوع ہونے کے وقت پیدا ہوئے...مولانا محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ ایک راسخ العقیدہ متوکل علی اللہ متبع سنت اور بدعات مروجہ سے متنفر بزرگ تھے۔آپ اکثر دعا مانگتے تھے اگر خداوند قدوس نے کوئی لڑکا دیا تو اسے علم دین پڑھاؤں گا اور عالم بناؤں گا۔مولانا محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کوئی اولاد نرینہ نہ تھی ۔ جو بچہ پیدا ہوتا وہ قضائے الٰہی سے فوت ہو جاتا۔ایک بزرگ آئے انہیں اولاد نرینہ کی دعا کیلئے عرض کیا۔ بزرگ نے فرمایا ہر نماز کے بعد ایک صد بار "رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء" پڑھا کریں۔انشاءاللہ اگلے سال اللہ تعالیٰ ایک نیک بخت دراز عمر والا بچہ عطا فرمائیں گے،وہ اپنے خاندان کا نام روشن کرے گا۔چنانچہ ان بزرگ کی دعا کا ایسا اثر ہوا کہ ٹھیک ایک سال بعد ایک شیخ طریقت اور مخزن معرفت کا تولد ہوا جس نے ہزاروں کے قلوب کو زندہ کیا۔اور ہزاروں تشنگان کو علم الٰہی سے سیراب کیا۔آپ کے بارے میں کچھ مختصر مبشرات ملاحظہ فرمائیں۔

۳......جھنگ کی عورت نے خواب دیکھا۔حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔آپ ﷺ فرماتے ہیں" شجاع آباد ضلع ملتان میں ایک بڑے بزرگ ہیں ۔ ان کی بیعت ہو جاؤ۔وہ حاضر خدمت ہو کر بیعت ہوئی ۔ ایک عورت نے سرگودھا سے حضرت کو خط لکھا کہ میں نے خواب دیکھا اور بہت دفعہ حضور ﷺ کی خواب میں زیارت کی ۔حضور ﷺ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں" اپنے شیخ ومرشد کو میرا اسلام کہنا"۔سرگودھا سے ایک شخص نے خط لکھا" میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ انگوروں کا خوشہ مجھے دے کر فرماتے ہیں یہ اپنے مرشد پیر مولانا محمد عبداللہ کو دے دینا، بڑے محنتی آدمی ہیں۔

۴......محترم جناب حاجی سرفراز صاحب مرحوم تھیم ٹھل نجیب والوں کے فرزند ارجمند محترم محمد اسد خان صاحب تھیم نے بندہ عبدالحئی سے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ مسجد میں عام جمع ہے گھر سے اٹھ کر جب مسجد میں آیا میں نے پوچھا کن صاحب کی آمد پر یہ مجمع ہے،جمع والوں میں سے کسی نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں،اتنے میں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز فرمائی اے محمد اسد پہلے تم شجاع آباد جاؤ، مولوی محمد عبداللہ صاحب کو میرے سلام پہنچا آؤ اس کے بعد مجھے بیداری ہوگئی چند یوم بعد حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہو کر نبی اکرم ﷺ کے سلام پہنچائے اس وقت حضرت والا بہت روئے اور مجھے مبارک فرمائی اسی طرح سینکڑوں بنی آدم کو دینی و دنیاوی مصائب سے حضرت والا کی دعا کی برکت سے امان اور پناہ ملی اور اکثر آپ کا معمول تھا کہ اپنے والدین کی قبور پر بروز جمعہ نماز عصر زیارت کے لئے جاتے اور ان کیلئے

مغفرت کی دعا فرماتے۔

۵..... حرمین شریفین کی حاضری اور حج کے داخلہ کیلئے حاجی عبدالعزیز مرحوم کا غذات اور داخلہ وغیرہ کی رقوم جمع کرانے کا اختیار حاجی صاحب موصوف کو تھا۔ حاجی صاحب مرحوم حضرت اقدس کے دیرینہ اعتمادی مخلص ارادت مندوں میں شامل تھے۔ ایک دفعہ حاجی عبدالعزیز مرحوم نے سنایا جب حضرت اقدس چوتھے حج پر تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ میرے علاوہ حاجی محمد حسین صاحب اور حاجی فیض بخش صاحب ملتانی غلہ منڈی کے مشہور آڑھتی بھی ساتھ تھے۔ جب ہم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ کے ادب وعظمت اور عاشقانہ وارفتگی کی عجیب کیفیت دیکھنے میں آئی۔ مواجہہ شریف کی حاضری پر آپ کو رقت قلبی جاری ہو جاتی ہمیں مدینہ منورہ کے قیام کے لئے سرکاری طور پر تیرہ دن دئے گئے۔ حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ کو عرض کیا گیا

حضرت مدینہ منورہ کے ایام پورے پورے ہو گئے ہیں اب مکہ معظمہ کیلئے تیاری کریں، آپ نے فرمایا کیا جلدی ہے؟ سرکار دو عالم ﷺ کی طرف سے اجازت ملے تو جائیں۔ اٹھارہویں دن آپ مواجہہ شریف سے ہو کر ریاض الجنۃ سے مسکراتے ہوئے تشریف لائے فرمانے لگے حاجی صاحب آپ (ﷺ) کی طرف سے اجازت مل گئی ہے۔ میں نے آپ (ﷺ) کو درخواست دی ہے اگلے سال ہم اکٹھے حاضر ہوں۔ دربار رسالت سے اجازت مل گئی، چنانچہ ہم کو اگلے سال حضرت اقدس کے ساتھ پانچویں حج پر رفاقت خدمت اور عظیم صحبت نصیب ہوئی ہم اس کو حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سمجھتے ہیں۔

ایک دفعہ دورہ تفسیر قرآن حکیم میں جب " انک میت وانهم میتون "کی آیت آئی تو ایک طالب علم جو منکر حیات النبی ﷺ تھا حضرت سے سوال کرنے لگا حضرت " انک میت " کا ضمیر کس کیطرف راجع ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ عالم دنیا کے لئے ہے عالم برزخ میں آپ کی حیات مبارکہ ہمارے مشاہدہ میں آچکی ہے۔

آپ ﷺ زندہ ہیں برزخی زندگی میں عام آدمی کے لئے منکر نکیر کا آنا سوال وجواب کرنا پھر جنت اور دوزخ کے اثرات وارد ہونا ثابت ہے تو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات طیبہ مسلم ہے فتنہ انکار حیات النبی ﷺ کے خلاف سب سے پہلے آپ نے اپنا وقیع رسالہ "القول النقی فی حیاۃ النبی ﷺ" تحریر کر کے شائع فرمایا بار ہا ارشاد فرماتے تھے کئی لوگ مدینہ جاتے ہیں مدینہ کو دیکھنے اور کوئی لوگ مدینہ طیبہ جاتے ہیں مدینہ طیبہ والے کو دیکھنے۔

۶..... حضرت زندگی بھر کبھی اپنا خواب یا کوئی خرق عادت اپنی طرف منسوب شدہ بات کا اظہار

پسند نہیں فرماتے۔ تاہم دوخواب آپ نے اپنے روزمرہ وظائف کی کتاب حصن حصین میں تحریر فرمائے جن کی عبارت عربی میں ہے بندہ ۱۳۴۲ھ کو حج کے مقدس سفر پر تھا۔ مدینہ منورہ میں خواب دیکھا۔ جناب سید المرسلین آقائے دو جہاں حضور اقدس (ﷺ) مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہیں ہزاروں آدمیوں کے سامنے آپ تاج نبوت پہن کر بیان فرمارہے ہیں، تاج نبوت ایسا خوبصورت ہے۔ نہ زبان بیان کر سکتی ہے نہ کسی کا قلم تحریر کر سکتا ہے۔

۷۔۔۔۔ تیسرے سفر میں مدینہ منورہ میں دیکھا۔ جناب سید المرسلین (ﷺ) برہمراہ اصحاب عشرہ مبشرہ دستر خوان پر تشریف فرما ہیں۔ دائیں طرف سیدنا صدیق اکبر اور بائیں

طرف سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کھانا تناول فرمارہے ہیں۔ اچانک میں وارد ہوا حضور (ﷺ) فرماتے ہیں۔ عبداللہ پانی لاؤ، چنانچہ میں دوڑ کر پانی لایا۔ آپ نے گلاس میں سے آدھا پانی پیا باقی مجھے دیدیا باقی ماندہ پانی میں نے پی لیا۔

۸۔۔۔۔ آپ کی سادگی اخلاق علم اور بردباری سے ہرنو وارد متاثر ہوتا تھا۔ سادگی اخلاق اور شفقت ملا لطفت سے ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان سے بصورت انسانی کپڑوں میں ملبوس ایک فرشتہ نازل ہوا ہے۔ آپ کا اخلاق سید الکونین (ﷺ) کے "**انک لعلی خلق عظیم**" کے نقش قدم پر تھا۔ جماعت کا کوئی فقیر حضرت کا ذاتی کتنا بڑا نقصان بھی کر دیتا۔ آپ کی طبیعت اطہر سرتا پا جمال کبھی ترش روئی سے پیش نہ آتی۔ اگر نو وارد مدت کے بعد ظاہر ہوتا آپ اس سے قدرے ناراضگی کے لہجہ سے وجہ پوچھتے۔ اگر وہ اپنی مجبوری بیان کر کے معافی مانگ لیتا۔ آپ فوراً راضی ہو جاتے تھے۔

ولی کامل حضرت شیخ مولانا محمد ادریس انصاری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

خلیفہ مجاز شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی نقشبندی مہاجر مدنی قدس سرہ

۱۔۔۔۔ آپ کے خادم خاص اور خلیفہ مجاز حضرت حافظ شوکت علی نقشبندی غفوری فرماتے ہیں کہ:

ہم ہوٹل میں تھے تو حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے راقم الحروف کو فرمایا کہ حافظ جی حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے حکم ہے کہ تم میرے مزار شریف پر اکیلے آؤ۔ آپ بھی میرے ساتھ رہنا۔ (حکمت اللہ ہی جانتا ہے) ایک دن اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ تمام رفقاء کے ساتھ عصر کی نماز کے وقت مسجد نبوی ﷺ گئے تو سب حضرات مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہو گئے حضرت پیر جی رحمۃ

اللہ علیہ نے باب المجیدی کے باہر ہی راقم الحروف کو فرمایا کہ حافظ جی مجھے تازہ وضو کی ضرورت پیش آ گئی ہے، لہذا کمرہ کی چابی مجھے دے دو اور آپ جاؤ نماز پڑھ لو، راقم الحروف نے عرض کی کہ حضرت میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہاری مسجد نبوی ﷺ کی نماز رہ جائے گی۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا۔ راقم الحروف نے عرض کی کہ حضور انشاء اللہ نماز کا ثواب مجھے مل جائے گا۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں، فرمایا چلو پھر تازہ وضو کر آتے ہیں، مسجد نبوی ﷺ میں نماز ہو چکی تھی حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز گھر پر پڑھی اور فرمایا کہ حافظ جی ساتھیوں میں سے آج کوئی نہیں ہے۔ جلدی چلو روضہ مبارک پر صلوۃ وسلام عرض کر آئیں جلدی جلدی غسل کیا کپڑے تبدیل فرمائے خوشبو لگائی اور چل دیے، روضہ مبارک ﷺ پر صلوۃ وسلام عرض کرتے کافی دیر ہو جاتی حالانکہ زیادہ دیر شرطے وہاں کھڑا نہیں ہونے دیتے۔ لیکن حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کو شرطے (یعنی روضہ مبارک کے پہرہ دار) کندھوں سے پکڑ کر ستون کے ساتھ کھڑا کر دیتے تاکہ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو اور جتنی دیر چاہیں کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام پڑھیں، راقم الحروف بھی الحمدللہ بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ بڑے انہماک سے صلوۃ وسلام پڑھتے رہے اچانک راقم الحروف نے دیکھا کہ روضہ مبارک سے نور کی لہریں اٹھتی ہیں اور حضرت پیر جی پر آ رہی ہیں کچھ دیر تو راقم الحروف یہ منظر دیکھتا رہا لیکن اچانک میرے دل پہ درد ہوا اور بے ہوشی سی طاری ہو گئی درد کی کیفیت بڑی شدید تھی میں نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور وہیں بیٹھ گیا۔ اچانک تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو دیکھا کہ حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے جا چکے تھے میں فوراً آپ کے پیچھے گیا کہ جوتا میں نے ایک مخصوص جگہ رکھا ہوا تھا، حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کو عرض کی کہ حضور میں آپ کا جوتا لے آؤں اسی دوران تکلیف شدت اختیار کر گئی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ابھی جان گئی اسی پریشانی میں واپس پھر روضہ مبارک ﷺ پر اس نیت سے حاضر ہوا کہ میری موت آئے تو نبی کریم ﷺ کے سامنے آئے حالانکہ پولیس والے وہاں سے واپس اندر نہیں جانے دیتے قبلہ شریف کی دیوار کے ساتھ لگ کر چہرہ روضہ مبارک کی طرف کر کے درود پاک پڑھتا رہا اور انتظار میں رہا کہ ابھی موت واقع ہو جائیگی تھوڑی دیر کے بعد پھر خیال آیا کہ حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف گیا تو حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب گیا اور حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں جا کر بیٹھ گیا حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ حافظ جی کیا بات ہے؟ راقم الحروف نے عرض کی کہ حضور دل میں درد ہو رہا ہے، حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے میرا بازو پکڑا اور اصحاب صفہ کے چبوترے کے قریب جا کر لٹا دیا اور میرے بائیں ہاتھ کی نبض پکڑی میں نے جب حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک

دیکھاتو کافی پریشانی کے آثار تھے۔ میں نے عرض کی کہ حضور میری طبیعت ٹھیک ہے مجھے اٹھنے دیں تا کہ آپ کا جوتا لے آؤں حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں آپ اپنے جسم کو حرکت نہ دو مجھے بتاؤ جوتا کہاں رکھا ہے میں خود لے لوں گا، میں نے عرض کی کہ حضور میں نے جوتا چھپا رکھا ہے۔ مجھے آپ اٹھنے دیں میری طبیعت ٹھیک ہے آپ نے فرمایا کہ جاؤ جوتا لے آؤ میں نے جوتا لا کر پیش کیا تو حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ یہاں لیٹے رہو میں ہوٹل سے کسی آدمی کو بھیجتا ہوں حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ نے قاری عبدالغنی صاحب کو میرے پاس بھیجا تو وہ وقت روزہ وافطاری کا تھا، روزہ مولچہ شریف میں کھول کر نماز سے فارغ ہو کر ہوٹل چلے گئے کافی دن صحت خراب رہی۔ (حیات ادریس صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۳)

حضرت اقدس محمد اشفاق اللہ واجدی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

۱ احقر درویش (محمد اشفاق اللہ واجدی مجددی) نے ایک روز عالم واقع میں یہ دیکھا کہ ایک باغ نہایت ہی حسین وجمیل ہے، سید دو عالم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوۃ والسلام باغ میں کھڑے ہوئے مسکرا رہے ہیں، نبی رحمت دو عالم ﷺ اپنے اس گناہ آلودہ امتی کو مٹھائی عطا فرماتے ہیں، حقیر امتی مٹھائی کھانے کے بعد دوبارہ جو دیکھتا ہے تو باغ میں میرے خلیل خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ مسکرا رہے ہیں۔ فقیر حقیر اس واقع سے یہ سمجھا کہ مرشد برحق (شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم) کو فنائیت رسول ﷺ کامل واکمل نصیب ہو چکی ہے الحمد للہ۔

۲......۱۹۹۱ء میں اس ناچیز کو حرمین کی حاضری نصیب ہوئی، ادائیگی حج کے بعد سید دو عالم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوۃ والسلام کی قدم بوسی کے لئے مدینۃ الرسول ﷺ روانہ ہوا۔ مدینہ شریف کی حاضری میں دلائل الخیرات کا ورد زیادہ کیا۔ مسجد نبوی ﷺ میں درود شریف پڑھنے کا لطف ہی کچھ اور ہے لطف کیوں نہ ہو، سید آقائے دو جہاں علیہ الصلوۃ والسلام سامنے تشریف فرما ہوتے ہیں اور درود شریف سن رہے ہوتے ہیں۔ احناف کی دونوں بڑی جماعتیں حضرات علماء اہل سنت والجماعت دیوبند اور حضرات بریلویہ کا یہ عقیدہ ہے کہ روضۂ رسول ﷺ میں نبی رؤف الرحیم علیہ الصلوۃ والسلام جسد اطہر کے ساتھ حیات جسمی رکھتے ہیں۔ زائرین کا سلام سنتے ہیں اور جواب بھی عطا کرتے ہیں۔ جن حضرات کے قلوب کی سکرین صاف وشفاف ہے وہ لوگ سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب اپنے کانوں سے سنتے ہیں غیر مقلد طبقہ اس بات کا قائل نہیں اللہ رحیم

وکریم مسلمانوں کو ان کے فتنے سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ایک دن یہ درویش مسجد نبوی ﷺ میں بعد نماز عصر مراقبہ ہوا۔ یہ مشاہدہ ہوا حضرت سید الابرار علیہ الصلوۃ والسلام تشریف فرما ہیں، جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کا وجود اقدس بہت بڑا ہے۔ اولیاء اللہ دست بستہ گول دائرہ میں سامنے بیٹھے ہیں۔ حضرت خواجہ مخدوم ومرشد حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کو حبیب خدا محبوب رب العالمین علیہ الصلوۃ والسلام کے دائیں طرف بالکل متصل جگہ ملی ہوئی ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ اس واقعہ سے یہ اخذ کیا کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں کامل حضوری نصیب ہے۔ آپ کو یہ سب کچھ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سعدیہ کے شیوخ کی توجہات سے نصیب ہوا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرخیل امام وپیشوا یار غار خلیفہ رسول ﷺ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں آقائے دوجہاں، خاتم الانبیاء (ﷺ) نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے ''اللہ پاک نے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے میں نے وہ سب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں اتار دیا ہے'' وہی صدیقی فیض ہی سینہ بہ سینہ آپ تک کامل آیا ہے نسبت اتحادی کے کامل واکمل امین ہیں۔

(میرے خلیل صفحہ: ۵۸ سے ۶۰)

۳..... میرے برادر کلاں منیر احمد صاحب چوہان کا بیٹا جس کا نام ابوسعید احمد خاں ہے۔ بچپن میں عمر تقریباً ساتھ یا آٹھ سال ہوگی کھیلتا ہوا گر پڑا۔ اس کا بایاں بازو ٹوٹ گیا۔ گوجرہ ہسپتال سے جواب ملنے پر ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروانا پڑا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ بچے کا بازو کاٹنا پڑے گا۔ ورنہ اس کی زندگی خطرہ میں ہے۔ حقیر درویش بھاگا بھاگا خانقاہ شریف ٹرین کے ذریعے گیا۔ ٹرین ہی میں یہ مشاہدہ ہوا خانقاہ شریف کی مسجد میں جناب رسول مقبول ﷺ نماز فجر کی امامت فرما رہے ہیں۔ وقت دعا نبی رحمت ﷺ اونچی آواز میں سب مقتدیوں کو یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اشفاق کے بھتیجے ابوالسعد احمد خاں کیلئے دعا کریں دوران دعا ہی سب مقتدیوں کا لباس سیاہ ہو جاتا ہے۔ صبح آٹھ بجے خانقاہ شریف سراجیہ حاضر ہوا آپ کی قدم بوسی کے بعد ساری صورت حال عرض کی میرے مرشد نے بچے کا حال سننے کے بعد فرمایا'' چھوڑ اااللہ بھلی کرے گا فقیر نے آج شام بہاولپور کی طرف سفر پر جانا ہے میرے ساتھ چل'' آپ کے ساتھ ہفتہ بھر سفر میں رہا اجازت ملنے پر گھر آیا تو بچہ ابوالسعد احمد خاں کو اچھا بھلا کھیلتا پایا۔ بڑے بھائی نے بتایا تیرے خانقاہ شریف روانہ ہونے کے بعد ڈاکٹروں نے ایکسرالیا اور متفقہ فیصلہ دیا کہ بازو کاٹے بغیر کوئی چارہ نہیں ادویات بتادی گئیں۔ صبح اپریشن تھیٹر میں بچے کو لیجانے سے پہلے ڈاکٹر ولی محمد نے جو شعبہ کا انچارج ہے دوبارہ ایکسرے لیے تو ایکسرے میں کسی قسم کی تکلیف نہ تھی بھائی

منیر احمد چوہان صاحب کہتے ہیں ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے بے ساختہ زبان سے کہا بچہ کو کسی کی دعا لگ گئی خدا کا شکر کریں اور بچے کو گھر لے جائیں۔ (میرے خلیل صفحہ:۷۰)

حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمہ اللہ

ا..... ایک مرتبہ آپ کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت اس حال میں ہوئی کہ آپ نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک چوس رہے ہیں۔ (حیات حبیب ص:۶۷۴)۔

آپ کی ولادت ۱۹۴۵ء میں ہوشیار پورا (انڈیا) میں ہوئی۔آپ کے والد گرامی کا نام محمد علی ہے۔

پاکستان کے منصۂ شہود پر آنے کے بعد آپ کے والد گرامی نے ہجرت کی اور سیٹھارجہ ضلع خیر پور سندھ میں آکر مقیم ہوئے۔ آپ نے ناظرہ قرآن پاک اور ابتدائی فارسی کی تعلیم مولانا محمد دین صاحب سے حاصل کی۔اس کے بعد جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخل ہو کر چوتھے درجہ تک کی کتب پڑھیں۔پھر دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب، حضرت مولانا ظہورالحق صاحب، حضرت مولانا منظورالحق صاحب رحمہم اللہ سے ایک سال کتب پڑھیں۔اس کے بعد دارالعلوم کراچی میں داخلہ لیا اور استاذ العماء حضرت مولانا سبحان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مشکوۃ شریف پڑھی۔مزید برآں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، حضرت جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، حضرت عبدالمجید صاحب اور حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب سے دیگر کتب کی تعلیم حاصل کی۔پھر آپ نے خیر المدارس ملتان میں داخلہ لیا۔حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف، حضرت مولانا محمد شریف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے ترمذی شریف وابوداودشریف، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب سے مسلم شریف اور حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب (شاگرد رشید حضرت شیخ الہند اور استاد محترم حضرت مولانا خیر محمد صاحب ومحمد علی جالندھری وغیرہم) سے دو پارے ترجمہ قرآن پاک پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔۱۹۶۶ء میں دورہ حدیث مکمل ہوا۔

آپ کے سراپا کی جاذبیت اور عمل کی استقامت نے آپ کے مریدین ومعتقدین کے حلقہ

کو وسعت بخشی ۔ آپ اسلام آباد کے افق پر چاند بن کر چمکتے رہے اور باطل کے خرمن پر بجلی بن کر گرتے رہے ۔ لوگ آپ کا نام سنتے اور آپ کی شخصیت کو دیکھتے تو سیف اللہ خالد کی نسبت کا ملہ آپ کے انگ انگ میں سمائی نظر آتی ۔

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے　　رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

۱...... میر پور خاص (سندھ) کے ولی کامل عارف باللہ حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اویسی نسبت کے حامل تھے ۔ کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے ۔ ایک بار خواب میں آپ کو تاجدار مدینہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی ۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا '' یہ عبداللہ مجھ تک آنا چاہتا ہے مگر اس میں اتنی ہمت نہیں کہ آ سکے ۔ آپ اسے مجھ تک پہنچا دیں '' ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے قلب پر انگلی رکھ کر فرمایا '' کہو اللہ ...... اللہ اللہ '' ۔ یکدم آپ کی آنکھ کھل گئی ۔ آپ کے رگ و ریشے میں اللہ کا ذکر سرایت کر چکا تھا ۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک توجہ ہی نے آپ کو واصل کر دیا ۔

(حیات حبیب صفحہ 677)

۲...... حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ اسٹیشن ماسٹر تھے ۔ تنخواہ تھوڑی ہونے کی وجہ سے گذر اوقات میں تنگی تھی ۔ مگر حرام ذرائع کو زہر ہلاہل سمجھتے تھے ۔ ایک بار خواب دیکھا کہ جنت کے باغات کی سیر کر رہے ہیں اور آپ کا گھر سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہے ۔ اپنے والد کی وفات کے بعد ان کو جنت کی سیر کرتے دیکھا ۔ آپ کو دیکھ کر والد نے فرمایا '' بیٹا تو نے بیٹا ہونے کا حق ادا کر دیا ۔ میں تمہارے طفیل جنت میں پہنچا ہوں ۔ میرا انگ انگ آپ سے خوش ہے '' ۔ آنکھ کھلی تو آپ نے اطمینان کا سانس لیا ۔

حضرت صوفی محمد دین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

۱...... حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کو کشف القلوب نصیب تھا ۔ بارگاہ رسالت (ﷺ) میں ایسی قبولیت حاصل تھی کہ جس شخص کے لئے دعا فرماتے کہ اسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو ، عموماً اسے تین دن کے اندر زیارت ہو جاتی تھی ۔ رائے ونڈ کے اجتماع پر تبلیغی جماعت جھنگ کے امیر جناب صوفی محمد دین صاحب نے فرمایا کہ اپنی طرف سے تو اعمال صالح کی

بہت کوشش کرتا ہوں مگر ابھی تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہوئی اور حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے ازراہ کرم دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور صوفی محمد دین صاحب کو تین دن کے اندر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو گئی۔
(حیات حبیب۔ صفحہ 679)

ایک نوجوان کو زیارتِ نبی ﷺ

۱..... حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ایک نوجوان کی منت سماجت پر دعا کی کہ اسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو۔ اس نوجوان نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کی جانب پشت کر لی۔ اس نے حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے یہ خواب بیان کیا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے عقائد معلوم کئے تو وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت دل میں میل رکھتا تھا۔ اس کے بعد حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کسی ایسے شخص کے لئے زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نہ کرتے تھے۔
(حیات حبیب صفحہ 680)

ایک مرید کو زیارتِ نبی ﷺ

۱..... حضرت شیخ وجیہ الدین دامت برکاتہم کے ایک مرید کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرید سے ارشاد فرمایا کہ شیخ صاحب کی اتباع کرو۔ شیخ صاحب میری صحیح نیابت کرتے ہیں۔ (حیات حبیب صفحہ 689)

۲..... شیخ صاحب 1933ء میں یوپی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا اسم گرامی محی الدین ہے۔ والدہ محترمہ اپنی اتقاو پرہیز گاری کی وجہ سے ''رابعہ بصری'' کے نام سے یاد کی جاتی تھیں۔ قیام پاکستان سے پہلے ہی آپ کے والدین کا انتقال ہو چکا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ نے اپنے مشفق ومربی برادر کلاں جناب رفیع الدین کے ساتھ کراچی ہجرت فرمائی اور وہیں سے ایف ایس سی کرنے کے بعد امریکہ چلے گئے جہاں انڈیانا یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ 38 برس کی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کیا اور عربی زبان میں دسترس حاصل کر لی۔ آپ قرآن مجید اس قدر روانی، سوز اور رقت آمیز لہجے میں پڑھتے ہیں کہ سننے والا تڑپ جاتا ہے۔ حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے آپ نے انجینئرنگ یونیورسٹی

لاہور کے سول ڈپارٹمنٹ میں لیکچرار کی حیثیت سے عہدہ سنبھال لیا اور ایسے متبع سنت نوجوان ذاکرین کی جماعت تیار کی کہ شاید من حیث الجماعت پوری دنیا میں اس کی نظیر نہ ملے۔ آپ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے اور سادہ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ عاجزی وانکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ گم نام رہ کر زندگی بسر کرنا آپ کا معمول ہے۔ اگر آپ کو جنید وقت، بایزید عصر اور شبلی دوراں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ صاحب حال اور صاحب کشف وکرامات بزرگ ہیں۔ آپ کا کوئی عمل کبھی کسی نے خلاف سنت نہیں پایا۔ آسمان کی زینت ستاروں سے ہے اور زمین کی زینت پرہیزگار انسانوں سے ہے۔ آپ کا شمار ایسے ہی پرہیزگار انسانوں میں ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو شیخ صاحب کے الفاظ ہی سے پکارنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ''حضرت'' کا لفظ استعمال کریں تو فوراً ٹوک دیتے ہیں۔ 1982ء کے سالانہ نقشبندی اجتماع کے موقع پر حضرت مرشد عالم پیر غلام حبیب قدس سرہٗ نے آپ کو خلافت واجازت سے نوازا۔ جب عمرہ کے لئے حرمین شریفین تشریف لے گئے تو مدینہ طیبہ میں بہت سے عربی النسل لوگ آپ سے بیعت ہوئے۔

ایک استاد کو زیارتِ نبی ﷺ

ا۔ آپ کو خواب میں کئی مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت نصیب ہو چکی ہے۔ گجرات (بھارت) میں بمقام تلکلیسر ''فلاح دارین'' نامی بہت بڑا دینی مدرسہ ہے یہاں کے مہتمم حضرت مولانا عبداللہ گجراتی دامت برکاتہم نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو سالانہ جلسے میں شمولیت کی دعوت دی۔ جلسے کے انتظامات قابل دید تھے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ اس کے بعد مہتمم صاحب نے سامعین کو بتایا کہ ہمارے مدرسے کے ایک استاد نے دو دن قبل خواب دیکھا کہ ہمارے مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے اور اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ عین جس لمحہ مہتمم صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لیا تو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ جلسہ گاہ میں وارد ہوئے۔ مجمع کی نظر جوں ہی آپ پر پڑی تو بے اختیار پکار اٹھا کہ ایک ولی کامل نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب کی تعبیر بن کر آ گیا ہے۔ جس استاد نے خواب دیکھا تھا انہوں نے تصدیق کی کہ میں نے خواب میں یہی صورت دیکھی تھی۔ (حیات حبیب صفحہ 712)

☆..... حضرت شیخ سلمان احمد موگلیہ دامت برکاتہم کی ولادت باسعادت 11 اگست 1949 کو سینٹ بنوائٹ ری یونین میں ہوئی۔ حضرت مرشد عالم پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ

علیہ جب ری یونین کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے تو ان کی پرکشش شخصیت سے متاثر ہو کر آپ ان کے حلقہ غلامی میں داخل ہو گئے اور آہستہ آہستہ معاملہ یک جان و دو قالب تک جا پہنچا۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد ایک موقع پر فرمایا بیوی خاوند کو اس کے مرنے کے بعد بھول سکتی ہے۔ اولاد ماں باپ کو بھول سکتی ہے مگر میں حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں بھول سکتا۔ آپ کو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کی سعادت کے علاوہ کئی مقامات پر ساتھ سفر کرنے کا موقع بھی ملا۔

☆ حضرت شیخ سلیمان کو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) میں حجرۂ مبارک کے قریب 30 مئی 1987ء، مطابق 2 شوال 1407ھ کو اجازت و خلافت سے نوازا۔ آپ ری یونین کے آزاد، گمراہ کن اور طاغوتی ماحول میں روشن چراغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کثیر تعداد میں ری یونین، پیرس اور ماریشس کے لوگ آپ سے شرف بیعت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی حرکات وسکنات اور عادات وملفوظات سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اللہ تعالیٰ کو پایا۔

حضرت مولانا محمد اکبر شاہ کو زیارتِ نبی ﷺ

۱..... مولانا محمد اکبر شاہ ساکن کابل، دہلی میں مدرسہ امینیہ میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوتے ہی کشف و کرامت شروع ہو گئی۔ انہیں ایک واقعہ مولانا حافظ غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں مزار مقدس حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ پر دہلی میں پیش آیا۔ آپ نے عالم رویا حضور انور ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے شاہ صاحب کو فرمایا: ''مولانا حافظ غلام حبیب سے کہہ دو کہ وہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے، کیونکہ وہ اس کی دینی ترقی میں حائل ہے، اس کی دوسری بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی، اس کے بعد دو جگہ سے اس کو رشتے کی پیش کش ہو گی، ایک قبول نہ کرنا کیونکہ وہ متکبر ہیں، دوسری پیش کش قبول کر لینا، یہ عورت وفادار ہو گی اور اس سے اولاد ہو گی، ایک بیٹے کا نام حافظ عبدالرحمن اور دوسرے کا نام حافظ عبدالرحیم رکھنا۔'' چنانچہ مولانا حافظ غلام حبیب جب دہلی سے وطن واپس آئے تو طلاق اور وفات کا واقعہ پیش آیا اور آپ نے تیسری شادی کی، جس سے حافظ عبدالرحمن اور

حافظ عبد الرحیم کے علاوہ حافظ عبد الرؤف، حافظ عبد القدوس اور تین صاحبزادیاں پیدا ہوئیں جو بقید حیات ہیں، اس کے علاوہ دو صاحبزادیاں قبل از بلوغت وفات پا گئیں۔

(تجلیات قریشی و مالکی و حبیبی رحمہم اللہ، حصہ دوم۔ ۱۸۰ تا ۱۸۱)

مرشد عالم حضرت غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے چند سال بعد آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے اور جانشین حضرت مولانا حافظ عبد الرحمٰن قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وصال ہو گیا اور اب دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ عبد الرحیم نقشبندی مجددی چکوال میں آپ کے جانشین ہیں۔

ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ

(مرید حضرت شیخ وجیہ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ آپ کے ایک مرید کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ شیخ صاحب کی اتباع کرو، شیخ صاحب میری صحیح نیابت کرتے ہیں۔

(حیات حبیب ص: ۲۹۴)۔

حضرت شیخ سلیمان احمد موگلیہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

(خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ)

۱..... فلاح دارین تلکیسر ایک بہت بڑا دینی مدرسہ ہے۔ مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا عبد اللہ گجراتی دامت برکاتہم نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو سالانہ جلسے میں شمولیت کی دعوت دی۔ سالانہ جلسے کے انتظامات قابل دید تھے۔ جلسے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مہتمم صاحب نے بیان فرمایا۔ دوران تقریر مہتمم صاحب نے سامعین کو بتایا کہ ہمارے مدرسے کے ایک استاد صاحب نے دو دن پہلے خواب دیکھا ہے کہ ہمارے مدرسہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے اور اس میں حضور اکرم ﷺ موجود ہیں۔ عین جس لمحہ مہتمم صاحب نے حضور اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لیا تو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ جلسہ گاہ میں وارد ہوئے۔ مجمع کی نظر پڑی تو لوگ بے

اختیار پکار اُٹھے کہ ایک ولی کامل نائب رسول (ﷺ) اس خواب کی تعبیر بن کر آ گیا ہے۔ جن استاد صاحب نے خواب دیکھا تھا ان کی نگاہیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ انور پر پڑیں تو کہنے لگے "میں نے خواب میں یہی شکل دیکھی تھی"۔ (حیاب حبیب ص:۱۷۶)۔

آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی جناب احمد موگلیہ ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۱، اگست ۱۹۴۹ کو سینٹ بنواری یونین میں ہوئی۔ آپ نے اسکول میں ساتویں کلاس تک کی تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے والد ماجد کے ہمراہ تجارت میں مشغول ہو گئے۔ آٹھ سال کی عمر میں آپ کو دینی ذوق وشوق نصیب ہو گیا آپ نے جناب حافظ قاسم اونیا سے ناظرہ قرآن پاک مکمل کیا۔ آپ کے جزیرہ میں جب بھی علمائے کرام آتے تو آپ ان کی مجالس میں بیٹھتے تھے۔

۱۹۷۳ء میں جب حضرت مرشد عالم حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ ری یونین کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے تو ایک مجلس میں آپ کو شرکت کا موقع میسر آیا۔ گو کہ آپ کو بیعت کا مقصد معلوم نہ تھا مگر آپ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی پرکشش شخصیت سے متاثر ہو کر حلقۂ غلامی میں داخل ہو گئے۔ آپ کو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ سے دوسری ملاقات سات سال بعد نصیب ہوئی۔ اس مرتبہ آپ نے حضرت کے ہمراہ عمرہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔ یہ سفر محبت شیخ میں زیادتی کا ذریعہ بنا اور معاملہ یک جان دو قلب تک جا پہنچا۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

ترجمہ: میں تو بن جاؤں تو میں بن جائے۔ میں تن بن جاؤں تو جان بن جائے۔ تاکہ اس کے بعد کوئی یہ نہ کہہ سکے میں اور ہوں تو اور ہے۔

عمرہ کے دوران آپ نے ریاض الجنۃ میں تجدید بیعت کی اور پھر معمولات قضانہ کئے۔ آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ کئی حج اور دس عمرے بھی ادا کئے۔ عجیب بات ہے کہ آپ اردو زبان نہیں جانتے تھے اور حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ فرانسیسی زبان نہیں جانتے تھے۔ لیکن "دل کو دل کی راہ ہوتی ہے" کے مصداق آپ دونوں ایک دوسرے کی قلبی کیفیت خود بخود سمجھ جاتے تھے۔ آپ کو طبعاً قوی جذبہ اور ٹھوس قوت ارادی نصیب ہوئی۔ لہذا آپ فنافی الشیخ کے مقام پر بہت جلد فائز ہو گئے۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد آپ نے ایک موقع پر فرمایا "بیوی خاوند کو اس کے مرنے کے بعد بھول سکتی ہے۔ اولاد ماں باپ کو بھول سکتی ہے مگر میں حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں بھول سکتا"۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ ری یونین کے دوران قیام آپ کے گھر رہائش پذیر ہوتے۔ جس قدر آپ کو خدمت کا موقع ملتا اس قدر آپ

محبت شیخ میں سرشار ہوتے جاتے۔ آپ فرماتے ہیں" جب حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ ری یونین سے واپس چلے جاتے تو ہمیں اپنے گھر خالی خالی محسوس ہوتے۔ میرے گھر کے جس کمرے میں حضرت ٹھہرتے تھے اس میں آج بھی اثرات موجود ہیں"۔ رابطہ شیخ میں مداومت کی وجہ سے آپ کو ذکراللہ میں استغراق کی کیفیت نصیب ہوگئی تھی کہ آپ اپنے دفتر سے گھر آتے تو کمرہ بند کر کے مراقبہ میں مشغول ہو جاتے۔ بیوی بچوں کی طرف التفات ختم ہو گیا۔ جب حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو اس کیفیت کا پتہ چلا تو آپ حرم مکہ سے خط لکھا" سلیمان اپنے بچوں سے محبت رکھو"۔ پھر حرم مدینہ سے خط لکھا" سلیمان اپنے بچوں سے محبت رکھو"۔ اپنے وقت کو تین حصوں میں تقسیم کرو۔ ایک حصہ کسب حلال کیلئے دوسرا حصہ بیوی بچوں کے لئے تیسرا حصہ ذکر وعبادت کیلئے "۔ پہلے آپ سمجھتے تھے کہ فقط ذکراللہ ہی عبادت ہے۔ پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنا بھی عبادت ہے۔ آپ کے متعلق حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے" سلیمان کو نہ ماں سے تعلق، نہ باپ سے، نہ بیوی سے، نہ بچوں سے، اسے تو بس اللہ کے ذکر سے تعلق ہے"۔ آپ کو خواب میں کئی مرتبہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ کو حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں دہلی، گجرات، ڈھابیل، اور راج پور کے سفر کا موقع بھی نصیب ہوا۔ اس سفر میں پیش آنے والے چند واقعات آپ کی زبانی درج ذیل ہیں۔

☆ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ چکوال سے لاہور تشریف لائے۔ انڈیا جانے کا ارادہ تھا میں اس سفر میں خادم کی حیثیت سے شریک تھا۔ جب لاہور پہنچے تو عشاء کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے لنگی مانگی۔ میں نے سامان میں بہت ڈھونڈی مگر نہ ملی۔ عرض کیا" حضرت نہیں ہے" حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا" ہوگی ضرور" میں نے مکرر تسلی بخش انداز سے سامان کی پڑتال کی مگر لنگی نہ ملی۔ دوبارہ عرض کیا" حضرت لنگی نہیں ہے"۔ حضرت خاموش ہو گئے۔ کئی دن کے بعد ہم انڈیا کے ایک گاؤں" کوساری" میں پہنچے۔ عشاء کی نماز کے بعد پروگرام ہوا۔ لوگوں کی طلب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی توجہات اور رب کریم کی برکات کا عجیب سماں تھا۔ رات ایک بجے بیان سے فارغ ہوئے تھکے ماندے بوجھل قدموں کے ساتھ جائے قیام تک پہنچے۔ جب بیگ کھولا تو دیکھا کہ لنگی سامنے پڑی ہے میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ سوچتا تھا خواب دیکھا کہ حقیقت۔ حضرت کی خدمت میں عرض کیا تو آپ معنی خیز نظروں سے میری طرف دیکھ کر مسکرا پڑے اور میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کے ظہور پر مزید معتقد ہوا۔

۲۔ انڈیا کے ایک گاؤں دیوا میں پہنچے تو مقامی حضرات نے مسجد کے ملحقہ وسیع وعریض قطعہ

زمین میں جلسے کا پروگرام رکھا۔ گاؤں سے کثیر تعداد میں لوگ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا بیان سننے کے لئے آئے۔ قدرتا بیان کے دوران بجلی بند ہوگئی۔ گوکہ مجمع بہت بڑا تھا مگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان جاری رکھا اور ہر آدمی کو آواز اس طرح سنائی دیتی رہی جیسا کہ حضرت قریب بیٹھے بیان کر رہے ہیں۔ ایک شخص بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ لوگ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔

۳..... جب ہم تلکیسر پہنچے تو مجھے بیگ سے کوئی چیز نکالنے کی ضرورت پیش آئی۔ تالا کھولنے کی چابی دیکھی تو ندارد۔ میں حیران و پریشان تھا کہ چابی کہاں کھوگئی؟ تلاش بسیار کے باوجود چابی نہ ملی۔ میں نے دل ہی دل میں بہت دعائیں مانگیں جس وقت سورت ضلع گجرات میں پہنچے تو ایک بیگ کھولنے پر چابی سامنے پڑی مل گئی میں نے اسے حضرت کی کرامت پر محمول کیا۔

حضرت سید افضال حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

خلیفہ مجاز محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

۱..... جامعہ مسجد اشرف آباد کراچی میں بیان کے دوران حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اچانک عنوان سے ہٹ کر ایک بات کہی کہ غار ثور پر ہم جا رہے ہیں۔ آگے حضور اکرم ﷺ ہیں۔ ان کے پیچھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے پیچھے میں ہوں۔ میرے پیچھے ذوالفقار ہے اور اس کے پیچھے افضال حسین شاہ صاحب ہیں''۔ یہ بات کہنے کے بعد آپ نے پھر عنوان کے مطابق بیان شروع کر دیا۔ گوکہ اس بات کی حکمت ابھی تک سمجھ میں نہیں آئی تاہم دانا کی بات دانائی سے خالی نہیں ہوتی۔ (حیات حبیب ص:۲۱۷)۔

☆..... آپ کے والد گرامی کا نام سید ہادی حسن رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ مئی ۱۹۴۰ء میں ہوئی اور آپ سادات گھرانہ کے چشم چراغ بنے۔ لڑکپن سے ہی آپ نے ذہانت و فطانت کے جوہر پائے۔ چنانچہ آپ نے بی ایس سی تک سائنس کی تعلیم حاصل کی۔ جب حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶۹ء میں حیدرآباد کے تبلیغی دورے پر تشریف

لے گئے تو آپ نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ رفتہ رفتہ رابطہ شیخ میں آپ نے امتیازی مقام حاصل کیا۔ آپ کو حضرت مرشد عالم اور امام العلماء والصلحاء حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں دو مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی۔ ۱۹۷۱ء میں پہلی بار جب آپ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''حافظ صاحب یہ بچہ کون ہے؟'' حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً کہا'' آپ کا خادم ہے''۔ حضرت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے تھپکی دے کر فرمایا'' خادم ہی مخدوم بنتے ہیں''۔ آنے والے وقت نے تصدیق کر دی کہ ولی کامل کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ سچ ثابت ہوئے۔

☆......۱۹۷۳ء میں حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقی رحمۃ اللہ علیہ مع اہلیہ صاحبہ اور حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ مع اہلیہ صاحبہ حج پر تشریف لے گئے تو آپ کو خادم سفر بننے کی سعادت عظمٰی نصیب ہوئی۔ آپ خدمت میں پیش پیش رہے۔ بالخصوص کھانے کے انتظام و انصرام آپ کے ذمہ تھا۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے' شاہ صاحب یہاں پر ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مہمان ہیں۔ یہاں پھل خوب کھایا کریں۔ یہ ابراہیمی دعا پوری ہونے کی جگہ ہے''۔ آپ حکم کی تعمیل میں خوب پھل کھاتے۔ یہ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت تھی کہ جب سفر کے اختتام پر کھانے کے خرچ کا اندازہ لگایا تو فی کس ایک سو بیس ریال نکلا۔ اتنے کم خرچ پر سب حیران ہوئے۔ آپ نے تصوف و سلوک میں نہایت شوق اور جذبہ سے قدم رکھا۔ تقوی اور استقامت کے پروں سے پرواز کی اور فنافی اللہ اور بقاباللہ کی منزلیں عبور کر گئے۔ چنانچہ ۱۹۸۲ء میں ماہ ذوالحجہ بروز جمعۃ المبارک مسجد نبوی مدینہ منورہ میں قبل از نماز جمعہ آپ اجازت وخلافت سے متصف ہوئے۔ حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پگڑی آپ کے سر پر رکھ دی اور اپنے سر پر ٹوپی اُوڑھ لی۔ آپ پر عجیب کیفیت طاری رہی۔ آپ نے حضرت مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا'' حضرت میں اس قابل نہیں۔ نااہل ہوں''۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا'' یہ کوئی میرے گھر کی چیز ہے بلکہ میرے پاس

امانت ہے''۔ ان اللہ یأمرکم أن تؤدوا الامانات الی اھلھا (ترجمہ: بے شک اللہ تعالی اس بات کا حکم کرتا ہے کہ تم امانتوں کو ان کے اہل لوگوں کے سپرد کر دو) اس آیت کریمہ کے پیش نظر میں یہ امانت اہل حضرات تک پہنچانے کا پابند ہوں''۔

پیر طریقت حضرت مولانا سیّد عبداللہ شاہ نقشبندی مجدّدی غفوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

۱..... یکم فروری ۱۹۹۰ء کو مرشدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں یہ عاجز (حضرت شاہ صاحب کے خلیفہ خاص سید نوید حسین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ) معہ دیگر رفقاء یعنی عبدالحفیظ صاحب، شیخ عبدالحیٰ صاحب، اصغر صاحب، بختیار صاحب، محمود شاہ صاحب، یوسف ماما اور کلیم اللہ صاحب رحمہم اللہ مسجد نبوی میں حاضر ہوا۔ داخل ہوتے ہی حضرت شاہ صاحب نے صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ اسی اثنا میں اس عاجز نے محسوس کیا کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اشراق کا وقت ہو گیا۔ سب نے نمازِ اشراق ادا فرمائی۔ بعد نماز عاجز نے مذکورہ کیفیت بیان کی تو حضرت شاہ صاحب پر شدید گریہ طاری ہو گیا اور فرمایا کہ اس گناہ گار پر حضور اکرم ﷺ کی اتنی بڑی عنایت۔ کافی دیر تک حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہ گریہ طاری رہا۔ مذکورہ کیفیت بیان کرنے کے بعد اس عاجز کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رو رو کر تمام جماعت و دوست احباب کے لیے خوب دُعائیں فرمائیں (یہ سطور اس عاجز نے مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ کر تحریر کیں)

۲..... مذکورہ تاریخ یعنی یکم فروری ۱۹۹۰ء کو مواجہہ شریف میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے معہ جماعت مذکورہ صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس انداز میں دُعا کی کہ ''یا رسول اللہ! (ﷺ) اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری فلاں حاجت قبول فرمائے۔'' اسی طرح بہت سی دُعائیں حضور اکرم ﷺ کے وسیلے سے فرمائیں۔ دُعا سے جب فارغ ہو گئے تو اس عاجز نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ جس وقت آپ آنحضرت ﷺ کے وسیلے سے دُعا فرما رہے تھے اس عاجز نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ آرام فرما ہیں۔ قدم مبارک آپ کی طرف ہیں اور کروٹ سے لیٹے ہوئے ہیں۔ چہرۂ انور آپ کی طرف ہے اور آپ کی دُعاؤں کو سن کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش فرما رہے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس عاجز کی کیفیت سنی تو اُن پر گریہ طاری ہو گیا اور رو رو کر فرمانے لگے کہ حضور اکرم ﷺ کی مجھ پر وہ عنایات ہیں کہ بیان کروں تو زبان جل جائے گی۔ میں اپنے معاملے کو اخفاء میں رکھنا چاہتا ہوں۔ جذبہ میں فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ روضہ اطہر پر مراقب تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہو گئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا عبداللہ شاہ! دُنیا سے تعلّق ختم کر دو۔ میں نے عرض کیا

میں نے تو دُنیا سے تعلق ختم کر دیا لیکن وہ میرے پیچھے پیچھے آتی ہے۔ فرمایا: اگر وہ آتی ہے تو آنے دو۔ پھر حضور ﷺ نے اسی مراقبہ کی حالت میں فرمایا کہ شیخ عبدالغفور آپ کے لیے بہت سفارش فرماتے ہیں۔

۳...... مورخہ ۲/ فروری ۱۹۹۰ء بعد نمازِ فجر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بقیع شریف کا رخ فرمایا۔ بوجہ معذوری کے حضرت شاہ صاحب نے جنت البقیع کی دیوار کے باہر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات پر نام لے لے کر سلام پیش کیا۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سلام پیش کیا تو حضرت شاہ صاحب پر گریہ طاری ہو گیا اور سارا بدن لرزنے لگا۔ اس عاجز نے ہاتھ کا سہارا دیا۔ بعد میں اس عاجز کو فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بڑی شفقت فرمائی۔

۴...... مورخہ ۳/ فروری ۱۹۹۰ء اُحد شریف پر اس عاجز کو حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ جیسے ہی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر فاتحہ پڑھنے کھڑا ہوا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ میرے ساتھ لپٹ کر بار بار میرے چہرے اور گردن کے بوسے لیتے رہے۔ اس کے بعد اس عاجز نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کیا۔ مجھ پر کافی رقت طاری ہوگئی۔ میرے قریب میری والدہ کھڑی تھیں ان پر بھی رقت طاری ہوگئی۔ عجیب وغریب کیفیات کا ظہور ہوا۔ اس قدر انوارات تھے کہ بیان سے باہر۔

۵...... مورخہ ۴/ فروری ۱۹۹۰ء بروز اتوار حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قیام گاہ پر حسب معمول ختمات شروع فرمائے۔ جب شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ختم شروع کرنے سے قبل حضرت شیخ مولانا عبدالغفور العباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ تعریفی الفاظ بیان فرمائے تو اچانک اس عاجز نے دیکھا کہ حضرت شیخ مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ دوبارہ پھر دوران ختمات اس عاجز نے دیکھا کہ حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ دروازے سے داخل ہو گئے اور اُن کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی داخل ہوئے۔ ختمات کے دوران ایک کیفیت اور بھی نمودار ہوئی وہ اس طرح کی کہ اس عاجز نے دیکھا کہ ایک کتیا بائیں جانب سے چلتی ہوئی دائیں دروازے سے باہر نکل گئی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جب یہ کیفیت بیان کی تو فرمایا کہ خطرات نفسانی وشیطانی سے نجات ہوئی، ختمات کی قبولیت کی دلیل ہے۔

۶...... مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ایک دن اس عاجز نے مرشدی ومولائی حضرت شاہ سے عرض کیا کہ چند دن سے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف کی طرف کھنچاؤ ہو رہا ہے (گویا کہ یاد فرما رہے ہیں) اجازت ہو تو حاضری دے دوں۔

حضرت شاہ صاحب نے اجازت مرحمت فرمادی۔ مورخہ ۶ / فروری ۱۹۹۰ء بعد نماز فجر جنت البقیع جانے کی دوبارہ اجازت مانگی۔ حضرت شاہ صاحب نے اجازت مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا: کہ میری طرف سے بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف پر فاتحہ پڑھنا۔ یہ عاجز شیخ عبدالحئی صاحب کو ہمراہ لے کر سب سے پہلے روضۂ اطہر پر حاضر ہوا۔ صلوٰۃ و سلام پیش کیا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کے وسیلے سے طرح دعا کی یارسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری اصلاح ہوجائے۔ یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرے دل سے دنیا کی محبت نکل جائے۔ غرض اس طریقے سے دعا میں مانگ رہا تھا کہ دیکھا کہ حضور ﷺ میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ جب کئی مرتبہ اسی طرح میری جانب دیکھا تو مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔ جب گریہ بہت شدت اختیار کر گیا تو آنحضرت ﷺ روضۂ اطہر سے باہر تشریف لے آئے اور مجھے سینۂ اطہر سے لگایا جیسے ماں اپنے روتے بچے کو سینے سے لگاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے سینۂ اطہر سے لگانے سے طبیعت میں کچھ سکون آ گیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبور پر سلام پیش کیا۔ اس کے بعد ذرا باہر نکل کر قبلہ کی طرف منہ کر کے خوب رو رو کر اپنے لئے، اپنے اہل و عیال کیلئے، حضرت شاہ صاحب اور ان کی اولادوں کے لئے، جملہ اہل خاندان اور برادران طریقت کے لیے دعا کی۔ آخر میں جب یہ دعا کی کہ یا اللہ حضور ﷺ کی اُمت کی اصلاح فرما۔ اس دعا پر آنحضرت ﷺ پھر تشریف لے آئے۔ گویا کہ اُمت کیلئے دعا کرنے پر بہت خوش ہوگئے۔ میں بار بار رو رو کر یہی دُعا مانگتا رہا۔ اندازہ لگائیے! حضور ﷺ کو اُمت سے کتنی محبت ہے اور اُمت کا معاملہ حضور ﷺ کی شریعت کے ساتھ کیا ہے۔ ہم اپنے قول و فعل سے حضور ﷺ کے قلب مبارک کو ہر وقت زخمی کرتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد ہم جنت البقیع میں داخل ہوئے۔ جیسے ہی بقیع شریف میں داخل ہوئے تو شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی رحمۃ اللہ علیہ کی ان ظاہری آنکھوں سے زیارت ہوئی۔ بار بار حضرت کو دیکھتا تھا اور اُن سے مخاطب ہوتا تھا کہ حضرت! حضرت! حضرت! ساتھ ساتھ منہ سے سبحان اللہ! سبحان اللہ! کا لفظ بھی بار بار نکلتا تھا۔ دیوانوں کی طرح چلتا رہا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی میرے ساتھ رہے گویا کہ اپنی قبر شریف کی طرف رہبری فرما رہے تھے۔ اسی اثنا میں عبدالحئی صاحب نے بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قبر شریف آ گئی۔ جیسے ہی میں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اُسی وقت حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ قبر شریف سے باہر تشریف لے آئے اور مجھے بار بار سینے سے لگایا۔ مجھ پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ خوب رو رہا تھا۔ اسی اثنا میں اپنے والد مرحوم اور اپنے بیٹے تنویر حسین کو قبر شریف پر دیکھا۔

اس کے بعد روتے روتے حضرت مولانا عبدالغفور عباسی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف کے قریب پہنچا۔

فاتحہ پڑھنے والا تھا کہ حضرت مولانا عبدالغفور عباسی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ میرے عطر لگایا۔ میرے ساتھ انتہائی محبت کا سلوک فرمایا۔ مجھ سے چمٹ گئے۔ میں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ مبارک پر اور گردن پر بوسے لئے۔ اس کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ میری گود میں بیٹھ گئے۔ اس قدر خوش تھے جیسے والد اپنی اولاد کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے اپنی طرف سے الحمد شریف اور قل ھو اللہ تین مرتبہ پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ بعدہٗ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ایصال ثواب کیا۔ جیسے ہی حضرت شاہ صاحب کی طرف سے ایصال ثواب کیا حضرت شاہ صاحب تشریف لے آئے۔ بہت نورانی صورت کے ساتھ نمودار ہوئے۔ اسی وقت اس عاجز نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ حضرت شاہ صاحب کے لیے حضور ﷺ کے دربار میں سفارش فرمائیں۔

اس کے بعد ہم ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کی قبور پر فاتحہ کیلئے حاضر ہوئے۔ اسی وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں اور میرے سینے پر عطر ملا۔ بڑی محبت فرمائی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائیں۔

واپسی میں ہم نے روضہ اطہر پر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کر کے اس کا ثواب حضور ﷺ پہنچایا اور پھر روضہ اطہر پر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ اسی اثنا میں حضور ﷺ تشریف لے آئے اور اس عاجز کو عطر کی شیشی سے بار بار عطر لگاتے رہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (حضور ﷺ کے نور نظر) کے حالات جب میں نے اہلیہ کو سنائے تو اُن پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور اسی کیفیت میں اُنہوں نے بابِ جبرائیل دیکھا مزید دیکھا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور میری باتوں کی تصدیق کی یعنی جو کچھ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بارے میں اُوپر بیان کیا وہ درست ہے۔

عجیب کیفیت

۷......مورخہ ۱۲/ جولائی ۱۹۷۹ء مطابق ۱۶/ شعبان ۱۳۹۹ھ فجر کے مراقبہ کے بعد فرمایا کہ ابھی مراقبہ میں ہم سب کی حاضری مواجہہ شریف میں ہوگئی۔ اسی وقت میری زُبان پر ایک سوال آیا۔ یک بیک ایک آواز آئی "سارے سوالات دنیا میں نہ کرو۔"

حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ سے واپس تشریف لانے کے بعد فرمایا کہ بوجہ ادب مواجہہ شریف سے دُور ہٹ کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتا تھا۔

ایک دن شوق ہوا کہ ذرا قریب کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھوں کہ خیال آیا کہ میں تو پلید ہوں میں قریب کھڑے ہونے کے قابل نہیں۔ چنانچہ پھر دور دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔

۸..... مورخہ ۱۶/ جولائی ۱۹۷۹ء مطابق ۱۸/ شعبان ۱۳۹۹ھ بوقت صبح بعد اختتام مراقبہ فرمایا کہ دوران قیام مدینہ منورہ ایک دفعہ مواجہہ شریف میں صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا تھا کہ ایک کیفیت طاری ہوئی۔ دیکھا کہ حضور ﷺ آرام فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لیٹے ہیں اور ان کی ٹھوڑی حضور ﷺ کے مونڈھے کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی لیٹے ہوئے ہیں اور اُن کی ٹھوڑی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مونڈھے کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ کیفیت سنانے کے بعد حضرت قبلہ شاہ صاحب کا دِل بھر آیا اور فرمایا کہ صاحبین رضی اللہ عنہما یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دُنیا میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ رہے اور بعد وصال کے بھی ساتھ ہیں۔

۹..... ۱۴۰۵ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں ۱۴۰۵ھ کا واقعہ ہے فجر کی نماز کے بعد میں منبر کے سیدھے ہاتھ کی جانب بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ آپ کو پیغام پہنچاتا ہوں۔ وہ یہ کہ روضۂ مبارک سے حکم ہوا ہے کہ ''عبداللہ شاہ کو بولو کہ دُنیا کو دِل سے نکالو''۔ میں نے جواباً کہا کہ میں نے تو دِل سے نکال دی ہے۔ دُنیا میرے پیچھے آتی ہے۔ فرمایا ''خود سے آتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں''۔

☆..... ۱۴۰۶ھ دوسرے سال کا واقعہ ہے۔ مدینہ منورہ سے واپسی کے دن فجر کی نماز کے بعد روضہ اطہر پر الوداعی سلام پیش کرنے کے بعد دُعا پڑھ کر باب جبرئیل سے نکل گیا۔ جب مدرسہ ''علوم شرعیہ'' کے قریب پہنچا تو وہی آدمی پھر آیا اور مجھ سے کہا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ''عبداللہ شاہ کو بولو کہ مولانا عبدالغفور (حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت) کی قبر مبارک کی حاضری کے بغیر نہ جائیں کیونکہ مولانا عبدالغفور ان کی بہت سفارش کرتے ہیں''۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ جناب تو وہیں جا رہا ہوں۔

۱۴۰۷ھ تیسرے سال ۱۴۰۷ھ کا واقعہ ہے کہ اسی مذکورہ آدمی نے آ کر مجھ سے کہا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ''عبداللہ شاہ کا نام اخص الخواص (یعنی خاص الخاص) میں شامل ہو گیا ہے''۔
وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

☆..... حضرت سیّد عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق پاکستان کے صوبہ سرحد کے علاقہ بونیر سے تھا۔ آپ کے گاؤں کا نام تورورسک ہے۔ آپ کے آباء واجداد شروع شروع میں رستم

میں رہائش پذیر تھے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ نے کراچی ہجرت فرمائی اور تاحین حیات یہیں مقیم رہے۔

☆...... آپ کی ولادت باسعادت گاؤں تورورسک (بونیر) میں ۱۳۱۹ھ میں ہوئی۔

☆...... حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ابتدائی زمانہ تورورسک (بونیر) میں گزرا اور اسی علاقہ میں اردو، فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اوائل عمری میں رام پور (ہندوستان) تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ عالیہ (رام پور) میں داخلہ لیا۔ تمام درسی کتابیں وہیں پڑھیں اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے وطن مالوف کی طرف رجوع فرمایا۔

انتقال پُر ملال

☆...... حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عُمر شریف کا بڑا حصّہ کراچی میں گزرا اور اکیانوے سال کی عمر میں مورخہ ۲۶/ جولائی ۱۹۹۱ء مطابق ۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ (شب جمعہ) (بعارضہ قلب) داعئ اجل کو لبیک کہا اور ماڈل کالونی (کراچی) کے قبرستان میں آرام فرما ہوئے۔ آپ کا مزار پُر انوار زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

حلیہ شریف

سر مبارک پر بال نہیں رکھتے تھے۔ سفید رنگ کا گول عمامہ باندھتے تھے جو نہایت خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ یہ بات مشہور ہے کہ سادات خوبصورت ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسینی النسب ہونے کے ناطے سے ظاہری حسن و جمال کا ایک نمونہ تھے۔ رنگ سفید سرخی مائل، پیشانی کشادہ بھنوئیں صاف اور واضح، پلکیں گھنی، آنکھیں بڑی بڑی نہایت خوبصورت اور نورانی، ناک کھڑی، ہونٹ گلابی اور پتلے، داڑھی مبارک گول اور گھنی، بتیسی گول اور خوبصورت۔

جسم مبارک لمبا گداز اور قوی تھا۔ چلتے وقت قدم مبارک جلدی اُٹھاتے تھے۔ شانے پر بڑا رومال اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا۔ ہمیشہ سفید لباس استعمال فرماتے تھے۔ کرتا لمبا ڈھیلا نصف پنڈلی تک اور شلوار ڈھیلی ڈھالی ٹخنوں کے اوپر تک ہوتی تھی۔

حضرت سید نصیر حسین صاحب نقشبندی غفوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

آپ خود ارشاد فرماتے ہیں: ۱۹۷۴ء کا سال تھا یہ عاجز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ شریفی مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ میں معتکف تھا۔ دیگر برادرانِ طریقت بھی معتکف تھے۔ بعد نمازِ عصر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ختم خواجگان مراقبہ فرمایا۔ عجیب و غریب کیفیات کا ظہور ہوا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی توجہ فرمائی۔ اس عاجز پر حالت وجد طاری ہوگئی۔ وجد نہایت شدت کا تھا۔ یہ عاجز اپنے بستر پر لوٹ رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد حالتِ وجد ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس عاجز کو اپنے پاس بلا کر خلافت سے مشرف فرمایا اور یہ الفاظ زُبانِ مبارک سے ارشاد فرمائے کہ جو امانت اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالی تھی وہ امانت میں تمہارے سینے میں ڈالتا ہوں اور فرمایا دستار بندی انشاء اللہ روضۂ اطہر کے سامنے کروں گا۔

رمضان کے بعد یہ عاجز شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر برادرانِ طریقت کے ہمراہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ حاضری ہوئی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس عاجز کو مواجہہ شریف میں لے گئے اور دستار بندی فرمائی اور حضور اکرم ﷺ کے حضور مجھے کھڑا کر کے میرے حق میں مخلصانہ دُعائیں فرمائیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو ایک عظیم بے بہا نعمت سے مالا مال فرمایا۔

جب پاکستان واپسی ہوئی اور یہ عاجز پگڑی باندھے ہوئے گھر میں داخل ہوا تو اس عاجز کی اہلیہ نے پگڑی پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا کہ پگڑی نہ باندھو کہا کہ مجھے داڑھی رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ میں خوش ہوں البتہ عمامہ پر اعتراض ہے۔ نوجوانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو خلافت سے مشرف فرمایا۔ ہماری شادی ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا چونکہ معاشرہ میں عمامہ کا عام رواج نہ تھا اس لیے طبیعت پر شاق گزرا۔

انہی دنوں ایک عجیب کیفیت کا ظہور ہوا۔ کیفیت یہ تھی کہ ایک دن صبح کے وقت اس عاجز نے دیکھا کہ اہلیہ زار و قطار رو رہی ہیں۔ میں نے پوچھا خیریت ہے' کیوں رو رہی ہو؟ فرمایا آج رات حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی نہایت خوش و خرم تھے، دانت مبارک موتی کی طرح چمک رہے تھے، سر مبارک پر سفید رنگ کا عمامہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے عمامہ کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ کتنا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اشارہ یہ تھا کہ تم اپنے خاوند کے عمامہ پر اعتراض نہ کرو۔ اس خواب کے بعد اہلیہ نے اس عاجز کے عمامہ پر اعتراض نہ کیا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (نقشبندی کشکول)

۱ مسجد فیض الغفور میں حسب معمول مرشدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد نمازِ جمعہ ختمات پڑھائے۔ دورانِ ختمات اس عاجز پر استغراق کی کیفیت طاری رہی۔ اسی حالت میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے روبرو دائیں جانب مرشدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں اور ہنس رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے روبرو بائیں جانب یہ عاجز مغموم اپنے زانو میں سر ڈالے بیٹھا ہے۔ اسی اثنا میں حضور اکرم ﷺ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس عاجز کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ میرے بیٹے کو کچھ دو۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مسکرا رہے تھے۔ مذکورہ کیفیت اس عاجز نے حضرت شاہ صاحب کو بیان فرمائی تو مجھ کو اس قدر گریہ طاری ہوا کہ بیان سے باہر۔ (نقشبندی کشکول صفحہ:۱۰۰)

اہلیہ کو زیارتِ نبی ﷺ

۲...... حضرت سید نصیر حسین صاحب نقشبندی غفوری رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ اس عاجز نے شب جمعہ اہل خانہ کو مراقبہ کرایا۔ دورانِ مراقبہ اہلیہ نے دیکھا کہ ایک تخت ہے اس پر حضور اکرم ﷺ جلوہ افروز ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ مولانا سیّد عبداللہ شاہ

صاحب نقشبندی مجددی غفوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ تخت کے چاروں طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما ہیں اور سب مراقب ہیں۔

۲......ایک دن اہلیہ نے اس عاجز سے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ اپنے گھر پر جماعت کو بلوا کر ختم قرآن کرواؤں اور اس کا ثواب حضور اکرم ﷺ کو پہنچا دیا جائے چونکہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بوجہ ضعف آنے سے معذور تھے اس لیے ان کو بلوانے کی نیت نہیں کی۔ چنانچہ اس ناچیز نے مسجد فیض الغفور جا کر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اہلیہ کی مذکورہ خواہش کا اظہار کیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بہت اچھا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ خود بھی تشریف لائیں گے۔ میں نے جا کر اہلیہ کو بتا دیا کہ درخواست منظور ہوگئی ہے اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود بہ نفس نفیس تشریف لائیں گے۔ اہلیہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب اُنہوں نے سنا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں (اس لیے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بوجہ ضعف بدن و بصارت ہر جگہ جانا بند کر دیا تھا۔ کہیں دعوت وغیرہ میں تشریف نہیں لے جاتے تھے) بہر حال جس دن میں نے اہلیہ کو یہ مژدہ سنایا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تمہارے گھر تشریف لا رہے ہیں اسی رات اہلیہ کی عجیب وغریب کیفیت ہوئی۔ فرماتی ہیں کہ جیسے ہی میں نے عشاء کی نماز شروع کی، روضۂ اطہر سامنے آ گیا۔ حضور اکرم ﷺ کے دونوں دست مبارک خوشی سے روضۂ اطہر سے باہر نکل آئے اور حضور ﷺ نے اہلیہ سے فرمایا کہ ''میں خود شاہ صاحب کو ختم قرآن کیلئے بھیج رہا ہوں'' جب تک اہلیہ عشاء کی نماز پڑھتی رہیں روضۂ مبارک سامنے رہا۔

۳......یاد رہے جس وقت اس عاجز نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ختم قرآن کی دعوت دی تھی یہ بھی عرض کیا تھا کہ جب آپ غریب خانے پر تشریف لائیں گے تو عاجز کی دو بچیوں کو بھی سلسلہ میں داخل فرما لیجئے گا اس لیے کہ وہ سلسلہ میں داخل ہونا چاہتی ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۲۴/ نومبر ۱۹۸۹ء بعد نماز جمعہ جماعت کی کثیر تعداد اس عاجز کے غریب خانے پر حاضر ہوئی۔ ایک طرف ختم قرآن ہوا اور دوسری طرف حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ختم خواجگان پڑھائے۔ بعدہٗ ماحضر نوش فرمانے کے بعد جماعت تشریف لے گئے۔ تنہائی میں پردے کی حالت میں دونوں بچیوں کو میری موجودگی میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ میں داخل فرمایا اور اہلیہ کی تجدید بیعت فرمائی۔ جس وقت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیعت فرما رہے تھے اہلیہ کہتی ہیں اس وقت بھی روضۂ اطہر سامنے آ گیا اور اہلیہ کے دِل پر دو جھٹکے لگے۔

۴......اہلیہ کہتی ہیں جب وہ مغرب کی نماز پڑھ رہی تھیں جیسے ہی اُنہوں نے سجدے سے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی جگہ سجدہ کیا جس جگہ اُنہوں نے کیا

تھا اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک صاف نظر آیا۔"

مذکورہ باتوں کا اس عاجز کو کوئی علم نہ تھا۔ البتہ انوارات کی کثرت بار بار محسوس کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اہلیہ سے کہا کہ آج کیا بات ہے۔ انواراتِ کی اتنی کثرت کیوں ہے تو اہلیہ مسکرادیں اور کوئی جواب نہ دیا۔ حسب معمول میں نمازِ جمعہ سے قبل صبح تقریباً دس گیارہ بجے کے دوران بستر پر سونے کی غرض سے لیٹ گیا لیکن انوارات کی کثرت کی وجہ سے نیند نہ آئی۔ کروٹیں لیتا رہا۔ آخر اُٹھ گیا اور اہلیہ سے کہا کہ انوارات کی کثرت کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ اہلیہ پھر مسکرادیں اور مذکورہ کیفیات کا کوئی ذکر نہ کیا۔ میں سمجھ گیا کہ کوئی ماجرا ضرور ہے۔ میں نے کہا کہ چونکہ ہم حضور ﷺ کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کروارہے ہیں، شاید اسی وجہ سے یہ انوارات ہیں اس پر اہلیہ نے بتلایا کہ انہوں نے تہیہ کرلیا تھا کہ جب تک شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ غریب خانہ پر تشریف نہیں لے آئیں گے اس وقت تک وہ مذکورہ کیفیت مجھ کو نہ بتائیں گی۔ چنانچہ جب آج شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے تو مذکورہ کیفیت بتائی۔

۵...... شیخ کامل حضرت نصیر حسین صاحب نقشبندی غفوری رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال کچھ اس طرح ہے تقریباً ۱۴ ماہ کی طویل علالت کے بعد ۱۹ دسمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۹ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ بروز ہفتہ دار فانی سے رحلت فرماگئے، آپ سلسلۂ نقشبندیہ کے ایک کامل شیخ طریقت تھے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔**

نماز جنازہ آپ کے خلیفہ مجاز مدرسہ گلشن عمر سہراب گوٹھ کے ناظم اعلیٰ جناب حضرت قاری مولانا مفتاح اللہ صاحب (استاد حدیث جامعہ بنوری ٹاؤن، کراچی) نے پڑھائی۔

سلسلۂ نقشبندیہ کی اشاعت وتبلیغ کیلئے اپنے آپ کو ہمہ تن وقف کررکھا تھا۔ ہزاروں مردہ دلوں کو زندہ کرکے حیات روحانی بخشی۔ کراچی اور کراچی سے باہر ملک کے دور دراز حصوں میں ذکر وفکر کے حلقے قائم کرکے نقشبندی خانقاہیں قائم کیں، چنانچہ خرابیٔ صحت کے باوجود سلسلۂ کے فروغ کیلئے افغانستان کا تبلیغی سفر کیا۔ جہاں جلال آباد اور کابل کے گورنروں نے والہانہ انداز سے آپ کا استقبال کیا۔

آپ کی شخصیت اتباع سنت، استغنا، تواضع اور خوش اخلاق کا پیکر تھی۔ ویسے تو آپ کی زندگی کے پاکیزہ واقعات بے شمار ہیں مگر ایک خاص بات جو بدیہی طور پر اتباع سنت ہی کی ایک برکت قرار دی جاسکتی ہے کہ تدفین کے وقت ایک عجیب قسم کی خوشبو محسوس ہوئی تھی۔ عین وصال کے وقت آسمان کی طرف نگاہِ مبارک اٹھائی پھر مسکرائے اور ساتھ ہی بلند آواز میں **لا الـــــہ الا اللہ**

محمد رسول اللہ پڑھ کر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔
رب کریم ان کے درجات کو بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے آمین۔

حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

جولائی ۱۹۷۰ء میں منارہ ضلع جہلم (اب چکوال) میں جماعت کے اجتماع کے موقع پر ایک دن دربار نبوی ﷺ میں حج کا معاملہ پیش ہوا۔ عرض کیا: حضور (ﷺ) مروجہ قانون کے مطابق بحری راستے سے بلادعرب آنا مشکل ہے، کئی مرتبہ درخواستیں دیں مگر قرعہ اندازی میں نام نہیں آیا۔ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دفعہ ضرور آؤ خواہ کوئی راستہ اختیار کرنا پڑے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب نے فرمایا: ''پاسپورٹ تیار کراؤ اور قرعہ اندازی کا خیال چھوڑ دو۔ اب تو بلاوا آ گیا ہے، اس لئے جانا ضروری ہے''۔

☆ ۲۵ جنوری ۱۹۷۱ء عصر کے قریب مکہ مکرمہ پہنچ کر حرم شریف میں داخل ہوئے تو آواز آئی ''مرحبا، اھلاً وسھلاً'' اس آواز کو چند دوسرے ساتھیوں نے بھی سنا۔

☆ ایک روز حرم میں بیٹھے تھے تو حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب نے فرمایا: ''مطاف میں بے شمار انبیاء کے انوار نظر آتے ہیں'' پھر فرمایا: ''غالباً ۹۹ انبیا علیہم السلام یہاں مدفون ہیں (تفسیر مظہری جلد ۳ صفحہ ۳۶۹)۔ بیت العتیق کی تعمیر اور چاہ زم زم کے جاری ہونے سے پہلے یہاں تشریف لائے اور یہیں وصال فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جن انبیاء کی قوموں پر عذاب الٰہی نازل ہوا، نزول عذاب سے پہلے وہ یہاں چلے آئے اور یہیں داعی اجل کو لبیک کہا۔ فرمایا: ''کوئی پندرہ صاحب کتاب رسول ہیں۔ باب کعبہ کے عین نیچے حضرت ہود علیہ السلام دفن ہیں۔ مقام ابراہیم سے متصل حضرت صالح علیہ السلام ہیں۔ رکن یمانی سے حجر اسود کی طرف کوئی تین گز کے فاصلے پر حضرت داؤد علیہ السلام کا دفن ہے۔ حطیم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہما السلام مدفون ہیں''۔

☆ جنت المعلیٰ جاتے ہوئے پل کے قریب پہنچے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آواز دی، پھر ہر طرف سے آوازیں آئیں۔ مرحبا! مرحبا! ایک جگہ کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی اور تمام ارواح کو ایصال ثواب کیا۔ پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزار پر گئے۔ ان کے ساتھ ہی حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہے۔ دیکھا کہ کافی شیعہ حضرات سیاہ لباس میں ملبوس وہاں جمع ہیں۔ نور بصیرت سے دیکھا تو دونوں قبریں خالی پڑی ہیں۔ دونوں

حضرت علیین چلے گئے ہیں۔اس کی وجہ شیعہ حضرات کی موجودگی تھی۔فرمایا:

☆ ...... کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی جگہ دیکھو۔رکن یمانی سے تیسرے اور چوتھے مصلے کے درمیان جو سفید جگہ ہے یہاں حضور انور ﷺ تیرہ سال ذکر الٰہی میں مشغول رہے تھے۔حضور اکرم ﷺ کے انوار کی بارش ہو رہی ہے۔

☆ ...... حرم میں نماز کے لئے جو جگہ منتخب کی وہاں شام کو مجلس ذکر ہوئی۔ جب مراقبہ میں مسجد نبوی ﷺ پہنچے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نماز کے لئے اس جگہ کا تعین اور قیام کے لئے مکان کا انتخاب یوں اتفاقاً ہی نہیں ہوا بلکہ سنت کی پیروی کرانا مقصود تھی۔ نماز کی جگہ وہ ہے جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام پہلی مرتبہ آ کر اترے تھے اور مکان سے سنت صدیقی کی پیروی کرائی تھی کہ وہ اسی راستے سے حرم میں آتے تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ ان سے تمہارا قلبی تعلق اور پختہ ہو۔ مسجد خیف گئے۔اس کی محراب کے پیچھے حضرت آدم علیہ السلام دفن ہیں۔قبلہ رو ہو کر دیکھا جائے تو محراب کے بائیں جانب مسجد کی دیوار سے باہر مدفن متصل ہے۔

(مسجد خیف مسالک ملا علی القاری صفحہ ۱۵۷، وفیہ قبر آدم علیه السلام)۔

پہاڑ سے متصل مسجد کی دیوار کے ساتھ بارہ انبیاء علیہم السلام دفن ہیں، جن میں پانچ صاحب کتاب ہیں۔آخر کونے سے آواز آئی "انا نوح" ۔وہاں گئے اور دیر تک مراقبہ کیا اور حضرت نوح علیہ السلام سے کلام ہوتا رہا۔آپ علیہ السلام نے فرمایا: "مفسرین قرآن نے میری قبر کی نشاندہی جو مختلف مقامات پر کی ہے بالکل غلط ہے"۔

☆ ...... جبل رحمت پر جہاں مینار بنا ہوا ہے اس کے پاس ہی ایک صاحب کتاب رسول دفن ہیں۔اس مینار کی جگہ حضرت آدم علیہ السلام کو یہ کلمات سکھائے گئے تھے: "ربنا ظلمنا انفسنا ...... الخ (سورة الاعراف آیت ۲۳)۔

☆ ...... وقوف عرفات سے واپسی کے وقت حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب نے ہم سب سے فرمایا "مبارک ہو"۔

(اسرار الحرمین یعنی ملفوظات اعلیٰ حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ حافظ عبدالرزاق صاحب، الحسنات منزل، چکوال، صفحہ ۶۵ تا ۶۶)

۲ ...... ۱۷ فروری بروز چہار شنبہ ۱۹۷۱ء بعد اشراق مسجد نبوی ﷺ میں حاضری دی۔ حضور اقدس ﷺ کی پائنتی گیلری میں بیٹھ کر ذکر اور مراقبات کئے۔ دربار نبوی ﷺ میں حاضری ہوئی تو حضور اقدس ﷺ کے فرمان کے مطابق جماعت میں موجود نو افراد کی تجدید بیعت ہوئی۔

☆ ...... پھر جنت البقیع میں حاضر ہوئے۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس

گئے تو آپ نے فرمایا: اگر حالات اجازت دیتے تو تم لوگوں کو یہاں بیٹھنے کی دعوت دیتا۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مزار پر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: میرے بیٹو! تم سڑک سے پرے الگ کھڑے ہو جاؤ، یہاں روافض کا ہجوم ہے۔ عرض کیا: کچھ گفتگو کرنی ہے۔ فرمایا: ''یہاں روافض کی نحوست برس رہی ہے، تمہاری گفتگو متاثر ہوگی، علیحدگی میں گفتگو کر لینا''۔

☆ جمعہ کے دن مسجد نبوی ﷺ میں پہنچ کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں گزارشات کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حدیث میں جن لوگوں کا ذکر ہے ان سے تمسک کرنا، کتاب و سنت سے تمسک کرنا ہے''۔ عرض کیا: ایک روایت میں کتاب اللہ کے بعد اہل بیتی کا ذکر ہے اور ایک روایت میں سنتی کا ذکر ہے۔ یا رسول اللہ (ﷺ)! ان میں تطابق کیسے ہو؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اصل چیز کتاب کے بعد سنت ہے مگر سنت احکام اور اعمال کے مجموعے کا نام ہے، جو لوگ میری سنت کے احکام اور اعمال کے مطابق زندگی ڈھال لیتے ہیں وہ دراصل سنت کی زندہ تفسیر ہوتے ہیں، اس لئے سنت اور حامل سنت کے ذکر میں کوئی تعرض نہیں اور اہل بیتی سے مراد چند مخصوص افراد نہیں ہیں بلکہ اس میں عموم ہے، خواہ ان کا مجھ سے خونی اور نسبی تعلق ہو یا نہ ہو، لہٰذا اہل بیتی سے مراد وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور میرے گھر کے لوگ ہیں جو میری سنت کے حامل ہیں، یہ سب اہل بیتی میں آتے ہیں''۔

عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! اہل بیتی کا لفظ قرآنی عرف میں ازواج اور گھر میں بالعموم رہنے والوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''خاص کو عام شامل ہوتا ہے۔ عرف قرآنی میں ازواج اور عموماً گھر میں رہنے والوں کے لئے اہل بیت کا لفظ استعمال ہوا ہے خصوصاً، مگر عام امت میں سے جو متبعین کتاب و سنت ہیں وہ عموماً اہل بیت میں داخل ہیں''۔ عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! شیعہ لوگ تو اس سے بارہ امام مراد لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس تخصیص کا قرینہ کون سا ہے؟ اگر اہل بیتی سے مراد نسبی اولاد ہی لی جائے تو میری اولاد میں سے صرف بارہ کو شامل کرنا اور باقی کو چھوڑ دینا اس کے بطلان کی دلیل ہے''۔ عرض کیا: کیا اتباع سبیل المومنین چھوڑ دینے کا نام ہی رسول ﷺ کی مخالفت ہے اور اس کا نتیجہ جہنم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ درست ہے''۔ (سبیل المومنین وھی سابقون الاولون'' کا عمل ہے، پھر تابعین اور تبع تابعین کا طریقہ ہے، تو جس نے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ چھوڑا وہ مخالف رسول (ﷺ) ہے اور اس کے لئے جہنم کی آگ تیار ہے یہی اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے جس پر نص صریح شاہد ہے)۔

حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں تو شروع سے ہی

بساط بھر فتنوں کی روک تھام میں لگا ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری تبلیغ اور دین کی طرف سے مدافعت کی رپورٹ مجھے پہنچتی رہتی ہے، میں اس سے بہت خوش ہوں، اللہ تمہاری مدد کرے گا، اصلاح خلق کے لئے تمہارا موجودہ طریقہ مجھے بڑا پسند ہے''۔ ہم مسجد قبا کی جنوبی سمت گئے تو دار کلثوم کے پاس ایک گنبد والا مکان نظر آیا۔ حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب نے فرمایا: ''یہاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ دفن ہیں''۔

جبل احد پر گئے تو حضرت نے فرمایا کہ جبل الدماۃ پر درہ کے دائیں جانب حضرت ہارون علیہ السلام دفن ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب سے فرمایا: ''بڑی خوش نصیب ہے یہ جماعت جو آپ کی قیادت میں میری زیارت کو آئی ہے، انہیں وہ انعام دیا گیا جس کا شکر تمام عمر ادا نہیں کر سکتے''۔ (اسرار الحرمین صفحہ ۶۷ تا ۷۷ سے ماخوذ)

☆..... ایک روز مسجد نبوی ﷺ میں روضہ مبارک کے نزدیک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روافض کا ایک گروہ نعرہ بازی کرنے لگا۔ امام مسجد نے حکم دیا، سپاہی آ گئے اور ڈنڈے مار مار کر ان کو وہاں سے نکال دیا۔ معلوم ہوا کہ یہاں امام کی حیثیت جج اور مجسٹریٹ کی ہے اور حضور انور ﷺ کی بے ادبی کرنا گویا جرم قابل دست اندازیٔ پولیس ہے۔ مسجد نبوی ﷺ میں رفع صوت پر روافض کو جو سزا دی گئی اس سے معلوم ہوا کہ سعودیوں کا عقیدہ حیاۃ الانبیاء کا ہے اور ان کا یہ عقیدہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد نبوی ﷺ میں درود پڑھا جائے یا کسی قسم کی آواز بلند کی جائے تو اس کو نبی کریم ﷺ خود سنتے ہیں ورنہ ان کو سزا نہ دی جاتی (اسرار الحرمین صفحہ ۷۸ تا ۸۰ سے ماخوذ)

☆..... میں نے علوم ظاہری سے فارغ ہو کر علوم باطنیہ کی طرف توجہ کی۔ منازل سلوک طے کرتے ہوئے جب دربار نبوی (ﷺ) تک رسائی ہوئی تو ارادہ کیا کہ بقیہ عمر تخلیہ میں بیٹھ کر یاد الٰہی کروں گا۔ ایک روز سحر کے وقت اپنے معمول میں دربار نبوی (ﷺ) میں حاضر ہوا تو اچانک حضور اکرم ﷺ کی طرف سے یہ القائے روحانی میرے قلب پر شروع ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اسلام کا مکان پتھروں اور اینٹوں سے تیار نہیں ہوا اس میں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہڈیاں لگائی گئیں، پانی کی جگہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا خون لگایا گیا اور گارے کی جگہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا گوشت لگایا گیا، اب لوگ اس مکان کو گرانے پر تلے ہوئے ہیں، میرے صحابہ کی توہین کی جارہی ہے، جو شخص اس کے استعداد کی قدرت رکھتے ہوئے خاموشی سے بیٹھا رہے تو کل روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دے گا؟ ایک صوفی، عارف اور عالم کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل رکھنا چاہئے، جب تک اللہ تعالیٰ کو اس کے وجود سے کام لینا ہے اس کو محفوظ رکھے گا، جب اس کی ڈیوٹی پوری ہوگی اس کو بلا لے گا''۔

یہ واقعہ تقسیم ملک کے بعد حضرت مولانا اللہ یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پیش آیا۔اس وقت سے اپنی استعداد کے مطابق انہوں نے دینی خدمت کا کام شروع کر دیا اور کئی نہایت اہم کتب مثلاً دلائل سلوک، الدین الخالص، حیات برزخیہ وغیرہ وغیرہ تحریر فرمائیں۔

(الدین الخالص صفحہ ۳۵۹، مدنی کتب خانہ، گنپت روڈ، لاہور نمبر ۲)۔

حضرت الشیخ علی احمد نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کو زیارت نبی ﷺ

ا۔۔۔۔ اللہ پاک اپنے بعض خاص مقربین کو اسم اعظم عطا فرماتے ہیں، تاکہ وہ اس سپر پاور سے منازل قرب آسانی سے طے کر سکیں۔اور عوام الناس کی حاجتیں اس کے توسل سے پوری ہو سکیں، ان برگزیدہ ہستیوں میں سے آپ بھی ہیں جنہیں یہ نعمت بخشی گئی ہے۔

خود فرماتے ہیں: ”اکثر درجات اور مقامات سے گزرنے کے لئے مجھے اسم اعظم عطا کیا گیا۔جس کو میں پڑھ رہا تھا۔اس سے مجھ میں اتنی قوت پرواز تھی جو نہ کسی تشبیہ سے بتائی جا سکتی ہے اور نہ وہم و خیال میں آ سکتی ہے۔کچھ وقت میں نے اس کو نہ پڑھا تو پھر اس طرح حکم ہوا کہ:

”ووجدک ضالا فہدیٰ“ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف ہدایت دی۔

یہ القا کر کے معناً وہی اسما شروع کرا دیئے گئے لیکن اب کی دفعہ بھی مجھے اس کی تعداد معلوم نہ ہوئی پھر معلوم کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”درویشی کی نعمت کی تکمیل کے لئے اس کو سوا لاکھ بار پڑھیں“۔

پھر میں نے تہجد کے بعد سوا تین ہزار روزانہ پڑھنا شروع کیا تو ایسی بشارتیں شروع ہوئیں کہ ایک بار آنحضرت ﷺ عطر کی شیشی عطا فرما گئے۔ایک بار ظاہری و باطنی غنا کے لئے پڑھا تو دیکھتا ہوں میری پگڑی کے دو طرے ہیں یعنی ایک ظاہری نعمت کا دوسرا باطنی نعمت کا۔

ایک بار فرمایا:”جب یہ تسبیح پڑھتا ہوں تو اونچے سے اونچے مقامات کی بشارت ہوتی ہے اور اس طرح ترقی ہوتی چلی جاتی ہے۔ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اس وقت آپ کا خاص الخاص عمل یہی اسماء مبارکہ ہیں جنہیں سعادت حج سے پہلے چار ہزار آٹھ سو بار تہجد کے وقت پڑھنا آپ کا معمول رہا ہے،مگر سعادت حج سے سرفراز ہونے پر آپ نے گیارہ سو مرتبہ مندرجہ ذیل درود شریف کے ساتھ ان اسماء عظیمہ میں اضافہ فرما کر ۲۰۰ ۷ بار پڑھنے کو اپنا مستقل معمول بنا لیا ہے۔

درود شریف یہ ہے:

"اللھم صلی علی محمد و آله بعدد کل مافی علم الله صلوة کاملة دائمة بدوام ملک الله وبارک وسلم".

آپ فرماتے ہیں اس درود شریف کے ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ کا ثواب ملتا ہے۔

آپ اکثر اپنے بیٹے حضرت منظور احمد شامی سے فرماتے ہیں کہ: میری ان تسبیحات کو تم اپنا معمول بنالو تو تمہارا تعلق تمہارے رب کے ساتھ ایسا ہو جائے گا کہ پھر ہاتھ اٹھاتے ہی کام ہو جائے گا۔ وہ مبارک اسماء یہ ہیں:

"ھو الله الذی لااله الا ھو الحی القیوم واتوب الیه ھو الرحمن الرحیم".

آپ فرماتے ہیں: اپنی اپنی طبیعت ہے، مولانا قاضی خدا بخش صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نے حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا! حضرت آپ کے پاس اسم اعظم ہے وہ مجھے بھی بتادیں، انہوں نے فرمایا: میں نے تو مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی نہیں بتایا تم کو کیسے بتادوں۔

(الف) اسم اعظم بالاتفاق اسم ذات "اللہ" ہے۔

(ب) مگر صدق دلجا سے ہو۔

(ج) اور بجز اس ذات کے دل میں کچھ نہ ہو۔

(د) اور وہ ذات مع صفات کے قلب میں موجود ہو۔

پھل پھول پتیوں پہ ہے سب کی نظر شاید　　　جڑ پر نظر نہیں ہے جس کی ہے سب بہار

حضرت الشیخ علی احمد مدظلہ نقشبندی سلسلہ کے بزرگ ہیں، متبع شریعت بدعت سے حد درجہ اجتناب، کثرت عبادت وریاضت تقویٰ اور سنت پر پابند، رشد و ہدایت میں نوے فیصد مریدین، صورت وسیرت، اخلاق وکردار عقائد ونظریات میں اچھے ہیں۔

آپ کی انفرادی واجتماعی زندگی تقویٰ وسنت کے تابع ہونے کے سبب کئی مدارس، مثلاً دارالعلوم اسلامیہ ھالا، مدرسہ حسینیہ شہداد پور، مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد، مدرسہ مظاہر العلوم حیدرآباد، دارالعلوم مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم، دارالعلوم کراچی، دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہیار کے بعض علماء اور مفتی حضرات آپ کے محبین معتقدین، متعلقین، متوسلین اور بعض خلفاء ہیں آپ کے لڑکے عالم اور پوتے دارالعلوم کراچی میں درجہ تخصص میں زیر تعلیم ہیں۔

آپ صحیح عقائد، صحبت شیخ، اعلیٰ تقویٰ کثرت ذکر، سنت پر عمل، جہاد اور نظام اسلامیہ کی ترغیب دیتے ہیں۔

شیخ علی احمد صاحب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک صاحب نسبت اور صاحب ارشاد بزرگ ہیں انہوں نے حضرت خواجہ محمد نور بخش صاحب اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبد الغفور صاحب عباسی مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ سے روحانی اور اخلاقی فیض حاصل کیا۔ اب انہی بزرگوں کی اجازت سے وہ بندگان خدا کی ہدایت اور رہنمائی کے کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

شیخ صاحب کے فرزند ارجمند محمد منظور احمد شامی نے اپنے والد بزرگوار کے حالات و معمولات علمی کمالات اور ان کے روحانی فیوض کی کیفیت و وسعت پوری تفصیل سے قلمبند کی ہے۔ یہ ضخیم کتاب جس کا نام ''سوانح شیخ علی احمد مدظلہ'' ملنے کا پتہ: جامعہ نقشبندیہ، آرائیں پارہ ٹنڈو آدم۔ سندھ، اور یہ کتاب تیرہ ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں شیخ موصوف کی ولادت سے اب تک کے حالات بیان ہوئے ہیں، دوسرے باب میں تصوف کی راہ میں ان کی دوڑ دھوپ اور مختلف اہل اللہ سے حصول فیوض کی کیفیت کا تفصیلی ذکر ہے، تیسرا حصہ انوار تصوف پر مشتمل ہے اور چوتھے میں شیخ صاحب کے مجاہدات اور اس کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کا تذکرہ ہے۔ پانچواں باب منازل و مراتب اور چھٹا کشف و کرامات پر مشتمل ہے۔ ساتویں باب میں متفرقات کے زیر عنوان شیخ صاحب کی محنت و شوق اور ان کے روحانی مشاہدات کی کیفیات درج ہیں۔ آٹھواں باب ان کے ملفوظات اور نواں مکتوبات پر مشتمل ہے۔ دسویں باب میں شیخ موصوف کے مواعظ حسنہ اور گیارہویں میں ان کے والدین کی خودنوشت بیاض سے مفید باتیں انتخاب کر کے درج کردی گئی ہیں۔ بارھویں باب کا عنوان ''راہ قرب وفلاح'' ہے اس میں اصطلاحات نقشبندیہ، اذکار نقشبندیہ، لطائف سبعہ کو وضاحت سے بیان کردیا گیا ہے، آخری باب آپ کے خلفاء کی فہرست پر مشتمل ہے۔

مولانا منظور احمد شامی کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ۱۹ جنوری ۱۹۷۰ء بروز پیر حضرت شیخ مدظلہ کے بیٹے مولانا منظور احمد شامی نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ آپ کو فرماتے ہیں: ''الحمد شریف صفائی کر کے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں بیٹھ کر ڈیڑھ ہزار بار ہر نماز کے بعد پڑھیں''۔ چنانچہ آپ نے نوآباد میں اپنی زمین کے اندر ایک حجرہ سات فٹ لمبا چھ فٹ چوڑا اور چھ فٹ گہرا زیر زمین تیار کروایا، اس میں اترنے کیلئے ایک چھوٹا سا راستہ رکھا گیا، سطح زمین کے برابر چھت بنادی گئی۔ اس میں آپ نے الحمد شریف کا چلہ پڑھا، اس وقت نصف پیالی دودھ کے ساتھ ایک ہلکی سی روٹی آپ کا کھانا ہوا کرتا تھا، یہ کھانا شامی صاحب باوضو خود تیار کرتے تھے۔

ا...... آپ فرماتے ہیں: ''مجھے نبی کریم ﷺ نے ایک درود شریف عطا فرمایا ہے، اور فرمایا ہے

کہ: "اس کو ہماری محبت کے لئے پڑھیں"۔ وہ مبارک درود شریف یہ ہے:

اللهم صلی علی سیدنا محمد عبدک ونبیک وحبیبک ورسولک النبی الامی وعلی آله واصحابه وبارک وسلم.

یہ درود شریف سرکار دو عالم ﷺ کی محبت حاصل کرنے کے لئے اکسیر ہے۔

۲...... مئی ۱۹۸۰ء میں فرمایا: مجھ پر منکشف ہوا ہے کہ یہ درود شریف پندرہ سو مرتبہ روزانہ پڑھا جائے جان کنی کے وقت آنحضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

ایک بار آپ نے فرمایا: اگر درود شریف کے ذریعہ بااختیار زیارت والا معاملہ چاہو تو پانچ ہزار روزانہ بعد نماز عشاء پڑھنا چاہیے۔

۳...... فرمایا: ایک بار حکم ہوا "ختم خواجگان" پڑھو تا کہ نعمت ملے۔ بندہ نے چند روز ہی پڑھا تو دیکھا وہ تمام بزرگ جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے اور بندہ آنحضرت ﷺ کے پاس گئے۔ آپ ﷺ ایک کمرے کے اندر تشریف فرما ہیں، ہم سب باہر جالی کے ساتھ کھڑے ہو گئے میری طرف حضور ﷺ نے مسکرا کر دیکھا، جب ہم واپس آئے تو میرے ہاتھ میں پھولوں کی ٹوکری تھی۔

۴...... آپ نے فرمایا: میں ۱۹۵۶ء میں کھوکھراپار تھا۔ کھانے کا یہاں تک تقوی کیا کہ چینی، گھی اور دودھ تک چھوڑ دیا تھا۔ باوضو روٹی پانی سے کھاتا، اگر چائے کی طلب ہوتی تو بلا دودھ نمک ڈال کر پیتا، اس دوران ایک دفعہ مراقبہ میں زیارت ہوئی۔ دیکھا نبی کریم ﷺ تشریف لائے ہیں۔ اور سارا کمرہ نور سے منور ہو گیا اور خوشبو سے معطر۔

۵...... اپنی اپنی حالت ہے ایک مسجد کے محراب کے اوپر اسم "محمد" ﷺ جلی حروف میں لٹکا ہوا تھا، میں جب واپس ہوتا تو پیٹھ ہوتی، اس پر ایک روز نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اس نام کی طرف پیٹھ کر کے نہ جایا کرو، بلکہ کچھ دور جا کر پھر پیٹھ بدلا کرو"۔

۶...... میں ایک بار دفتر میں کرسی پر پاؤں لٹکا کر تلاوت قرآن پاک کیا کرتا تھا، اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "پاؤں اوپر رکھ کر پڑھا کرو"۔

۷...... ۱۹۷۷ء میں فرمایا "میں نے آج رات آنحضرت ﷺ کو مردہ دیکھا تو آپ ﷺ کو غسل وکفن دیا، پھر آپ زندہ ہو گئے، اس کام میں تم بھی میرے ساتھ ہو، اس کی تعبیر یہ ہے کہ مجھ سے دین کی کچھ خدمت ہوگی۔

۸...... میری ایک حالت تھی کہ میں قرآن پاک کی ایک منزل روزانہ پڑھتا تھا۔ اس دوران آنحضرت ﷺ کو دیکھا، بالکل دودھ کی طرح سفید تھے، فرمایا: "ذکر کرو" پھر ایک حالت تھی کہ

ذکر بہت کرتا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ذکر کم کیا کرو"۔

۹۔ اپنے خلیفہ اسماعیل صاحب کو ایک بار فرمایا: میرا تعلق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت زیادہ ہے، اب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہوں تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آجاتے ہیں اور میری دعا سن کر فرماتے ہیں "ابھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں"۔

چنانچہ وہ کام اکثر اسی طرح ہو جاتا ہے۔

سراپا ظاہرش نور ست و جان ست پس از باطنش کان بے نشان ست

ترجمہ: آپ کے باطنی حالات اور مقامات کا معلوم کرنا کان بے نشان کی طرح آسان نہیں۔

۱۰۔ ایک بزرگ نے خواب میں مجھ سے فرمایا "نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہ "علی احمد کے سر پر "ہما" گذرا ہے"۔

۱۱۔ ۲۷ جولائی کو آپ نے فرمایا: ننڈو آدم کی اسی بیٹھک میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی "نور علیٰ نور" تھے اور دس بار درود تاج پڑھنے کے لئے فرمایا۔

۱۲۔ فرمایا: "ایک خواب دیکھا ہے اگر وہ سچا ہوا تو پھر میرے جیسا نصیب والا کوئی دوسرا نہیں" ۔تو آپ نے فرمایا: دیکھتا ہوں قیامت کا دن ہے حشر کا میدان ہے، آنحضرت ﷺ شفاعت کے لئے "مقام محمود" جانے کیلئے میرے کندھوں پر سوار ہو کر گئے ہیں جبکہ اس شرف کے سب منتظر ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی فضیلت اور سعادت نہیں ہو سکتی۔

☆ دسمبر ۱۹۹۰ء میں فرمایا: آج صبح جب میں سویا تو خود کو مسجد نبوی میں پایا وہاں حضور اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آئے یعنی ہم چار آدمی ہیں۔ آپ ﷺ نے شیخین رضی اللہ عنہما سے فرمایا: پانچ پانچ سو بار درود شریف پڑھو انہوں نے ایک درود شریف پڑھا جس میں طٰہٰ کا لفظ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی۔ آپ ﷺ بڑے خوش تھے، مجھے معلوم ہوا کہ یہ دعا میرے لئے تھی اور دعا پر ایسا معلوم ہوا کہ عرش تک سب دروازے کھل گئے، بیداری پر مجھے درود شریف کے مکمل الفاظ میں تذبذب ہو گیا دو تین دن کے بعد فرمایا: آج رات جبرائیل علیہ السلام مجھ سے مل کر گئے ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا وہ درود شریف یہ تھا" صلی اللہ علی طٰہٰ وبارک وسلم " انہوں نے فرمایا ہاں یہی تھا اور وہ باب جبرائیل سے آسمانوں کی طرف چلے گئے۔

۱۳۔ آپ فرماتے ہیں: سخت آزمائش کے دوران بندہ نے دعا کی تھی کہ "اے اللہ پاک آزمائش ختم فرما دیجئے مگر کمال نعمتوں کے ساتھ" تو دیکھا بندہ اور ایک دوسرے بزرگ روضۂ

اطہر پر حاضر ہوئے ہیں۔ انہوں نے سجدہ کیا۔ بندہ نے سجدہ نہ کیا بلکہ ان کو سمجھایا اور بندہ نے بیٹھ کر فاتحہ شریف پڑھی تو آنحضرت ﷺ روضۂ مبارک سے باہر تشریف لائے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''آزمائش ختم کرنے کے کاغذات آچکے ہیں مگر ہم نے روک رکھے ہیں کہ چار سلسلے تو تمہارے پاس داخل کردیئے ہیں دو اور ہیں ان کو بھی داخل کرنا ہے اس لئے تھوڑا وقت روکا گیا ہے''۔ اور آپ ﷺ نے میری گود میں ایک بچہ رکھا جو آپ کے گھر کا بچہ ہے وہ بہت اللہ اللہ کرتا ہے۔ ع

فذلک بحر لا ساحل له

سفینہ چاہیئے اس بحرِ بے کراں کے لئے

(رہنمائے قرب وفلاح)

۱۴.....مولانا عبداللہ صاحب عالم ہیں دبئی میں رہتے تھے آج کل میر پور خاص میں ہیں ان کے صاحبزادے جناب حافظ قاری فیض اللہ صاحب آپ (شیخ علی احمد مدظلہ) کے بیعت ہوگئے۔ ان کے والد کو لوگوں نے کہا کہ آپ کا بیٹا بریلوی پیر صاحب کا مرید ہو گیا ہے تو اس پر وہ سخت ناراض ہوگئے۔

حافظ صاحب نے انہیں بتایا کہ الشیخ کے عقائد بریلوی نہیں ہیں مگر وہ نہ مانے۔ اس پر جناب حافظ صاحب کو والد کی ناراضگی کا بڑا احساس ہوا کہ کیا کیا جائے۔ انہیں دنوں حافظ صاحب حیدرآباد میں مدرسہ مفتاح العلوم میں گئے اور رات ذکر کرتے ہوئے سو گئے دیکھتے ہیں کہ ایک حسین شخصیت فرض نماز پڑھا رہی ہے میں تیسری رکعت میں شامل ہوا۔ نماز کے بعد جماعت ان سے ملی۔ میں نے ان بزرگ شخصیت سے مصافحہ کیا تو میرے دل نے یہ گواہی دی کہ یہ نبی کریم ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم صحیح راستے پر ہو، دل کے شیطانی خیال چھوڑ دو، اپنے حضرات کی صحبت اختیار کرو، ان کی طبیعت کیسی ہے۔ ان کو میرا سلام کہنا، اس کے بعد آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور سب لوگ رخصت ہوگئے میری آنکھ کھلی اور دل مطمئن ہو گیا اور طبیعت میں عجیب کیفیت تھی میرے ہاتھوں میں اتنی خوشبو تھی کہ صبح تک محسوس ہوئی اور ایسی خوشبو میں نے آج تک نہیں دیکھی۔

(رہنمائے قرب وفلاح)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فقیر صوفی حضرت نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

روضہ پاک سے خانقاہ سراجیہ کی حاضری کا اشارہ

حاجی عبدالرشید صاحب مدظلہ نے سنایا کہ علی پور سیداں (ضلع سیالکوٹ) کے جو بزرگ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے گزرے ہیں ان کے ایک مخلص مرید فقیر صوفی حضرت نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑی طویل عمر پا کر واصل الی اللہ ہوئے، ان کی ملاقاتیں اکثر خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ شریف کے جدید متولی رانا احمد حسن صاحب ریٹائرڈ آفیسر ساکن لاہور سے رہتی تھیں، حضرت صوفی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حرمین شریفین حاضر ہوئے روضہ اطہر پر دوران حاضری حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میرے اکابر بزرگ تو وصال فرما چکے ہیں اس سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں آپ ﷺ رہنمائی فرما دیں، ارشاد فرمایا ''وہ دیکھو خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ میں میرے بیٹے محمد عبداللہ موجود ہیں ان سے ملو'' حرمین شریفین سے واپسی پر صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ شریف حاضر ہوئے اور سیدی حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں تمام واقعہ بیان کیا۔ بقول احمد حسن صاحب حضرت اقدس ثانی مولانا محمد عبداللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے فرط محبت عقیدت وانجذاب میں یہ واقعہ سن کر صوفی نور محمد صاحب کو عالی توجہات سے سرفراز فرمایا۔

شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کو زیارت نبی ﷺ

حضور نبی کریم اور سند اجازت

یہی روایت بقول حکیم سلطان محمود مدظلہ حضرت حاجی عبدالرشید مدظلہ، خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی سے بھی مروی ہے، میں نے شیخ القراء حضرت قاری عبدالرحمن مدظلہ ساکن سیالکوٹ سے سنا فرمایا ایک مرتبہ میرے مسکین خانہ ''حضرہ'' میں دو شیوخ وقت جلوہ افروز تھے، تنہائی میں راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں۔ شیخ الشیوخ حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی نے حضرت شیخ مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر محدث اعظم پاکستان سے دریافت فرمایا حضرت! آپ نے سلوک کہاں تک طے کیا؟ فرمایا میں نے دائرہ لاتعین تک پھر عالم روحانی میں دشواریوں کا ذکر آیا تو حضرت خواجہ صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا مجھے بھی سند اجازت میں

مشکل پیش آئی تھی، میں نے حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب نقشبندی اور قبلہ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی خواجہ معین الدین اجمیری رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم سے سند اجازت نہ ملنے کی شکایت کی۔ میرے عرض کرنے پر حضرات خاموش رہے، جیسے جیسے اجازت نامہ ملنے میں دیر ہوتی چلی جاری تھی، میری بے چینی میں بھی اضافہ ہو رہا تھا بالآخر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ ﷺ نے حضرات کو حکم فرمایا اس کا حق دیا جائے، اجازت نامہ دیتے وقت خوشی کا اظہار نہیں فرمایا گیا، میں نے اکابر مشائخ کی خدمت میں عرض کیا آپ کی خاموشی حضور نبی پاک ﷺ تک اطلاع کا سبب بنی، اس ترت جواب پر بحمد اللہ اکابر مشائخ رحمہم اللہ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور مبارک بھی دی۔

پھر گردش ایام کی آہٹ ہوئی محسوس ساقی! ذرا دینا تو مرا جام کہاں ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں اور خواب میں زیارت نبی ﷺ

☆...... مدینہ منورہ میں قبلہ جنوب کی جانب ہے۔ گنبد خضرا مشرقی گوشے میں واقع ہے۔ مغرب کی جانب باب الرحمۃ کے متصل دالان میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ درس دے رہے تھے۔ گنبد خضرا کی جالیاں سامنے تھیں۔ تلامذہ میں سے ایک کو ''حیات النبی ﷺ'' کے متعلق کافی شکوک تھے۔ دوران درس انہوں نے ایک بار جو نظر اٹھا کر دیکھا تو نہ قبہ خضرا تھا، نہ جالیاں، بلکہ خود سید البشر حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ انہوں نے کچھ کہنا چاہا (شاید دوسرے طلباء کو متوجہ کرنا چاہتے ہوں) کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ سے انہیں منع فرما دیا۔ اب جو دیکھتے ہیں تو پھر تمام چیزیں اپنی پہلی حالت پر موجود تھیں۔ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نمبر، صفحہ ۴۴ پر مولانا احمد حسین صاحب لاہر پوری نے حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ پر جو مضمون لکھا ہے، اس میں یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ شیخ الاسلام کی زندگی کے حیرت انگیز واقعہ صفحہ ۳۱)

☆...... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز دوران قیام مدینہ طیبہ (زادھا شرفا) میں اشعار کی ایک کتاب دیکھ رہا تھا، اس میں ایک مصرع تھا: ع

ہاں اے حبیب ﷺ رخ سے ہٹا دو نقاب کو

مجھے یہ اس وقت بھلا معلوم ہوا۔ میں مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور مواجہہ شریف میں بعد آدائے آداب وکلمات مشروعہ انہی الفاظ کو پڑھنا اور شوق دیدار میں رونا شروع کر دیا۔ دیر تک

یہی حالت رہی جس پر یہ محسوس ہونے لگا کہ مجھ میں اور جناب رسالت مآب ﷺ میں کچھ حجاب دیواروں اور جالیوں وغیرہ کا نہیں اور آپ ﷺ کرسی پر سامنے جلوہ افروز ہیں آپ ﷺ کا چہرہ انوار سامنے ہے اور بہت چمک رہا ہے۔ (نقش حیات حصہ اول صفحہ ۹۲)

☆...... شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اطہر (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) پر حاضر ہوئے اور درود وسلام کے بعد سلام عرض کیا تو فوراً جواب آیا "وعلیکم السلام یا ولدی" جسے وہاں موجود سینکڑوں لوگوں نے سنا۔ (سلاسل طیبہ صفحہ ۷۷)

مولانا مشتاق احمد مرحوم مفتی ریاست مالیر کوٹلہ (بھارت) نے فرمایا کہ میں جب مدینہ منورہ گیا تو وہاں کے مشائخ سے سنا کہ امسال روضۂ اطہر سے عجیب کرامت کا ظہور ہوا۔ ایک نوجوان نے جب درگاہ سالت مآب ﷺ پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھا تو فوراً جواب آیا "وعلیکم السلام یا ولدی" (وعلیکم السلام اے میرے بیٹے) جسے وہاں موجود سینکڑوں لوگوں نے سنا۔ بعد میں آپ ہی تو دار العلوم دیوبند (اب اسلامک یونیورسٹی دیوبند، یوپی، بھارت) کے مشہور ومعروف مدرس اول شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ کے نام سے مشہور ہوئے اور ۱۳۷۷ھ میں بعمر ۸۱ سال وہیں وصال فرمایا۔ (سلاسل طیبہ، صفحہ ۷۷، الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر)

☆...... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جسم کا دایاں حصہ ۲ مارچ ۱۹۵۲ء کو سن ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے تشخیص کی کہ فالج کا اثر ہے۔ آپ کو بڑا صدمہ اور تکلیف ہوئی، دوسرے دن آپ نے فرمایا کہ رات مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے داہنے ہاتھ پر دعا پڑھی اور دم کیا اور فرمایا: "حسین احمد تشویش کی کوئی بات نہیں، ہم صرف تمہاری عیادت کو آئے ہیں"۔ چنانچہ حضرت بفضلہ تعالیٰ بالکل تندرست ہو گئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام)

☆...... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کھلی ہوئی ہے۔ لاش مبارک سفید کفن میں قبر مبارک کے پاس باہر رکھی ہے۔ کفن کھلا ہوا ہے، چہرہ مبارک تر وتازہ گورا گورا اور تمام جسم مبارک تر وتازہ ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ چت سو رہے ہیں۔ مگر آپ ﷺ کی لبیں اور ناخن بڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے قینچی سے آپ ﷺ کی لبیں اور ناخن کتر دیئے، قیام دوران مدینہ شریف یہ خواب دیکھا تھا۔

(نقش حیات جلد اول صفحہ ۹۱)

☆...... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے فرمایا کہ جب میں کراچی سے گنگوہ شریف کے لئے سفر کر رہا تھا اور گاڑی ملتان کے قریب سے گزر رہی تھی تو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ علیہ تشریف لائے ہیں اور ہر دو صاحبان کے ہاتھ ایک

دوسرے سے تشبیک'' یعنی ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں اس طرح ہے کہ ایک کی انگلیاں دوسرے کی انگلیوں میں جالی کی طرح پھنسی ہوئی ہیں۔ جیسے کہ بے تکلفی اور انتہائی دوستی میں ساتھ چلتے وقت دو دوست ہتھیلی میں ہتھیلی اور انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں'' کیے ہوئے ہیں۔

(نقش حیات حصہ اول صفحہ ۹۲ تا ۹۳)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خودنوشت سوانح حیات ''نقش حیات'' جلد اول میں فرمایا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اکابر نے ارشاد فرمایا کہ قریب سو برس سے ہندوستان میں برکات ذکر و شغل اٹھ گئی ہیں یا اٹھتی جارہی ہیں۔ وہ فیض جو زمانہ قدیم میں حاصل ہوتا تھا اب نہیں ہوتا۔ حرمین شریفین میں یہ فیض اب بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔

☆...... شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مکہ معظمہ سے روانہ ہونے کے بعد چوتھے روز جبکہ قضیمہ سے رابغ کو قافلہ جارہا تھا میں نے اونٹ پر سوتے ہوئے خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔ میں قدموں پر گر گیا۔ آپ ﷺ نے میرا سر اٹھا کر فرمایا کیا مانگتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جو کتابیں پڑھ چکا ہوں وہ یاد ہو جائیں اور جو نہیں پڑھی ہیں ان کو سمجھنے کی قوت حاصل ہو جائے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تجھ کو دیا۔

(نقش حیات حصہ اول صفحہ ۸۰)

☆...... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں چار زانو بیٹھا ہوا ہوں اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بائیں جانب تشریف فرما ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ داہنی جانب سے تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دست مبارک میں کوئی کتاب ہے۔ (نقش حیات حصہ اول صفحہ ۹۵)

☆...... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کے شمالی دروازہ باب مجیدی کے باہر بجانب شمال منہ کئے ہوئے (قبلہ مدینہ منورہ اور مسجد نبوی سے جنوب کی جانب ہے) مسجد سے نکل کر کھڑے ہیں اور آپ ﷺ کے لپ (دونوں ہاتھوں کا مجموعہ) میں میٹھے کدو کی بیج بھر رہے ہیں۔ میں سامنے حاضر ہوا جب قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے لپ کو نیچے سے کھول دیا۔ کچھ بیج گرے جو میں نے اپنے دامن میں لے لئے۔ ان کی مقدار قریب تیس عدد تھی (مدینہ منورہ میں میٹھے کدو کے بیج بکثرت ہوتے ہیں۔ لوگ ان کو بھاڑ میں بھنوا کر دکانوں پر فروخت کرتے ہیں اور ان کا مغز کھاتے ہیں) دوران قیام مدینہ شریف یہ خواب دیکھا تھا۔ (نقش حیات حصہ اول صفحہ ۹۰)

☆...... اپنی خودنوشت سوانح حیات ''نقش حیات'' جلد اول صفحہ ۹۲ پر حضرت مولانا حسین احمد مدنی

رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف کے قیام کے دوران میں نے خواب کی شکل میں دیکھا کہ باب السلام (مسجد نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام) کا سب سے بڑا دروازہ جو کہ بجانب مغرب واقع ہے) سے مسجد میں داخل ہوا ہوں اور حجرۂ مطہرہ (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کی جانب جارہا ہوں اور حضرت رسول اللہ ﷺ قبر مبارک پر ایک کرسی پر رونق افروز ہیں، قبلہ کی جانب آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ہے۔ میں داہنی جانب سے حاضر ہوا، جب قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھ کو چار چیزیں عطا فرمائیں، ان میں سے ایک ''علم'' ہے۔ باقی تین اشیاء یاد نہ رہیں کہ کیا تھیں۔ اس کی بعد میں کرسی کے پیچھے سے ہوتا ہوا ایک باغ میں (جو کہ بجانب قبلہ آپ ﷺ کے آگے تقریباً دس بارہ گز ردور واقع ہے) داخل ہوا۔ اس میں میوہ دار درخت ہیں جن کی اونچائی قد آدم سے کچھ تھوڑی ہی زیادہ ہے، ان درختوں کے پتے سیب کے پتوں جیسے ہیں اور ان میں پھل کالے کالے لگے ہوئے ہیں اور کچھ لوگ ان درختوں میں سے پھل چن چن کر کھارہے ہیں، میں نے بھی سیاہ پھلوں کو توڑ کر کھایا۔ مقدار میں یہ پھل چھوٹے انجیر کے برابر تھے مگر ان کا مزہ تمام پھلوں سے جدا اور اس قدر لذیذ تھا کہ ایسے پھل میں نے پہلے کبھی نہ کھائے تھے، اس کے بعد میں نے ایک درخت اسی باغ میں بڑے شہتوت کا دیکھا جس میں شہتوت لگے تھے جن کے پکے ہوئے پھل زرد رنگ کے تھے، میں نے اس میں سے پکے ہوئے شہتوت توڑے اور میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے اور یہ شہتوت آپ ﷺ کے واسطے لے جارہا ہوں (میں نے یہ خواب شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا کہ معلوم نہیں تین کون سی چیزیں عطا فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ بھی ملے وہ خیر ہی ہے۔

''نقش حیات'' دو جلدوں میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خود نوشت سوانح حیات ہے۔ ساتھ ہی نہایت بیش قیمت پر از معلومات، تاریخی دستاویز بھی ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے آخر ایام تک باجماعت کھڑے ہوکر نماز ادا فرمائی اور دار العلوم دیوبند کے صدر مدرس اور ناظم تعلیمات کی حیثیت سے ۳۲ سال خدمت کر کے بعمر ۸۰ سال بعد نصف النہار قریب ڈیڑھ بجے پنج شنبہ ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء مطابق ۱۳ جمادی اولال ۱۳۷۷ھ وصال فرمایا۔ دار العلوم دیوبند کے قبرستان میں دفن کئے گئے، غسل دینے والے بزرگوں کو یہ دیکھ کر سخت حیرانی تھی کہ جسم مبارک اس طرح نرم تھا جیسے کہ کسی زندہ کا، یہاں تک کہ ہاتھ دھوئے تو انگلیوں کے چٹخنے کی آواز سنی گئی۔ نزع روح کے وقت آنکھیں نیم باز اور دہن نیم وا ہو جاتا ہے، ناک اور بانسے اور چہرہ کی تازگی میں فرق آجاتا ہے لیکن ہر ایک کو حیرت تھی کہ آنکھیں بند ہونٹ اس طرح ملے ہوئے جیسے سونے

کے وقت عادت تھی اور روئے انور پر وہ تازگی اور تازگی میں ایک لطیف تبسم کی وہ شگفتگی کہ اگر پہلے سے یقین نہ ہوتو اس شہید ناز کو مردہ تصور کرنا ناممکن تھا (سید محمد میاں، ناظم جمعیۃ العلماء ہند، دہلی)

چہرہ انور کا ایک ایک بال سنت کے مطابق سجا ہوا تھا، گویا مشاطہ قدرت نے خاص اپنے ہاتھ سے ریش مبارک میں کنگھی کردی ہے اور لبوں کو درست کردیا ہے۔ آپ کے چہرہ مبارک پر جو طمانیت اور سکون تھا۔ بشاشت ونشاط کی جو نورانی کیفیت رقصاں تھی۔

والدہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی سید احمد مرحوم کی اہلیہ میری والدہ مرحومہ کی حقیقی بھتیجی تھیں اور باقی دو بہوئیں غیر خاندانوں کی تھیں۔ دوران قیام مدینہ طیبہ وہ چاہتی تھیں کہ تمام نظام خانہ داری ہر ایک کا علیحدہ کردیا جائے مگر سرمایہ کی کمی اجازت نہ دیتی تھی، ناگوار امور پر صبر کرنا اور کرانا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ ایک روز والدہ ماجدہ نے خواب دیکھا کہ حجرۂ مطہرہ (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں قبر شریف پر چارپائی بچھی ہوئے اور اس پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے ہیں اور والدہ ماجدہ پیچھے بیٹھی ہوئی آپ ﷺ کی کمر دبا رہی ہیں، یکایک سامنے سے بڑے بھائی مرحوم کی اہلیہ آئیں تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے والدہ ماجدہ کو مخاطب کر کے فرمایا ''تم ان کو جدا کیوں نہیں کردیتی ہو'' یہ خواب صبح والدہ ماجدہ نے والد ماجد سے ذکر کیا جس پر والد صاحب نے اسی روز سب کو جدا کردیا۔ (نقش حیات جلد اول صفحہ ۷۰)

مولانا محمد علی قاسمی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا محمد علی قاسمی حسینی فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے چھ سات روز قبل میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک مختصر سا حجرہ ہے اس میں حضرت رسول اللہ ﷺ ایک چوکی پر چت لیٹے ہوئے ہیں۔ اتنے میں ایک صاحب مسئلہ دریافت کرنے آئے، میں چونکہ دروازہ پر نگرانی کر رہا تھا اس لئے میں نے جواب دیا کہ اس وقت تو حضرت رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔ پھر کسی وقت آئیے۔ انہوں نے اپنا سوال کچھ دیر بعد پھر دہرایا۔ اس پر میں نے ان سے کہا آپ بھی عجیب آدمی ہیں مسئلہ پوچھنے پر بضد ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے آرام کا خیال نہیں کرتے۔ اسی اثناء میں ایک اور صاحب آگئے۔ میں ان سے باتیں کرنے لگا تو یہ صاحب چپکے سے کھسک کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گئے۔ میری نظر جوان پر پڑی تو میں نے ان کو پکڑ لیا مگر اب جو دیکھا تو حضرت رسول اللہ ﷺ کی بجائے حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ وہاں چت لیٹے ہوئے ہیں اور

چہرہ پر مردنی کے آثار ہویدا ہیں۔ اس خواب کی تعبیر کیلئے میں نے حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا، جواب آیا وظیفہ پر مداومت کریں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے، آمین، اس خط کے بعد ہی حضرت والا شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ (شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۱۷۴)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆.....شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ طیبہ کے احترام کے سلسلہ میں ایک مرتبہ فرمایا۔ مدینہ طیبہ میں ایک بزرگ تھے۔ رات کے وقت کھانا کھا رہے تھے، کھانے میں دہی بھی تھا جو قدرے ترش تھا۔ ان بزرگ کی زبان سے کہیں یہ نکل گیا کہ مدینہ منورہ کا دہی کھٹا ہے۔ اسی شب آپ کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کا دہی کھٹا ہے تو جہاں کا دہی میٹھا ہو وہاں تشریف لے جایئے۔ یہ خواب دیکھ کر وہ بزرگ سخت پریشان ہوئے، ایک دوست بزرگ کو خواب سنایا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے روضہ پر تشریف لے جایئے اور آپ کے توسل سے دعا کیجئے۔ ان بزرگ نے ایسا ہی کیا۔ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی رات کو زیارت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایمان کی سلامتی چاہتے ہو تو فوراً مدینہ شریف چھوڑ دو۔ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ سنا کر فرمایا کہ جو لوگ مدینہ طیبہ کی چیزوں پر تنقید کرتے ہیں اور کچھ خیال نہیں کرتے انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اس مقدس دیار کی ہر چیز کی تعریف کرنی چاہئے۔ ہر چیز کو قبول کرنا چاہئے اور دل سے پسند کرنا چاہئے۔ (شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۱۵۹)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆.....جناب شیدا اسرائیلی حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں ''میں بہ سلسلہ تقریر موضع ہزاری باغ گیا، وہاں رات کو خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ دیکھا کہ آپ ﷺ کچھ لوگوں کے ہمراہ تشریف فرما ہیں اور یہ ناچیز بھی حاضر ہے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا ''ابھی تک مولانا حسین احمد مدنی تشریف نہیں لائے؟'' میں نے جواباً بے ساختہ عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہیں بلانے کے لئے تشریف لے گئے ہیں ابھی آتے ہوں گے۔ پھر میں نے بارگاہ عالی میں عرض کیا کہ مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو بلوانے کی کیا وجہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھے ان سے اپنی امت کا حال دریافت کرنا ہے''۔ اتنے میں جناب تشریف لے آئے اور السلام علیکم کہہ کر حضرت محمد

رسول اللہ ﷺ کے بالکل سامنے بیٹھ گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک صاحب نے یا ابن عمر کہہ کر اپنے پاس بٹھالیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ ساڑھے تین بجنے میں دو منٹ تھے۔ وضو کیا، دو رکعت نفل نماز شکرانہ ادا کی اور نہایت فرحت افزا حالت میں مصلے پر ہی فجر کا انتظار کرتا رہا (مکتوبات شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ نعیم الدین اصلاحی مکتوب نمبر صفحہ ۲۰۲ تا ۲۰۳)

مولوی حافظ محمد سلیمان صاحب انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... مولوی حافظ محمد سلیمان صاحب انبالوی نابینا ہونے کے باوجود دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور ساتوں قراتوں میں قرآن مجید کے حافظ اور قاری ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص الخاص شاگردوں میں سے ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد موضع لالو پور متصل منڈی کاموں کے میں سکونت اختیار کی۔ حافظ صاحب کا بیان ہے کہ مجھے ''ہمہ اوست یا ہمہ از اوست'' ''امکان کذب باری تعالیٰ'' عصمت انبیاء علیہ السلام اور تقدیر۔ ان چار مسائل میں کچھ الجھن تھی۔ ان کو سمجھنے کے لئے پورے ہندوستان کے بڑے بڑے علماء سے گفتگو کی لیکن اطمینان نہ ہوا۔ بالآخر کیلیانوالہ شریف میں حضرت سید نورالحسن شاہ صاحب سے ملا۔ آپ دو روز تک ان مسائل پر گفتگو فرماتے رہے حتیٰ کہ میرا اطمینان ہو گیا اور جب میں اپنے گاؤں واپس پہنچا تو رات کو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی (علی صاحبہا الف الف صلوۃ والف الف سلام) میں حضرت رسول اللہ ﷺ مع صحابۂ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تشریف فرما ہیں۔ بعدہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت شاہ صاحب کو ایک چغہ دیا اور فرمایا کہ حافظ صاحب کو پہنا دو۔ چنانچہ شاہ صاحب نے اٹھ کر وہ مجھے پہنا دیا۔ اس واقعہ کے بعد ایک لخت میری طبیعت نے پلٹا کھایا اور ایک انقلاب شروع ہو گیا۔ (انشراح الصدور یعنی سوانح حیات حضرت سید نورالحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ از سید منیر حسین شاہ جوکالوی، خادم آستانہ عالیہ، کیلیانوالہ۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیات نبی ﷺ

☆..... قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ایک خواب بیان فرمایا، جسے حضرت ہی کے الفاظ میں درج کرتا ہوں۔ فرمایا: مجھے سید الکونین حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نوراللہ مرقدہ حضور ﷺ کے پاس

بیٹھے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے شکایت کی کہ زکریا کو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کا بہت اشتیاق ہو رہا ہے، لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ کچھ اور اس سے کام لیا جائے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اس کو یہاں آنے کا اشتیاق تو بہت ہے، مگر میرا بھی یوں ہی جی چاہتا ہے کہ اس سے کچھ اور کام لیا جائے'' اس خواب کے بعد میں بہت حیرت میں پڑ گیا کہ میں کسی کام کا نہیں، ساری عمر یوں ہی ضائع کی، اب کیا کام کراوں گا اور یہ کہ میں کیا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق کروں؟ میرا حاضری کا منہ ہی نہیں، مگر کچھ دنوں بعد چچا جان (حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) کا واقعہ یاد آیا کہ جب چچا جان (حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) مدینہ منورہ آئے تو ان کا یہاں ٹھہر جانے کا ارادہ ہوا، روضۂ اقدس سے اشارہ ہوا کہ ''ہندوستان جاؤ، تم سے کام لینا ہے''۔ چچا جان نے فرمایا کہ میں بہت دنوں تک پریشان رہا کہ بولنا مجھے نہیں آتا، تقریر مجھے نہیں آتی، میں ضعیف کیا کروں گا؟ کچھ دنوں کے بعد شیخ الاسلام حضرت سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی مولانا سید احمد صاحب نے جب انہیں پریشان دیکھا تو کہا اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ یہ تو نہیں کہا گیا کہ تم کام کرو، بلکہ کہا گیا کہ تم سے کام لیا جائے گا، لینے والا خود لے لے گا۔ اس کے بعد چچا جان کو اطمینان ہوا اور ہندوستان واپس آ کر تبلیغی کام شروع ہوا، جو ماشاء اللہ خوب چلا (آپ مجدد تبلیغ اور امام تبلیغ کہلائے۔ ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۱ء سے لے کر آج تک پوری دنیا میں تبلیغی جماعتیں خوب کام کر رہی ہیں) میں نے سوچا کہ یوں نہیں کہا کہ تو کر، بلکہ یوں کہا کہ کام لیا جائے، میں سوچتا رہا کچھ دنوں بعد خیال ہوا کہ ذکر شغل کی لائن ٹوٹ گئی ہے، ہندوستان اور پاکستان کی اکثر خانقاہیں برباد ہو گئی ہیں، اس لئے شاید حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی منشاً ہو کہ ذکر شغل ان کی خانقاہ کا اہم مشغلہ تھا اور جب حضرت آنکھوں سے معذور ہو گئے تو تعلیم کی جگہ بھی ذکر شغل نے لے لی تھی، لہٰذا مجھے ذکر شغل کا اہتمام ہو گیا اور اسی بناپر اپنے معمولات اور معذوری کے باوجود لندن، پاکستان (اور اب افریقہ) جہاں جہاں بھی خانقاہ قائم کرنے کا وعدہ ہو تو جس حال میں بھی ہوں، پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں، اللہ کرے یہ کام اس کے فضل سے کچھ چل جائے اور یہی مراد حضرت کی بھی ہو تو کچھ سرخروئی ہو جائے۔ (''ذکر و اعتکاف کی اہمیت'' مرتبہ جناب صوفی محمد اقبال صاحب مدنی، صفحہ ۷ تا ۸)

☆...... شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے روزنامچے سے یہ خواب نقل کیا جاتا ہے۔ زکریا نے خواب دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کے ہاں ولی اللہ نامی ایک شخص کو بلایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ زکریا (شیخ الحدیث) سے کہہ دو کہ تجھے قطب الاقطاب بنا دیا گیا، یہی اپنے آپ کو سمجھے اور لوگوں سے کہہ دے، چنانچہ مجھ سے کہہ دیا گیا۔ خواب ہی میں میں نے سوچا کہ ولی

اللہ سے مراد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ ہیں اور ان کو ذریعہ بنانے کی وجہ یہ ہوئی کہ میرے دل میں کبھی کبھی حضرت شاہ صاحب کے متعلق یہ خیال آتا رہا کہ شاہ صاحب نے اپنے متعلق یہ الفاظ کیوں تحریر فرمائے؟ پھر خواب ہی میں مجھے خیال ہوا کہ یہ تیرے خیال کی اصلاح ہے۔ تیرے اس خیال نازیبا کی اصلاح مقصود ہے کہ شاہ صاحب نے اس قسم کے الفاظ حکماً لکھے ہیں۔ (مولانا محمد زکریا ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا سفر نامہ افریقہ وانگلینڈ صفحہ ۱۷ تا ۱۸)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ ضلع مظفر نگر (یوپی، بھارت) کے مشہور قصبے کاندھلہ میں ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۸۹۸ء بروز جمعرات پیدا ہوئے۔ ۱۳۸۸ھ سے مستقلاً مدینہ منورہ میں مقیم ہو گئے تھے اور سعودی وطنیت حاصل ہو گئی تھی۔ ۲۴ جولائی ۱۹۸۲ء مطابق یکم شعبان ۱۴۰۲ھ کو وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ اردو اور عربی میں آپ کی تصانیف کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔ قرآن مجید کے بعد کوئی کتاب کثرت اشاعت میں شیخ الحدیث کی فضائل کی کتابوں کی اشاعت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اب تک ان کے سات غیر ملکی اور گیارہ ملکی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں جن کے لاکھوں نسخے پوری دنیا میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ذکر جہر کی مجالس کا اہتمام کرنے کی آپ بہت ترغیب فرماتے تھے۔ فرمایا اگر تم تبلیغ کی کوشش کے ساتھ ساتھ ذکر پر بھی مداومت رکھو گے تو ان شاء اللہ عجیب وغریب برکات دیکھو گے۔ جو کچھ کرو اللہ کو راضی کرنے کے لئے کرو۔ اللہ کا نام کتنی ہی غفلت سے لیا جائے اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میرے دوستو مالک کے سامنے جھک جاؤ تو ساری چیزیں تمہارے سامنے جھک جائیں گی۔ فرماتے تھے کہ ابھی وقت ہے جو کچھ آخرت کے بینک میں جمع کرنا ہے جمع کر دو۔

☆ یہ سب خواب مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں، جنہیں آپ کے حضرت مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا:

''ماہنامہ البینات'' ماہ اگست ۱۹۷۵ء میں مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کی وفات پر ''بصائر وعبر'' کے عنوان کے تحت ان کے کمالات کا ذکر کیا ہے۔ ۵ جون ۱۹۷۵ء بمطابق ۲۴ جمادی الاولی ۱۳۹۵ھ مولانا سید محمد زکریا نے وصال فرمایا۔ آپ نے جوانی میں جب ریاضت شروع کی تو روزانہ صرف ساڑھے تین ماشے غذا پر سالہا سال زندگی بسر کی۔ پندرہ دن میں بمشکل اجابت کی ضرورت پڑتی تھی۔ رویائے صادقہ ومبشرات کا سلسلہ شروع ہوا تو ۱۶ سال کی عمر سے ۲۰ سال تک سو مرتبہ سے زیادہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے۔ اویسی نسبت کے وہ کمالات حاصل ہوئے کہ عقل حیران ہے۔ یہ سلسلہ آخر عمر تک جاری رہا۔ آپ کے والد سید میر مزمل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا تھا۔ والدہ حیات تھیں جن کا اصرار

تھا کہ ازدواجی زندگی اختیار کریں اور ایک رویائے صالحہ کے نتیجے میں نکاح کرلیا۔

مرشد کامل کی تلاش وجستجو کے لئے جب استخارہ کیا تو خواب میں حضرت محسن انسانیت ﷺ کو دیکھا اور ۱۹۰۶ء میں تلاش کرتے ناسک (صوبہ بمبئی) کے جنگل میں شیروں اور چیتوں کے درمیان تکمیل ریاضت کی اور ایک مرتبہ ۸ ماہ اور دوبارہ ۹ ماہ کی گوشہ نشینی اختیار کرکے پتوں اور پتوں پر گزارا کیا۔ غرض آپ کے مجاہدات حیرت انگیز ہیں۔ جب علم کی طرف توجہ کی اور علم استحضار اور ارواح میں قدم رکھا تو روحانی قوت کے وہ کرشمے دیکھے اور عالم ارواح کے وہ عجائبات منکشف ہوئے کہ عقل حیرت میں ہے۔ جب سلب امراض کا ارادہ کیا تو اس میں کمال حاصل کرلیا۔ علم اسرار الحروف وعملیات وتعویذات کی وادی میں قدم رکھا تو انتہا کردی۔ طب میں ایسے محیر العقول علاج کئے کہ جرمنی، فرانس اور لندن سے آئے ہوئے مایوس مریض شفایاب ہوئے۔ تجارت اور ٹھیکیداری کی تو ڈنکے بجادیئے۔ غرض جس سمت قدم اٹھایا کمال کی انتہا کو پہنچ کر رکے۔ سب سے زیادہ کمال یہ کہ اپنی ہستی کو مٹا ڈالا اور کسی کو ان باتوں کی ہوا نہ لگنے دی۔ آخری تیس سال میں سب چیزیں بالکل ترک کرکے مسلسل یادالٰہی میں گزارے حتیٰ کہ ذریعہ معاش سے بھی بے نیاز ہو گئے۔ جلالی مزاج ہونے کے باوجود ہر وقت خوش مزاج اور خوش طبع نظر آتے تھے۔ عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں کے عمدہ مصنف تھے۔ اپنے خوابوں کو جمع کیا اور ''المبشرات'' نام رکھا اور ان کی تعبیرات ''عبیر المسرات'' کے نام سے لکھی۔ فرمایا: مجھے تین چیزوں سے محبت ہے: ا۔ اللہ تعالیٰ، ۲۔ حضرت رسول اللہ ﷺ ۳۔ اور اپنے خواب، فرمایا: اگر شرعاً جائز ہوتا تو اپنے ان خوابوں کی کتاب کو اپنے ساتھ قبر میں دفن کرنے کا حکم دیتا۔

☆...... ایک مرتبہ افغانستان میں امیر نصر اللہ خان، نائب السلطنت کابل کا ترکہ فروخت ہوا۔ مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے سمور کی ایک پوستین ۱۴ ہزار افغانی روپیہ (برابر دس ہزار برطانوی روپے) میں خریدی۔ رات آپ کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ محبت آمیز لہجے میں عتاب فرمایا کہ ''جب تمہارے پاس دولت ہوتی ہے تو ایسا اسراف کرتے ہو کہ ہزاروں کی پوستین خریدتے ہو''۔

☆...... ایک مرتبہ ایک بلی پالی، اس نے جگہ ناپاک کردی تو اسے مار کر گھر سے باہر نکال دیا۔ رات حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے عتاب فرمایا کہ ''تم نے بلی کو کیوں مارا؟ کیا وہ عقل وشعور رکھتی ہے؟ خبردار دوبارہ ایسا نہ کرنا''۔ مولانا سید محمد (زکریا رحمۃ اللہ علیہ صبح بلی کو تلاش کرکے گھر لائے،

☆...... ایک مرتبہ ایک پڑوسی نے مولانا سید محمد زکریا سے پانچ روپے قرض مانگا۔ اتفاق سے قرض

دینے سے انکار کردیا۔ شب کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے عتاب فرمایا کہ ”سائل کو کیوں روپیہ نہ دیا؟ اس کے گھر جا کر دو“۔ غرض اس نوعیت کی روحانی تربیت اور عظیم ترین تعلق کا سلسلہ قائم تھا۔

☆...... کتنے ہی مبشرات ایسے ہیں جن میں حضرت رسول اللہ ﷺ انتہائی محبت اور مولانا سید محمد زکریا سے ایسے تعلق کا اظہار فرمارہے ہیں کہ جس کی نظیر عالم میں نہ ملے گی۔ بیمار ہوگئے تو خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زکریا جب تم بیمار ہوتے ہو تو میں بھی بیمار ہوتا ہوں، جب تمہارے سر میں درد ہوتا ہے تو میرے سر میں بھی درد ہوتا ہے۔ غرض اس قسم کے حیرت انگیز منامات و مبشرات کتنے ہی ہیں۔

☆...... وسوسہ دل میں آیا کہ سکرات موت میں کیا حالت ہوگی؟ شیطان بہت پریشان کرے گا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہاں میں ہوں، وہاں شیطان کا کیا کام“۔ چند دن حیات کے باقی تھے۔ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حسب معمول اذان فجر سے قبل یا بوقت اذان، رات کی حالت معلوم کرنے پہنچے تو فرمایا: آ گئے، میں نے عرض کیا: جی ہاں! آج حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔

☆...... مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے ان ہی ایام میں خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے کہہ رہے ہیں: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے خواب میں دیکھا کہ حق تعالیٰ کرسی پر جلوہ گر ہیں اور میں ان کا طواف کررہا ہوں۔ جب یہ بیان شروع کیا وہی حالت وصورت سامنے ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ خواب کی تعبیر دے رہے ہیں۔

بچپن سے مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی دادی اور پھوپی مریم سے سنا کرتے تھے کہ تمہارے والد کی عمر ایک سو سال ہوگی اور یہی ہوا کہ ٹھیک سو سال کی عمر پا کر مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا اور مسکراتے ہوئے نور کے شعلوں میں واصل بحق ہوئے۔

☆...... مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی پھوپی مریم صاحبہ خوارق و کرامات تھیں۔ واردات و احوال غریبہ طاری ہوتے تھے۔ اس حال میں جو بات کہتی تھیں ہو جاتی تھی، بچپن سے دونوں بھائی، بہن (زکریا و مریم) میں خونی رابطہ سے زیادہ روحانی رابطہ تھا۔ مکاشفات اور واردات میں جب حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوتی تو ایک دوسرے کے لئے سفارش کرتے تھے۔ ان کا معاملہ فطری تھا، بغیر سابقہ ریاضات کے حالات طاری ہوتے تھے جب کہ مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا معاملہ ریاضات کے بعد شروع ہوا۔

(ماہنامہ البینات، کراچی ماہ اگست ۱۹۷۵ء)

پھوپی شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆......شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''آپ بیتی'' حصہ اول کے صفحہ ۱۸ پر بیان کرتے ہیں کہ ۱۳۴۲ھ میں میری حقیقی پھوپی (بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس قدس سرہ کی حقیقی ہمشیرہ) سخت علالت کے بعد انتقال فرما گئیں۔ ان کے انتقال کا واقعہ بڑا عجیب ہے۔ بہت سخت بیمار تھیں، اشارہ سے نماز پڑھتی تھیں۔ اسہال کبدی کئی دن سے تھے کہ بوقت صبح صادق دوشنبہ ۲۴ شعبان ۱۳۴۲ھ کو انہوں نے یکدم مجھے آواز دی۔ میں جاگ ہی رہا تھا۔ فرمایا کہ مجھے جلدی بٹھا، تو پیچھے سہارا لگا دے، مجھے خیال ہوا کہ اذان کا وقت ہوگیا، مبادا اس میں دیر ہو جائے۔ میں نے ایک دوسرے عزیز کو اشارہ کیا۔ وہ جلدی سے بیٹھ گئے۔ انہوں نے جلدی میں فرمایا کہ تو بیٹھ، حضور (ﷺ) تشریف لے آئے اور اپنے ہاتھ سے کوٹھے کے دروازے کی طرف اشارہ کیا کہ حضور (ﷺ) تشریف لے آئے اور یہ کہتے ہی گردن پیچھے کو ڈھلک گئی۔ رحمہا اللہ رحمۃ واسعۃ (آپ بیتی، مکتبہ رشیدیہ)

شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی دادی صاحبہ حافظہ تھیں۔ قرآن بہت اچھا یاد تھا۔ ایک منزل روز کا معمول تھا۔ رمضان شریف میں ۴۰ پارے روز کا عمل تھا۔ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے دادا حضرت مولانا محمد اسماعیل نے بعمر ۶۰ سال ۴ شوال ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۸ء میں وصال فرمایا۔ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ جنازے پر اتنا ہجوم تھا کہ کاندھے کی سہولت کے لئے بانس باندھے گئے۔ اس کے باوجود دہلی سے نظام الدین تک (تقریباً ساڑھے تین میل) بہت سوں کو کاندھے کا موقع ہی نہ ملا۔ مختلف العقیدہ اور مختلف الخیال لوگ جنازے میں شریک تھے، جو آپ کی مقبولیت کی علامت تھی۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے بار بار نماز جنازہ پڑھائی گئی جس کی وجہ سے دفن میں تاخیر ہوگئی۔ اس عرصہ میں ایک صاحب ادراک بزرگ نے دیکھا کہ مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ مجھے جلدی رخصت کردو، میں بہت شرمندہ ہوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مع صحابہ رضی اللہ عنہم میرے منتظر ہیں۔ مسجد بنگلہ والی، واقع بستی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دہلی کے گوشہ میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔

(حالات مشائخ کاندھلہ صفحہ ۲۱۴ تا ۲۱۵، سیرت مولانا محمد الیاس صفحہ ۳۸ تا ۴۰)

بہجۃ القلوب
فی
مبشرات النبی المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں بذریعہ مکاشفہ، قطب العالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضور اقدس ﷺ کی طرف سے چالیس بشارتیں

مرتبہ: حضرت شیخ صوفی اقبال صاحب نور اللہ مرقدہٗ

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ

مکاشفات کی شرعی حیثیت

منامات اور مکاشفات کے بارے میں عام طور پر افراط وتفریط پائی جاتی ہے اس لئے مناسب ہے کہ اس بارے میں اکابر کے ارشادات نقل کر دیئے جائیں۔

☆......نمبر ا: حضرت گنگوہی قدس سرہ اپنی کتاب امداد السلوک میں تحریر فرماتے ہیں کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ انہوں نے (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے نبوت سے پہلے) اپنے والد یعقوب علیہ السلام سے کہا ''اے میرے باپ میں نے گیارہ ستاروں اور آفتاب ومہتاب کو خواب میں دیکھا کہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں اور حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھی خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے پس معلوم ہوا کہ جب سالک ریاضت اور مجاہدہ شروع کرتا ہے اور نفس وقلب کی تزکیہ وتصفیہ اور مراقبہ میں کوشش کرتا ہے تو اس کا عالم ملکوت پر گزر ہوتا ہے اور اسی لئے ہر مقام پر اس کی حالت کے مناسب واقعات کا کشف ہونے لگتا ہے کبھی بطریق مکاشفہ اور کبھی صالح خواب میں اور کبھی بطریق واقعہ، پس ذکر اور استغراق کی حالت میں کہ سارے محسوسات اس سے غائب ہو جاتے ہیں، جب غیبی معاملات کے حقائق میں کسی مضمون کے منکشف ہونے کا اتفاق ہوتا ہے تو

اس وقت اگر سالک سونے اور جاگنے کے بین بین حالت میں ہوتا ہے تو صوفیاء کرام کی اصطلاح میں اس کشف کو واقعہ کہتے ہیں اور عین بیداری اور حضور میں ہوتا ہے تو مکاشفہ کہتے ہیں اور اگر سویا ہوا ہوتا ہے تو رویاء صالحہ کہتے ہیں اور خواب کبھی تو سچی اور واقعہ کے مطابق ہوتی ہے اور کبھی جھوٹی، مگر مکاشفہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے اس لئے کہ حق تعالیٰ روح کے بدنی پردوں سے مجرد ہونے کی حالت میں دکھلاتا ہے اور اکثر مقامات میں نفس روح کے ساتھ شریک ہوجاتا ہے اور سچ جھوٹ کے ساتھ مخلوط ہوجاتا ہے پس جو کچھ سچ ہو وہ روح کا معلوم کیا ہوا ہے اور جو جھوٹ ہے وہ نفس کا معلوم کیا ہوا ہے کیونکہ سچ روح کی صفت اور جھوٹ نفس کی صفت ہے اور سچی خواب نبوت کا جزو ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت کی وحی کا ابتدائی حصہ سچی خوابیں تھیں، بعض مکاشفے ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا ہی کی مسافت بعیدہ والی چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں چنانچہ سرور دوعالم ﷺ پر مسجد اقصیٰ مکشوف ہوگئی تھی اور آپ ﷺ نے اس کے ستون شمار کر کے بتادیے تھے اور اسی قسم میں یہ مکاشفہ داخل ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا ''مجھے یوں القا ہوا ہے کہ بنت خارجہ (زوجہ خود) کے شکم میں لڑکی ہے، چنانچہ لڑکی ہی ہوئی اور ایسا ہی مکاشفہ فاروقی بہت مشہور ہے کہ ''نہاوند'' کی جنگ کا نقشہ ممبر پر خطبہ دیتے ہوئے ظاہر ہوگیا وہیں سے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہا کو ہدایات دیں اور ساریہ کو بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنائی دی گئی اسی قسم کے مکاشفات مشائخ کرام کے واقعات میں بکثرت اور اتنے مشہور ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔

☆ نمبر۲. رویاء صالحہ کے نبوت کا جزو ہونے کے مطالب اور تشریح میں علماء کا طویل کلام ہے اور یہ کہ رویاء صالحہ میں کونسی چیز زیادہ معتبر اور افضل ہے اس میں بھی بہت اختلافات بیان ہوئے ہیں جو اس فن کی کتب میں درج ہیں یہاں تو صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ قرآن وحدیث میں اس لائن کا ثبوت ہے اور جو بعض لوگ ان باتوں کا انکار کردیتے ہیں یا ان چیزوں میں جاہل صوفیوں کا غلو اور ان کا مکاشفات سے احکام شرعیہ نکالنے کی غلط کاری سے متاثر ہو کر صلحاء کے سچے مکاشفات کو بھی خرافات اور اوہام قرار دیتے ہیں یہ ان کی بے انصافی اور ناواقفیت کی بات ہے۔

☆......نمبر۳: حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ القاظ منزلہ مشروع کا دروازہ بند ہو چکا ہے لیکن ان علوم کی حقیقت ومعارف اور دقائق کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ یہ حقائق وقتاً فوقتاً کامل عارفوں کے دلوں پر نازل ہوتے رہتے ہیں اور یہ دروازہ تاقیامت کھلا رہے گا تاکہ ہر زمانے میں ان کے ذریعہ سے صاحب استعدادوں کو فائدہ پہنچتا رہے۔

(بحوالہ انوارقدسیہ)

☆......نمبر۴: رسالہ ''عربی زبان کی فضیلت'' میں حضرت اقدس شیخ زید مجدہ اپنے متعلق مبشرات

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مالک کے انہی انعامات (اولیاء اللہ کی محبتیں) میں اپنے اور اپنے پاک رسول اللہ ﷺ کے دربار کی بار بار حاضری اور بچپن اور حال کے مبشرات جو اس ناکارہ نے تو کم دیکھے مگر میرے دوستوں نے بہت دیکھے اور حجاز مقدس کے اسفار میں بہت بڑھ گئے جس کے متعلق میں دوستوں کو منع کرتا رہتا ہوں کہ اس کا تذکرہ بھی نہ کریں اور کہیں چھاپیں بھی نہیں اس لئے کہ یہ ساری چیزیں حسن خاتمہ پر موقوف ہیں۔ اگر مالک اپنے لاتعداد لاتحصی انعامات میں حسن خاتمہ کی دولت سے بھی مالا مال فرمائیں تو یہ سب کچھ موجب مسرت ہے اور خدا نہ کرے کہ میری بداعمالیاں غالب آجائیں تو یہ ساری حسرت ہی حسرت ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مشہور ارشاد ہے کہ **ان الحی لاتؤمن علیہ الفتنة**" کہ زندہ پر فتنہ سے کسی وقت بھی اطمینان نہیں ہو سکتا اور حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بہترین خوابوں پر امیدیں باندھنی اور جناب باری عز اسمہ کی رحمتوں پر نظر رکھنا ہمیشہ بندوں کا فریضہ ہے۔

☆ نمبر ۵: منامات اور مکاشفات کی اہمیت اور حیثیت میں صاحب مکاشفہ کی شخصیت کو بڑا دخل ہے۔ مکاشفہ میں اس کے باطنی حالات یعنی باطنی صفائی اور کدورت کا بڑا دخل ہو جاتا ہے اس لئے بندہ نے مکاشفات کے بیان میں اس کا التزام کیا ہے کہ سینکڑوں مکاشفات میں سے صرف چالیس مکاشفات اور منامات ہی درج کئے ہیں جو کہ یا تو خود حضرت اقدس کے ہیں یا حضرت کے خاص خلفاء، صاحب نسبت وعلم اور باطنی ادراک رکھنے والے ذاکر شاغل حضرات نے بیان کئے اور ان کو حضرت اقدس نے اپنے روزنامچے میں درج کرانے کے قابل قرار دیا، سچے مکاشفات والے حضرات میں صفائی قلب اور فہم وفراست کے علاوہ کچھ طبعی خصوصیات مثلاً یہ استعداد کہ مراقبہ کے وقت دوسرے محسوسات سے غائب ہو کر طبیعت کو ایک طرف ہمہ تن متوجہ کر لینے کی صلاحیت ہو اس یکسوئی والی خصوصیت کے لئے بزرگی بھی لازم نہیں حتیٰ کہ غیر مسلموں میں بھی پائی جا سکتی ہے جس کی وجہ سے کشف الٰہی تو نہیں کشف کونی ان کو بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا صاحب مکاشفہ کی شخصیت کو سمجھنا بہت مشکل ہے اور اس بیان میں بہت تفصیل ہے، اس لئے اختصار کے پیش نظر اصحاب مکاشفہ کے اسماء مبارکہ اور ان کے حالات درج نہیں کرتا کہ وہ عام سمجھ سے بالا ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی صاحب کا کوئی پہلو دیگر اوصاف حمیدہ ضروریہ کے ساتھ ناقص ہو۔

تنبیہ: جن رویاء صالحہ اور مکاشفات میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت اور حضور ﷺ کے ارشادات ہوئے ہوں ان کی اہمیت وصداقت ظاہر ہے کہ بخاری ومسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے مجھ کو

ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہوسکتا۔

ف: فضائل درود شریف میں حضرت شیخ زید مجدھم فرماتے ہیں ''کہ جس شخص نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی، روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت نہیں عطا فرمائی کہ وہ خواب میں آ کر کسی طرح اپنے کو نبی کریم ﷺ ہونا ظاہر کرے مثلاً یہ کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ سمجھ بیٹھے۔ انہی بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یہ اس لئے نہیں ہوسکتا کہ نبی کریم ﷺ اسم مبارک ہادی کے مظہر اتم ہیں۔ شیطان کی دخل اندازی سے ہادیت کی اس شان کا کمال نہ رہتا اور یہ وجہ مکاشفہ کی زیارت ہونے میں بھی پائی جاتی ہے گو حدیث شریف میں اس امر کی صراحت تو خواب ہی سے متعلق ہے لیکن چونکہ خواب مکاشفہ اور واقعہ تینوں صورتیں مغیبات کے کشف کی ہیں اور ان سب میں استغراق اور محسوسات سے غائب ہونا امر مشترک ہے اور پھر بعض کے نزدیک مکاشفہ خواب سے بڑھ کر بھی ہے جیسا کہ امداد السلوک کی عبارت میں اوپر گزر چکا اسی صورت میں مکاشفہ کی زیارت بدرجہ اولیٰ حق ہوگی۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

اب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق چالیس مکاشفات درج کرتا ہوں۔

کتب فضائل کی قبولیت بارگاہِ رسالت میں اور حضرت علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی حالت

☆......۱/۸/۷ ۱۳۹ھ، ۴/۱۱/ ۱۹۷۷ء اس شب میں ایک بزرگ نے دیکھا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہیں اور ساکت بیٹھے ہیں۔ نبی کریم ﷺ ذرا اونچی جگہ پر تشریف فرما ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس متعدد کتب ایسی خوشنما جلد کہ نگاہ بھی نہیں جمتی۔ ان میں سب سے اوپر حضرت شیخ کی فضائل حج پھر فضائل درود شریف پھر حکایات صحابہ اور اس کے نیچے دوسری کتب ہیں۔ اسی میں تھوڑی دیر میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب نہایت خوش پوش ہنستے ہوئے آئے۔ ان کے سر پر پشاوری عمامہ گول سا بندھا ہوا ہے۔ ان کے آنے پر حضرت شیخ اٹھے اور معانقہ کیا۔ مولانا نہایت خوش ہیں، حضرت نے پوچھا کہ کیا گزری؟ تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان کی برکت سے بہت اچھی گزری، حضرت نے کہا کہ ان کی برکتیں تو سب پر ہیں۔ حضور اکرم ﷺ دونوں حضرات کی گفتگو سن رہے ہیں اور تبسم فرما رہے ہیں۔ (یہ مکاشفہ حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے فوراً بعد کا ہے)

رسالہ شریعت وطریقت کا تلازم کی تعریف کا حکم

☆...... یکم جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ بمطابق ۸ مئی ۱۹۷۸ء بروز پیر آج ایک بزرگ نے رسالہ داڑھی کا وجوب کی تعریف شروع کی (یعنی عربی میں ترجمہ شروع کیا)۔ آج عشاء کے بعد روضۂ اقدس پر حاضری پر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں کچھ کاغذات دیکھے، موصوف نے سمجھا کہ میری تعریب کے کاغذات ہیں۔ حضرت اکرم ﷺ نے اس کی تعریف پر اظہار مسرت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ شیخ الحدیث کے رسالہ شریعت وطریقت کی بھی تعریب کرو (الحمدللہ کہ عربی ترجمہ ہو کر چھپ گئی)

حضرت اقدس شیخ زید مجدہ کا مبارک خواب

☆...... آج صبح جمعۃ المبارک ۱۱ رجب ۱۴۰۱ھ احقر محمد اقبال حضرت شیخ زید مجدھم کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت بہت خوش تشریف فرما ہیں۔ فرمایا آج بہت اچھا خواب آیا پھر مندرجہ ذیل خواب سنایا جس کو یہاں حضرت کے روزنامچے سے نقل کرتا ہوں۔

''رات کو نیند تو کئی دن سے نہیں آ رہی ہے، مگر کسی وقت اونگھ سی آ جاتی ہے۔ شب میں زکریا نے خواب دیکھا کہ میری اوجز (اوجز سے مراد حضرت شیخ کی تالیف اوجز المسالک شرح موطا امام مالکؒ ہے) کا مسودہ پورا ہو گیا میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کو چلا، داہنی طرف علامہ زرقانی اور بائیں طرف علامہ باجی میرے ساتھ ساتھ ہیں، میں جب حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو حضور کے ہاتھ میں اوجز کے مطبوعہ فارم تھے اور وہی تھے جن کا مسودہ میں لے کر گیا تھا۔ حضور ﷺ بہت مسرت فرما رہے تھے اور بہت دعائیں دیں جو مجھے یاد نہیں اس خواب سے بہت مسرت ہوئی اوجز کے بارے میں مقبول ہونے کی امید ہوئی۔

اوجز اور بذل میری ہی کتابیں ہیں

☆ ۱۹ رجب ۱۴۰۰ھ بروز بدھ مولانا عبدالحفیظ صاحب نے اپنے پریس کے واسطے ذکر کیا (مراقبہ میں) کہ پریس لگ رہا ہے اس کے لئے دعا فرمائیں، کہ آپ کی کتابوں کی اس میں قبولیت اور افادیت عامہ کے ساتھ اشاعت ہو حضور ﷺ نے فرمایا کہ بذل، اوجز، لامع (حضرت شیخ کی شرح حدیث) میری ہی کتابیں ہیں۔ پریس کے لئے دعا کی درخواست پر فرمایا "مقبولة مباركة انشاء الله"

ف: حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بندہ پر اللہ رب العزت کے جو بہت ہی عظیم الشان انعامات اور بے شمار احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس بندہ نے جس قدر فضائل

کے رسائل تالیف کئے ہیں مثلاً فضائل قرآن اور فضائل حج وغیرہ اوران کے علاوہ جو کتابیں تالیف کی ہیں، ان سب رسائل اور کتب کے بارے میں اس بندہ کو یا اس کے بعض مخلص اصحاب کو رویاء صالحہ اور مبشرات سے نوازا گیا، اس میں سے دو تین یہاں درج کرتا ہوں۔

فضائل حج کے متعلق رویاء صالحہ

☆......ا: رائے پور شریف کی خانقاہ میں ایک ذاکر شاغل بزرگ مولانا خدابخش صاحب مقیم تھے۔ انہوں نے ایک روز خواب دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت شیخ بیت اللہ شریف کی تعمیر کررہے ہیں۔ انہوں نے اپنا خواب حضرت رائے پوری قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت اقدس نے اپنی عادت شریفہ کے مطابق فرمایا کہ اس کی تعبیر حضرت شیخ سے پوچھنا۔ حضرت شیخ رائے پور جب تشریف لے گئے تو یہ خواب بیان ہوا اور تعبیر پوچھی گئی۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں آج کل رسالہ فضائل حج تالیف کررہا ہوں۔ انشاء اللہ رسالہ بیت اللہ شریف کی تعمیر روحانی میں معین ہوگا۔ چنانچہ ہزاروں خطوط اس نوع کے پہنچے کہ اس رسالہ سے حج وزیارت میں بہت لطف آیا۔

عمرات النبی ﷺ کا سبب تالیف

☆......ب: حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں رسالہ حجۃ الوداع کے سننے سے فارغ ہوا تو میں نے جمادی الاولیٰ کی پہلی بدھ کو دوپہر کے قیلولہ میں یہ خواب دیکھا کہ ایک شخص مجھے حکم دیتا ہے کہ میں جزء حجۃ الوداع کی تکمیل آنحضرت ﷺ کے عمروں کے بیان سے کروں اور اس نے کہا کہ جزء حجۃ الوداع کی تکمیل کے لئے آپ کی عمروں کی تفصیل ضروری ہے۔ پس خواب ہی میں میں نے اس حکم کی تعمیل کی اور کاغذ قلم لے کر اپنے قلم سے لکھنے لگا۔ اس وقت گویا مجھے نہ آنکھ کی تکلیف ہے نہ کوئی اور عارضہ ہے اور میں نے خواب ہی میں ''حدیث جعرانہ'' کے دو جملوں کی شرح لکھ دی، پہلا جملہ جامع الطریق المدینہ اور دوسرا جملہ فاصبح بمکۃ کباتت اس کے بعد خواب ہی میں ایک تبلیغی جماعت کے لئے گیا۔

رسالہ حجۃ الوداع کا حضور ﷺ کا سماع فرمانا

☆......حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسالہ ''جزء عمرات'' جب اختتام کے قریب پہنچا تو ہمارے ایک مخلص دوست جناب الحاج سلمان افریقی نے (جو مدت تک مدینہ منورہ میں اس بندہ

کے پاس رہ کر اوراد و اشغال میں مشغول رہے اور سعادت حج سے بہرہ ور ہونے کے بعد سہارنپور آئے اور سفر و حضر میں ہمیشہ میرے ساتھ رہتے ہیں) ایک خواب دیکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ حضرت سید المرسلین ﷺ کی بارگاہ عالی میں شرف قبول سے سرفراز ہوا۔ الحاج سلمان کے الفاظ میں خواب کا متن درج ذیل ہے۔

''میں نے خواب دیکھا کہ میرے دل میں زیارت نبوی ﷺ کا داعیہ پیدا ہوا اور میں مدینہ منورہ کی طرف پیدل چل کھڑا ہوا، ابھی تھوڑی دور چلا تھا کہ مجھے دور سے حرم نبوی نظر آنے لگا۔ دریں اثنا کہ میں حرم شریف کی طرف جارہا تھا اچانک میں اپنے تئیں آپ کے (یعنی حضرت شیخ کے) حجرے کے سامنے کھڑا پاتا ہوں، بہت سے لوگ حجرے کے باہر کھڑے ہیں اور مولانا محمد یونس صاحب استاذ حدیث مظاہر علوم سہارنپور حجرہ سے باہر آرہے ہیں اور مجھ سے کسی نے کہا کہ آنحضرت ﷺ حجرہ کے اندر رونق افروز ہیں۔ یہ کہتے ہوئے اس نے مجھے داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ میں اندر گیا تو فرحت و مسرت کو ضبط نہ کرسکا اور میرے جسم میں گویا بجلی کی لہر دوڑ گئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ آپ کی چارپائی کے سرہانے کی جانب تکیہ لگائے تشریف فرما ہیں، سفید دستار زیب سر ہے۔ ریش مبارک سفید ہے اور آنکھوں پر چشمے لگا رکھے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا، تو آنحضرت ﷺ نے سلام کا جواب مرحمت فرمایا اور مصافحہ کے لئے اپنا دست مبارک بڑھایا پھر آپ کی جانب متوجہ ہوئے۔ آپ آنحضرت ﷺ کی داہنی جانب زمین پر بیٹھے ہیں اور یہ رسالہ جزء ''حجۃ الوداع'' سنا رہے تھے پس آنحضرت ﷺ اس کے سننے میں مصروف ہوگئے اور میں چارپائی سے نیچے اقدام عالیہ کی جانب بیٹھ گیا''۔

اس رویاء میں جو واقعہ ذکر کیا گیا ہے یعنی آنحضرت ﷺ کا اس مبتلائے سیئات کی طرف سماع کے لئے متوجہ ہونا اور اس بندہ کا رسالہ کی قرأت میں مصروف ہونا یہ اس بندۂ ضعیف کے لئے شرف و ابتہاج کا کافی سرمایہ ہے، فللہ الحمد و المنۃ۔

عربی زبان کی فضیلت کا سبب تالیف

☆.....۲۹ شوال ۱۳۹۵ھ بمطابق ۴ نومبر ۱۹۷۵ء کی شب میں حضرت شیخ زید مجدہ کو سید الکونین ﷺ کی زیارت ہوئی۔ ارشاد فرمایا وہ لاؤ اور سناؤ رسالہ کا نام تو یاد نہیں رہا لیکن وہ عربی زبان کی فوقیت و فضیلت پر تھا اسی وقت خواب میں رسالہ لکھنے کا ارادہ بلکہ افتتاح بھی کردیا اس وقت بہت روایات اور مضامین ذہن میں آئے اور بڑی اچھی ترتیب ذہن میں آئی مگر صبح کو تفصیل تو بھول

گئی۔ حضرت شیخ نے ارادہ کرلیا کہ انشاء اللہ مدینہ پہنچ کر تکمیل کروں گا۔
(تکمیل ہوگئی یعنی طبع بھی ہوگئی)

فضائل درود شریف کے متعلق بشارت

☆......فضائل میں سب سے پہلا رسالہ فضائل قرآن حضرت شاہ یاسین نگینوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت گنگوہی قدس سرہ کی فرمائش پر تالیف ہوا اسی طرح عرصہ کے بعد موصوف ہی کی فرمائش پر فضائل درود شریف لکھا گیا، علی گڑھ میں ماجد علی نے خواب دیکھا، حضور ﷺ کی زیارت ہوئی فرمایا کہ زکریا فضائل درود شریف کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا۔
(ماجد علی کا مفصل خط اور اس کا جواب آپ بیتی صفحہ ۲۱۰ پر درج ہے)

حضرت شیخ کا مبارک خواب

☆......حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خواب ہے جس رؤیا صالحہ میں خود حضرت نے حضور اکرم ﷺ کے یہ الفاظ مبارک سنے تھے کہ مجھے ان کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ یہ وقت ضائع نہیں کرتے۔
ف: جب حضرت تشریف لائے تھے تو حرم تک گاڑی میں آنا ہوتا تھا پھر باب جبرئیل کی طرف حضور سرور دو عالم ﷺ کے قدموں مبارک میں دیوار کے ساتھ جہاں اکثر فقرا بیٹھتے ہیں بیٹھا کرتے تھے۔ مواجہ شریفہ پر جانے کے لئے جب عرض کیا تو فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ ہو آؤ میں سامنے جانے کی ہمت نہیں کرتا۔ اس کے بعد کے سفروں میں وہاں سے بھی پیچھے حجرۂ اغوات کے پاس بیٹھنا شروع فرمادیا۔ اس کے بعد اب عرصے سے وہاں بیٹھنے کی بھی ہمت نہیں پڑتی تو بہت دور باب عمر پر مستقل بیٹھنا مقرر ہوگیا ہے۔ اقدام عالیہ کی طرف بیٹھنے کے متعلق وصف شیخ میں حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں۔

عاشقانہ می نشیند، سمت اقدام حبیب　　مشفقانہ می نوازو، سرور پیغمبراں

ترجمہ: (حضرت رحمۃ اللہ علیہ) عاشقانہ انداز میں (تواضع اور عاجزی وتذلل کے ساتھ) حبیب پاک ﷺ کے قدموں کی جانب بیٹھتے ہیں اور سرور پیغمبراں (حبیب پاک ﷺ، حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے قرب خاص اور دیگر مقامات عالیہ سے) مشفقانہ طور پر نوازتے اور سرفراز فرماتے ہیں۔
حضرت کا ہمہ وقت مشغول رہنا اور کوئی لمحہ ضائع نہ کرنا بچپن ہی سے طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔
حضرت نے فرمایا تھا کہ بچپن میں میرے والد صاحب نوراللہ مرقدہ مجھے سنا کر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ترا ہر سانس نخل موسوی ہے　　یہ جزر و مد جواہر کی لڑی ہے

حضرت کی مبارک زندگی اس مشغولی کی شاہد عدل ہے۔
اب حضرت کے خواب کے مطابق ایک بزرگ کا مکاشفہ بھی درج کیا جاتا ہے۔

مجھے ان کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ وقت ضائع نہیں کرتے

☆......ایک شب میں ایک بزرگ کو بہت طویل مکاشفہ ہوا جس کا ایک حصہ کہ ناظرین کے لئے بھی نصیحت آموز ہے درج کرتا ہوں۔

''مراقب ہوتے ہی یہ محسوس ہوا جیسے دستر خوان لگا ہوا ہے اور سات آٹھ اکابر جلوہ افروز ہیں جن کی شکلیں نہیں دکھائی دے رہیں۔ اس حلقہ میں قبر شریف کی جگہ پر قبلہ رخ چار زانوں حضور اکرم ﷺ بھی تشریف فرما ہیں۔ موصوف ان کے دائیں طرف کے درمیان ذرا پیچھے کو حضور ﷺ کی طرف جھک کر بیٹھ گیا (پھر آگے طویل حالات میں ان کو چھوڑ کر مقصدی ارشادات نقل کرتا ہوں۔ پھر موصوف نے محسوس کیا کہ جیسے حضور ﷺ اس حلقہ سے اٹھ کر چل دیئے اور یہ دیکھا کہ ہم باب الرحمتہ باب عبدالعزیز کے درمیان سے باب عمر کی طرف جا رہے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ آگے آگے، میں پیچھے پیچھے خادمانہ جا رہا ہوں، حتیٰ کہ حضرت شیخ کے پاس پہنچ گئے جہاں حضرت شیخ مولوی محمد اسماعیل صاحب کو قرآن شریف سنا رہے تھے (اس وقت تقریباً عربی ایک بجا تھا اور حضرت شیخ کا اس وقت معمول بھی یہی تھا) وہاں پہنچ کر حضور ﷺ کے ہاتھ چوم لئے اور معانقہ کرتے وقت حضرت پر گریہ طاری ہو گیا، معانقہ کے بعد فوراً حضور ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک حضرت شیخ کی داڑھی پر پھیرے، ہاتھ پھیرے جاتے اور بہت ہی ناز سے یہ فرمایا:

"ھذا امام عصرہ وبرکۃ دھرہ وابنی البآر"

یہ اپنے دور کے امام اور زمانے کے برکت ہیں اور میرے نیک بخت بیٹے ہیں۔

اور یہ فرما کر کھڑے ہو گئے اور واپس جانے کیلئے مڑ گئے اور میں گویا ساتھ ساتھ چار پانچ قدم چلنے کے بعد مسکراتے ہوئے حضرت کی طرف مڑ کر دیکھا، میں نے بھی دیکھا حضرت نفلوں کی نیت باندھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضور ﷺ نے مجھے فرمایا کہ بس ان کی یہی ادا مجھے پسند ہے کہ وقت ضائع نہیں کرتے، مطلب یہ ہے کہ وقت ضائع نہیں کیا بلکہ فوراً میرے مڑتے ہی نماز میں مشغول ہو گئے۔ پھر قبر پر واپس چلے گئے وہی حلقہ، وہی دستر خوان، وہی کھانا پینا، ایک بزرگ کے مکاشفہ میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے قریب ہیں میں ان کے قریب ہوں۔

حضور اکرم ﷺ کی حضرت اقدس کے حجرہ میں تشریف آوری

☆......۴/ رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۹ جولائی ۱۹۷۸ء بروز جمعہ حضور اکرم ﷺ نے مولانا عبدالحفیظ صاحب سے (مکاشفہ میں) فرمایا کہ زکریا کی خدمت کرتے رہو اس کی خدمت میری ہی خدمت ہے، یہ بھی فرمایا کہ میں اکثر اس کے حجرہ میں جاتا رہتا ہوں۔

رحمت کے خزانہ کی چابی

☆......۱۶/ رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۲۵ جون ۱۹۷۸ء بروز اتوار مغرب کے بعد ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر مراقبہ میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ نے کنجی کا گچھا دیا جس میں چابیاں تھیں۔ فرمایا یہ رحمت کے خزانہ کی چابی ہے۔ شیخ کو پیش کردو۔

روحانیت کی گاڑی تو یہی چلا رہے ہیں

☆......۲۶/ صفر ۱۳۹۹ھ بمطابق ۲۴ جنوری ۱۹۷۹ء اس شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے اقدام عالیہ میں بیٹھے ہوئے مراقبہ میں دیکھا جیسا کہ حضرت کیلئے حضور اکرم ﷺ سے بار بار دعا کے لئے عرض کر رہے تھے اور یہ عرض کر رہے تھے کہ بالکل بے ہوشی ہے، کمزوری ہے تو دیکھا کہ بائیں طرف ایک گھوڑا گاڑی عالی شان بگھی ہے اور حضرت شیخ بہت تندرستی کی حالت میں گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہیں جیسے بگھی چلا رہے ہیں اور حضرت کے سر پر بہت ہی چمکدار سنہری تاج ہے اور چہرے اور تاج سے دور دور تک سنہری شعاعیں پھیل رہی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ مسکرا کر موصوف سے فرما رہے ہیں ''دیکھو روحانیت کی گاڑی تو یہی چلا رہے ہیں اور تم بتلاتے ہو کہ.........

حضرت شیخ کا مکاشفہ

☆......۱۰/ صفر ۱۴۰۰ھ آج دوپہر کو حضور اقدس ﷺ مدرسہ علوم شرعیہ کے کمرے میں تشریف لائے (قیام گاہ حضرت شیخ) اور فرمایا کہ انہیں (شیخ کو) ظہر کی نماز پڑھانے آیا ہوں۔

ہمارے خزانہ کے وارث

☆......۲۰/ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ بمطابق ۲۴ فروری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے اپنا صلوٰۃ

وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت شیخ کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا پھر آپ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ دیکھا کہ ایک بڑا سا صندوق ہے جس میں سونے کی بڑی بڑی سلیں رکھی ہیں جو بہت روشن اور چمکدار ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کا خزانہ اعمال ماشاء اللہ تعالیٰ بھرا ہوا ہے۔ پھر تھوڑی دیر میں دیکھا کہ حضور ﷺ کھڑے ہیں اور ان کے اردگرد مختلف قسم کے پیکٹ رکھے ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان میں ہمارا سارا سرمایہ ہے اور پھر وہ سارا ڈھیر کا ڈھیر حضرت کی طرف بڑھا دیا۔ فرمایا اس وقت یہ ہمارے ہر قسم کے خزانہ کے وارث ہیں اور پھر جیسے دعا میں مشغول ہو گئے اور بہت دیر اسی میں مشغول رہے۔

هذا شيخ المشائخ المحبين

☆......۲۸/ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ بمطابق ۱۷ نومبر ۱۹۷۹ء شنبہ کی شب میں صلوٰۃ وسلام کے بعد مصلی جنائیز میں ایک بزرگ نے دیکھا کہ حضرت شیخ زیدمجدہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اور حضور بہت محبت سے ان کی طرف دیکھ کر فرما رہے ہیں۔ **هذا شيخ المشائخ المحبين**۔

آج کل اللہ کی مدد ونصرت وقبولیت ان کے ساتھ ہے

☆......۲۹/ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ بمطابق ۵ مارچ ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام اور دعا کے لئے عرض کیا دیکھا جیسے ایک کشتی سی چل رہی ہے سمندر میں گھوم رہی ہے اور پھر جیسے تھوڑی دیر میں وہ کشتی جزیرہ سا ہو گئی۔ بہت وسیع حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کی مثال ایسی ہی ہے اور جیسے انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانہ میں ہر نبی علیہ السلام کے ساتھ اس کے وقت میں اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت ہوتی تھی اسی طرح آج کل اللہ کی مدد ونصرت و قبولیت ان کے ساتھ ہے۔

حضرت شیخ ہمارے حبیب ہیں!

☆......۲/ رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۴ جون ۱۹۷۸ء بروز بدھ اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ حضرت (حضرت شیخ) بہت فکرمند ہیں کہ کس منہ سے سامنا ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ "**انه حبيبنا من حزب المفلحين الغر المحجلين**"۔ پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا جیسے حضور ﷺ کے سامنے خوبصورت صندوقچہ ہے اس کے

اوپر تہہ کیا ہوا بہت خوبصورت سفید عمامہ ہے جس پر سفید رنگ کی کڑھائی ہوئی ہے جو بہت چمکدار ہے۔ حضور ﷺ بہت پیار سے اس کی تہہ کو کھولتے ہیں اور اوپر ہاتھ پھیرتے جاتے ہیں۔ پھر اس طرح تہہ فرما کر رکھ دیتے ہیں اور مسکرا کر مجھے فرمایا کہ (یہ) ان کے لئے ہم نے تیار کر رکھا ہے۔

ایمان کا نور حکمت کا ہار

☆...... ۱۶/ شعبان ۱۳۹۸ھ بمطابق جولائی ۱۹۷۸ء بروز چہار شنبہ اس شب میں ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر حاضری پر صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت شیخؒ کی طرف سے بھی صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد کچھ خوف وغیرہ کا ذکر کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ایک بہت ہی خوبصورت ہار اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر حضرت شیخؒ کے گلے میں ڈالا حضرت شیخؒ سامنے بیٹھے تھے، پھر مسکرا کر فرمایا: " هـذا عـقـد الايمان والنور والحكمة" اور مسکراتے رہے عشاء کے بعد دو تین در یکے بعد کھولے اور کسی صندوقچی سے ایک مشلّح سا (چوغہ) گہرے بادامی رنگ کا نکالا جس کے بازو بھی ہیں اور حضرت شیخؒ کو پہنایا اور فرمایا: وهذا ستر العافيه۔

معاون خادم اور محبوب

☆...... ۲۸/ جمادی الاولیٰ ۳ اپریل اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دیکھا کہ جیسے روضہ شریف کی جگہ ایک لمبی قطار میں بہت سے لوگ بیٹھے ہیں ان کو ایک دو خادم کھانا کھلا رہے ہیں، بعد میں معلوم ہوا یہ درویشوں کی جماعت ہے۔ تھوڑی دیر اس جگہ جیسے کوئی حجرہ ہے اس میں حضور ﷺ کسی کام میں مشغول ہیں اور حضرت ان کی کچھ مدد کر رہے ہیں اور بالکل خادمانہ انداز سے حالانکہ حضرت کی داڑھی اس طرح سفید ہے اور حضور ﷺ کی کالی مگر لگ بھی حضرت خادم رہے ہیں اور حضور ﷺ مخدوم، پھر جیسے اس کام سے فراغت ہوگئی اور کھانے کیلئے کچھ آنے لگا تو حضرت نے جلدی سے کچھ پکڑ کر حضور اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا پھر حضرت کو حضور اکرم ﷺ نے اپنے پاس بٹھالیا اور بہت محبت سے حضرت کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ میرا معاون بھی ہے خادم بھی اور محبوب بھی۔

حضور ﷺ کی بھائی ابوالحسن صدیقی کو دعا (خادم خاص حضرت شیخؒ)

☆...... حضرت شیخؒ فرماتے ہیں کہ عزیز عبدالحفیظ جدہ میرے ساتھ آیا تھا دو تین دن کے بعد بیروت چلا گیا۔ بیروت سے واپسی پر چند روز کے لئے آیا، روزانہ بہت تفصیلی واقعات سنتا رہا جن

گویہ ناکارہ اپنی نااہلیت کی وجہ سے نقل سے بھی ڈرتا ہے۔ منجملہ ان کے یہ کہ تو (حضرت شیخ) بیٹھا ہوا ہے اور حضور اکرم ﷺ کی طرف سے کچھ عطایا ہو رہے ہیں اور تو کھا رہا ہے۔ اسی دوران میں ابوالحسن تجھے کوئی دوا پلانے کے لئے آیا اور تجھے وہ دوا دی تو نے پی لی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی طرف (ابوالحسن کی طرف) اشارہ کرکے فرمایا: اکرمک اللہ کما اکرمتنی بکرمک ھذا میری طرف اشارہ تھا۔ اللہ جل شانہ، عبدالحفیظ کو بہت بلند درجے عطا فرمائے کہ اس کی برکت سے مبشرات بہت سننے میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس روسیاہ کو اس قابل بنائے۔

یہ تو کریم ابن کریم ہے

☆ ...... اس شب میں عزیز عبدالحفیظ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دعائے صحت وعافیت کے لئے عرض کیا تو دیکھا جیسے حضور ﷺ کے سامنے ایک بڑا طباق ہے اس میں کوئی میٹھی چیز ہے۔ سو جی کے حلوے کی طرف مختلف لوگوں کو ایک ایک چمچہ دے رہے ہیں تھوڑی دیر میں حضرت بھی سامنے آ گئے۔ حضور ﷺ نے پہلے تو چمچہ سا دیا پھر خادم سے فرمایا کہ سارا طباق انہیں دے دو اور جب خادم نے ذرا تردد کیا تو پھر فرمایا کہ سارا دے دو یہ تو کریم ابن کریم ہیں۔

ہمارے گلدستے کے سب سے بڑا اور سب سے خوشبودار پھول

☆ ...... ۲۳/صفر ۱۴۰۱ھ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۰ء اس شب میں مغرب کے بعد صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور صحت کے لئے درخواست کی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے تو ہم خود دعا کرتے ہیں ان کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں، پھر جیسے دعا وغیرہ میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا جیسے حضور اکرم ﷺ کے دائیں طرف ایک گلدستہ ہے جس میں دس بارہ پھول قسم قسم کے ہیں ایک پھول ان میں سے ذرا بڑا اور ابھرا ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس بڑے پھول کی طرف گویا اشارہ کرکے فرمایا یہ تو (حضرت شیخ) ہمارے گلدستہ کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ خوشبودار پھول ہیں۔

اصل رسوخ علم مطلوب ہے

☆ ...... ۲۶/ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ بمطابق یکم اپریل ۱۹۸۱ء اس شب میں مولانا عبدالحفیظ صاحب نے مدرسہ مظاہر علوم کے دوروں (بسلسلہ چندہ مدرسہ) کی کامیابی وقبولیت وبرکت کے لئے دعا کی۔

دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کسی دروازے کے اوپر لکھے ہوئے پر دست مبارک پھیر رہے ہیں اور اس پر دباؤ ڈال کر مضبوط بھی کر رہے ہیں۔ بعد میں واضح ہوا کہ کچھ اور الفاظ کے علاوہ مظاہر علوم بھی لکھا ہے جیسے تختی ہو اور وہ مسجد مدرسہ قدیم کا بیرونی دروازہ ہے پھر حضور ﷺ جیسے مدرسہ قدیم کی عمارت میں تشریف لے گئے اس طرح پھر دار الطلبہ قدیم وجدید تشریف لے گئے بعض طلباء کو دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا پھر فرمایا کہ سرپرستان محبتین مظاہر کو چاہئے کہ خوب دعا کریں حفاظت وترقی کے لئے اصل رسوخ علم مطلوب ہے۔ اساتذہ وطلبہ کو چاہئے کہ اخلاص اور انہماک فی العلم کا اہتمام کریں۔ (مظاہر کے لئے دورے کے بعد معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی توجہ عالیہ سے غیر معمولی کامیابی ہوئی)۔

مبشرات نمبر۲:

حضرت شیخ زید مجدہٗ کا ایک اہم خواب

☆......حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے زیارت ہوئی اور حضرت گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ''زکریا'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق بہت ہو رہا ہے لیکن میرا جی یوں چاہے کہ کچھ اور اس سے کام لے لیا جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اس کو یہاں آنے کا اشتیاق تو بہت ہے مگر میرا بھی یونہی جی چاہے کہ اس سے کچھ اور کام لیا جائے۔

اس خواب کے بعد میں بہت حیرت میں پڑ گیا کہ میں کسی کام کا نہیں۔ ساری عمر یونہیں بیکار ضائع کی اب کیا کام کریوں گا اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق میں کیا کروں میرا منہ حاضری کے ہے ہی نہیں مگر کچھ دنوں کے بعد چچا جان کا واقعہ یاد آیا وہ یہ کہ جب چچا جان (حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دھلوی رحمۃ اللہ علیہ) مدینہ رہ آئے تو ان کا ارادہ یہاں ٹھہر جانے کا ہوا۔ روضۂ اقدس سے اشارہ ہوا کہ ھندوستان جاؤ تم سے کام لینا ہے۔ چچا جان نے فرمایا کہ میں بہت دن تک پریشان رہا کہ بولنا مجھے نہیں آتا تقریر مجھے نہیں آتی میں ضعیف کیا کام کروں گا کچھ دنوں کے بعد حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی مولانا سید احمد صاحب نے جب انھیں پریشان دیکھا تو کہا کہ اس میں پریشانی کی کیا بات ہے یہ تو نہیں کیا گیا کہ تم کام کرو بلکہ کہا گیا کہ تم سے کام لیا جائے گا۔ لینے والا خود لے گا اس کے بعد چچا جان کو اطمینان ہوا۔ ہندوستان واپس آ کر تبلیغی کام شروع ہوا اور ماشاء اللہ خوب چلا میں نے بھی سوچا کہ یوں نہیں کہا کہ تو کر بلکہ یوں کہا کہ کام لیا جائے میں سوچتا ہی رہا کچھ دنوں کے بعد خیال ہوا کہ ذکر وشغل کی

لائن بالکل ٹوٹ گئی ہے۔ ہندوستان پاکستان کی اکثر خانقاہیں برباد ہوگئی ہیں۔اسی واسطے شاید حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی منشا ہو کہ ذکر وشغل ان کی خانقاہ کا اہم مشغلہ تھا اور جب حضرت کی آنکھیں جاتی رہیں تو تعلیم کے لیے بھی ذکر وشغل نے لے لی تھی، اس لیے مجھے ذکر و شغل کا اہتمام ہوگیا اور اسی بنا پر اپنے معمولات اور معذوری کے باوجود لندن، پاکستان جہاں جہاں بھی خانقاہ قائم کرنے کا وعدہ ہو جس حال میں بھی ہوں پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔اللہ کرے کہ یہ کام اللہ کے فضل سے کچھ چل جائے۔اور یہی مراد حضرت کی بھی ہو تو کچھ سرخروئی ہو جائے۔" انتہی مرتب کرتا ہے کہ اس کام کے لیے حضرت شیخ مدظلہٗ کی نقل وحرکت کسی کے اصرار یا اپنی مرضی سے نہیں ہوتی بلکہ استخاروں کے بعد روضۂ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اجازت کے اشارہ پر مدار ہوتا ہے جو کہ آئندہ اوراق میں اسفار سے متعلق مکاشفات کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا اس بارے میں حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ چند اشعار ان کی تصنیف "وضع شیخ" سے نقل کرتا ہوں۔

کمال اطاعت اوفنافی الرسول ﷺ ہونا

☆......کرد اوقات عزیزش بر اشارت منقسم (گاہ او در طیبہ آید گاہ در ہندوستان)

ترجمہ: حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اوقات عزیز کو اشارۂ محبوب ﷺ پر تقسیم فرما دیا، کبھی (شوق زیارت میں) طیبہ (مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفا و کرامۃً) پہنچتے ہیں اور کبھی طالبین و سالکین اور عام بندگان خدا کے افادہ اور رہبری ورہنمائی کی خاطر ہندوستان تشریف لاتے ہیں۔

بے اجازت نقل وحرکت وصل ہجرت ہیچ نیست   شد فنا قصدش بہ قصد سید پیغمبر اں

ترجمہ: محبوب رب العالمین ﷺ کی اجازت کے بغیر نقل وحرکت وصل وہجرت کچھ نہیں۔

تشریح: یعنی حضرت زید مجدہٗ آنحضرت ﷺ کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں فرماتے حتیٰ کہ کوئی نقل وحرکت خود مدینہ طیبہ (زادھا اللہ شرفاً کرامۃً) کی حاضری اور وہاں سے واپسی کچھ بھی بلا اجازت نہیں فرماتے اس کی وجہ دوسرے مصرعہ میں بیان فرماتے ہیں: ع

شد فنا قصدش بہ قصد سیدّ پیغمبراں

ترجمہ: حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کا قصد (ارادہ) سید پیغمبراں ﷺ کے قصد میں فنا ہوگیا۔

تشریح: جب اپنا ارادہ فنا ہوگیا تو جو کچھ بھی فرماتے ہیں، آنحضرت ﷺ کے ارادہ کے مطابق ہی ہوتا ہے بقول شاعر: ؎

خواہش قربان کردے سب رضائے دوست پر　　پھر میں دیکھوں دل کا جی چاہا کیوں نہ ہو!

شیخ نوراللہ مرقدہ کا فیض عام

خانقاہ و مدرسہ قائم نمودہ جابجا　　تربیت کردہ فرستد کارواں درکارواں

ترجمہ: جگہ جگہ خانقاہ ومدرسہ قائم فرمائے اور تربیت فرما کر قافلے کے قافلے بھیجتے ہیں۔

مکہؔ، طیبہؔ، پاک، افریقہ رسیدہ فیض او　　ساخت مرکز مورسش، رنگون، لندن، انڈماں

ترجمہ: مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ (زادھا اللہ شرفاً وکرامۃً) پاکستان افریقہ (اور دوسرے ملکوں میں) حضرت کا فیض پہنچا ہے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مورسش، رنگون، لندن، انڈمان (جیسے مقامات کو جو علم دین سے بالکل خالی تھے، دین وسنت کی اشاعت کے لئے) مرکز بنایا ہے۔

تشریح: کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء وخدام ان مقامات پر خدمت دین میں مشغول ہیں جن کی وجہ سے بڑے بڑے مدارس ان مقامات پر قائم ہو گئے اور بڑا فیض پہنچ رہا ہے، اب مندرجہ بالا کے متعلق مکاشفات درج کرتا ہوں۔

رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ کیلئے سفر ہند کی اجازت کا نہ ملنا

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب، رمضان المبارک مدینہ میں کرنا

☆...... ۲۳/ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۱۱ مئی ۱۹۷۷ء بروز بدھ رات حضرت نے خواب دیکھا کہ کوئی ڈرافٹ آیا اس پر انعام کریم لکھا ہوا تھا۔ حضرت نے اس کو اوپر (اوپر کے کمرے میں مولانا انعام کریم رہتے تھے) مولانا انعام کریم کے پاس بھیج دیا۔ مولوی انعام کریم نے اسے واپس کر دیا کہ یہ تمہارا (حضرت کا) ہی ہے نام اگرچہ میرا ہے مگر ہے آپ کا۔ میرے پاس براہ راست خط آ چکا اور یہ پیام بھیجا جس کے بعینہ الفاظ تو یاد نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان مدینہ میں کرنا۔

الہند بعید

☆...... ۲۹/ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ مغرب کے بعد ایک بزرگ نے حضرت شیخ کے لئے ہند جانے کی اجازت مانگی۔ ہر دفعہ ارشاد ہوا "الهند بعيد، الهند بعيد" گویا اشارہ فرمایا کہ وہ مسجد تک تو آ نہیں سکتا ہندوستان کے لئے کیسے جائے گا۔ میں نے سفر ہند کے التوا کا مژدہ سنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے قریب ہیں میں اس کے قریب ہوں۔

سید الکونین ﷺ کی نیابت اور وراثت

☆......۲۱/صفر ۱۴۰۱ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء اس شب میں عشاء کے بعد ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام اور یہ عرض کیا کہ جیسے آپ ﷺ نے یہاں بلالیا ہے آخرت میں بھی شفاعت میں نہ بھولیے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا وہ ان میں سے نہیں ہیں جس کو ان کے بارے میں کہنا پڑے اس کے لئے تو میں خود ہمیشہ ہر شر سے حفاظت کی دعا کرتا ہوں۔ پھر دیکھا جیسے ساری دنیا پر حضور ﷺ کی نورانیت پھیل گئی ہے۔ یہ مشاہدہ ہونے لگا کہ اس دنیا پر حضور ﷺ کی حکومت ہے اور وہ احادیث ومضامین ذہن میں آنے لگے جن میں یہ ہے کہ جو چیز حضور ﷺ کے طریقہ پر نہ ہوگی وہ مردود ہے۔ بہت دیر تک اس کا مشاہدہ ہوتا رہا پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی تو ہمارے نائب ووارث اس حکومت کرنے میں ہیں۔ پھر فرمایا کہ ماشاء اللہ تعالیٰ جس پاک اور صاف طریقہ سے یہ کام کررہے ہیں اس سے دل خوش ہوتا ہے اور جہاں جہاں یہ جاتے ہیں اس کے اثرات لوگ نہیں جانتے، بعد میں ظاہر ہوں گے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے مردہ زمین پر ہل چلایا جائے تو جو آدمی ہل کی حقیقت کو نہیں جانتا وہ یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس سے کیا فائدہ ہوگا، پھر دیکھا کہ روضہ شریف پر کچھ پک رہا ہے اور اردگرد حضور اکرم ﷺ اور شیخ کے علاوہ اور لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس دعوت کا انتظام انہیں (حضرت کی) کی آمد کیوجہ سے کیا ہے۔

رمضان ہندوستان وسفر لندن کی تحریک اور حالات

☆......حضرت کے محب ومحبوب اور خلیفہ خاص مولانا محترم یوسف متالا نے حضرت کے حکم سے لندن میں ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ حضرت کی دعا وتوجہ سے کمال سرعت سے اس کو ترقی ہوئی کہ آج دار العلوم بن گیا۔ آج کل مدارس تبلیغ اور دینی کاموں میں ذکر وشغل کا جوڑ اور خانقاہی تعلق جو کہ ان کاموں کی روح ہے اس پر حضرت اقدس کی بہت توجہ ہے۔ مولانا متالا صاحب نے اس مقصد کیلئے حضرت شیخ کو لندن کی دعوت دی کہ حضرت کے وہاں تشریف لے جانے سے اس لائن میں ترقی ہوگی۔ لندن کے طویل سفر کیلئے حضرت کے حالات بے حد نامساعد تھے اپنے حجرہ سے حرم شریف تک جانا مشکل تھا امراض اور شدید ضعف کا خصوصیت سے ان دنوں غلبہ تھا، اسی حالت میں حضرت نے متالا صاحب سے فرمایا کہ روضۂ اقدس پر عرض کرو اور وہاں سے منظوری کا اشارہ ہوجائے تو میں چلوں گا۔ اس سفر کے خیال پر حضرت کے تمام خدام اور جن حضرات سے حضرت

سنت کے مطابق مشورہ بھی طلب کرلیا کرتے ہیں تقریباً سب ہی نے حضرت کی نازک بلکہ خطرناک حالت کے پیش نظر سفر کی شدید مخالفت کی مگر روضۂ اقدس سے اشارہ پاتے ہی حضرت نے عزم فرمالیا۔ ادھر صحت بھی اچھا ہونا شروع ہوگئی۔ چنانچہ سفر بہت ہی راحت و عافیت کے ساتھ پورا ہوا اور وہاں کئی مدارس، خانقاہیں اور مساجد کی بنیاد پڑنا سنا گیا۔ ہزاروں بیعت ہوئے، سینکڑوں نے ذکر و شغل شروع کیا اور دیگر خصوصی انعامات کا ظہور ہوا جس کی تفصیل لندن کے اخبارات اور ہندو پاک کے مجلّات میں شائع بھی ہوئی یہاں صرف مکاشفات بسلسلۂ لندن کی تمہید کے طور پر مختصر لکھا گیا۔

سفر لندن کے مبشرات:

میں تو ساتھ ہی ہوں

☆......۷/ رجب ۱۳۹۹ھ ۲ جون ۱۹۷۹ء اس شب میں ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و سلام کے بعد حضرت شیخ کی طرف سے سفر لندن و ہند کی اجازت اور دعا کے لئے عرض کیا تو دیکھا جیسے کسی بڑے ورق پر لکھا ہوا ہے: "لئن شکرتم لأزیدنکم" پھر جیسے حضور ﷺ کے ہاتھ میں دو ورق ہیں جنہیں حضور ﷺ الٹ پلٹ کر دیکھ رہے ہیں اندازہ ہوا کہ مسافرین کی فہرست ہے پھر دیکھا جیسے حضور ﷺ اور سات آٹھ آدمی اور ہیں۔ سب قرآن خوانی میں مشغول ہیں۔ پھر موصوف نے دعاء اور حضرت کے سفر کی صراحت کے ساتھ اجازت کے لئے عرض کیا تو یہ منظر ختم ہوگیا اور جیسے حضور ﷺ تنہا ہیں بہت خوبصورت لکیر دار جبہ زیب تن اور سر پر سنہرہ عمامہ ہے جو بہت خوبصورت ہے۔ حضور ﷺ کا قد بھی جیسے بہت بڑا ہوگیا اور گویا مدینہ منورہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک ایک ایسا راستہ بن گیا پھر مکہ معظمہ سے لندن تک ہاتھ مارا اور پھر خود بھی وہاں تک چلے گئے اور وہاں تک راستہ سا بن گیا اور وہاں جا کر دار العلوم میں کھڑے ہو کر اس کا معائنہ فرمانے لگے اور اس کی تصویر یا نقشہ ہاتھ میں ہے اور دعا فرمائی:

اللھم اجعلہ مرکز الخیر واعل بہ کلمتک واظھر بہ الحق.

غالباً مدرسہ کو یہ دعا فرمائی پھر وہیں کھڑے کھڑے وہاں سے لے کر سہارنپور تک نظر دوڑائی اور فرمایا کہ تو خیر ہی خیر ہے۔ سفر کے بارے میں دعا کے لئے بھی عرض کیا فرمایا "میں تو ساتھ ہی ہوں" اور پھر عشاء کے بعد دوبارہ عرض کیا تو اسی طرح اس ہیبت میں مکہ مکرمہ تک ہاتھ مارا اور راستہ صاف ہوگیا، پھر مکہ مکرمہ سے لندن تک حضور ﷺ خود تشریف لے گئے۔ راستے میں جیسے

دو شرور نے (جو موصوف پر ظاہر نہ ہو سکے کیا تھے) سر اٹھایا حضور ﷺ نے ایک کے سر پر پاؤں مارا اور دوسرے کے سر پر دوسرا پاؤں جس سے دونوں اسی لمحہ بالکل ختم ہو گئے، پھر جیسے انگلینڈ میں ہیں وہاں بہت لمبی چوڑی گندگی کی لوہے کی بہت بڑی ٹینکی مدفون ہے حضور ﷺ نے بہت زور لگا کر اسے نکالنا چاہا مگر وہ بہت گہری تھی حضور ﷺ کے زور لگانے سے اس کے کئی ٹکڑے ہو گئے۔ حضور ﷺ نے ان ٹکڑوں کو اٹھا کر باہر دور پھینک دیا اور فرمایا کہ ایسی کئی گندگیاں دور کرنی ہیں، قوت و ہمت کی ضرورت ہے، پھر فرمایا یہ سفر انشاء اللہ فیصلہ کن ہوگا، پھر فرمایا یہاں بہت فتنے اور شرور سر اٹھا رہے ہیں انشاء اللہ علم و یقین کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوگا۔ جس میں قوت و ہمت کی ضرورت ہے (اسے بار بار فرمایا) موصوف کے ذہن میں اس وقت یہ بات آئی کہ حضرت کے ساتھیوں کو اس پر بہت اہتمام سے توجہ دینی چاہئے کہ لندن کے سفر سے کوئی دنیا یا سیر و تفریح وغیرہ ابتداء اور سفر کے دوران ذہن میں نہیں آنا چاہئے بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے دین ہی کو پوری قوت اور ہمت کے ساتھ مقصد بنانا چاہئے۔

جہاد کی نیت سے سفر کریں اور ہزار بار روزانہ درود شریف کا اہتمام کریں

☆...... رجب ۱۳۹۹ھ ۶ جون ۱۹۷۹ء کی شام کو بعد نماز عشاء ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام عرض کیا ہی تھا کہ دیکھا حضور ﷺ بہت جوش میں ہیں اور جیسے قتال کا لباس پہنا ہوا ہے اور ہاتھ میں جھنڈا لئے ہوئے ہیں اور موصوف سے کہا کہ حضرت سے کہنا جہاد کی نیت سے سفر کریں پھر آہستہ سے کہا جہاد کے لئے قتال بالسیف ضروری نہیں ہے ویسے بھی ہوتا ہے پھر فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ حق ہی کا ہوگا۔

☆...... ۷/ جون کو بعد عشاء صلوٰۃ وسلام حضرت کی طرف سے عرض کرنے اور سفر و حضر کے لئے دعائے خیر کے لئے عرض کیا۔ حضور ﷺ کے سامنے بہت سی رکابیاں بڑی بڑی اوپر تلے پڑی ہوئی تھیں، کچھ جا رہی تھیں اور کچھ آ رہی تھیں۔ حضور اکرم ﷺ پر سکون انداز سے تشریف فرما تھے بار بار موصوف کی دعا کے لئے درخواست پر اہتمام سے فرما رہے تھے کہ گویا اس کی کیا ضرورت ہے میں تو ہوں ہی ساتھ، پھر فرمایا کہ ایک ہزار بار روزانہ درود شریف کا اہتمام کیا کرو۔

☆......۸/ جون کو بعد نماز عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد دعاء کے لئے عرض کیا تو حضور ﷺ کے سامنے جیسے آگ بجھانے والی موٹریں ہیں حضور ﷺ نے فرمایا یہ سفر ایسا ہی ہے آگ بجھانے جا رہے ہیں راستہ میں مکہ مکرمہ بھی آئے گا تو اصل مقصد یاد رکھنا اور وہاں بھی اسی کے لئے خوب دعا کرنا حضرت سے کہیں۔

☆......۱۳/ جون کو قبل عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا کیلئے عرض کیا تو جیسے قبر شریف سے لے کر دور

تک دو گز چوڑی تہ در تہ سڑک سی بنی ہوئی ہے حد نظر تک جس سے میں سمجھا کہ اوپر کی تہہ کھیر کی ہے سفید رنگ کی۔اس کے نیچے بادامی رنگ کی کوئی اور غذا ہے اس کے نیچے پھر سفید رنگ کی تھوڑی دیر میں یہ منظر ختم ہو گیا۔ پھر دیکھا جیسے حضور ﷺ تنہائی میں اپنے خاص کمرہ میں ہیں اور ایک دو خاص خدام کچھ سامان کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ بھی تیار کر رہے ہو ہم بھی تیاریاں کر رہے ہیں پھر عشاء کے بعد دیکھا کہ جیسے حضور ﷺ کی جگہ سے جیسے شعائیں نکل رہی ہیں جو مغرب، مشرق، شمال، جنوب مختلف سمتوں میں یہاں سے پھوٹ کر جارہی ہیں۔اس میں یہ بھی دیکھا ایک شعاع کی لڑی ایک ہی سمت میں لگا تار مسلسل مغرب کی طرف جارہی ہے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم دعا کہتے ہو میں تو مستقل ادھر ہی متوجہ ہوں۔

☆......۱۴/ جون کو بعد عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کے سفر کے لئے دعا کو عرض کیا تو تھوڑی دیر میں دیکھا جیسے حضور ﷺ اپنی جگہ پر تشریف فرما ہیں اور سامنے ایک گیٹ سنہرہ اور بلند بن گیا اور اس کے بعد لگا تار گیٹ بنتے چلے گئے جو سنہری بہت خوبصورت اور اس کے نیچے سفید رنگ کی سڑک ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بظاہر تو اس سفر میں تم لوگ مدینہ سے باہر جارہے ہو گویا تم جنت میں جارہے ہو یا جنت کا راستہ بنا ہے، ہو اور فرمایا کہ توجہ الی اللہ اصل ہے اس کا اہتمام خوب ہونا چاہئے پھر تھوڑی دیر میں یہ منظر ختم ہو گیا اور حضور ﷺ نے فرمایا کثرت سے درود پڑھو، میں نے کثرت سے درود پڑھنا شروع کیا جس پر دیکھا کوئی راستہ ہے وہ درود شریف پڑھنے سے کشادہ ہوتا جاتا ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا درود سے راستے کشادہ ہوتے ہیں۔

☆......۱۵/ جون کو قبل عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد پورے سفر کی خیریت اور قبولیت اور خیر و عافیت واپسی کے لئے دعا کی درخواست کی کہ اب تو کل روانگی ہے تو حضور ﷺ تھوڑی دیر چپ رہے پھر جیسے حجابات اٹھے اور مختلف جگہوں پر مکہ معظمہ، انگلینڈ، ہندوستان وغیرہ پر پُر انوار نظر پڑے اور اوپر آسمان پر بھی جیسے ہنگامہ سا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سفر کا تو آسمانوں پر بھی شور ہے۔بس مخلوق پہ رحمت کی نظر اور رحم کھا کر ہدایت کی کوشش و دعاء ہونی چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مبشّرات فیصل آباد پاکستان دل میں

(حضرت کے دل میں) تو اللہ تعالیٰ ہی کیطرف سے آیا ہے

☆......۱۰/ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ ۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء آج بعد عشاء ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی صحت اور رمضان شریف کے بارے میں جہاں خیر ہو وہاں کے لئے دعا اور توجہ کے لئے عرض کیا۔ حضور ﷺ نے سکوت فرمایا تھوڑی دیر میں موصوف نے پھر عرض کیا اور یہ بھی کہ ان کے (حضرت شیخ) دل میں پاکستان آ رہا ہے تو حضور پر نور ﷺ نے فرمایا کہ دل میں تو اللہ ہی کی طرف سے آ رہا ہے، موصوف نے عرض کیا کہ حضرت آپ کی طرف سے بھی کچھ چاہئے تو حضور ﷺ نے جیسی دعا فرمانی شروع کر دی کافی دیر تک متوجہ رہے اور پھر فرمایا: رحلة الخیر الکثیر الی باکستان انشاء اللہ اس عبارت کو دو تین بار بہت سنجیدگی سے فرمایا۔ پھر جیسے فیصل آباد کا دارالعلوم سامنے نظر آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ ٹکڑا تو رمضان میں انشاء اللہ ریاض الجنۃ بن ہی جائے گا گویا ذکر کثیر کی طرف اشارہ فرمایا اللہ تعالیٰ مفتی کو (مفتی زین العابدین صاحب) کو جزائے خیر دے کر بہت اہتمام فرما رہے ہیں حضرت کی صحت کے لئے عرض کرنے پر فرمایا" انه ابنی و حبیبی و انا به حبی "اور پھر بہت دیر تک دعا فرماتے رہے۔

ماشاءاللہ یہ تو نور کا بہت بڑا خزانہ ہے

☆......۱۴/ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ بمطابق یکم مارچ ۱۹۸۰ء شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے روضۂ اطہر پر صلوٰۃ وسلام کے بعد صحت و عافیت کی دعا کے لئے عرض کیا اور خاص طور پر رمضان المبارک کے لئے دعا کی درخواست کی کہ جہاں خیر ہو وہاں کے لئے تَیَسُّر کی (آسانی کی) دعا فرمائیں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا کہ حضرت یوں فرماتے ہیں ان کا دل فیصل آباد میں کرنے کو چاہ رہا ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے تھوڑی دیر کے لئے سکوت فرمایا جیسے کچھ سوچ رہے ہیں۔ پھر اچانک دیکھا جیسے سامنے مفتی زین العابدین صاحب کے مدرسے و مسجد کا احاطہ ہے۔ مگر ایک چیز یہ نوٹ کی کہ دیواروں کے ساتھ ساتھ یکے بعد دیگرے چھوٹے چھوٹے درختوں کے پودے لگے ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ تھوڑی دیر کے لئے اس منظر کا معائنہ فرماتے رہے۔ تھوڑی دیر میں ایک دوسرا منظر سامنے آیا جیسے ایک بہت بڑی مکعب صورت میں نورانی شکل کی ٹینکی سی ہے۔ موصوف کی ذہن میں آیا کہ گویا یہ حضرت کی شبیہ ہے۔ حضور ﷺ اس نورانی شکل کی طرف بہت خوشی سے

سنجیدگی سے دیکھ کر بار بار فرمار ہے ہیں کہ ماشاءاللہ یہ تو نور کا بہت بڑا خزانہ ہے اگر فیصل آباد میں رمضان ہو جائے تو سارے علاقہ کے لئے بہت خیر کا ذریعہ بنے یا سبب بنے ان الفاظ کو دو تین بار فرمایا اور یہ منظر کافی دیر تک سامنے رہا اور حضور ﷺ بغور و سنجیدگی سے اس کو دیکھتے رہے۔

مبشرات نمبر ۳۔

ان کی طرف تو میں بذات خود متوجہ رہتا ہوں

☆......۱۷/ جمادی الثانی ۲ مئی ۱۹۸۰ء اس شب میں ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا کے لئے اور حضرت کی صحت و عافیت اور سفر میں قبولیت و سہولت کے لئے دعا کو عرض کیا تو حضور ﷺ تھوڑی دیر ایسے ہی چپ رہے پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا جیسے حضور ﷺ کے سامنے روشن موم بتیاں تقریباً دس پندرہ مدور شکل میں ہیں۔ حضور ﷺ نے توجہ سے انہیں گھمایا جس سے ان کے انوارات پوری مسجد میں گویا پھیل گئے اور اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اب جو قلوب اس طرف متوجہ ہوں گے وہ مستفید ہوں گے پھر فرمایا کہ ایک استفادہ تو ہر آنے والے کو ہوتا ہے اور ایک خصوصی فیض جو خاص طور سے متوجہ ہونے والوں کو ہوتا ہے جو یہ تھا۔ موصوف نے باادب عرض کیا حضرت کے بارے میں تو فرمایا (ذرا مسکرا کر) کہ ان کی طرف تو میں بذات خود متوجہ رہتا ہوں (گویا وہ متوجہ ہو یا نہ ہو)

انشاءاللہ میں بھی اپنے عصا کے ساتھ وہاں موجود رہوں گا

☆......۲۳/ رجب ۱۴۰۰ھ ۵ جون ۱۹۸۰ء بعد عشاء عزیز عبدالحفیظ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد میری (حضرت شیخ) طرف سے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ یہاں حرمین کا رمضان چھوڑ کر پاکستان (فیصل آباد) اس لئے جا رہا ہوں کہ وہاں لوگوں کو اللہ اور اس کے حبیب کا نام لینا آجائے اور اس کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کونسا کام ہوسکتا ہے پھر فرمایا کہ حرمین کا ثواب انشاءاللہ کہیں گیا نہیں، پھر بہت دیر تک دعا فرماتے رہے اس کے بعد بہت وقار سے فرمایا کہ ہمیں تو فیصل آباد کا خود بھی اہتمام ہے انشاءاللہ میں بھی اپنے عصا کے ساتھ وہاں موجود رہوں گا۔

میں تو ساتھ ہی ہوں انشاءاللہ تعالیٰ

☆......۱۷/ شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ ۳۰ جون ۱۹۸۰ء بعد ظہر ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و

سلام عرض کیا اور حضرت کی طرف سے اس سفر کے بارے میں عرض کیا کہ بہت سہم سوار ہے جس کے لئے خیریت کی دعا فرمائیں تو دیکھا جیسے ایک بڑی سی گٹھڑی ہے جس میں مختلف قسم کا سامان ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم تو اپنا سامان سفر باندھ چکے پھر دعا کے لئے عرض کیا تو فرمایا کہ میں تو ساتھ ہی ہوں انشاء اللہ تعالیٰ۔

سفر افریقہ کی تحریک

☆......لندن اور پاکستان کے سفروں کے بعد جنوبی افریقہ کے خدام کا تقاضا بھی ہوا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رمضان وہاں گزرے یہ بھی حسب دستور اجازت ملنے پر طے ہو گیا۔ انشاء اللہ حسب بشارت یہ سفر بھی کامیاب ہوگا۔

مبشّرات متعلقہ سفر افریقہ

ان کی مثال بادل کی سی ہے

☆......۲۷/صفر ۱۴۰۱ھ ۳ جنوری ۱۹۸۱ء اس شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت کی طرف سے بھی صلوٰۃ وسلام کے بعد اور حضر وسفر میں صحت وعافیت اور رمضان شریف بخیر وعافیت گزرنے کے لئے دعا کی گزارش کی۔ حضور ﷺ پہلے تو ذرا مسکرائے پھر دعا فرمائی۔ تھوڑی دیر بعد ایسے لگا جیسی دنیا کا نقشہ سامنے ہے مدینہ منورہ سے لے کر افریقہ تک نگاہ دوڑائی جیسے محسوس فرمایا کہ بیچ میں کہیں کوئی اٹک سی ہے اس جگہ ہاتھ سے ٹٹولا تو ایک بہت بڑا چکی کا پاٹ سا تھا جو لوہے کا وزنی اور زمین کے اندر کافی گہرائی میں دھنسا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے زور لگا کر اکھاڑا جس سے وہ اکھڑ گیا اور باہر آ گیا۔ پھر حضور ﷺ نے زور لگا کر اس کو دھکیلا اور سمندر میں پھینک دیا اور پھر جس جگہ سے نکالا تھا وہاں سے چونکہ گھڑا سا بن گیا تھا اس لئے اس کو اپنے دست مبارک سے ادھر ادھر کی مٹی سے پر کیا اور وہ فوراً ہی پر ہو گیا۔ پھر اس پر ہاتھ پھیر کر زمین کی سطح کی افق پر برابر کر دیا۔ اس سے فارغ ہو کر فرمایا ان کی (حضرت شیخ) مثال بادل کی سی ہے کہ یہ انبیاء کے وارث ہیں اس میں سے جو پانی برستا ہے وہ خیر ورحمت ہی ہوتا ہے مگر اس سے فائدہ وہی زمین اٹھاتی ہے جو نرم ہو اور بنجر وسخت زمین کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر افریقہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہاں کی زمین تو ماشاء اللہ بہت اچھی اور نرم ہے۔

کام کا اچھا میدان ہے

☆......۴/ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۱۰، جنوری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور عرض کیا کہ رمضان شریف کے بارے میں حضرت کو پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مگر قوانین اور پابندیوں کی وجہ سے دعا بھی فرمائیں اور حکم بھی فرمائیں، دیکھا جیسے حضور ﷺ کسی باغیچہ میں مشغول ہیں فرمایا کیا ابھی طے نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے طے تو کر ہی لیں پھر دیکھا جیسے کسی اور علاقہ میں کھڑے ہیں اور ہاتھ میں ایک کارتون ہے جس میں بہت سی ٹافیاں ہیں اور انہیں اس علاقہ میں بانٹیں جارہے ہیں۔ اسی طرح مختلف علاقوں میں گھومتے اور بانٹتے جارہے ہیں، اس دوران فرمایا بہت اچھے لوگ ہیں اور کام کا بہت اچھا میدان ہے۔ اگر اصول سے کام کیا جائے، اور مجھے ایسا لگا کہ وہ سارا علاقہ گویا افریقہ کا علاقہ ہے اس کے بعد حضور ﷺ تھوڑی دیر اور ان علاقوں میں رہے اس کے بعد فرمایا کہ طے کر ہی لو اور یہ آیت تلاوت فرمائی" فاذا عزمت فتوکل علی اللّٰہ" اللہ برکت فرمائے۔

سفر افریقہ کا کوٹہ

☆......۳/ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۷ فروری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کیلئے دعا کی گزارش کی خاص طور سے افریقہ کیلئے، دعا کے لئے، چونکہ صوفی اقبال صاحب نے بھی کہا تھا اس لئے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست کی، دیکھا جیسے حضور سرور عالم ﷺ کے دائیں جانب کسی چیز کو ڈھیر لگی ہوئی ہے اس میں سے حضور اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے صوفی جی کو دینا شروع کیا کہ صوفی صاحب کے ہاتھ میں ایک تھیلا ہے۔ حضور ﷺ نے کئی دوہتھے اس میں ڈالے اس کے بعد حکیم عبدالقدوس صاحب کے لئے بھی دعا کیلئے عرض کیا وہ بھی جیسے پیچھے کھڑے تھے ان کے تھیلے میں بھی حضور ﷺ نے کئی دوہتھے ڈالے اس کے بعد دیکھا کہ وہ چیز جو ان کے تھیلوں میں ڈالی بہت پھیلی ہوئی اور نیچے تک بھری ہوئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سفر کے لئے تو ہم نے یہ مستقل کوٹہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد دیکھا کہ سامنے دور کئی باغ اور باغیچے قائم ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اس سفر میں انشاء اللہ کئی باغ اور کئی باغیچے لگیں گے۔ پھر تھوڑی دیر میں دیکھا جیسے حضور ﷺ کے پاس کچھ آدمی بیٹھے ہیں اور حضور اکرم ﷺ ان سے کچھ مشورہ اور حساب کتاب کی باتیں کررہے ہیں۔ موصوف نے دعا کے وقت یہ بھی عرض کیا تھا کہ حضرت پر افریقہ کے سفر کا بہت بوجھ ہے کہ اس کا زور شور بہت ہوگیا۔ حضور سرور دو

عالم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ہاں بھی زور شور ہے اور ہمارا تو سارا عملہ اسی کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ پھر فرمایا کہ انہیں (حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) زیادہ بوجھ اپنے اوپر نہیں لینا چاہئے البتہ دعا ضرور کرتے رہیں''۔

(از مرتب: چنانچہ انما انا قاسم و اللہ یعطی کا ظہور اسی طرح ہوا کہ راقم الحروف کا انتظام سفر بہت سہولت سے ایسی جگہ سے ہو گیا جہاں گا گمان بھی نہ تھا)

یہ (حضرت شیخ) دین کے ستون اور حق کی علامت ہیں

☆...... ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۲ مئی ۱۹۸۱ء شب شنبہ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت کے لئے دعا کے لئے عرض کیا دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ سامنے ایک دیگ ہے اور اس میں سفید رنگ کا حلوا ہے۔ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے ایک رکابی اس سے بھری اور جیسے کسی کو کہیں لے جانے کے لئے دی پھر موصوف کی طرف دیکھ کر مسکرا کر فرمایا یہ رکابی حسب معمول انہیں ہی بھجوا رہا ہوں اس کے بعد صوفی اقبال صاحب کے لئے دعا کا عرض کیا دیکھا جیسے حضور ﷺ کے ہاتھ میں خوبصورت فوجی بوٹ وہ اوپر سے پھاڑا گیا ہے اور اس میں ایک مادہ جیسے دو انڈوں کی زردی سفیدی ملا کر ڈال رہے ہیں اور اپنی انگلیوں کو اس پر مل رہے ہیں اور ساتھ ساتھ مسکرا کر فرما رہے ہیں کہ پختگی اور پائیداری تو ہے ہی عمدہ چیز مگر نرمی کے ساتھ ہونی چاہئے اور بوٹ کو مروڑ کر دکھایا کہ جوتا بھی پائیدار ہو مگر سخت ہو تو پاؤں پر اچھا نہیں لگتا کجا انسان اور صوفی بھی، پختگی اور مضبوطی تو ہونی ہی چاہئے اور جتنی بھی ہو اچھا ہے مگر نرمی کے ساتھ پھر صوفی صاحب کو وہ بوٹ پہنائے تو وہ نیچے سے خود بخود اونچے ہونے لگے اور ایڑی زمین پر رہی حضور ﷺ نے مسکرا کر فرمایا کہ اس سے انشاء اللہ ترقی ہوگی۔ عرض کیا صوفی صاحب نے افریقہ میں رمضان کی نیت تو کر لی ہے۔ بقیہ انتظام وغیرہ کی سہولت کے لئے دعا کرائی ہے دیکھا جیسے سامنے آیت ان تنصر اللہ ینصر کم نقش ہے اور حضور ﷺ نے گویا توجہ سے یہ فرمایا کہ اس کی فکر سے یہ بالاتر ہیں اس کا تو اللہ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے پھر موصوف نے ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی طرف سے عرض کیا کہ وہ اور ان کے صاحبزادے دونوں ہی حضرت کے ساتھ افریقہ لندن جا رہے ہیں اور پیچھے کوئی ذمہ دار نہیں دکان وغیرہ کے مسائل ہیں اس کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں پہلے تو وہی آیت ان تنصر اللہ ینصر کم سامنے آئی مع سابقہ تفہیم سامنے آئی پھر حضور ﷺ نے سنجیدگی و وقار سے فرمایا کہ یہ (حضرت) دین کے ستون ہیں اور حق کی علامت ہیں۔ ان کی ہر قسم کی خدمت دین کے خدمت ہے اور ان کا قرب ومعیت حق کی قرب ومعیت ہے۔

یہ اس وقت میرا لاڈلا بیٹا ہے

☆......شب جمعرات ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۱۳ اپریل ۱۹۸۱ء شب ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا کیلئے عرض کیا تو دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ ایک پیالے کا معائنہ فرمارہے ہیں اور بہت اہتمام سے اس میں جو انگور جیسا پھل ہے اس پر دست مبارک پھیر رہے ہیں پھر فرمایا کہ ہم نے رات ان کیلئے ثرید بھیجا تھا اور اس وقت یہ بھجوار ہے ہیں۔ پھر موصوف نے افریقہ کے سفر کیلئے دعا کا عرض کیا تو فرمایا کہ جتنی دعا و توجہ زور سے ہوں گی اتنی ہی برکت انشاء اللہ زیادہ ہوگی اور فرمایا کہ اس سفر سے پورے افریقہ کی نیت کریں۔ تھوڑی دیر بعد محسوس ہوا جیسے حضور ﷺ حضرت کی طرف بہت محبت سے دیکھ رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ یہ میرا اس وقت لاڈلا بیٹا ہے اور لاڈلا بیٹا جب سمجھدار بھی ہو اور باادب بھی ہو تو پھر کتنا پیارا ہوتا ہے بہت دیر تک محبت بھرے انداز سے دیکھتے رہے۔

وجوده بركة و مشيه أو ذهابه رحمة

☆......شب جمعہ ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کے لئے دعا کا عرض کیا۔ خصوصاً افریقہ کے رمضان کے لئے، دیکھا جیسے اسٹینگر کی مسجد کے اوپر سے بہت بڑا تیزی سے بہت نورانی شعلہ آگ کی طرح نکلا اور یکا یک دور دور تک اس کے اثرات پھیل گئے ہیں اور اس کا اثر جیسے ہر چیز میں محسوس ہو رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد حضور ﷺ نے فرمایا (حضرت کے بارے میں) "وجوده بركة و مشيه أو ذهابه رحمة" پھر دیکھا جیسے حضور ﷺ تشریف فرما ہیں اور آس پاس اور اصحاب بھی ہیں حضور ﷺ نے ایک گلاس کسی شربت کا موصوف کو عنایت فرمایا اور ایک بہت خوبصورت جگ پاس پڑا ہے، حضور ﷺ کچھ پڑھ کر اس پر دم بھی فرمائے جاتے ہیں جیسی یہ جگ حضرت کو ارسال کرنا ہے۔

قطب الاقطاب

☆......ایک بزرگ نے اپنا طویل مکاشفہ بیان کیا جس میں حضرت شیخ پر خصوصی انعام الطاف دیکھے تو دل میں خیال گزرا کہ حضرت شیخ قطب زمان ہیں اس خیال کے آنے پر حضور ﷺ نے فرمایا قطب کیا چیز ہے وہ قطب الاقطاب ہیں۔ فقط (اسی کو اصطلاح صوفیہ میں غوث اور قطب مدار بھی کہا جاتا ہے)

ایک بزرگ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆......ایک بزرگ نے مکاشفہ (نیم بیداری) میں دیکھا کہ سید الانبیاء ﷺ فرمارہے ہیں کہ

''مجھے ان (حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ) کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ کوئی وقت ضائع نہیں کرتے''۔ (محبتیں، حصہ اول، صفحہ ۵۱)

عبدالقادر کو زیارت نبی ﷺ

☆......رمضان ۱۳۹۳ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۳ء میں بیماری نے ایسا زور باندھا کہ حج کو جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ ادھر مدنی احباب کا اصرار تھا کہ میں حج کو جاؤں۔ اس دوران شب ۱۲ ذیقعدہ میں زکریا نے خواب دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے قاضی عبدالقادر صاحب کو پیام بھیجا ہے کہ زکریا کو حج پر لے جانے پر اصرار نہ کریں۔ خود قاضی صاحب نے بھی بین النوم والیقظہ دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ احرام تقسیم فرما رہے ہیں اور تو (زکریا) پاس کھڑا ہے مگر تجھے احرام نہیں دیا اور میں (قاضی صاحب) دل میں سوچ رہا ہوں کہ اس کو احرام کیوں نہیں دیا؟ زکریا نے قاضی صاحب سے کہا اب تو آپ نے بھی خود ملاحظہ فرما لیا کہ اس ناکارہ کو حج کے لئے نہیں جانا، مگر احباب کا اصرار ہوتا ہی رہا مگر یہ ناکارہ نہ گیا۔ (قطب عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ بیتی نمبر ۲ کا صفحہ ۳۴، مکتبہ مدنیہ، اردو بازار لاہور)

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆......شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کا سفر حجاز کا سلسلہ ۱۳۸۳ھ سے شروع ہوا، یہ خیال بھی ہوا کہ جب علمی کام نہیں ہے تو دارالکفر میں خالی پڑے رہنے کے بجائے دیار حبیب اللہ میں ہی وقت گزارا جائے۔ میرے امراض اور عوارض کا تقاضا بھی یہی تھا کہ سفر نہ کروں مگر جب بھی یہاں آیا ساتھ ہی ہندوستان کے اکابر و احباب کا واپسی کا تقاضا مسلط ہوا۔ اس سال میرا جانے کو دل نہ چاہتا تھا۔ ایک بزرگ نے جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے کو منع کر دیا تھا، استخارہ کیا۔ ۱۶ جمادی الاولی ۱۳۹۵ھ کو خواب میں انہیں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی اور میرے ہند کے سفر کے بارے میں استفسار کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا وہ یہاں بیکار ہے؟ عرض کیا: بیکار تو نہیں کام میں لگا رہتا ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ جب ہمارے مدینہ منورہ میں بھی کام میں لگے ہوئے ہیں تو پھر باہر جانے کی کیا ضرورت ہے؟ عرض کیا: کیا آپ کا منشاء یہ ہے کہ حضرت شیخ مدینہ منورہ میں رہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہمارا منشاء یہی ہے۔ عرض کیا: بالکل پکی بات ہے جا کر کہہ دوں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہاں ہمارا منشا تو یہی ہے۔ تو اس پر زکریا نے نہ جانا بالکل طے کر لیا، مگر تعجب ہے امسال ملکی مدنی احباب اور باقی احباب کا بھی بہت شدید اصرار رمضان ہند میں گزارنے پر ہوا۔ میں نے فیصلہ مولانا انعام الحسن صاحب پر رکھا۔ انہوں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ

وہاں کی مختلف ضرورتوں کا تقاضا تو جانے کا ہے مگر اس کی بیماری کی حالت دیکھ کر میری ہمت جانے کیلئے کہنے کی نہیں پڑتی۔ اس دوران عزیز عبدالحفیظ نے یکے بعد دیگرے استخاروں پر دو خواب مسلسل دیکھے۔ دوسرے خواب میں جانے کی تاکید حضور اقدس ﷺ نے تحریراً فرمائی۔ خواب دونوں طویل ہیں اس لئے ارادہ کر ہی لیا۔ ہندوستان سے بھی بعض دوستوں کے خواب اسی تائید میں پہنچے۔ مجھ ناکارہ کا قریب پچاس سال سے یہی معمول ہے کہ اہم کام میں استخارہ کا اہتمام کرتا ہے (آپ بیتی نمبر ۷ کے صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۷ سے ماخوذ)

رمضان ۱۳۹۵ھ میں مولانا انعام الحسن صاحب کی مسجد میں ۲۸ ملکوں کے دو سو سے زیادہ حضرات معتکف رہے۔ حضور اقدس ﷺ کا تشریف لانا اور معتکفین سے مصافحہ کرنا وغیرہ منامات کی تفصیل روزنامچہ میں ہے۔ (صفحہ ۱۱۷ تا ۱۱۸)

ایک صالح شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆...... زکریا کا معمول ہمیشہ سے یہ ہے کہ ہندوستان سے واپسی پر پہلے ہی سے آئندہ رمضان کے لئے استخارہ شروع کر دیتا ہے۔ ۱۳۹۷ھ میں اولاً ممانعت آئی مگر ۲۴ جمادی الثانی کو ایک صالح شخص کے مکاشفہ میں جو کئی دن سے ہو رہا تھا، یہ الفاظ حضور اقدس ﷺ کے پہنچے: (ترجمہ) ''سفر سعید ہے، موافق ہے، مبارک ہے، مقبول ہے، انشاء اللہ''۔ تقریباً چھ مرتبہ یہ الفاظ فرمائے جن میں ایک دو مرتبہ ''مقبولۃ'' فرمایا اور بقیہ اس کے بغیر۔ اس پر سفر ہند کا ارادہ کر لیا اور ۲۴ جمادی الثانی کو مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ روانگی ہوئی۔ (آپ بیتی نمبر ۷ کا صفحہ ۲۱۶)

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی دامت برکاتھم کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ۶/ نومبر ۱۹۷۷ء کی ایک شب کا مکاشفہ عزیزم عبدالحفیظ نے سنایا کہ تو (مولا زکریا) مجلس میں حاضر ہے اور حضور اقدس ﷺ ذرا اونچی جگہ تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ کے سامنے متعدد کتب ایسی خوشنما جلدوں کی رکھی ہیں کہ نگاہ نہ جمے۔ ان میں سب سے اوپر فضائل حج، پھر فضائل درود، پھر حکایات صحابہ رضی اللہ عنہ اور ان کے نیچے دوسری کتب۔ تھوڑی ہی دیر میں مولانا یوسف بنوری نہایت خوش پوشاک ہنستے ہوئے تشریف لائے، سر پر پشاوری عمامہ گول سا باندھا ہے، ان کے آنے پر تو (مولانا زکریا) اٹھا اور معانقہ کیا، مولانا نہایت خوش ہیں، تو نے پوچھا کہ کیا گذری؟ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی جانب اشارہ کر کے کہا کہ آپ ﷺ کی برکت سے بہت اچھی گذ

رہی۔تو (مولانا زکریا) نے کہا کہ آپ ﷺ کی برکتیں تو سب ہی پر ہیں۔حضور اقدس ﷺ دونوں کی گفتگو سن رہے ہیں اور تبسم فرمارہے ہیں (آپ بیتی نمبر ۷ صفحہ ۲۴۳ تا ۲۴۴)۔

☆......عزیزم عبدالحفیظ نے چند روز بعد دوسرا مکاشفہ بیان کیا کہ تو (مولانا زکریا) حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں بیٹھا ہوا ہے۔آپ ﷺ کی طرف سے کچھ عطا ہو رہا ہے جسے تو کھا رہا ہے۔اسی دوران ابوالحسن تجھے کوئی دوا پلانے کیلئے آیا اور تجھے وہ دوا دی، تو نے پی لی، آپ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: (ترجمہ) ''تیری اس عزت کرنے کی وجہ سے جیسے تو نے میری عزت کی اللہ تعالیٰ تیری عزت کرے''۔''ہذا'' میں تیری طرف اشارہ تھا۔اللہ جل شانہ عزیزم عبدالحفیظ صاحب کو بہت بلند درجات عطا فرمائے کہ ان کی برکات سے بہت مبشرات سننے میں آتے ہیں۔
(آپ بیتی نمبر ۷ صفحہ ۲۴۴)

☆ ۱۴/ جون ۱۹۷۸ء کی شب میں عبدالحفیظ نے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی۔صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا کہ حضرت (ﷺ)! بہت فکر مند ہوں، میرا کس منہ سے سامنا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ) ''بے شک وہ ہمارا دوست ہے، بے شک وہ کامیاب لوگوں اور چمکتی پیشانیوں والے لوگوں کی جماعت میں سے ہے۔'' پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے ایک خوبصورت صندوقچہ ہے، اس پر تہہ کیا ہوا ایک خوبصورت عمامہ ہے جس پر سفید رنگ کی کڑھائی ہے، جو بہت چمکدار ہے۔حضور اقدس ﷺ بہت پیار سے اس کی تہہ کھولتے ہیں اور ہاتھ پھیرتے جاتے ہیں، پھر اسی طرح تہہ فرما کر رکھ دیتے ہیں اور مسکرا کر فرماتے ہیں کہ یہ ان (مولانا زکریا) کے لیے تیار کر رکھا ہے
(آپ بیتی نمبر ۷ صفحہ ۲۴۳ تا ۲۴۴)

☆......۱۵/ جون ۱۹۷۸ء کی شب میں عبدالحفیظ نے دیکھا کہ جیسے حضور اقدس ﷺ چار زانو تشریف فرما ہیں اور جیسے مدرسہ شرعیہ (مدینہ منورہ) کی طرف کوئی نورانی دروازہ کھلا ہے جہاں حضرت شیخ (مولانا زکریا) چارپائی پر مضطرب نظر آرہے ہیں۔حضور اقدس ﷺ نے میری جانب دیکھ کر فرمایا: (ترجمہ) ''وہ ہماری ملاقات اور ہماری زیارت کے لئے مضطرب ہے اور ہم بھی اس کے مشتاق ہیں، محب ہیں''۔ (آپ بیتی نمبر ۷ صفحہ ۲۴۴)

☆......حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے قطب الاقطاب، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق جناب عبدالحفیظ کا یہ مراقبہ بیان فرمایا کہ حضور ﷺ نے حضرت الشیخ کے بارے میں فرمایا: ''امام عصره و بركة دهره ابنی البار'' (ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی خصوصی اشاعت بیاد مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ صفحہ ۱۰۹۰)

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی کو بیداری میں زیارت الرسول ﷺ بھی ملاحظہ فرمائیں
☆......۲۳/ صفر ۱۴۰۱ھ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۰ء مغرب کے بعد صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مولانا عبدالحفیظ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور صحت کے لئے درخواست کی بمقام مواجہہ شریف (مسجد نبوی ﷺ) تو حضرت اقدس واکرم و افضل محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ان کے لئے تو ہم خود دعا کرتے ہیں، ان کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں''۔ پھر جیسے دعا وغیرہ میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ حضور انور ﷺ کی دائیں جانب ایک گلدستہ ہے جس میں دس بارہ پھول قسم قسم کے ہیں۔ ایک پھول ان میں سے ذرا بڑا اور ابھرا ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس بڑے پھول کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''یہ (حضرت شیخ) ہمارے گلدستہ کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ خوشبودار پھول ہیں''
(بہجۃ القلوب صفحہ ۲۶ تا ۲۷ از محمد اقبال)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنی ابن حضرت علامہ محمد یحیٰ کاندھلوی قدس سرہ کی ولادت باسعادت شب ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ بعد تراویح بمقام کاندھلہ ہوئی۔ ۱۳۳۵ھ ہجری کو جامعہ مظاہر العلوم، سہارنپور میں مدرس ہوئے اور ۱۳۴۵ھ میں شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مہاجر مدنی قدس سرہ کی طرف سے چاروں سلسلوں میں بیعت وارشاد کی اجازت ملی۔ آپ کی تصانیف وتالیفات کی تعداد ایک سو کے قریب ہے، جن میں بیشتر کے ترجمے غیر ملکی زبانوں میں ہو چکے ہیں اور ان کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے۔ ان کتابوں کو کوئی بھی شائع کر سکتا ہے۔ دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں کوئی ایسا لمحہ نہیں گزرتا کہ جب دنیا میں کہیں نہ کہیں آپ کی تصانیف بالخصوص تبلیغی نصاب اور کتب فضائل نہ پڑھی جاتی ہوں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے اشارے پر سعودی حکومت نے آپ کو مدینہ طیبہ میں اقامت کی خصوصی اجازت مرحمت فرمائی۔ ۲۴ مئی ۱۹۸۳ء بمطابق یکم شعبان ۱۴۰۲ھ کو وہیں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

صاحب کشف بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆......ایک صاحب کشف بزرگ نے سید الانبیاء ﷺ کو قطب العالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہ کے متعلق ''امام عصرو برکتہ دھرہ'' کا خطاب دیتے سنا جس کا اثر محدث شہیر علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ پر اس طرح ہوا کہ انہوں نے نام نامی کے ساتھ برکۃ الدھر لکھنا

شروع کر دیا تھا۔ (محبتیں حصہ اول یعنی محبوب العارفین قطب العالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کا ندھلوی نور اللہ مرقدہٗ سے اللہ کے محبوبوں کی محبتیں صفحہ ۴۹، مرتبہ محمد اقبال، ادارۂ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی لاہور)

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆......ایک بزرگ نے مکاشفہ میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ فرمار ہے ہیں کہ مجھے ان (شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ) کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ کوئی وقت ضائع نہیں کرتے، محبتیں حصہ اول صفحہ ۵۱

☆......یکم جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ بمطابق ۸ مئی ۱۹۷۸ء بروز پیر ایک بزرگ نے رسالہ ''داڑھی کا وجوب'' کی تعریف کی (یعنی عربی میں ترجمہ شروع کیا) آج عشاء کے بعد روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں کچھ کاغذات دیکھے۔ موصوف نے سمجھا کہ میری تعریف کے کاغذات ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے اس کی تصریف پر اظہار مسرت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ ''شیخ الحدیث کے رسالہ ''شریعت وطریقت'' کی بھی تعریف کرو''۔ (الحمد للہ کہ عربی ترجمہ ہو کر چھپ گیا محبتیں، حصہ دوم از محمد اقبال، مدینہ منورہ، صفحہ ۱۲ تا ۱۳، ادارۂ اسلامیات، لاہور، اس کا اصل نام ''بھجۃ القلوب فی مبشرات النبی المحبوب ﷺ'' ہے، جس میں قطب العالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور ساتھیوں کے درجنوں مکاشفات، خواب اور بشارت ہیں)۔

ایک ہمہ وقت کارکن کو زیارت نبی ﷺ

☆......(تبلیغی جماعت کے ایک مخلص وصالح ہمہ وقت کارکن کا رویاء صالحہ) ایک زاہد وصالح عالم دین حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا خواب تحریر فرماتے ہیں، جسے اختصار سے بیان کیا جاتا ہے، مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا ہوں کہ ایسا محسوس ہوا کہ اندر سے اعراض فرمار ہے ہیں کہ ''یہ کام تو کرتے نہیں ہو''۔ دل میں یہ محسوس ہوا کہ اشارہ دعوت تبلیغ کی طرف ہے، بس یہ محسوس کر کے بندہ رونے لگا، آنسو بہہ رہے ہیں اور عرض کرتا جارہا ہوں: اب کیا کروں گا، اب کیا کروں گا، پھر سورۂ نساء کی آیت نمبر ۶۴ (ولو انھم...... رحیما)

(ترجمہ: اور یہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنا برا کیا تھا، اگر آتے تمہارے پاس اور اللہ سے بخشش مانگتے اور اللہ کے رسول بھی ان کیلئے بخشش طلب کرتے تو اللہ کو معاف کرنے والا اور مہربان پاتے) پڑھ کر کہتا جارہا ہوں: ''ربی تب علی'' ۔ فارغ ہو کر حضرت صدیق اکبر رضی

اللہ عنہ کو سلام عرض کرتا ہوں، پردے ہٹ جاتے ہیں اور دیکھتا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ جلوہ افروز ہیں، آپ ﷺ کی بائیں جانب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قبلہ رخ دوزانو بیٹھے ہاتھ میں تسبیح لئے ذکر فرمار ہے ہیں، محسوس ہوا کہ وہ بھی مجھ سے اعراض فرمار ہے ہیں کیونکہ رخ دوسری جانب فرمایا ہوا ہے، پھر اچانک حضور انور ﷺ کھڑے ہو گئے اور رخ مبارک میری جانب فرما کر ارشاد فرمایا: ''تم یہ کام تو کرتے نہیں ہو''۔ بندے نے جلدی سے ادھر حاضر ہو کر گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کرنے لگا: ''کیا کروں گا حضور ﷺ، اب کیا کروں گا''۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے مجھے ایک تسبیح عنایت فرما کر ارشاد فرمایا: ''لو اس پر پڑھا کرو''۔ بندے نے نہایت مسرت سے وہ لے لی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہم تم سے کام لیں گے''۔ بندے نے خوشی سے عرض کیا: ضرور! ضرور! حضور (ﷺ) سے دعا کی درخواست ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے تبسم فرماتے ہوئے سر مبارک کو اثبات میں ہلایا اور پھر ارشاد فرمایا: ہاں اور تم کو چھوڑیں گے تھوڑے ہی'' بندہ نے شاید پھر یہی عرض کیا ''ضرور ضرور'' پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہ تسبیح فرماتے ہوئے مجھ سے لے کر اپنی تسبیح کے ساتھ ملا کر دونوں مبارک تسبیحیں اس سیاہ کار کو تبسم فرماتے ہوئے عنایت کیں تو بندہ ان عطایا کو پا کر خوشی سے جھومنے لگا۔ حضرت والا (حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ) کے مبارک فیض کی برکت سے میں نے یہ خواب دیکھا ہے (ذکر واعتکاف کی اہمیت۔ صفحہ ۷۱ تا ۷۲)

ذکر بہت اہم ہے، اس کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہئے، میرے چچا جان (حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ) اس کی بار بار تاکید فرماتے تھے اور مبلغین کو بھی اس کی تاکید کرتے کہ ذکر ہمارے کام کی روح ہے، بالخصوص تبلیغی احباب کو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ (صفحہ ۷۳)

ذکر مقدم ہے یا تبلیغ؟ میرا (حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا) جواب ہوتا تھا کھانا مقدم ہے یا پینا؟ تبلیغ بمنزلہ غذا کے ہے اور ذکر بمنزلہ پانی، اگر غذا نہ ہو تو زندہ رہنا مشکل اور پانی نہ پئے تو غذا کا ہضم ہونا مشکل۔ خود چچا جان (حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) کے یہاں ذکر کی تاکید کی جاتی تھی، خاص طور پر تبلیغی احباب کو ذکر کی طرف توجہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے، اس لئے کہ ذکر صفائی قلب کے لئے بہت ضروری ہے۔ (''ذکر واعتکاف کی اہمیت'' صفحہ ۷۵، ادارۂ اسلامیات، ۱۹۰، انارکلی لاہور)

علامہ یوسف نبہانی کے دوست کو زیارت نبی ﷺ

☆...... علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فلسطین کے رہنے والے تھے۔ ۱۳۵۲ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ۱۳۵۶ھ میں فلسطین گیا تو وہاں ایک عالم دین سے ملاقات ہوئی جو علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کے احباب اور رفقاء میں سے تھے۔ فرمانے لگے کہ نبہانی کے انتقال کے کچھ روز بعد مجھے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! نبہانی ہمارا ساتھی تھا، اس نے آپ ﷺ کی مدح، تعریف اور فضائل میں بہت سی کتابیں لکھیں، اس کے انتقال کے بعد اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''نبہانی تو ہمارا احسان تھا''۔ آپ ﷺ نے صرف اتنا فرمایا۔ (تذکرہ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ از محمد میاں صدیقی، ۱۷۱ تا ۱۷۲) علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً پچاس کتابیں حضور اقدس ﷺ کے بارے میں تالیف فرمائیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقبول بندوں میں سے تھے۔

حضرت کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ کو بھوپال (بھارت) میں پیدا ہوئے، ویسے وطن آپ کا کاندھلہ (یوپی، بھارت) تھا، ۱۹۵۱ء میں دارالعلوم دیوبند (یو، پی، بھارت) سے جہاں آپ شیخ التفسیر تھے، پاکستان تشریف لے آئے اور پھر پورے ۲۳ سال زندگی کے آخری دن ۱۹۷۴ء تک جامعہ اشرفیہ، لاہور سے متعلق رہے، اپنے دور کے جید عالم تھے اور ایک سو کے قریب کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں۔ آپ کو لاہور سے خاص انس تھا اور وہیں دفن ہیں۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا یہ خواب خود سنایا جبکہ ۷۱/۱۱/۶ کو وہ بھارت سے دورۂ پاکستان تشریف لائے تھے۔

فرمایا کہ میں مذبذب تھا اور سوچتا تھا کہ قادیانیوں کی لاہوری پارٹی کی تکفیر نہیں کرنی چاہئے البتہ ان کو فاسق سمجھنا چاہئے کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں صرف مجدد مانتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود مدعی نبوت تھا اور اس وجہ سے کافر تھا پس وہ مجدد کیونکر ہو سکتا ہے۔

اسی زمانہ میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک لمبی چوڑی گلی ہے جس کے آخر میں اندھیرا ہے، وہیں گلی کے دونوں جانب دو دروازے ہیں جہاں چاندنی چٹکی ہوئی ہے، گلی کی انتہا پر ایک تخت بچھا ہوا ہے اور اندھیرے میں اس تخت پر حکیم نور الدین (خلیفہ اول مرزا غلام احمد قادیانی) بیٹھا ہوا

ہے اور ایک نوجوان برابر کھڑا قادیانیوں کی تعریف کررہا ہے کہ اسی وقت ایک دروازے میں سے حضرت رسول اللہ ﷺ ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کے رخ انور پر غصہ کے آثار ہویدا ہیں۔ آپ ﷺ نے پورے جلال اور نہایت سختی کے ساتھ فرمایا "میری ساری امیدوں پر اس نے پانی پھیر دیا ہے، میری توقعات ختم کردیں، اس کی قبر دیکھ لو"۔ (مراد مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر ہے) آخری فقرہ آپ ﷺ نے اس قدر غصہ سے فرمایا کہ وہاں کی ہر چیز اڑ گئی، نہ تخت رہا نہ نورالدین نہ نوجوان۔

(قادیانیوں کو ہوش میں آنا چاہئے اور صدق دل سے مسلمان ہوکر اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کرنا چاہئے)

ایک خاتون کو زیارت نبی ﷺ

☆......ایک دین دار خاتون نے خواب دیکھا کہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ آگے آگے جارہے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ پیچھے پیچھے (اپنے گھر کے سامنے سے گزر رہے ہیں)۔ جب اس کی تعبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اس میں حضرت رسول ﷺ نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ مولانا کامل پوری کا طریقہ مجھے پسند ہے، پھر حضرت شیخ الحدیث نے بطور مثال فرمایا کہ جیسے مولانا صاحب کی طبیعت میں خاموشی تھی تو یہ چیز اور ایسی ہی آپ کی دوسری عادات حضرت رسول اللہ ﷺ کو پسند تھیں۔ یہ خواب حضرت مولانا کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد دیکھا گیا تھا۔ (تجلیات رحمانی یعنی سوانح حیات حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ قاری سعید الرحمٰن، جامعہ اسلامیہ، راولپنڈی صفحہ ۴۴۴)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ اگست ۱۸۸۲ء کو بمقام بہبودی (ضلع کیمبل پور) میں پیدا ہوئے اور علم وتقویٰ کے باعث کیمبل پوری کی بجائے کامل پوری مشہور ہوئے۔ آپ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور سابق صدر المدرسین مظاہر العلوم (دیوبند ثانی) سہارنپور (یوپی، بھارت) کی حیثیت سے خصوصی طور پر مشہور ہوئے۔ تمام عمر درس وتدریس میں گذری۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو وصال فرمایا اور قبرستان بہبودی میں اونچی ڈھری پر سڑک کے قریب دفن کردیئے گئے۔ اس علاقہ میں اس سے پہلے اتنا بڑا جنازہ نہیں دیکھا گیا تھا۔ حضرت مولانا نصیر الدین (ملا نصیر اخوند رحمۃ اللہ علیہ) نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

حافظ فردوس کو زیارت نبی ﷺ

☆..... ایک صالح اور دیندار شخص حافظ فردوس نے خواب میں دیکھا کہ بہودی کے غربی محلّہ کی کسی جگہ پر ہوں کہ اچانک ڈھول باجے بجتے ہوئے آ گئے۔ میں وہاں سے دوڑتا ہوا نکل گیا۔ اسی خواب میں سمجھتا ہوں کہ دوسرا دن ہے کہ میں پھر اسی جگہ ہوں اور پھر یہی سلسلہ شروع ہوا تو میں وہاں سے بھاگنے لگا۔ راستہ میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ چند بزرگوں کے ہمراہ ہیں۔ ان بزرگوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یہ یہاں سے گانے بجانے کی وجہ سے بھاگتا ہے۔ آگے گیا تو حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا جو مجھے اپنی بیٹھک میں لے گئے۔
(تجلیات رحمانی صفحہ ۴۳۵)

مولانا قاری عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... پانی پت (یوپی، بھارت) کے مشہور انصاری خاندان میں ۱۲۲۷ء میں حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔ ۱۳ برس کے تھے کہ والد نے رحلت فرمائی اور والدہ کے علاوہ کوئی تربیت کرنے والا نہ رہا، نتیجہ یہ ہوا کہ تعلیم سے طبیعت اچاٹ ہوگئی۔ شکار کا شوق جنگلوں میں لئے پھرنے لگا۔ لاپرواہی اس قدر بڑھی کہ رمضان شریف میں تراویح کے اندر قرآن مجید بھی نہ سنایا۔ والدہ یہ حالات دیکھ کر سمجھاتیں، کڑھتیں، ناراض ہوتیں اور جب کوئی حربہ کارگر نہ ہوتا تو رونے لگتیں۔ آخر ایک رات آپ کو خواب میں والد بزرگوار کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے ہاتھ پکڑا اور فرمایا میرے ساتھ آؤ، پھر وہ آپ کو حضرت رسول مقبول ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گئے اور عرض کیا: "فداک ابی وامی یا رسول اللّٰہ" (ﷺ) یہ عبدالرحمٰن حاضر ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک بڑھا کر عبدالرحمٰن کو آغوش میں لے کر سینہ فیض گنجینہ سے چمٹا لیا۔ قاری عبدالرحمٰن قدس سرہ بیدار ہوئے تو اتنا شرح صدر ہوا کہ مشکل سے مشکل کتاب کے معرکۃ الآراء مسائل پانی معلوم ہونے لگے۔ دقیق سے دقیق کتابیں معمولی مطالعہ کے بعد آسانی سے حل ہو جاتیں۔ عجیب بات یہ ہوئی کہ اب جس استاد کے پاس جاتے وہ خصوصی توجہ فرماتا۔ ۱۲۵۳ھ میں حضرت شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں داخل ہوئے اور دیکھتے دیکھتے ان کے عزیز اور محبوب ترین شاگرد بن گئے۔ استاذ العلماء مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ادب، فقہ، اصول اور معقولات کی کتب پڑھیں۔ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور و معروف تلامذہ کی فہرست طویل ہے ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: خواجہ الطاف حسین

حالی، سید پیر جماعت علی شاہ علی پوری، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن، مدرس اول دیوبند، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی، مولانا حبیب الرحمٰن خان شیروانی صدر یار جنگ رحمہم اللہ۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۸۹۶ء قاری صاحب نے بمقام پانی پت داعی اجل کو لبیک کہا۔ مولانا حالیؒ کے بڑے بیٹے خواجہ اخلاق حسین نے قرآن مجید کی آیت ''لکم اجر عظیم'' سے آپ کا سن وفات برآمد کیا۔ اس الہامی تاریخ کو حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بلند اخروی درجہ کی طرف غیبی اشارہ سمجھنا چاہئے۔ (تذکرہ رحمانیہ از عبدالحکیم انصاری)

حکیم حنیف اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حکیم حنیف اللہ فرماتے ہیں کہ شاہ جی (امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کی بیماری اس قدر جڑ پکڑ چکی تھی اور اس کے لئے ایسی قیمتی دواؤں کی ضرورت تھی، جن کا میں متحمل نہیں ہو سکتا تھا اور شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ سے پیسے مانگنے میں بھی عار تھا، اس فکر میں ایک رات خواب میں حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے ایک جانب شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور دوسری جانب ایک برقعہ پوش خاتون بیٹھی ہے۔ پریشانی تھی کہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے دربار میں عورت کون ہو سکتی ہے؟ آخر تعبیر سے پتہ چلا کہ وہ برقعہ پوش خاتون شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی تھیں۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان (میاں بیوی) عالی نسب سید ہیں اور مجھے علاج کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد میں نے بلا جھجک شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کا علاج کیا اور قیمتی سے قیمتی دوائیں استعمال کرائیں۔

(حیات امیر شریعت از جانباز مرزا۔ صفحہ ۴۲۵)

حکیم عطاء اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆......۱۹۶۰ء میں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے معالج حکیم حنیف اللہ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا تو حکیم صاحب سے فرمایا: جب آپ حضور سرور کائنات ﷺ کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوں تو میرا سلام عرض کریں اور میری صحت کے لئے دعا کی درخواست کریں۔ یہ سن کر حکیم صاحب خاموش رہے۔ انہی دنوں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے حکیم صاحب کے والد حکیم عطاء اللہ

خان صاحب سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ گزشتہ دنوں میں نے آپ کی یہ درخواست حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی خدمت میں پیش کردی ہے، ہوا یوں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی زیارت بابرکت کا شرف حاصل ہوا، آپ ﷺ کے گرد ایک حلقے میں لوگ بیٹھے ہیں اور میں بھی اس میں شامل ہوں، میں نے حضور انور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی صحت کے لئے دعا فرمائیں، مگر آپ ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھائے، بلکہ ایک کاغذ کی طرف اشارہ کیا جس پر لفظ ''صحت'' لکھا تھا۔ یہ سن کر شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور حکیم حنیف اللہ سے کہا کہ آپ نے تو حامی بھری نہیں مگر بڑے حکیم صاحب نے یہ کام کردیا۔

اس خواب کی یہ تعبیر نہیں جو شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ سمجھے ہیں بلکہ یہ ہے کہ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو روحانی صحت ہوگی یعنی ان کے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے، لیکن مصلحتاً شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ تعبیر بتائی نہیں گئی۔ (حیات امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۴۳ تا ۴۴۴) ایسا ہی ہوا اور ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء شام ۶ بج کر ۵۵ منٹ پر ملتان میں آپ کا وصال ہوگیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حکیم صوفی محمد طفیل کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حکیم صوفی محمد طفیل صاحب متمکن چیچا وطنی نہایت صادق القول، متقی اور پرہیز گار بزرگ ہیں۔ تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کی بھی گرفتاری ہوئی تھی۔

۲۷ اپریل ۱۹۵۳ء کو جب آپ منٹگمری (ساہیوال) جیل میں تھے، خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جو پہلے ہری روشنی سے بھر گیا اور پھر وہ چمکدار سفید روشنی میں تبدیل ہوگئی، بعدہ ایک تخت ظاہر ہوا جس کے وسط میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز تھے اور چاروں کونوں پر آپ ﷺ کے چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم مسند نشین تھے۔ تخت میدان میں ایک اونچی جگہ آ کر ٹھہر گیا۔ سامنے بے شمار مخلوق موجود تھی، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے وہیں کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا اور ختم نبوت میں حصہ لینے والوں کی بہت تعریف فرمائی اور خوش ہوکر حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی جانب اشارے کر کر کے اس کا ذکر فرمایا۔ جوں ہی آپ ﷺ کی تقریر ختم ہوئی غیب سے ابر کا ایک ٹکڑا ظاہر ہوا جس سے آواز آئی کہ ہم نے ان تمام لوگوں کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جنہوں نے صدق دل سے ختم نبوت میں حصہ لیا اور قربانیاں دیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور ابر کا ٹکڑا ظاہر ہوا جس میں سے ایک انسانی ہاتھ برآمد ہوا جس پر ایک سینی رکھی تھی اور اس میں ایک دستار تھی۔ آواز آئی کہ دستار آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے عطاء اللہ

شاہ بخاری (شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ) کے سر پر پہنائیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر اپنے دست مبارک سے وہ دستار پہنادی، مجلس برخاست ہونا چاہتی تھی کہ کسی نے درخواست کی کہ ہماری تمنا ہے کہ ہم کو مصافحہ کا شرف بخشا جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دورویہ سب کھڑے ہوجائیں۔ سب کھڑے ہوگئے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ درمیان سے ہر شخص سے مصافحہ کرتے ہوئے گزر گئے پھر ایک دم میری آنکھ کھل گئی۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں سکھر کے جیل خانہ میں تھے۔ تحریک ختم نبوت کے لیڈر کی حیثیت سے صوفی صاحب نے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات پر جب یہ خواب سنایا تو شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ دھاڑیں مار کر روئے اور ماہئی بے آب کی طرح تڑپنے لگے اور صوفی صاحب کو سینے سے چمٹالیا۔ یہ خواب غیر مطبوعہ ہے۔

غازی سلطان محمود کو زیارت نبی ﷺ

☆.....خواب: فرماتے ہیں: ایک زمانہ ہوا میں نے ایک رات طویل خواب دیکھا، جس میں آنحضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ اجمالاً وہ خواب یوں تھا۔ جیسے ایک وسیع جگہ پر آنحضور ﷺ دائیں کروٹ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ چہرۂ اقدس قبلہ کی طرف ہے۔ آپ ﷺ کے سامنے اس زمانہ کے کئی سو علماء کھڑے ہیں پہلی صف کے درمیان سے حضرت مدنی علیہ الرحمہ نکل کر حضور ﷺ کے قریب جا کر دوزانو بیٹھ جاتے ہیں باقی سب علماء اپنی اپنی جگہ باادب کھڑے ہیں اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ سے کچھ باتیں کر رہے ہیں اور حضور ﷺ کے پائے مبارک کی طرف ایک صاحب فوجی وردی پہنے لیٹ کر حضور ﷺ کا تلوے زبان سے چاٹ رہے ہیں اور حضور ﷺ نے دوسرا پاؤں اس شخص کے سر پر رکھا ہوا ہے۔ وہ ایک کیف و مستی کے عالم میں حضور ﷺ کے قدم مبارک چاٹ رہا ہے اور حضور ﷺ مسکرادیتے ہیں۔ میں غور سے دیکھتا ہوں تا کہ پہچانوں کہ یہ خوش قسمت کون ہے تو چہرہ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ حضرت (مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری) شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

مختصر یہ کہ غازی صاحب کہتے ہیں۔ صبح میں نے یہ خواب من وعن لکھ کر شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کو امرتسر بھیج دیا اور میں خواب کے اس کیف و سرور میں کچھ ایسا کھویا ہوا تھا کہ شاہ جی کا خواب میں جو منظر دیکھا تھا اس کو یوں لکھا گیا کہ آنحضور ﷺ کا ایک پاؤں آپ کے سر پر تھا اور دوسرا پاؤں آپ کتے کی طرح چاٹ رہے تھے۔ کافی دن گزر گئے تو ایک جلسہ میں تقریر کے بعد شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی، کچھ اور لوگ بھی شاہ جی کے پاس بیٹھے تھے۔ جب مجھے دیکھا تو حسب دستور بڑی محبت سے ملے۔ پھر فرمایا وہی خواب اب زبانی سناؤ! میں نے سنایا تو جب آپ کے ذکر

تک آیا تو میں نے کہا کہ آپ آنحضور ﷺ کا پاؤں مبارک چاٹ رہے تھے۔ میری طرف دیکھ کر پوچھا کس طرح؟ میں نے کہا "زبان سے" "فرمایا نہیں جیسا خط میں لکھا تھا، ویسے بتاؤ! تو معاً مجھے یاد آ گیا کہ خط میں تو میں نے تشبیہاً کسی اور طرح لکھا تھا لیکن اب منہ پر مجھے شرم آئی تھی؟ لیکن شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے باصرار مجھ سے کہلوایا کہ آپ حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کتے کی طرح چاٹ رہے تھے۔ یہ سن کر آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور خود ہی یہ فقرہ بار بار دہراتے رہے۔
(حدیث خواب ص ۱۸۵ از شاعر اسلام حضرت سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے (یعنی سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ بیان فرمایا کہ جب حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بستر علالت پر تھے ان دنوں "تبلیغی جماعت کے حضرات کی ایک جماعت کویت گئی ہوئی تھی جب وہ جماعت پاکستان واپس آئی تو ان کے امیر صاحب نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ کویت میں ہمارا مرکز کویت کی جامع مسجد میں تھا ایک روز صبح کے وقت ایک سن رسیدہ بزرگ تشریف لائے جن کا نورانی چہرہ ان کی بزرگی کی شہادت دے رہا تھا مجھ سے پوچھنے لگے آپ لوگ پاکستان سے آئے ہیں میں نے اثبات میں جواب دیا تو پھر پوچھا کہ پاکستان میں کوئی سید عطاء اللہ شاہ بخاری نام کے بزرگ ہیں میں کہا کہ وہاں واقعی ہیں، پھر انہوں نے کہا ان کے متعلق کچھ وضاحت سے بتائیں میں نے مختصراً ان کی شخصیت کا تعارف کرایا اور تعجب سے پوچھا آپ ان کے نام سے کیسے واقف ہوئے اس پر انہوں نے فرمایا رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے وہ سن لیں۔

خواب: فرمایا: رات میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ ایک وسیع میدان میں کھڑے ہیں اور ایک طرف یوں دیکھ رہے ہیں جیسے کسی کا انتظار ہو، پھر میں نے دیکھا ایک بہت بڑا گروہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آ رہا ہے۔ ہر شخص کا چہرہ نورانی اور دلاویز ہے وہ گروہ آنحضور ﷺ کے پاس آ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا نصف دائیں جانب اور نصف بائیں جانب ان کے بعد ایک ویسا ہی گروہ نمودار ہوا وہ بھی نہایت خوبصورت اور تابناک چہروں والے لوگ ہیں قریب پہنچ کر وہ بھی پہلے گروہ کی طرح دائیں بائیں دو حصوں میں بٹ گئے۔ مگر حضور ﷺ اب بھی اسی طرح کھڑے اسی جانب دیکھ رہے تھے جیسے اب بھی کسی کا انتظار ہے اور حضور ﷺ کے اتباع میں اب تمام حضرات اسی جانب دیکھ رہے ہیں۔ تھوڑے وقفہ کے بعد صرف ایک شخص اس طرف سے آتا

دکھائی دیا جو نہایت وجیہہ اور حسین و جمیل ہے جب وہ کچھ قریب آیا تو رسالت پناہ ﷺ چند قدم آگے تشریف لے گئے۔ جناب صدیق اکبر اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہما بھی دائیں بائیں تھے۔ آنحضور ﷺ نے اس آنے والے شخص سے مصافحہ کیا پھر سینے سے لگا کر شفقت سے ان کی پشت پر دست مبارک پھیرتے رہے۔ میرے جی نے کہا پہلا گروہ انبیاء کرام ﷺ کا تھا دوسرا گروہ صحابہ کرام کا تھا۔ مگر یہ بزرگ کون ہیں جن کا حضور ﷺ انتظار فرماتے رہے اور اب اس قدر پیار فرمایا جارہا ہے تو ایک آواز بلند ہوئی ''یہ فدائے ختم نبوت سید عطاء اللہ شاہ بخاری پاکستانی ہے'' یہ خواب سنا کر اس بزرگ نے کہا آپ سے معلوم ہوا کہ وہ بیمار تھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وفات پاچکے ہیں۔ امیر جماعت نے کہا جب شاہ صاحب کی وفات کا علم ہوا تو میں نے تاریخ دیکھی وہی دن شاہ صاحب کی وفات کا تھا جس کی رات کو شیخ کویت نے خواب دیکھا تھا۔ (حدیث خواب ۲۵)

نابینا حافظ قرآن محمد عبداللہ صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد میلسی ضلع ملتان ایک جلسہ میں شرکت کے لئے میں (یعنی سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ) گیا کچھ دوست احباب بیٹھے تھے۔ شاہ صاحب کی باتیں چھڑ گئیں۔ ایک نابینا حافظ قرآن محمد عبداللہ بھی شریک محفل تھے۔ انہوں نے اپنا یہ خواب سنایا۔

خواب: میں بازار سے گزر رہا ہوں اور محسوس کرتا ہوں کہ لوگ جوق در جوق کہیں جارہے ہیں، میں نے ایک صاحب کو روک کر پوچھا یہ لوگ کدھر جارہے ہیں۔ اس نے کہا حافظ جی آپ کو خبر نہیں؟ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہوئے ہیں اس لئے لوگ شرف زیارت کے لئے ادھر جارہے ہیں یہ سن کر میں نے جھٹ اس کا بازو پکڑ لیا اور منت سے کہا بھائی تو دیکھ رہا ہے کہ میں نابینا ہوں مجھے ساتھ لے چلو تاکہ میں ان کی زیارت سے محروم نہ رہ جاؤں۔ اس شخص نے مجھے ساتھ لے لیا ان کی قیام گاہ آ گئی تو اس نے کہا حافظ جی قطار لگی ہوئی ہے۔ آپ بھی میرے ساتھ قطار میں لگ جائیں، چنانچہ ہم دونوں قطار میں شامل ہو گئے۔ رفتہ رفتہ لوگ آگے بڑھتے گئے ہم دونوں بھی ان کے ساتھ آگے بڑھتے رہے۔ بالآخر جہاں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے وہاں پہنچ گئے۔ اس شخص نے مجھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے پہنچایا تو میں نے سلام عرض کیا، پھر میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو حضرت نے مصافحہ کیا پھر فرمایا یہ میرے ساتھ حضرت ہیں ان سے بھی مل لیں۔ میں بہت خوش ہوا کہ ایک وقت دو جلیل القدر اصحاب رضی اللہ عنھم سے شرفِ ملاقات میسر ہو گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی سلام کے بعد مصافحہ کیا۔

پھر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا امیر المومنین آپ حضرات میلسی میں کیسے تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر سننے آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا شاہ صاحب اپنے دور کے باکمال سہی مگر آپ حضرات اصحاب رسول ﷺ ہیں آپ ان کی تقریر کیوں سننے تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا "یہ ہماری ڈیوٹی ہے"۔

میں بیدار ہو گیا تو سوچنے لگا اس خواب کی کیا تعبیر ہو سکتی ہے اس احساس سے خوشی ہوئی تو ہوئی کہ شاہ صاحب مقبول بارگاہ ہیں مگر پوری تعبیر سمجھنے سے قاصر رہا۔ کچھ دن گزرے ہوں گے کہ اچانک منادی سنی آج رات حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ میلسی میں تقریر فرمائیں گے۔ رات میں بھی کشاں کشاں جلسہ گاہ میں پہنچا حضرت شاہ صاحب کی تقریر شروع ہوگئی۔ لوگ ہمہ تن گوش تھے۔ اچانک جلسہ گاہ کے ایک کنارے سے کسی شخص نے بآواز بلند کچھ شور مچایا۔ سامعین میں کچھ ہلچل مچی کچھ لوگ پکڑنے کے لئے ادھر بھاگے۔ شاہ صاحب فوراً جلالی انداز میں للکارے خبردار سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔ میں جانتا ہوں اسے کس نے بھیجا ہے اتنے میں کچھ نوجوانوں نے اسے پکڑ لیا اور پٹائی کرنے لگے۔ شاہ صاحب نے انہیں ڈانٹ کر کہا او میرے عزیزو! اسے کچھ نہ کہو پھر اس شخص سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں جنہوں نے جلسہ خراب کرانے کے لئے بھیجا ہے ان سے کہہ دو میں لاوارث نہیں ہوں خدا کی قسم مجھ پر زندوں اور مردوں کا پہرہ ہے ان کا جملہ سننا تھا کہ خواب کی تعبیر میرے سامنے آ گئی۔

(حدیث خواب ۳۳)

عارف باللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی وفات کے بعد ایک جلسہ عام میں ختم نبوت کے متعلق حضرت شاہ صاحب کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شاہ صاحب کو اس خدمت کے بدلے اعلیٰ ترین مقام عطا فرمایا ہے، کہنے لگے مجھ سے ایک بہت بڑے عارف باللہ نے اپنا خواب بیان کیا میں ان کا نام عام لوگوں میں نہیں بتاؤں گا ہاں کوئی خاص شخصیت پوچھنا چاہے تو وہ مجھ سے کسی وقت تنہائی میں پوچھ لے پھر خواب بیان کیا۔

خواب: وہ بزرگ فرماتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ رحمت دو عالم ﷺ ایک جگہ تشریف فرما ہیں۔ ان کے دائیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور بائیں طرف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں اور سامنے ایک تو سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حضرت عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

بیٹھے ہیں۔ حضرت رسالت مآب ﷺ کے پاس دو عمامے رکھے ہیں۔ رسالت مآب ﷺ نے ایک عمامہ کو اٹھا کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیا اور بخاری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس نے ہماری ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بہت ہمت کی یہ عمامہ اس کے سر پر رکھ دو۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب عمامہ بخاری کے سر پر رکھنے لگے تو بخاری صاحب نے ادب سے عرض کیا کہ حضور ﷺ میں نے جو کچھ لیا ان حضرت سے لیا یعنی حضرت رائے پوری سے، اگر مناسب خیال فرمائیں تو عمامہ پہلے ان کے سر پر رکھا جائے۔ یہ سن کر حضور پاک ﷺ نے اجازت دے دی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت رائے پوری کا عمامہ لے کر پہلے ان کے سر پر رکھا اور پھر بخاری صاحب کے سر پر۔

(حدیث خواب ص ۲۸)

مولانا عرض محمد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا عرض محمد ۱۹۳۸ء میں حجاز مقدس تشریف لے گئے اور تین سال وہیں مقیم رہ کر دو حج کئے۔ اسی زمانہ میں آپ کو حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی، مولانا نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے سلام کے جواب کے ساتھ دامن بھر کر باجرہ یا جوار کے دانے بھی عطا فرمائے اور فرمایا: ''جاؤ، انہیں بلوچستان میں تقسیم کرو''۔

مولانا نے خواب کی یہ تعبیر نکالی کہ حضور ﷺ نے مجھے بلوچستان کے لوگوں میں توحید و سنت اور اسلامی علوم کی ترویج و فروغ کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ واپس آ کر ۱۹۴۲ء میں کوئٹہ میں بیروری روڈ پر مدرسہ عربیہ مطلع العلوم کی بنیاد رکھی۔ آگے چل کر یہ صرف بلوچستان ہی میں نہیں بلکہ پاکستان میں دینی تعلیم کا ایک عظیم مرکز بن گیا۔ بلوچستان کے مدارس میں اساتذہ کی اکثریت یہیں کی فیض یافتہ ہوتی ہے۔ مولانا بلوچستان میں دینی مدارس کی ابتداء کرنے کے باعث مشہور ہوئے۔

مولانا عرض محمد کوئٹہ سے ۲۶ میل دور ایک سرسبز و شاداب گاؤں بڑنگ آباد میں ۱۹۰۴ء میں پیدا ہوئے۔ چار سال دہلی میں علم حاصل کرنے کے بعد تکمیل علم کے لئے دارالعلوم دیوبند (یوپی، بھارت) پہنچے۔ پانچ سال وہاں رہے اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید بن گئے۔ سابقہ ریاست قلات (بلوچستان) میں جابرانہ سرداری نظام مسلط تھا۔ کاشتکار کو مالیہ کے علاوہ کل پیداوار کا چھٹا حصہ بھی ریاست کو دینا پڑتا تھا۔ مولانا کی کوشش سے اس ناانصافی کا قلع قمع ہوا۔ قتل ہو جانے کی صورت میں جاموٹ قبیلے کے فرد کا خون بہا صرف تین سو روپے اور دوسرے قبائل سے تعلق رکھنے والے فرد کا خون بہا دس ہزار روپے مقرر تھا۔ اسلام میں رنگ و نسل کی بنیاد پر کسی کو فضیلت حاصل نہیں۔ مولانا نے اس کھلی ناانصافی اور زیادتی کے خلاف

آواز بلند کی اور اس امتیازی اور غیر منصفانہ قانون کا خاتمہ ہوا۔ ریاست قلات کے سردار آپ کے خلاف ہو گئے اور خان آف قلات نے بادل ناخواستہ آپ کو تین سال کے لئے ریاست بدر کر دیا۔ یہ تین سال آپ نے حجاز مقدس میں گزارے۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے آپ خلیفہ مجاز تھے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو نماز فجر کے بعد حسب معمول بی (بلوچستان) میں شہر کے باہر سیر کو جا رہے تھے کہ ریلوے لائن عبور کرتے وقت اچانک ریلوے ویگن حرکت میں آ گئی اور آپ ایک ویگن کے نیچے آ کر بعمر ۶۶ سال خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ (روزنامہ جسارت، کراچی مورخہ ۷ جون ۱۹۸۱ء بمطابق ۴ شعبان ۱۴۰۱ھ بروز اتوار کے مضمون "مولانا عرض محمد مرحوم" سے ماخوذ)

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس زمانہ میں نحومیر شرح مائۃ عامل پڑھتا تھا (غالباً ۱۳۲۳ھ) اس زمانہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت خواب میں ہوئی۔ خانقاہ امدادیہ (تھانہ بھون، یوپی، بھارت) کے سامنے ایک نالہ بہتا ہے اس سے آگے میدان میں ایک ٹیلہ ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہیں خوب صورت نورانی چہرہ ہے۔ لوگ جوق درجوق زیارت کو آ رہے ہیں اور پوچھتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ ہمارا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ آپ ﷺ نے سب کو یہی جواب دیا "فی الجنۃ فی الجنۃ" (جنت میں جاؤ گے) پھر آپ ﷺ ٹیلے سے اتر کر خانقاہ امدادیہ کی طرف چلے اور وہاں سے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر پہنچے میں نے دوڑ کر اطلاع دی۔ مولانا فوراً باہر آئے اور حضور ﷺ سے سلام کے بعد معانقہ فرمایا پھر ایک خادم کو حکم دیا کہ پلنگ پر بستر بچھا دے اور تکیہ رکھ دے تاکہ حضور ﷺ آرام فرمائیں۔ حکم کی تعمیل کی گئی اور حضور ﷺ بستر پر آرام فرمانے لگے۔ اس وقت مجمع نہ تھا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں صرف یہ عاجز تنہا تھا۔ میں نے موقع تنہائی پا کر عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ این انا"؟ (میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟) فرمایا "فی الجنۃ" (جنت میں ہوگا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا پڑھتے ہو؟ میں نے اپنے اسباق گنوائے۔ فرمایا پڑھتے رہو اور پڑھ کر ہمارے پاس بھی آؤ گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اشتیاق تو بہت ہے آپ ﷺ دعا فرما دیں، فرمایا ہم دعا کریں گے۔

بندہ نے صبح یہ خواب حضرت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا۔ بہت خوش ہوئے اور فرمایا انشاء اللہ اب اس بستی سے طاعون ختم ہو جائے گا (اس وقت بستی میں طاعون کا بہت زور تھا) چنانچہ بحمد اللہ اس خواب کے بعد کسی کے طاعون سے مرنے کی خبر نہ آئی۔

پھر یہ بھی ہوا کہ ۱۳۲۸ھ میں دینیات اور درسیات سے فارغ ہوا تو اسی سال مجھے حج اور زیارت قبر رسول اللہ ﷺ نصیب ہوگئی، میں تو اس خواب کو بھول ہی گیا تھا مگر میرے استاد مولانا عبداللہ صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو یاد تھا۔ جب جہاز میں بمبئی سے روانہ ہو گیا تو استاد نے پوچھا کہ تم کو اپنا خواب بھی یاد ہے جس میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تھی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یاد آ گیا۔ فرمایا دیکھو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ پڑھ کر ہمارے یہاں بھی آ ؤ گے تو اسی سال پڑھ کر تم فارغ ہوئے اور تم کو حج زیارت کا سامان بھی نصیب ہو گیا۔ میں نے عرض کیا واقعی حضرت رسول اللہ ﷺ ہی کی کوشش تھی کہ حج و زیارت کے لئے جا رہا ہوں ورنہ میرے پاس نہ اس کا سامان تھا نہ کچھ امید بے گمان انتظام ہو گیا (انوار النظر فی آثار الظفر یعنی حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خودنوشت سوانح حیات صفحہ ۱۴ تا ۱۵ پیش کردہ مرکز مجلس صیانۃ المسلمین، ۶۹، شارع قائد اعظم یادگار مسجد شہداً جب ۱۳۸۸ھ مطابق اکتوبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی)

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ حکیم الامت کے بھانجے تھے۔ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ بمقام دیوبند محلّہ دیوان (اپنے جدّی گھر) میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۲۸ھ میں فارغ التحصیل ہو کر آخر عمر تک شغل درس وتدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ کئی لاجواب کتابوں کے مصنف ہیں۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء سے دارالعلوم ٹنڈو اللہ یار (ضلع حیدرآباد، سندھ، پاکستان) میں عہدہ شیخ الحدیث پر فائز کئے گئے۔ ۱۹۴۷ء کے سہلٹ (مشرقی پاکستان اب بنگلہ دیش) کے ریفرنڈم میں مولانا عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے بستی بستی اور قریہ قریہ کا دورہ کیا۔ کانگریس کا طلسم توڑا اور قائد اعظم کی ہدایت کے مطابق رات دن کی محنت کا نتیجہ پاکستان کے حق میں نکلا۔ ۱۹۷۱ء میں جب مشرقی پاکستان بنگلہ دیش کی صورت میں الگ ہو گیا تو مولانا عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کو سخت صدمہ پہنچا اور وہ بیمار رہنے لگے اور تین سال بیمار رہ کر وصال فرما گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون.

حافظ حبیب اللہ مہاجر مکی و مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ حافظ حبیب اللہ مہاجر مکی و مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ میرے دائیں اور بائیں جانب دور دور تک خیمے لگے ہوئے ہیں۔ ان خیموں میں انسان ہی انسان ہیں کہ اچانک سید کونین ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''حبیب اللہ! تمہیں معلوم ہے کہ ان خیموں میں کون لوگ ہیں؟'' میں نے عرض کیا: حضور (ﷺ)! مجھے معلوم نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا: ''دائیں جانب رہنے والے لوگ وہ ہیں جنہوں نے آپ کے والد صاحب

سے قرآن سیکھا ہے اور بائیں جانب والے وہ ہیں جنہوں نے آپ کے والد صاحب سے اللہ تعالیٰ کا نام سیکھا ہے''۔ (کتاب الحسنات یعنی سوانح حیات سید العارفین شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی (مولانا لاہوری) نور اللہ مرقدہ، از ڈاکٹر لال دین اخگر ایم اے، پی ایچ ڈی، مکتبہ خدام الدین، شیرنوالہ دروازہ لاہور (صفحہ ۵۱۶)

حافظ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے جو ۱۹۴۷ء میں حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے اور پھر واپس نہ آئے، تقریباً ۲۶ سال مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی قدسی فضاؤں میں رہ کر مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔ مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۰۴ھ تا ۱۳۸۱ھ) کی مذکورہ بالا سوانح حیات پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مسلکاً دیوبندی تھے مگر ہر مسلک کے لوگ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ اپنے دور کے جید ترین عالم اور بے نظیر مفسر قرآن تھے، جن کے شاگرد پوری دنیا میں دینی کام کررہے ہیں۔ آپ کے پوتے میاں محمد اجمل قادری شیرانوالہ گیٹ لاہور میں آپ کے جانشین ہیں۔

ایک سادہ لباس آدمی کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆......ایک دن بعد نماز مغرب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ماسٹر لال دین اخگر سے فرمایا ''ایک روز درس قرآن کے بعد ایک سادہ لباس آدمی ایک طرف کھڑا تھا میں نے اس کے پاس جاکر دریافت کیا کہ آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے؟ اس نے میرا بازو پکڑ لیا اور مجھ کو پرے لے گیا اور پھر کہا حضرت مولانا آج آپ کے درس میں سارا وقت بیٹھا رہا ہوں، اس سے پہلے اور مساجد میں بھی درس سن چکا ہوں مگر آپ کے درس میں ایک عجیب منظر دیکھا ہے۔ آپ جتنا عرصہ درس قرآن مجید میں مشغول رہے آپ کے دائیں بائیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت حضرت رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کھڑے رہی ہے۔ آپ جب کوئی فقرہ ختم کرتے تھے تو حضرت رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے ''صدقت، صدقت'' جب آپ نے درس قرآن ختم کیا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے (مقامات ولایت یعنی انوار ولایت حصہ دوم، سوانح شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی از ماسٹر لال دین اخگر، دفتر انجمن خدام الدین، دروازہ شیرانوالہ، لاہور، صفحہ ۲۱۱ تا ۲۱۲)

ایک مولوی صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆......مظفر گڑھ کے ایک مولوی صاحب کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت باسعادت حاصل

ہوئی۔ وہ اس طرح کہ ایک جلسہ گاہ کے صدر مقام پر حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے مولوی صاحب کو بلا کر فرمایا احمد علی (مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ) کو میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ ختم نبوت کا کام خوب جم کر کرے۔'' (خدام الدین بیادگار شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ شیرانوالہ دروازہ لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۶)

راج عبدالقادر کو زیارت نبی ﷺ

☆......فیض باغ لاہور کا ایک راج عبدالقادر ایک دن رمضان المبارک میں جامع مسجد شیرانوالہ دروازہ لاہور میں سویا ہوا تھا۔ وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ دفتر ''خدام الدین'' کے پاس اوپر والے حجرہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ دوزانو بالکل سامنے بیٹھے ہیں اور آپ کے زانو حضرت رسول اللہ ﷺ کے زانوئے مبارک سے ملے ہوئے ہیں۔

عبدالقادر کہتے ہیں کہ میں اپنے دوست کو جو اکثر مجھ سے جھگڑتا تھا لے گیا۔ ہم دونوں بھی اس مبارک مجلس میں بیٹھ گئے۔ میرا دوست مجھ سے کان میں سرگوشی کے انداز میں کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لو۔ چنانچہ آپ ﷺ دریافت فرماتے ہیں کہ اے عبدالقادر کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ امت کے موجودہ فرقوں میں سے کون حق پر ہے؟ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں حق ہے۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۲۶)

حکیم محمد رمضان کو زیارت نبی ﷺ

☆......سکھر کے حکیم محمد رمضان صاحب ایک مرتبہ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مجلس ذکر کے بعد حضرت کے گھر جاتے ہوئے یہ درخواست کی کہ حضرت مجھے خواب میں تمام اولیاء اللہ کی زیارت کا شرف حاصل ہو چکا ہے مگر حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی زیارت سے تا حال محروم ہوں۔ میں سکھر سے صرف اسی لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ سعادت بھی عطا فرما دے۔ حضرت مسکرائے اور گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ گھر کے بیرونی دروازے پر پہنچ کر اپنے خادم مولوی محمد صابر صاحب سے ارشاد فرمایا کہ حکیم صاحب کو میرے حجرے میں بستر پر سلا دو۔ چنانچہ صابر صاحب نے تعمیل ارشاد کی مگر حکیم صاحب بجائے حضرت کی چارپائی پر سونے کے حضرت کی رضائی میں فرش پر سو گئے۔ حکیم

صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرات سبطین کریمین، حسنین جمیلین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ہمارے حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک چارپائی پر رونق افروز ہو گئے اور آپ ﷺ کے پاس حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے حکیم صاحب سے فرمایا کہ یہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس خواب سے بیدار ہو کر حکیم صاحب نے حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا (''مرد مومن'' یعنی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہ کی سوانح حیات از عبدالحمید خاں صاحب، فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، ستمبر ۱۹۶۴ء ایڈیشن صفحہ ۱۷۵)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆...... شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ ارشاد فرماتے تھے کہ ایک دن درس قرآن مجید کے بعد ایک شخص علیحدگی میں ملا اور کہنے لگا کہ مجھے امام الانبیاء ﷺ نے خواب میں فرمایا ہے کہ اپنے مکانوں میں سے ایک مکان آپ کو دے دوں۔ آپ تشریف لا کر ایک مکان پسند فرمالیں۔ پھر اس کے تقریباً دو ماہ بعد تک وہ شخص نہ آیا۔ پھر دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ مجھ کو خواب میں حضور سرور کونین ﷺ نے حکم دیا ہے کہ میں مکانوں میں سے ایک مکان آپ کو دے دوں۔ چند روز بعد پھر وہی شخص تیسری مرتبہ آیا اور کہنے لگا کہ حضور اقدس ﷺ نے پھر وہی حکم دیا ہے۔ اس مرتبہ آپ ﷺ رنجیدہ خاطر تھے کیونکہ مجھ سے تعمیل ارشاد میں سستی ہوگئی ہے۔ لہٰذا آپ ابھی میرے غریب خانہ پر تشریف لے چلیں اور جونسا مکان پسند فرمائیں لے لیں تاکہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے بچ سکوں۔ چنانچہ وہ مجھ کو ہمراہ لے گیا اور وہاں جا کر میں نے ایک مکان اپنی ضرورت کے مطابق لے لیا۔ اب رہائش وہاں اختیار کر لی اور میں اپنی عادت کے مطابق جماعت سے چند منٹ پہلے مسجد کی طرف روانہ ہوتا مگر راستے میں مصافحہ وغیرہ کرتے کرتے دیر ہو جاتی۔ کبھی دوسری اور کبھی تیسری رکعت میں شامل ہوتا۔ مجھ کو اب بڑی پریشانی لاحق ہوئی۔ میں نے اس شخص سے کہا کہ آپ نے اگر یہ عاریتاً دیا ہے تو واپس لے لیں میں جماعت میں تکبیر اولیٰ سے رہ جاتا ہوں۔ اس نے کہا جناب یہ مکان اب آپ کی ملکیت ہے آپ جیسا چاہیں کریں۔ پس میں نے وہ مکان فروخت کر کے یہ موجودہ مکان (محلہ خضری والا) بنوالیا (مقامات ولایت یعنی انوار ولایت حصہ دوم..... سوانح شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی نور اللہ

مرقدہ، مصنف ماسٹر لال دین اخگر، صفحہ ۸۷ تا ۹۷ دفتر انجمن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ لاہور) یہ مولوی امام الدین صاحب پرائمری اسکول کے مدرس تھے جن کے اکبری منڈی کے پاس تین مکان تھے...... آپ یا تو مجھے بیچ کر لائن سجان خان میں دوسرا مکان خریدنے کی اجازت دیں یا اپنا مکان واپس لے لیں۔ مولوی صاحب نے خوشی سے اجازت دے دی اور اس مکان کو بیچ کر میں نے اپنے موجودہ مکان کا ایک حصہ بنالیا۔ (مرد مومن از عبدالحمید خان، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، صفحہ ۴۵ تا ۴۶)

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ۲ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء کو اپنے آبائی وطن قصبہ جلال (ضلع گوجرانوالہ) میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد شیخ حبیب اللہ ایک دیندار بزرگ اور نسبت چشتیہ میں بلند مقام رکھتے تھے۔ ابھی نو برس کے تھے کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اس کے بعد آپ کے رشتہ کے چچا، سوتیلے والد اور خسر حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تعلیم و تربیت اپنے ذمہ لی اور اس دور کے عظیم بزرگ سلطان العارفین حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری قدس سرہ سے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور بعد کو خرقہ خلافت سے نوازے گئے۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ اور محدث اعظم حضرت سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ (دین پور سندھ میں ایک مقام کا نام ہے) کے چہرے پر صرف نظر ڈالنے سے کئی مقامات طے ہو جاتے ہیں۔ لاہور میں آپ نے ۴۶ برس درس قرآن مجید دیا۔ آپ کے خطبات جمعہ کئی جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ہفت روزہ "خدام الدین" آپ کی یادگار ہے۔ ۲۳ فروری بروز جمعہ ۱۹۶۲ء کو مغرب تک تمام نمازیں باہوش ادا کیں۔ اسی رات ساڑھے ۹ بجے نماز عشاء کی نیت باندھی اور بحالت سجدہ وصال فرمایا۔ کئی لاکھ افراد نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ لاتعداد لوگوں نے زندگی میں آپ سے فیض حاصل کیا۔ آپ نے بہت سی مساجد تعمیر کرائیں اور کئی بار حج کیا۔ آپ ہی مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کہلاتے ہیں۔

حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبند میں دو تین ماہ تک مولانا حافظ سید احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس سے بھی پڑھا اور ۱۳۰۷ھ میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہوئے۔ مولانا سید احمد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے جوابات کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ اگر اس کو کتابیں ملیں تو شاہ عبدالعزیز ثانی ہوگا۔ چند دوستوں نے مبشر خواب دیکھے۔ خود حضرت عبیداللہ سندھی نے خواب میں

حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا (ذاتی ڈائری مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ) (علماء حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے صفحہ ۲۲۶)

☆ حضرت مولانا راشد اللہ صاحب العلم الرابع نے ۱۳۱۹ھ میں حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی تجویز کے مطابق مدرسہ بنانے کا ارادہ کیا اور اس میں سات سال علمی اور انتظامی اختیارات سے کام کرتے رہے۔ اس مدرسہ میں حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا (ذاتی ڈائری مولانا عبداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ) (علماء حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے صفحہ ۲۳۰)

حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذاتی ڈائری کے صفحہ ۱ تا ۶ پر لکھتے ہیں کہ میں ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں چیانوالی میں پیدا ہوا۔ خاندان کا اصل پیشہ زرگری تھا۔ میرے باپ دادا کا پورا نام رام سنگھ ولد جسپت رائے ولد گلاب رائے تھا۔ میں شب جمعہ قبل صبح ۱۲ محرم الحرام ۱۲۸۹ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوا۔ میرا باپ چار ماہ پہلے فوت ہو چکا تھا۔ دو سال بعد دادا بھی مر گیا اور میری والدہ مجھے ننھیال لے آئی۔ یہ ایک خالص سکھ خاندان تھا۔ میرے نانا کی ترغیب پر ہی میرا والد سکھ بن گیا تھا۔ میری تعلیم ۱۸۷۸ء سے جام پور کے اردو مڈل اسکول میں شروع ہوئی۔ شروع سے ممتاز طالب علم مانا جاتا تھا۔ اسی دن اظہار اسلام کے لئے گھر چھوڑ دیا۔ اس وقت میں تیسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ ۱۸۸۴ء میں مجھے اسکول کی ایک آریہ سماج لڑکے سے "تحفۃ الہند" ملی۔ اس کتاب کے مطالعہ میں مصروف رہا اور بتدریج اسلام کی صداقت پر یقین بڑھتا گیا۔

اسی زمانہ میں چند ہندو دوستوں کے توسط سے مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تقویۃ الایمان" ملی۔ اس کے مطالعہ سے اسلامی توحید اور شرک اچھی طرح سمجھ میں آ گیا۔ اس کے بعد میں مولوی محمد صاحب لکھوکی کتاب "احوال الآخرۃ" پنجابی میں ایک مولوی صاحب سے ملی۔ اب میں نے نماز سیکھ لی اور اپنا نام "تحفۃ الہند" کے مصنف کے نام پر عبیداللہ خود تجویز کیا۔ احوال الآخرۃ کا بار بار مطالعہ کیا اور "تحفۃ الہند" کا وہ حصہ جس میں نو مسلموں کے حالات لکھے ہیں۔ یہی دو چیزیں جلدی اظہار اسلام کا باعث بنیں۔ ۱۵ اگست ۱۸۸۷ء توکلاً علی اللہ نکل کھڑا ہوا۔ میرے ساتھ کوٹلہ مغلاں کا ایک رفیق عبدالقادر تھا۔ ہم دونوں عربی مدرسہ کے ایک طالب علم کے ساتھ کوٹلہ رحم شاہ (ضلع مظفر گڑھ) پہنچے۔ ۹ ذی الحجہ ۱۳۰۴ھ کو میری سنت ختنہ ادا ہوئی۔ اس کے چند روز بعد جب میرے اعزہ تعاقب کرنے لگے تو میں سندھ کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستہ میں عربی کی کتابیں اسی طالب علم سے پڑھنا شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے جس طرح ابتدائی عمر میں اسلام کی سمجھ آسان ہو گئی اسی طرح خاص رحمت سے سندھ میں حضرت حافظ محمد صدیق صاحب

(بھر چونڈی والے رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں پہنچ گیا جو اپنے وقت کے جنید رحمۃ اللہ علیہ اور سید العارفین تھے۔ چند ماہ ان کی صحبت میں رہا جس کا فائدہ یہ ہوا کہ اسلامی معاشرت میرے لئے اس طرح طبیعت ثانیہ بن گئی جس طرح پیدائشی مسلمان کی ہوتی ہے۔ حضرت نے ایک روز میرے سامنے اپنے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ عبید اللہ نے اللہ کے لئے ہم کو اپنا ماں باپ بنالیا ہے۔ اس کلمہ کی تاثیر خاص طور پر میرے دل میں محفوظ ہے۔ میں انہیں اپنا دینی باپ سمجھتا ہوں اور محض اسی لئے سندھ کو مستقل وطن بنایا گیا ہے۔

میں نے قادری راشدی طریقہ میں حضرت سے بیعت کی تھی اس کا نتیجہ یوں محسوس ہوا کہ بڑے سے بڑے انسان سے مرعوب نہیں ہوتا تھا۔ تین چار ماہ بعد حصول علم کے لئے رخصت ہوا۔ مجھے بتایا گیا کہ حضرت نے میرے لئے خاص دعا فرمائی "یا اللہ عبید اللہ کا کسی راسخ عالم سے پالا پڑے" میرے خیال میں اللہ نے یہ دعاء قبول فرمالی اور مجھے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچادیا۔ ماہ صفر ۱۳۰۶ھ کو میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوا۔ فاضل اساتذہ کی مہربانی سے مطالعہ کا طریقہ سیکھ لیا اور تیزی سے ترقی کا راستہ کھل گیا۔ جامع ترمذی حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی۔ ابوداؤد کے لئے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گنگوہ پہنچا۔ حدیث شریف کی باقی کتابیں مولوی عبدالکریم صاحب پنجابی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ سے جلدی جلدی ختم کرلیں۔ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ چار چار دن میں اور سراجی دو گھنٹہ میں ختم کیں۔ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے غیر معروف شاگرد تھے۔ اثناء قیام دہلی میں دو مرتبہ حضرت مولانا نذیر حسین دہلوی کی خدمت میں گیا۔ صحیح بخاری اور جامع ترمذی میں دو سبق بھی سنے۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ کو دہلی سے بھر چونڈی (ضلع سکھر) پہنچا۔ میرے مرشد میرے آنے سے دس دن پہلے وفات پاچکے تھے۔ شوال ۱۳۰۸ھ کو سید العارفین حافظ محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے خلیفہ مولانا ابوالحسن تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے پاس امروٹ (ضلع سکھر) پہنچا۔ انہوں نے اپنے مرشد کا وعدہ پورا کر دکھایا۔ میرے لئے بمنزلہ باپ کے تھے۔ میرا نکاح سکھر کے اسلامیہ اسکول کے ماسٹر مولوی محمد عظیم خان یوسف زئی کی لڑکی سے کرایا۔ میری والدہ کو بلالیا اور جو میرے پاس آخر وقت تک میرے طرز پر رہیں۔ میرے مطالعہ کے لئے بہت بڑا کتب خانہ جمع کیا۔ میں ان کے ظل عاطفت میں ۱۳۱۵ھ تک بہ اطمینان مطالعہ کرتا رہا۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے خاص فدائی نومسلم شاگرد تھے۔ عرصہ دراز تک آپ کی خدمت میں رہے اور حضرت کی تحریک انقلاب (ریشمی رومال) کے آپ ہی ہیرو تھے۔ اندرون ہند و بیرون ہند جدوجہد آزادی میں آپ نے نمایاں کام

سرانجام دیا۔ آزادی ہند کے صف اول کے مجاہدین میں آپ کا شمار ہے۔ سات سال ماسکو، تین سال انگورہ (ترکی) اور قریب بارہ سال مکہ مکرمہ میں غرض ۲۵ سال پردیس میں گزار کر ۱۹۳۹ء میں ہندوستان واپس آئے اور ۲۱ اگست ۱۹۴۴ء کو بمقام دین پور (سندھ) میں وصال فرمایا۔

مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابی داؤد کی عظیم اور بے مثال شرح عربی میں "بذل المجهود فی حل سنن ابی داؤد" کے نام سے پانچ جلدوں میں تحریر فرمائی۔ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ کو شروع کی اور ۲۱ شعبان ۱۳۴۵ھ میں پورے دس سال پانچ ماہ اور دس دن میں بڑی تقطیع کے تقریباً دو ہزار صفحات پر مکمل کی۔ ۱۳۴۵ھ میں آپ کو حضرت نبی الامی ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "آپ میرے پاس مدینہ تشریف لے آیئے"۔ حضرت مولانا دوسرے ہی دن مدینہ طیبہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ شرح کا باقی حصہ وہاں جاکر پورا کیا اور اس موقع پر علمائے مدینہ طیبہ کو شاندار ضیافت دی اور اس کے چھ ماہ بعد ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ بروز چہار شنبہ بعد نماز عصر وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ (تذکرۃ الخلیل از حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے سات حج کئے۔ نسبا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے متعلق ہیں۔ دسویں پشت پر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کا سلسلہ جاملتا ہے۔ اواخر صفر ۱۲۶۹ھ م ۱۸۵۲ء میں آپ اپنی ننھیال نانوتہ میں پیدا ہوئے اور پانچ برس کی عمر میں آپ کے نانا جان حضرت مولانا مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ نے خود آپ کی بسم اللہ کرائی۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خالو اور مدرس اول حضرت مولانا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ماموں تھے۔ آپ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے جو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ فرمایا میں نے تین دعائیں کی تھیں ، ایک دعا یہ تھی کہ عرب میں حکومت اسلامیہ شرعیہ دیکھ لوں۔ دوسرے شرح ابی داؤد زندگی میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ تیسرے جنت البقیع جوار رسول اللہ ﷺ میں دفن ہونا نصیب ہو۔ الحمدللہ دو دعاؤں کی قبولیت تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لی تیسری کا انتظار ہے (وہ بھی الحمدللہ پوری ہوئی) شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا محدث سہارنپوری ثم مدنی نوراللہ مرقدہ کے حواشی کے ساتھ یہ شرح سنن ابی داؤد دوبارہ بیس جلدوں کی ٹائپ میں مصر سے نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع ہوئی

ہے اور خود عربوں کے لئے باعث حیرت و استعجاب ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خلیفہ ہیں۔

☆ ...... مولوی احمد الدین صاحب، تاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پرانے شاگرد تھے۔ وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حدیث کا سبق ہورہا تھا کہ ہمارے استاد حضرت مولانا خلیل احمد پر غنودگی طاری ہوگئی جو دیر تک رہی، طلبہ کی خاصی تعداد تھی اور سب کو بے وقت نیند پر تعجب ہوا۔ نیند سے بیدار ہوکر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: الحمد للہ! اس وقت دربار نبوی ﷺ میں حاضر تھا، دیر تک باتیں ہوئیں اور مسائل حدیث شریف پیش تھے (تذکرۃ الخلیل از مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ۔ (صفحہ ۱۱۹) مکتبہ قاسمیہ، سیالکوٹ)

☆ ...... تاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ بزمانۂ طالب علمی ایک مرتبہ اتنے بیمار ہوئے کہ کسی کو زیست کی امید نہ رہی۔ والد نے رتھ کرائے پر لیا اور آپ کو سہارنپور (یوپی، بھارت) کے ایک حاذق حکیم کے پاس لے جانا چاہا۔ اسی رات تاج المحدثین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوں اور بڑے ذوق وشوق سے صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا ہوں، دفعتاً دروازہ کھلا اور میں سلام پڑھتا اندر داخل ہوگیا، معلوم ہوا کہ سرور دو عالم ﷺ ملاعلی کی سیر کو تشریف لے گئے ہیں، تھوڑی دیر بعد حضور اقدس ﷺ ایک تخت پر تشریف لائے، دائیں جانب حضرت صدیق اکبر اور بائیں جانب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما تھے، میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے ہی پھر "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھنا شروع کردیا۔ آپ ﷺ نے میری جانب رخ فرما کر پوچھا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بیماری کی وجہ سے پڑھنا رہ گیا ہے، آپ ﷺ میرے لئے دعا فرمادیجئے کہ صحت ہوجائے۔ فرمایا: تو اچھا ہے یا اچھا ہوگیا (صحیح لفظ یاد نہیں رہا) اس کے بعد آنکھ کھل گئی، صبح اٹھا تو آرام معلوم ہوتا تھا، پھر بھی والد صاحب رتھ پر مجھے حکیم کے پاس سہارنپور لے گئے۔ حکیم صاحب نے نبض دیکھ کر والد صاحب سے کہا کہ پیر صاحب جی! تمہارا لڑکا تو بالکل اچھا ہے، صرف نقاہت وضعف باقی ہے، سو معجون کا نسخہ لکھے دیتا ہوں، اسے کھلائیں، ضعف بھی جاتا رہے گا (تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۲)

مولانا انوار احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... تاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی بھائی مولوی انوار احمد فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ جائیداد کی مشترکہ آمدنی پر میری غلط فہمی سے مجھے بھائی صدیق احمد کی طرف سے کبیدگی ہوگئی اور میں کشیدہ ہو بیٹھا۔ میں نے خواب دیکھا کہ کسی بلند جگہ پر کھڑا ہوں، جو

نہ زمین ہے نہ آسمان اور ایک خوش نما بنگلہ تعمیر ہو رہا ہے، جس کے معمار مسلمان ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا یہ بنگلہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ آپ کے بھائی مولوی صدیق احمد کا۔ باہر دیکھا تو ایک نہر، ایک چھوٹی سی خوبصورت مسجد اور صدہا چھوٹے بڑے بنگلے تیار نظر آئے مگر مکین کسی میں نہیں، دوبارہ نظر اٹھائی تو ایک عالی شان عمارت نظر آئی، میں اس کے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ سرور دو عالم ﷺ مع خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم تشریف فرما ہیں، فرط شوق سے کئی منٹ قدم چومتا رہا، غلبہ سرور سے میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، دفعتاً آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ آنسو جاری تھے، پھر آنکھ لگ گئی اور یہی خواب دیکھا حتیٰ کہ تین بار یہی پیارا منظر نظر آیا، اس خواب کی وجہ سے بھائی کے ساتھ بدظنی جاتی رہی اور پھر ہم بھائیوں میں کبھی رنجش نہیں ہوئی (تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۳)

حافظ مختار احمد صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆..... چوہدری حافظ مختار احمد صاحب نے خواب دیکھا کہ وہ چت لیٹے ہیں، سر کے برابر سیدھی جانب ایک مونڈھ پر حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، قلب بائیں جانب کے بجائے دائیں جانب ہے، کھلا ہوا ہے نہ اس پر کپڑا ہے نہ گوشت، کھال کو چیر کر اس کے اوپر سے ہٹا دیا گیا ہے اور قلب کے مقابل حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ مجھ پر آپ کی طرف سے فیضان کا ترشح ہو رہا ہے، جس کی لذت ۲۲ سال گزر جانے کے بعد اب بھی محسوس ہوتی ہے۔ خواب ہی میں خیال آیا کہ نور بھرا جا رہا ہے۔ چند علماء سے ذکر کیا مگر تعبیر دل کو نہ لگی، جبکہ تاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب سن کر فرمایا: بارک اللہ، بہت اچھا خواب ہے، آپ کو نسبت یوسفی حاصل ہے۔ چوہدری صاحب نے وضاحت چاہی تو فرمایا: جس طرح دنیا میں انعام و اکرام عطا ہوتا ہے وہ حقیقتاً بادشاہ کی جانب سے ہوتا ہے مگر اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ شاہی خزانے سے وزراء کو دیا جاتا ہے، وہ اپنے محکمے کے سردار کو دیتے ہیں، سردار اپنے ماتحت افسر اور مستحق فرد کو دیتا ہے، اسی طرح حق تعالیٰ کی طرف سے جو روحانی فیوض و برکات بندوں کو عطا ہوتے ہیں وہ سردار دو جہاں ﷺ کے واسطے سے سیدنا یوسف، سیدنا موسیٰ، سیدنا عیسیٰ غرض جملہ انبیاء علیہم السلام تک پہنچتے ہیں، یہ حضرات اپنی صفات اور کمالات خصوصی کی بنا پر جس جس محکمے کے سردار اور امیر قافلہ قرار پائے ہیں اسی خصوصی انعام سے بہرہ یاب ہونے والوں کو وہ فیوض و انعامات الٰہیہ پہنچاتے ہیں، وہی صفات خصوصی نسبت کہلاتے ہیں کہ کوئی نسبت ابراہیمی ہے تو کوئی نسبت یوسفی، کوئی موسوی اور کوئی عیسوی، اس وقت چوہدری صاحب کو انشراح صدر ہوا اور سمجھے کہ سر کی جانب سرور دو عالم ﷺ کا تشریف فرما ہونا اور قلب کے محاذ میں سیدنا یوسف علیہ

السلام کا قلب پر انوار و برکات کا ڈالنا یہ حقیقت رکھتا ہے (تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۲۵۹ تا ۲۶۰)

شیخ سعید تکرونی مدنی کو زیارت نبی ﷺ

☆...... شیخ سعید تکرونی مدنی فرماتے ہیں کہ مجھے ہمیشہ سے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا بہت شوق تھا، بہت دعائیں مانگیں، مگر کامیاب نہ ہوا جس زمانے میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس سے قبل کہ مولانا سے میری شناسائی ہو، میں نے خواب میں دیکھا کہ سرور دو عالم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ مجھ سے کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، ایک ہندی عالم خلیل احمد نامی انتقال کر گیا ہے لہٰذا ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اپنا خواب اسی زمانہ میں مولانا شیخ الفا ہاشم سے بیان کیا، جب مولانا زکریا صاحب وغیرہ ہندوستان واپس آئے تو مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ واپس نہ ہوئے۔ مولانا شیخ الفا ہاشم نے مجھ سے کہا کہ تمہارے خواب کی صداقت کے بعض قرائن ظاہر ہو رہے ہیں کہ مولانا نے مدینہ منورہ میں اقامت کی نیت کر لی ہے۔ مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ پر آخر زمانے میں بات بات پر گریہ طاری ہو جاتا تھا اور سوز و گداز بہت بڑھ گیا تھا۔ ایک مرتبہ کسی نے عرض کیا: حضرت ہندوستان کا کب تک ارادہ ہے؟ تو چشم پر آب ہو گئے اور فرمایا: اب تو بقیع کا ارادہ ہے اور چھ ماہ بعد بعمر ۷۷ سال جنت البقیع میں جا سوئے (تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۴۶۹ تا ۴۷۰)

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... رمضان المبارک ۱۲۲۲ھ کی ۲۱ تاریخ کو حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ لیلۃ القدر کب آئے گی؟ رات بھر عبادت گزاری معمول تھا۔ استفسار سے مقصود غالباً یہ تھا کہ اس خاص رات جاگنے کا خاص انتظام کیا جائے۔ شاہ صاحب رحمۃ نے فرمایا "فرزند عزیز! شب بیداری کا معمول جاری رکھو، یہ بھی واضح رہے کہ محض جاگتے رہنے سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ پاسبان ساری راتیں آنکھوں میں گزار دیتے ہیں مگر انہیں فیض آسمانی کب نصیب ہوتا ہے۔ خدائے برتر کا فیض شامل حال ہونا چاہئے، نصیبہ یاوری کرے تو انسان کو سوتے سے جگا کر دامن طلب برکات کے موتیوں سے بھر دیا جاتا ہے۔

سید صاحب قیام گاہ پر چلے گئے۔ ۲۷ رمضان المبارک ۱۲۲۲ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۸۰۷ء کو عشاء کے بعد بے اختیار نیند آ گئی۔ رات کا ایک حصہ باقی تھا کہ اچانک کسی نے جگایا۔ اٹھے تو دیکھا کہ

دائیں بائیں حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہیں "احمد اٹھ اور غسل کر، آج شب قدر ہے۔ خدا تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو اور قاضی الحاجات کی بارگاہ میں دعا و مناجات کر"۔ اس کے بعد یہ دونوں بزرگ تشریف لے گئے۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قیام اکبر آبادی مسجد دہلی میں تھا۔ دوڑ کر مسجد کے حوض کی طرف گئے اور باوجودیکہ سردی سے حوض کا پانی برف ہو رہا تھا اس سے غسل کیا اور کپڑے بدل کر عبادت میں مشغول ہو گئے۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا فرمایا کہ اس رات مجھ پر افضال الٰہی کی عجیب بارش ہوئی اور حیرت انگیز واردات روح افروز ہوئے۔ بصیرت باطنی اس طرح روشن ہو گئی کہ تمام درخت، پتھر اور دنیا کی ہر چیز سجدہ میں تھی اور تسبیح و تحلیل میں مشغول مگر ظاہری آنکھوں سے اپنی اپنی جگہ کھڑی معلوم ہوتی تھی۔ صبح کی اذان تک یہی کیفیت رہی، میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ عالم غیب کا معاملہ تھا یا عالم شہادت کا یعنی عالم رؤیا میں سب کچھ پیش آیا یا عالم اجسام میں، صبح میں نے شاہ صاحبؒ سے سب حال بیان کیا۔ آپ بہت مسرور ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج کی رات تم اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ اس وقت سے ترقیات و علو درجات کے آثار ظاہر ہونے لگے (سیرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ از مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی صاحب صفحہ ۷۲ تا ۷۳)
(سوانح حیات سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ از مولانا غلام رسول مہر صاحب ص ۷۸ تا ۷۹)

☆..... راجپوتانہ (بھارت) میں ایک مسلمان ریاست کا نام "ٹونک" تھا جو ۱۹۴۷ء میں ختم کر دی گئی۔ اس کے بانی سنبھل ضلع مراد آباد (یوپی، بھارت) کے ایک افغان شریف زادے اور سپاہی نواب امیر خاں (بعدہٗ نواب امیر الدولہ خان بہادر) تھے۔ ان کے بیٹے نواب وزیر الدولہ ۱۲۲۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۵۰ھ میں مسند نشین ہوئے اور ۶ المحرم ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸۶۴ء میں وفات پائی، والی ریاست ٹونک نواب وزیر الدولہ نے "وصایا" میں لکھا ہے کہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ طیبہ پہنچے تو حرم شریف کے پاس روضہ مقدس (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کے سامنے قیام کیا، جس روز پہنچے اسی روز رات کو سخت بخار آ گیا۔ بیدار ہونے پر اپنے مسکن کی کھڑکی میں روضۂ اطہر کے سامنے بیٹھ گئے۔ اسی حالت میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ کے امتیوں میں سے شیخ غلام علی الہ آبادی نے قرآن مجید کا ایک نسخہ بھیجا ہے کہ روضۂ پاک پر تلاوت میں رہے۔ میں نے دیکھا کہ یہاں بہت سے قرآن مجید موجود ہیں کوئی نہیں پڑھتا۔ اگر آپ ﷺ اجازت مرحمت فرمائیں تو یہ نسخہ حرم پاک کے خدام میں سے اس کو دے دوں جو اسے باقاعدہ پڑھتا رہے گا۔ یہ اجازت مل گئی
(وصایا حصہ اول صفحہ ۲۹ تا ۳۰)

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ یکم محرم ۱۲۰۱ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۷۸۶ء کو بمقام تکیہ متصل رائے بریلی (اودھ، بھارت) میں سادات کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پہلی مرتبہ مسلمانان ہند کو دوسری قوموں کے مقابلہ میں من حیث الجماعت جمع کیا اور اس کے ایک طبقہ کو مذہبی آزادی دلانے کے لئے جان تک قربان کر دی۔ پس ماننا پڑے گا کہ مسلمانان ہند کی جداگانہ قومیت کا اظہار سب سے پہلے آپ نے کیا۔ ۲۲ برس کی عمر میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے۔ سکھوں کے مظالم کی وجہ سے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود ان کے خلاف جہاد کے متمنی تھے مگر ضعف پیری کی وجہ سے مجبور تھے چنانچہ جب سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلی سے بیعت کے لئے دورہ پر نکلے تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سیاہ عمامہ اور سفید قبا دست مبارک سے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پہنا کر رخصت کیا۔ آپ چھ سال متواتر جہاد کرتے رہے اور کامیابیاں حاصل کیں مگر بعد میں اپنوں ہی کی غداریوں اور انگریزوں و سکھوں کی مسلسل سازشوں کی بنا پر کامیابیاں ست پڑ گئیں اور اپنوں کی غداریوں کی بناء پر ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۴۰ھ مطابق ۶ مئی ۱۸۱۳ء بروز جمعہ کے وقت بمقام بالاکوٹ (ضلع ہزارہ) معہ مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ و دیگر رفقاء شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا محمد مظفر حسین کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کسی گاؤں کی ویران مسجد میں ٹھہرے۔ مغرب سے تھوڑی دیر بعد ایک غریب آدمی آیا اور جلدی جلدی نماز مغرب پڑھ کر گھر چلا گیا اور تین روٹیاں بغیر سالن یا دال کے، لاکر مولانا کو دیں۔ مولانا انہیں تناول فرما کر سو گئے۔ رات کو انہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور عجیب و غریب انوارات و برکات ظاہر ہوئیں، لہٰذا اگلے دن پھر وہیں ٹھہر گئے۔ دن بھر کوئی نہ آیا البتہ مغرب کے بعد وہی شخص آیا اور آپ کو بیٹھا دیکھ کر دو سوکھی روٹیاں لاکر دے دیں۔ اس رات بھی مولانا حضرت رسالت مآب ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور اگلے دن پھر ٹھہرے رہے کہ مغرب کے بعد وہی شخص آیا اور آپ کو دیکھ کر گھر سے ایک روٹی لایا اور کہا: بھائی مسافر! اب جاؤ، کل تک یہاں نہ ٹھہرنا۔ حضرت مولانا نے فرمایا: میرے یہاں ٹھہرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں تمہاری روٹی میں عجیب لذت و حلاوت محسوس کرتا ہوں اور عجیب و غریب انوارات و برکات کا مشاہدہ کر رہا ہوں، تم حقیقت حال بتاؤ تب جاؤں گا۔

یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ میں بہت غریب آدمی ہوں، دن بھر محنت کر کے جو پیسے ملتے ہیں ان سے تھوڑا آٹا لے آتا ہوں، جس سے تین روٹیاں پکتی ہیں، ایک میری، دوسری بیوی کی اور تیسری بچے کی، پہلے دن تو ہم تینوں نے فاقہ کیا اور تینوں روٹیاں تمہیں لا دیں، آج بھوک کی وجہ سے حالت

نہ دیکھی گئی اس لئے ایک روٹی اسے دے دی اور دو تمہیں لا دیں، آج بھوک کی وجہ سے بیوی بے تاب تھی لہذا اس کی روٹی اسے دے دی اور اپنا حصہ لے آیا، اب کل مجھ میں بھی فاقہ کرنے کی طاقت نہیں اسی لئے مجبوراً تمہیں کہنا پڑا۔ یہ سن کر حضرت مولانا نے فرمایا: سچ ہے یہ اسی اکل حلال اور ایثار کے اثرات، ثمرات اور برکات ہیں۔

(حالات مشائخ کاندھلہ از مولانا محمد احتشام الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۸ تا ۳۹)۔

حضرت مولانا محمد مظفر حسین کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۲۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حضرت مفتی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی، جبکہ ظاہری و باطنی تعلیم دہلی میں شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے پوری فرمائی، جو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے اور شاگرد رشید تھے۔ شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اپنے چھوٹے بھائی شاہ محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے پہلے ہی مکہ مکرمہ جا کر آباد ہو گئے تھے۔ حضرت مولانا محمد مظفر حسین کا شاہ محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی گہرا تعلق تھا اور آپ ان ہی کے مرید تھے۔ علم طریقت، انوار معرفت اور اسرار حکمت اپنے عم بزرگان حضرت مفتی الٰہی بخش اور حضرت مولانا شاہ کمال الدین رحمہما اللہ سے بھی حاصل کئے، علاوہ ازیں آپ ان ہی دونوں بزرگوں کے خلیفہ اور جانشین سمجھے جاتے تھے۔ آپ طبعاً انتہائی سادہ اور بے تکلف تھے، ایک گاڑھے کا کرتہ، ایک پاجامہ، ایک نیلی لنگی آپ کا لباس اور کل اثاثہ تھی، نہایت منکسر المزاج تھے، ہر کام خود کیا کرتے تھے، اشراق پڑھ کر مسجد سے نکلتے، عزیز و اقارب کے جو جو گھر تھے وہاں تشریف لے جاتے اور اگر بازار سے کسی کو کچھ منگوانا ہوتا تو لا دیتے تھے، کبھی مشتبہ مال نہ کھاتے تھے اور اگر غلطی سے کھا لیتے تو فوراً قے ہو جاتی تھی، دعوت عام میں تشریف نہ لے جاتے تھے، البتہ غریبوں کی دعوت شوق سے قبول فرماتے۔ یہ آپ کی خاص کرامت اور برکت تھی کہ جو بھی آپ کا مرید ہو گیا پھر اس کی نماز تہجد کبھی قضا نہ ہوئی۔ اس دور میں بیوہ کا نکاح بہت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ آپ کو فکر ہوئی کہ اس رسم کو ختم کرنا چاہئے لہذا ایک بیوہ سے خود نکاح کر کے اس رسم بد پر کاری ضرب لگائی اور پھر بیواؤں کا نکاح ہونے لگا۔ آپ نے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرا جی چاہتا تھا کہ مدینہ منورہ میں موت آئے، لیکن بظاہر میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبے کے بعد فرمایا کہ آپ مدینہ منورہ پہنچ جائیں گے اور واقعی کچھ دن بعد تندرست ہو کر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ابھی ایک منزل باقی تھی کہ بیمار ہو گئے اور ۱۰ محرم ۱۲۸۳ھ بمطابق ۲۵ مئی ۱۸۶۶ء بروز جمعہ انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں نزد قبرستان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدفون ہوئے۔ کرتہ، پاجامہ، لنگی، لوٹا اور مشکیزہ یہ کل سامان چھوڑا (حالات مشائخ کاندھلہ، صفحہ ۲۷ تا ۴۵ سے ماخوذ)

مولانا محمد الیاس کو زیارت نبی ﷺ

☆..... شوال ۱۳۴۴ھ میں دوسری بار حج کے لئے حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ہم رکابی میں روانہ ہوئے، مدینہ منورہ میں قیام کا زمانہ ختم ہوا اور رفقاء روانگی کی تیاری کرنے لگے تو مولانا محمد الیاس (بانی تبلیغی جماعت) کو عجیب بے چینی واضطراب میں پایا۔ کسی صورت رخصت کے لئے تیار نہ تھے۔ مولانا سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ان کے جانے پر اصرار نہ کرو۔ ان پر ایک حالت طاری ہے یا انتظار کرو کہ ازخود تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جائیں یا خود چلے جاؤ، یہ بعد آجائیں گے، چنانچہ رفقاء چلے گئے۔ مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس قیام کے دوران مجھے اس کام کیلئے امر ہوا اور ارشاد ہوا کہ ہم تم سے کام لیں گے۔ کچھ دن بے چینی میں گذرے کہ میں ناتواں کیا کرسکوں گا؟ کسی عارف نے سنا تو فرمایا کہ پریشانی کی کیا بات ہے، یہ تو نہیں کہا گیا کہ تم کام کرو گے، یہ کہا گیا ہے کہ ہم تم سے کام لیں گے پس کام لینے والے کام لے لیں گے۔ اس بات سے مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی تسکین ہوئی اور آپ نے مدینہ طیبہ سے مراجعت فرمائی۔ حرمین شریفین میں پانچ ماہ قیام فرمایا اور ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ کو کاندھلہ واپسی ہوئی (حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی دینی دعوت از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مجلس نشریات اسلام، ناظم آباد، کراچی نمبر ۱۸ صفحہ ۸۴)

ایک عرب کو زیارت نبی ﷺ

☆..... حضرت مولانا الیاس (دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ) کی تبلیغی جماعت کا یہ اصول ہے کہ کسی سیاسی پارٹی یا حکومت سے کسی قسم کا رابطہ، تعلق، یا مقابلہ اور ٹکراؤ نہ کیا جائے، کسی سے امداد تعاون کا طلب گار نہ ہوا جائے، جب بھی کوئی رکاوٹ آئے تو صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے جس کے کام کے لئے ملکوں ملکوں کی خاک چھاننے کے لئے یہ جماعت نکلتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خداتعالیٰ قدم قدم پر ان کے لئے نئی نئی راہیں کھول دیتا ہے۔ سینکڑوں واقعات ہیں جن میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی جانب سے خواب میں اس جماعت کی خبر گیری کا حکم فرمایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "میری جماعت آرہی ہے اس کی دعوت کرنی ہے" ایسا ہی ایک واقعہ درج ذیل ہے۔

حماۃ (شام) میں ایک جماعت گئی ہوئی تھی، وہاں ایک عرب نے رات کو حضرت شافع محشر، جان دو عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ بہت ہی بیقراری کے ساتھ عربوں سے فرما رہے ہیں کہ "یہ لوگ میرا کام کر رہے ہیں، تم ان کے ساتھ لگو"۔ اس خواب کے بعد مقامی

لوگ اس کام میں ہمہ تن مشغول ہو گئے (منقول از محمود ورازصاحب بواسطہ مولانا عیسیٰ محمد پالن پوری صاحب) (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ از محمد ثانی حسنی صفحہ ۴۳۱)

ایک بڑے میاں کو زیارت نبی ﷺ

☆ ''مسلمانوں کے لئے ایک اہم انتباہ'' از افادات عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ عارفی قدس سرہ (مجلس بروز جمعہ بعد نماز عصر مورخہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ) آج چوتھا روز ہے کہ شام کو لانڈھی سے پشاور کی طرف کے کچھ لوگ مجھ سے ملنے آئے، متکلم نے اشارہ کر کے کہا کہ یہ جو بڑے میاں بیٹھے ہیں انہوں نے کچھ خواب دیکھے ہیں جن کی تعبیر لینے آئے ہیں، کہنے لگے: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ کے پاس تفسیر پڑھنے جا رہا ہوں، انہوں نے فرمایا: بھائی! ہم پشتو میں تو پڑھائیں گے نہیں، تفسیر پڑھا دیں گے اور تمہاری سمجھ میں آ جائے گی۔ اتنے میں پیچھے سے ایک آواز آئی ''دیکھو، مسلمانوں سے کہہ دو کہ بیدار ہو جائیں، اللہ کا قہر نازل ہونے والا ہے جس سے کوئی نہ بچے گا، اللہ کا قہر نازل ہونے والا ہے مسلمانوں سے کہہ دو سنبھل جائیں، کہہ دو مسلمانوں سے، اعلان کر دو کہ گناہوں کو ترک کریں اور توبہ واستغفار کریں''۔

جنہوں نے خواب دیکھا تھا سیدھے سادھے آدمی تھے۔ دو ایک آدمیوں سے اس خواب کا ذکر کر دیا۔ دوسری رات پھر حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم نے ہمارا اعلان لوگوں سے کیوں نہیں کہا؟ تم نے لوگوں تک ہمارا پیغام کیوں نہیں پہنچایا کہ لوگوں میں طغیان اور عصیان بڑھ گیا ہے، اللہ کا قہر متوجہ ہونے والا ہے، بیدار ہو جاؤ، جلد توبہ کرو، استغفار کرو، گناہوں کو ترک کرو، سب مسلمان توبہ واستغفار کریں اور گناہوں کو ترک کریں''۔

بیدار ہو کر کچھ لوگوں ہی سے انہوں نے اپنے اس خواب کا ذکر کیا۔ اس کے بعد تیسری رات پھر انہیں حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے لوگوں سے کیوں نہیں کہا؟ لوگوں سے علی الاعلان کہو کہ قہر الٰہی متوجہ ہونے والا ہے لوگ تائب ہو جائیں، اپنے اپنے گناہوں کو چھوڑ دیں، توبہ واستغفار کریں ورنہ اللہ کا قہر متوجہ ہو جائے گا''۔

صاحب خواب نے مسلسل تین راتیں یہ خواب دیکھے اور مجھ سے کہا کہ ان کی تعبیر بتائیے۔ اس پر میں نے ان سے کہا میں ان کی کیا تعبیر بتاؤں؟ تعبیر تو صاف ظاہر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور شان کرم ہے کہ اپنے نبی الرحمت ﷺ کے ذریعے یہ اعلان کروا دیا۔ اسی طرح کے خواب اور چند حضرات نے بھی دیکھے جن سے ان خوابوں کی تائید ہوتی ہے، یہ معمولی بات نہیں بلکہ نہایت

ضروری اور اہم اعلان ہے، گناہوں کی کثرت پر قہر الٰہی متوجہ ہوتا ہے، اس سے پناہ مانگو (انتباہ خصوصی ناشر، بیگم عائشہ بوانی وقف، پوسٹ بکس ۸۷۴۱، کراچی نمبر ۲)

مولوی محمد قاسم کو زیارت نبی ﷺ

☆..... "انتباہ خصوصی" یعنی حضور اکرم ﷺ کے ایک فرمان گرامی کا ترجمہ اور تشریح جو خواب میں ارشاد فرمایا گیا، از افادات عارف اللہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحئی عارفی خلیفۂ خاص حضرت حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ العزیز مولف کتاب ہذا اس مضمون کا خلاصہ پیش کرتا ہے:

کوٹ جاتی، ڈیرہ اسماعیل خان کے مولوی محمد قاسم صاحب عالم اور حافظ تھے، جن کا حال ہی میں انتقال ہوگیا۔ بہت عرصہ قبل کراچی کی ایک مسجد میں پیش امام تھے، انہیں اکثر حضور اقدس ﷺ کی زیارت مبارکہ خواب میں نصیب ہوتی تھی اور کیسا ہی طویل خواب ہو اس کی ایک ایک جزو کو بغیر کسی سہو و نسیان کے قلمبند کرلیا کرتے تھے، آپ ڈاکٹر مولانا عبدالحئی رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص احباب میں سے تھے، اپنے وطن سے ڈاکٹر صاحب کو ایک طویل خواب لکھ کر بھیجا، جو مختصر الفاظ میں کچھ اس طرح ہے:

خواب میں دیکھا کہ بہت سے علماء و صلحاء، اور اپنے سلسلے کے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ ڈاکٹر مولانا عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر تشریف لا رہے ہیں، کچھ دیر بعد جناب امام الانبیاء سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ مع خلفائے اربعہ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تشریف لے آئے اور مکان کے احاطہ پر گھاس کے میدان میں اس جگہ تشریف فرما ہو گئے جہاں جمعہ کے دن بعد نماز عصر ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس ہوتی ہے، کوئی اسٹیج یا تخت نہیں مگر پورا مجمع حضور پرنور ﷺ کے دیدار پر انوار سے مشرف ہو رہا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے پہلے عربی میں خطبہ ارشاد فرمایا اور پھر قرآن مجید کی آیات تلاوت فرمائیں، ہر آیت کے بعد عربی میں تشریح فرمائی، جس کا اردو میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ کرتے جاتے تھے اور حضور انور ﷺ کے حسب الحکم ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کو قلمبند کرتے جاتے تھے تا آنکہ وہ ایک کتابچہ بن گیا۔ جو آیات حضور اقدس ﷺ نے تلاوت فرمائیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۸۵ (ترجمہ) اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔

(۲) سورۂ آل عمران آیت نمبر ۸۳ (ترجمہ) کیا یہ (کافر) اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین

کے طالب ہیں، حالانکہ سب اہل آسمان وزمین خوشی یا زبردستی، اللہ کے فرماں بردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

(۳) سورۂ ال عمران آیت نمبر ۱۹ (ترجمہ) بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے اور اہل کتاب نے جو اختلاف کیا تو ایسی حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہنچ چکی تھی، آپس کی ضد سے کیا اور جو شخص اللہ کے احکام کا انکار کرے گا تو بلاشبہ اللہ بہت جلد اس کا حساب لینے والا ہے۔

(۴) سورۃ النساء آیت نمبر ۵۹ (ترجمہ) اے ایمان والو! تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا اور تم میں جو صاحب حکومت ہیں ان کا بھی، پھر اگر کسی امر میں باہم اختلاف کرنے لگو تو اس امر میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو، اگر تم اللہ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ امور سب سے بہترین اور ان کا انجام خوش تر ہے۔

اس کے بعد حضور انور ﷺ نے دو احادیث بیان فرمائیں:

(۱) (ترجمہ) یہ بات سن لو کہ بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ (راستہ) اور طرز عمل محمد (ﷺ) کا طریقہ اور طرز عمل ہے۔ بدترین چیز نوایجاد بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔
(مسلم شریف)

(۲) (ترجمہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے کہہ کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس بات پر جم جا
(مسلم شریف)

اس کے بعد صاحب خواب لکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ (حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ) نے تحریر کیا تھا وہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمانے کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حوالے فرمایا، جنہوں نے باقی خلفاء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دکھلا کر حضرت مولانا تھانوی قدس سرہ کو دے دیا، جنہوں نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ مسودہ حضور انور ﷺ کے فرمان گرامی کا ترجمہ اور تشریح ہے، جس کی اشاعت بھی ہماری طرف سے ڈاکٹر محمد عبدالحئی صاحب ہی کریں گے۔ حضرت مولانا محمد ڈاکٹر عبدالحئی رحمۃ اللہ علیہ نے امتثال امر میں یہ مضمون بصورت کتابچہ ہذا رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ کے بعد پیش کر کے اپنا فرض ادا کر دیا۔ الحمدللہ

(ناشر، مکتبہ زکریا، چاندنی چوک، اسٹیڈیم روڈ، کراچی)

ایک مخلص کو زیارت نبی ﷺ

☆...... عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مخلص مدینہ منورہ سے تحریر فرماتے ہیں: فریضۂ حج کی ادائیگی کے دوران خواب میں بشارت ہوئی کہ جناب رسول مقبول

سرور کائنات ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں کہ: ''ڈاکٹر عبدالحیٔ میرے مقبولین میں سے ہیں''۔ پھر ڈاکٹر صاحب ایک کاغذ پیش کر کے کہتے ہیں: میں نے یہ یہ عنوانات قائم کئے ہیں۔ فل سکیپ کاغذ پر نوٹ تحریر کئے ہوئے ہیں، میں ڈاکٹر صاحب کی تحریر پہچان رہا ہوں اور دل میں خیال کرتا ہوں کہ حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ کا انتخاب ہے۔ (مآثر حکیم الامت مع افادات عارفیہ، مرتب: مسعود احسن علوی، ایم اے صفحہ ۴ تا ۵، ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی)

مؤرخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا سید سلیمان ندوی قدس سرہ ۱۳۶۹ھ میں حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ مدینہ شریف پہنچ کر روضۂ پاک (علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ والف الف سلام) کے سامنے کھڑے ہو کر فی البدیہہ حسب ذیل نعت کہی:

مکی، مدنی، ہاشمی و مطلبی ہے ... آدم کے لئے فخر یہ عالی نسبی ہے
آرام گہ پاک رسول عربی ہے ... پاکیزہ تراز عرش و سما جنت فردوس
خوابیدہ یہاں جسد رسول عربی ہے ... آہستہ قدم، نیچی نگہ، پست صدا ہو
بے قاعدہ یاں جنبش لب بے ادبی ہے ... اے زائر بیت نبوی یاد رہے یہ
محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی ہے ... کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبی کی
جو آگ میرے سینے میں مدت سے دبی ہے ... بجھ جائے ترے چھینٹوں سے اے ابر کرم آج

نعت اور استدعا نے شرف قبولیت پایا۔ رات آئی تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے لئے مطلع انوار اور شرف سعادت بن کر آ سوئے ہوئے تھے کہ خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ فور شوق سے اپنے آپ کو قدوم رسالت ﷺ پر ڈال دیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے شیدائی کو شفقت سے اٹھالیا۔ پھر ایک طویل دعا پڑھ کر سینہ پر دم کی، یہ گویا نفخ سکینہ تھا۔ سالک کی تمکین کا سامان کیا گیا اور یوں عاشق صادق کو منہ مانگی مراد عطا کی گئی۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ کھلی تو کلمات دعا ذہن میں تازہ اور محفوظ تھے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اہلیہ کو بلا کر وہی دعا ان پر دم کی۔ اس کے بعد وہ دعا ذہن سے محو ہو گئی۔ مقصود غالباً یہی تھا کہ جو برکت حضرت رسول اللہ ﷺ سے براہ راست حضرت سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہوئی تھی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے آپ کی رفیقہ حیات بھی اس سے بہرہ یاب ہو جائیں۔

یہ کمال دلنوازی کا برتاؤ تھا جو حضرت رسول اللہ ﷺ کے فدائی کے ساتھ ظہور میں آیا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت والا کو تمکین کامل اور عبدیت مطلقہ حاصل ہو گئی۔ (تذکرۂ سلیمان صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲)

ایک خادم کو زیارت نبی ﷺ

☆...... سید الملتہ، شیخ وقت حضرت علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہ کے ایک خادم نے چار پانچ مرتبہ حضور انور ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اپنے خوابوں سے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو مطلع فرمایا۔ حضرت الشیخ قدس سرہ نے جواباً تحریر فرمایا: بلاشبہ رویائے نبوی ﷺ موجب خیر و برکت اور باعث بشارت ہیں۔ کثرت درود شریف اور اخلاص سے یہ نعمت حاصل ہوتی ہے لیکن اس کا شکریہ بھی اتباع نبوی ﷺ اور اس کا حق حقوق نبوی ﷺ (عظمت ومحبت، اتباع ونصرت نبوی ﷺ) کے ذریعے ادا کرنا مزید موکد اور ضروری ہو جاتا ہے ورنہ سلب نعمت کا خوف اور خطرہ رہتا ہے

(سلوک سلیمانی یا شاہراہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۶۷، مرتبہ حضرت مولانا پروفیسر محمد اشرف خان سلیمان، صدر شعبہ عربی، پشاور یونیورسٹی)

ایک مرشد خاص کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت علامہ سید سلیمان ندوی نور اللہ مرقدہ کے ایک مرشد خاص حضور انور ﷺ کی زیارت منامی سے مشرف ہوئے اور خواب میں حضور اقدس ﷺ کے سینہ مبارک سے لپٹ گئے اور دہن مبارک کو چوما۔ انہوں نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے اس خواب کی اطلاع دی تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اس رؤیا کے متعلق تحریر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک بڑی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔ ہر نعمت کی قدر واجب ہے تاکہ مزید نعمت عطا ہو اور کوئی مرتکب عدم شکر ہو تو نہ صرف سلب نعمت کا خوف ہے بلکہ ابتلاء کا بھی۔ اس نعمت کی قدر یہ ہے کہ معمولات میں درود شریف کی ایک تعداد بھی شامل کر لیں جس کو بہ آسانی پورا کر سکیں، اگر ہر روز نہ ہو سکے تو جمعہ کو تو ضرور اہتمام کیجئے، خواہ دیگر معمولات میں کمی ہو جائے۔ دوسرا اہتمام یہ ہے کہ اب اس سینے کو برائیوں سے پاک اور اس منہ کو ہر خلاف شرع قول، غیبت و کذب وغیرہ سے محفوظ رکھیئے۔ میری دعا ہے کہ آپ کو اتباع سنت کی مزید توفیق ہو۔

(سلوک سلیمانی یا شاہراہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۶۷ تا ۶۸)

حضرت مولانا محمد ادریس ندوی نگرامی کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا محمد اویس ندوی نگرامی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ ریل کے ڈبے جیسی

ایک موٹر ہے۔ اگلی سیٹ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف فرما ہیں مگر پائے مبارک پر چوٹ ہے اور پچھلی سیٹ پر حضرت نبی کریم ﷺ کا جسد مبارک ہے۔ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کے جسد مباک سے قلب اطہر لے کر انہیں دیا، جسے انہوں نے بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا اور سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پھر اس کو جسد اقدس میں رکھ دیا۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو انہوں نے اپنے خواب سے مطلع کیا تو سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی کسی قدر عجیب تعبیر دی۔ ارقام فرماتے ہیں: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام جو اگلی سیٹ پر ہیں وہ تورات سے عبارت ہے اور پائے مبارک کو صدمہ تورات کی تحریف کی طرف اشارہ ہے، حضور اقدس ﷺ کا جسد مبارک اسلام سے عبارت ہے، ان کا قلب اقدس قرآن پاک ہے جو میرے واسطے سے آپ تک پہنچا، خود سیرت نبوی (ﷺ) کی تالیف میں شرکت بھی میری ہی ذات کے واسطے سے ہے، بہر حال اللہ تعالیٰ کی نوازش اور لطف و کرم خاص ہے جو اپنی غفاری و ستاری سے ایسے رویائے بشارت سے سرفراز فرماتے ہیں'' (سلوک سلیمانی یا شاہراہ معرف حصہ دوم صفحہ ۶۸)

سلوک سلیمانی ثانوی نام شاہراہ معرفت کے دونوں حصوں میں حضرت مولانا پروفیسر محمد اشرف خان صاحب سلیمانی نے اپنے پیر و مرشد حضرت علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہ، خلیفہ مجاز حکیم الامت، مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کی اسلامی سلوک کی پیش کردہ تعلیمات مع توضیحات و تعبیرات پیش کی ہیں۔

والد سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا سیّد سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ ''سیرت النبی جلد پنجم'' میں رقم طراز ہیں کہ ''وہ ایک مقدس بزرگ جن کے ساتھ مجھے پوری عقیدت تھی اور جن کی زبان سے استحقاق کے باوجود کبھی مدعیانہ فقرہ نہیں نکلا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا ''یہ کتاب وہاں مقبول ہوگئی'' کہاں مقبول ہوگئی؟ یہ کس بزرگ کا مشاہدہ اور بیان ہے؟'' ''تذکرہ سلیمان'' کے مصنف غلام محمد صاحب نے خود حضرت سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی تفصیل دریافت کی فرمایا کہ یہ میرے والد ماجد تھے عالم رؤیا میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور دیکھا کہ ''سیرت النبی ﷺ'' بارگاہ رسالت میں پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے اس کو قبول فرمایا اور اس پر اظہار خوشنودی سے مزید سرفرازی ہوئی۔ حضرت مصنف کی محنت ٹھکانے لگی اور جیتے جی اس کی بشارت پالی: ع

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

(تذکرہ سلیمان از غلام محمد صاحب بی اے عثمانیہ صفحہ ۴۷)

علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ دیسنہ (ضلع پٹنہ، بہار، بھارت) میں ۱۳۰۲ھ مطابق ۱۸۸۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ علامہ ہند مولانا شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ عقیدت وارادت سے تھے۔ علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ ان کی گدی پر بیٹھے اور جانشینی کا حق ادا کر دیا۔ سیرت النبی ﷺ جس کو علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے شروع کیا تھا اس کی تکمیل آپ کا زندہ جاوید کارنامہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی اور بھی کئی معیاری تصانیف ہیں۔ ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء مطابق ۱۳۷۳ھ میں کراچی میں وصال فرمایا۔ علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء) کے بزرگ راجپوت تھے، چونکہ حضرت نعمان امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے آپ ﷺ کو بے پناہ عقیدت تھی۔ اس وجہ سے اپنے نام کے ساتھ نعمانی تحریر فرماتے تھے۔

• محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... محدث العصر، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ نے ایک مرتبہ حضور پرنور ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے "ابــــــــی" کے معزز خطاب سے مخاطب فرمایا، جس سے شفقت کے علاوہ نسب کی بھی تصدیق ہوگئی (ماہنامہ بینات) کراچی کی خصوصی اشاعت بیاد محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۷۴۸)

نوٹ: حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کا نسبی تعلق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے خلیفہ حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے، جن کی جائے پیدائش بنور تھی۔ بنور سابق ریاست پٹیالہ (مشرقی پنجاب) میں سرہند کے قریب ایک قصبے کا نام ہے۔ (یہ لفظ بغیر تشدید کے بنور ہے)

☆...... حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے ابوداؤد شریف، امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ سے پڑھی ہے۔ اس سال حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہم حضور اقدس ﷺ سے ابوداؤد شریف پڑھ رہے ہیں، بے انتہا مسرت ہوئی اور وہ نقشہ ابھی تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ صبح میں نے حضرت الشیخ قدس سرہ کی خدمت میں یہ خواب عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا پڑھنا قبول ہوگیا، یہ مقبولیت کی بشارت ہے۔ (ماہنامہ بینات، کراچی، خصوصی اشاعت بیاد محدث العصر حضرت مولانا

سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۴۹۱)

(یہ خواب جہاں پڑھنے والے کے لئے بشارت ہے وہاں پڑھانے والے کے محدث کامل، متبع سنت اور فنافی الرسول ہونے ﷺ کی طرف بھی اشارہ ہے)

۳۱ جولائی ۱۹۷۴ء کو وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے مستونگ (بلوچستان) میں اعلان کیا کہ قادیانی مسئلہ کا فیصلہ ۷ ستمبر کو سنایا جائے گا۔ امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور میں ردقادیانیت کے امام تھے۔ آپ ہی نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء) کو امیر شریعت مقرر کر کے خود ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور دیگر علماء سے بھی ان سے تعاون کی بیعت لی تھی جن میں آپ کے شاگرد رشید حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے جو ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی مسند امارت پر رونق افروز ہوئے تھے۔ بعد کو "تحریک ختم نبوت" کو نظم وضبط کے تحت رکھنے کے لئے مجلس عمل کی تشکیل ہوئی تھی اور اس کا صدر بھی مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ ہی کو بنایا گیا تھا۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے جو مجلس عمل کے نمائندے کی حیثیت سے وزیراعظم سے مذاکرات کر رہے تھے ان سے فرمایا "ہمیں بتائیے ہم کیا کریں۔ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ نہیں مانتے اور مجلس عمل والوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ نہیں مانتے"۔ وزیراعظم نے نشہ اقتدار کے جوش میں جواب دیا "میں نہیں جانتا مجلس عمل کون ہے، میں تو آپ لوگوں کو جانتا ہوں جو اسمبلی کے معزز رکن ہیں"۔ اس پر مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "بھٹو صاحب کیسی عجیب منطق ہے کہ آپ ایک حلقہ کے نمائندے کو عزت واحترام دینے کے لئے تیار ہیں مگر قوم کے سات کروڑ افراد کی نمائندہ جماعت "مجلس عمل" کو پائے حقارت سے ٹھکرا رہے ہیں ...... بہتر ہے میں ان سے جا کر کہہ دیتا ہوں کہ وزیراعظم پاکستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی بات سننے کو تیار نہیں"۔

یہ بات سن کر وزیراعظم کی "انا" سرنگوں ہوگئی اور انہوں نے "مجلس عمل" کے نمائندوں کے مجوزہ فیصلہ پر دستخط کر دیئے اور اس طرح ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ۴ بج کر ۳۵ منٹ پر قادیانیوں کی دونوں شاخوں (ربوہ جماعت اور لاہوری پارٹی) کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔ بعد کو آئینی طور پر قادیانی ناسور کو پارلیمنٹ نے ملت اسلامیہ کے جسد سے الگ کر دیا۔ اس خبر کا نشر ہونا تھا کہ پاکستان ہی نہیں پوری دنیا کے مسلمانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ چوں کہ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اس تحریک کے روح رواں "مجلس عمل" کے صدر اور "مجلس تحفظ نبوت" کے قائد وامیر تھے اس لئے جس قدر خوشی آپ کو ہوئی ہوگی اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ بلاشبہ اس فیصلہ کو چودھویں صدی میں اسلام کا معجزہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

☆...... حضرت اقدس مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو اس فیصلہ کے بعد عجیب وغریب مبشرات سے نوازا گیا اور تمام ممالک سے تہنیت و مبارک باد کے پیغامات آئے۔ ماہنامہ بینات ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ مطابق دسمبر ۱۹۷۴ء میں تحریر فرماتے ہیں منامات ومبشرات کے ذریعہ عالم ارواح میں اکابر امت اور خود آنحضرت ﷺ کی مسرت بھی محسوس ہوئی مگر آپ ﷺ کے مبشرات کا ذکر کرنے کی ہمت نہیں۔ تاہم اہل ایمان کی خوشخبری کے لئے اپنے دو بزرگوں سے متعلق بشارت منامیہ مخلصین کے اصرار پر ذکر کرتا ہوں۔

جمعہ ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ نماز فجر کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری علیہ الرحمۃ گویا سفر سے تشریف لائے ہیں ہجوم ہے۔ لوگ مصافحہ کر رہے ہیں۔ جب ہجوم ختم ہو گیا اور حضرت شیخ تنہا رہ گئے تو دیکھتا ہوں کہ بہت وسیع چبوترہ ہے۔ اس پر فرش ہے اور اوپر جیسے شامیانہ ہو۔ بالکل درمیان میں حضرت شیخ تنہا تشریف فرما ہیں۔ دو تین سیڑھیاں چڑھ کر ملاقات کے لئے پہنچا۔ حضرت شیخ اٹھے اور گلے لگا لیا۔ میں ان کی ریش مبارک اور چہرہ مبارک کو بوسے دے رہا ہوں اور حضرت میری داڑھی اور چہرے کو بوسے دے رہے ہیں۔ دیر تک یہ ہوتا رہا۔ چہرہ بدن کی تندرستی زندگی کے آخری ایام سے بہت زیادہ ہے۔ بے حد خوش اور مسرور ہیں۔

شوال ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹۷۴ء میں لندن کے دوران قیام خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے گویا ختم نبوت کا دفتر ہے۔ بہت سے لوگ جمع ہیں۔ میں ایک طرف ہو کر سفید چادر باندھ رہا ہوں جیسے احرام کی چادر ہو۔ بدن کا اوپری حصہ برہنہ ہے۔ اتنے میں امیر شریعت حضرت سید عطا اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اسی ہیئت میں کہ احرام والی سفید چادر کی لنگی بندھی ہوئی ہے اور اوپر کا بدن مبارک بغیر کپڑے کے ہے میرے داہنے کندھے کی جانب تشریف لائے اور آتے ہی مجھ سے چمٹ گئے۔ پہلا جملہ یہ ارشاد فرمایا: ''واہ میرے پھول''۔ پھر دیر تک معانقہ فرمایا۔ میں خواب ہی کی حالت میں خیال کرتا ہوں کہ مبارک باد کے لئے تشریف لائے ہیں۔

قادیانی ناسور کے علاج سے نہ صرف زندہ بزرگوں کو مسرت ہوئی بلکہ جو حضرات دنیا سے تشریف لے گئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بھی اس سے بے حد و بے پایاں خوشی ہوئی۔ فالحمدللہ۔

امام اہل سنت حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ بانی دارالعلوم دیوبند (بھارت) نے ''تحذیر الناس'' میں قرآن مجید، حدیث شریف اور تواتر و اجماع وغیرہ مختلف و متعدد دلائل سے حضرت خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت زمانی کو ثابت فرما کر اس کے منکر کو کافر قرار دیا

ہے (تحذیر الناس صفحہ ۱۸) نیز ''مناظر عجیبہ'' اور ''توضیح تحذیر الناس'' میں ارشاد فرمایا ''اپنا دین و ایمان ہے۔ بعد حضرت رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں''۔ (صفحہ ۱۴۴)

والد حضرت شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا سید محمد زکریا بنوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹۵ھ کے لگ بھگ پشاور میں مولانا سید مزمل شاہ بنوری کے گھر پیدا ہوئے، ذریعہ معاش تجارت تھا، عمر کے آخری ۳۰ سال یاد خدا میں گزارے، آپ علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار تھے۔ سو سال کی عمر پاکر ۲۴ جمادی الاولی ۱۳۹۵ھ بمطابق ۵ جون ۱۹۷۵ء بروز جمعرات کراچی میں وصال فرمایا اور تدفین وہیں عمل میں آئی۔ فرماتے تھے: مجھے تین چیزوں سے محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے، حضرت رسول اللہ ﷺ اور اپنے خوابوں سے ۱۶ برس کی عمر سے ۲۰ برس کی عمر تک ایک سو سے زیادہ مرتبہ حضرت رسول پاک ﷺ کی خواب میں زیارت بابرکت سے شرف یابی ہوئی اور آخر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ نے اپنے تمام خوابوں کو جمع کر کے ''المبشر ات'' نام رکھا اور ان کی تعبیرات ''عبیر المسر ات'' کے نام سے لکھی۔ (کاش! یہ خواب اردو زبان میں ترجمہ کر کے شائع کر دیئے جائیں تو کس قدر مفید ثابت ہوں) آپ باقاعدہ عالم تھے۔ عربی، فارسی اور اردو زبان میں آپ کی کئی تصانیف بھی ہیں۔
(ماہنامہ ''الرشید'' لاہور کا دار العلوم دیوبند نمبر، صفحہ ۴۳۷)

ایک متمول اور دیندار شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆...... جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی کے بانی امام العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ ایک متمول اور دیندار شخص کو خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس مدرسے کے لئے فرمایا کہ ''تم اتنی رقم اس کے لئے مقرر کردو''۔ اس قسم کے منامات صالحہ اور بھی ہیں۔
(ہفت روزہ خدام الدین کا علامہ بنوری نمبر (صفحہ ۹۹) شیرانوالہ گیٹ لاہور)

حضرت مولانا محمد یٰسین قدس سرہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆...... مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع قدس سرہ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد یٰسین قدس سرہ مرض وفات میں دو ماہ تک ورم جگر اور کثرت اسہال کی شدید تکلیف اور بخار میں مبتلا

رہے، مگر لاٹھی کے سہارے مسجد میں پہنچتے رہے۔ جب اس کی بھی سکت نہ رہی تو مجبوراً ۵۶ دن کی نمازیں گھر پر ہی ادا کرنی پڑیں۔ ایک روز مفتی صاحب سے فرمانے لگے کہ شفیع ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یوں ہی دستوں میں ختم ہو جاؤں گا، مگر کچھ غم نہیں کیونکہ حدیث میں اس کو بھی شہادت فرمایا گیا ہے۔ شب جمعہ مغرب کے وقت حالت نازک اور بالکل نزع کا سا عالم تھا۔ مفتی صاحب کی والدہ ماجدہ نے مفتی صاحب سے کہا کہ تم اس وقت مسجد نہ جاؤ، نماز مغرب یہیں ادا کرلو مگر جماعت کے عاشق والد ماجد نے حالت نزع میں فرمایا ''نہیں مسجد'' اور مفتی صاحب نے حکم کی تعمیل کی۔ جمعہ کو صبح صادق کے وقت مفتی صاحب کو اٹھایا جلدی کرو، میرے کپڑے اور بدن صاف کرنا ہے۔ مفتی صاحب نے اٹھایا تو معلوم ہوا کہ اعضا کی جان ختم ہو چکی ہے۔ اٹھاتے ہی آنکھیں چڑھ گئیں، حالت بدل گئی، لٹا دیا گیا۔ پھر کچھ سکون ہوا اور ذکر و توبہ و استغفار کرنے لگے پھر اچانک مفتی صاحب کی والدہ ماجدہ سے فرمایا ''رسول مقبول ﷺ'' اتنے الفاظ تو سنے گئے اس کے بعد کوئی کلمہ ایسا فرمایا کہ تشریف لائے یا اس کے ہم معنی، سمجھ میں نہیں آیا۔ نزع شروع ہو چکا تھا۔ کلمہ طیبہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ آواز ختم ہو گئی مگر زبان کی حرکت باقی رہی، بالآخر چند منٹ میں ان سب حرکات کو ہمیشہ کے لئے سکون ہو گیا اور آپ کی اس دعا کی مقبولیت ظاہر ہو گئی جو اکثر پڑھا کرتے تھے:

جب دم واپسیں ہو یا اللہ لب پہ ہو لا الٰہ الا اللہ

آپ نے دیوبند میں ۹ صفر ۱۳۵۵ھ کی صبح بروز جمعہ بعمر ۷۳ سال وصال فرمایا۔ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی، بھارت) کے مشہور عثمانی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۲۸۲ھ میں ولادت ہوئی۔ تاریخی نام ''افتخار'' سے ظاہر ہے کہ آپ دار العلوم دیوبند کے ہم عصر تھے جس کا قیام ۱۲۸۳ھ میں وجود میں آیا تھا۔ دار العلوم کے دور اول کے اساتذہ آپ کے استاد تھے۔ حکیم عبدالوہاب ''حکیم نابینا''، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا حافظ محمد احمد رحمہم اللہ (حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دار العلوم دیوبند کے صاحبزادے) بطور خاص آپ کے ہم درس تھے۔ چالیس برس سے زیادہ دار العلوم دیوبند میں عربی و فارسی پڑھائی۔ (ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی کی خصوصی اشاعت بیاد مفتی محمد شفیع قدس سرہ صفحہ ۸۸ تا ۹۴ سے ماخوذ، ''میرے والد ماجد'' از مولانا مفتی محمد شفیع صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۹)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ میں مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب وہ دار العلوم میں قیلولہ

کرر ہے تھے، خواب دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کا روضۂ اقدس ہے، جس کا دریچہ کھلا ہوا ہے اور وہاں دو پٹھان چوکیدار ہاتھوں میں چھریاں لئے آپس میں لڑرہے ہیں، میں نے زور سے انہیں ڈانٹا کہ بڑے بے ادب ہو، روضۂ اقدس میں بیٹھ کر لڑتے ہو۔ یہ سن کر تو چھریاں ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئیں۔ خود میں نے محسوس کیا کہ روضۂ اقدس کا انتظام میرے سپرد ہے اور اس کام کے لئے میں نے ایک ناظم مقرر کیا ہوا ہے، میں نے ایک آدمی کو ناظم کے پاس بھیجا کہ فوراً ان پٹھانوں کو یہاں سے نکال دو، اور پھر دروازے سے روضۂ اقدس کی طرف گیا تو دیکھا کہ دونوں پٹھان وہاں موجود ہیں اور حضور اقدس ﷺ سامنے تشریف فرما ہیں، میں نے ان دونوں کو حضور اقدس ﷺ کے سامنے تنبیہ کی اور محسوس کیا کہ آپ ﷺ نے اسے پسند فرمایا، ان میں سے ایک نے تو معافی مانگ لی اور اسے معاف کر دیا گیا جبکہ دوسرا کہیں چلا گیا۔

اس کے بعد میں حضور پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور دل میں محسوس کر رہا ہوں کہ میں مسلمانوں کی کسی جماعت کا وکیل ہوں اور ان کی طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی درخواست کرنی ہے، میں نے درخواست پیش کی مگر درخواست کا مضمون یاد نہیں، حضور اقدس ﷺ درخواست سن کر کھڑے ہو گئے اور نماز کی نیت باندھ لی اور کچھ جواب نہ دیا، میں آپ ﷺ کی پشت مبارک کی طرف ذرا دور کھڑا ہوں، اس لئے قرأت پوری طرح سن نہیں پا رہا، اتنے میں عرضی والی جماعت کا ایک فرستادہ مجھے بلانے آیا تو میں اس کے ساتھ چل کر ایک مکان میں پہنچا، جہاں مسلمانوں کے کچھ ذمہ دار علما وصلحاء ہیں، جنہوں نے درخواست کی بابت دریافت کیا، تو میں نے جواب دیا کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کردی ہے، مگر آپ ﷺ کے رعب و جمال کا اثر میرے قلب پر ایسا ہے کہ اب تک دل نہیں ٹھہرا، میں کچھ بولنے پر قدرت نہیں رکھتا، صرف اتنا بتاتا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ نے درخواست سن کر نماز شروع کردی تھی اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ **اللهم صل علی محمد و آله و اصحابه اجمعین.**

(اشاعت خصوصی ''البلاغ'' کراچی صفحہ ۵۳۲ تا ۵۳۳)

مولانا عبدالاحد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا عبدالاحد صاحب مدرس دارالعلوم، کراچی نماز عشاء پڑھ کر قصص القرآن کا مطالعہ کرنے کے بعد باوضو سو گئے تو خواب دیکھا کہ حضرت اقدس مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دفتر میں کام میں مصروف ہیں، دفتر کے باہر طلباء سے سنا کہ حضور سرور دو عالم ﷺ تشریف لائے ہیں، فوراً دفتر میں حاضر ہوا، چند آدمی اور بھی ہیں اور حضور ﷺ کے محاذات میں

بیٹھ گیا (مولانا موصوف نے اس کمرے میں مجھے وہ مقام بتایا، جہاں حضور اقدس ﷺ تشریف فرما تھے۔ یہ کمرہ آج کل دارالتصنیف اور مہمان خانے کے درمیان دفتری ضرورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ از شفیع) مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ کام میں بہت مصروفیت ہے، اس لئے حاضری میں کوتاہی یا تقصیر ہو رہی ہے۔ الفاظ معذرت کے تھے، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''خیر ہم ملنے کے لئے آتے رہیں گے''۔ رخصت ہوتے وقت فرمایا: ''کراچی والے یہاں آ کر ملیں'' یا یہ فرمایا کہ ''کراچی والوں کو کہہ دو کہ مجھ (حضور ﷺ) سے ملنے کے لئے یہاں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کے دفتر میں آئیں''۔ (اشاعت خصوصی ماہنامہ 'البلاغ'' کراچی صفحہ ۵۳۳ تا ۵۳۴)

مولانا مجد الدین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا مجد الدین صاحب رئیس سلہٹ (بنگلہ دیش) نے خواب میں دیکھا کہ مولانا حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دائیں یا بائیں طرف ایک بزرگ کھڑے ہیں جنہیں نہیں پہنچانتا، سرور کونین ﷺ کو دیکھا کہ ہشاش بشاش ہیں اور چہرہ انور چمک رہا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو درجہ صحابیت عطا فرمایا ہے''۔ اس سے متاثر ہو کر آنکھ کھل گئی، خواب سے بیدار ہوا تو پورا مضمون ذہن میں تھا۔ حضور اقدس ﷺ کی جائے نشست اور ہیئت نشست اب تک ذہن میں ہے (اشاعت خصوصی ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی صفحہ ۵۳۴)۔ مولانا کے متواتر اصرار پر بالآخر مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۸۱ میں پہلی بار سلہٹ تشریف لے گئے تھے۔

حافظ عبدالولی کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا عبدالحی صاحب، ناظم کتب دارالعلوم، کراچی کے والد صاحب نے مولوی محمد علی (طالب علم) سے یہ فرمایا کہ ایک آدمی نے مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ خواب دیکھا کہ آنحضرت ﷺ، سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہم اللہ مسجد کی محراب سے نکل رہے ہیں۔ محمد علی نے پوچھا: دیکھنے والے کون صاحب ہیں؟ فرمایا: نام بتانے سے منع کیا ہے۔ ۲۶ محرم ۱۳۸۴ھ (اشاعت خصوصی ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی صفحہ ۵۳۴)

(یہ خواب حافظ عبدالولی صاحب مجاز صحبت حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تھا)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆......ایک مسلمان کے لئے اس سے زیادہ عزت وعظمت اور کیا ہو سکتی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس کے سلام کا جواب دیں۔ علاقہ کابل کے ایک بزرگ بناء پاکستان کی ابتداء میں کراچی تشریف لائے تو انہوں نے مجھ (مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ) سے ذکر کیا کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی ﷺ میں معتکف تھا تو میں نے دیکھا کہ نصف شب کے بعد ایک شخص آیا اور روضۂ اقدس کے سامنے پہنچ کر سلام عرض کیا تو روضۂ اقدس کے اندر سے جوابِ سلام کی آواز آئی، جسے میں نے اپنے کانوں سے سنا اور ہر رات یہی سلسلہ جاری رہا۔ (اشاعت خصوصی ماہنامہ "البلاغ" کراچی صفحہ ۶۳۶)

حضرت اقدس محمد زکی کیفی کو زیارت نبی ﷺ

☆......حضرت مولانا مفتی محمد شفیع، مفتی اعظم پاکستان قدس سرہ کے سب سے بڑے صاحبزادے محمد زکی صاحب نے لاہور سے مفتی صاحب کو خط لکھا کہ میں نے خواب میں ایک بہت بڑی مسجد دیکھی، جس میں آپ اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں، نماز کا وقت آ گیا تو نماز کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ ایک مختصر سی چادر شال نما کشمشی یا کتھی رنگ کی اپنے سر پر ڈالے ہوئے ہیں، جس میں ایک طرف کیڑے کے ڈنگ کے اثرات ہیں اور چھوٹے چھوٹے کئی سوراخ ہیں اور دوسری طرف ایک بڑا سا پیوند کسی اور کپڑے کا لگا ہوا ہے، لیکن یہ یاد نہیں کہ مجھے کسی نے کہا یا خود حضرت سرورِ دوجہاں ﷺ کی زیارت ہوئی اور یہ کہا گیا کہ یہ شال محمد شفیع کے لئے آنحضرت ﷺ کا عطیہ ہے۔ (۱۳۸۰ھ) جناب محمد زکی سے ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ خواب سنا تو فرمایا: اس میں میرا یہ شعر بھی شامل کر لو۔

اے زہے جذب محبت من فدائے خویشتن   حسن افگنداست بر عشقم ردائے خویشتن

(اشاعت خصوصی ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی، بیاد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم پاکستان، صفحہ ۵۳۱ تا ۵۳۲)

بابا جی غلام رسول کو زیارت نبی ﷺ

☆......ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے خواب میں حکم دیا کہ مدینہ منورہ کی بلیوں کو خوراک بھی مہیا کرو۔ اس حکم کی تعمیل میں بابا جی خاکی کینوس کے تھیلے گلے میں ڈالے مدینہ طیبہ کی گلیوں میں گھوم کر ان تھیلیوں سے گوشت اور چھچھڑے نکال نکال کر وہاں کی بلیوں کو ڈالتے، وہ بھی بابا جی سے اس قدر مانوس ہو گئی تھیں کہ ان کی آمد سے پہلے ہی راستہ میں جمع ہو جاتی تھیں۔ بابا جی کو کوئی

بلی بیمار نظر آتی تو اسے اٹھا کر اپنے مکان پر لے آتے۔ اس کا علاج کرتے اور صحت کے بعد اسے اسی علاقے میں چھوڑ آتے جہاں سے اٹھا کر لائے تھے۔ ضعیفی نے آ گھیرا تو چھوٹی سی ایک ریڑھی خرید لی اور تھیلیوں کے بجائے اس پر گوشت اور چھیچھڑے ڈال کر یہ خدمت سرانجام دیتے۔ ایک شب ایک تیز رفتار کار کی زد میں آ کر زخمی ہو گئے چنانچہ خود چل پھر نہ سکتے تھے۔ پس بابا جی نے ایک شخص کو دو دریال یومیہ پر یہ کام سپرد کر دیا۔ وہ بلیوں کو چھیچھڑے اور کبوتروں کو دانہ ڈالتا اور بیمار بلیوں کا علاج کراتا۔ (۱۲ عاشقان رسول صفحہ ۷۷ تا ۷۸)

بابا جی غلام رسول عوام الناس میں بابا جی بلیوں والے مشہور ہو گئے تھے۔ جالندھر (مشرقی پنجاب، بھارت) میں ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے اور مدینہ طیبہ میں ایک سو سال کی عمر پا کر ۱۹۸۶ء میں وصال فرمایا۔ جنت البقیع میں دفن ہیں۔ والد گرامی ولی محمد المعروف بلھا درزی تھے۔ جناب سید محمد عبدالعزیز شرقی المدنی کے والد بزرگوار مولانا حکیم سید فضل محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے بابا جی کی بسم اللہ شریف کرائی تھی۔

☆...... حضرت سید بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں بیماری کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ ایک روز اپنے ایک عزیز کے ذریعہ بابا جی غلام رسول کو اپنے پاس بلایا اور ان سے فرمایا کہ شدید علالت کی وجہ سے میں خود مکہ معظمہ جا کر حج ادا نہیں کر سکتا۔ آپ میرا حج بدل ادا کریں۔ بابا جی نے فرمایا کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کروں گا اور اجازت طلب کروں گا۔ چند دن بعد بابا جی مولانا سید بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس سے اجازت نہیں ملی۔ آپ کوئی اور بندوبست کر لیں، بعد میں مولانا سید بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مصاحبین سے کہا اندازہ تو لگاؤ کہ بابا جی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کا کیا مقام ہے۔ (۱۲ عاشقان رسول صفحہ ۷۹ تا ۸۰)

☆...... ابھی مدینہ منورہ میں ہی تھے کہ ایک شب بابا جی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں کہ مجھے بابا جی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کو کچھ عرصے کے لئے بیت المقدس لے جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ میں انہیں اپنے ہمراہ رکھوں گا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اجازت مرحمت فرما دی بابا جی کی آنکھ کھلی تو بے حد مسرور تھے کہ حضور ﷺ کی زیارت بابرکت کے ہمراہ انبیاء علیہم السلام کی سرزمین بیت المقدس جانے کی اجازت بھی مل گئی۔ جو بڑی سعادت ہے۔

یہ غیبی اجازت ملنے کے بعد بابا جی مولانا محمد اسماعیل غزنوی کا رقعہ لے کر شیخ المسلمین عبدالرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے پاسپورٹ وغیرہ کی تمام پابندیاں ختم کر دیں جس کے

نتیجہ میں باباجی مدینہ منورہ سے پیدل روانہ ہوئے۔ خیبر، تبوک، مدائن سے ہوتے ہوئے بیت المقدس پہنچ گئے۔ پھر وہاں معمول بن گیا، دن بھر روزہ رکھتے اور رات کو بیت المقدس میں عبادت کرتے۔ دو وقت کا کھانا لنگر سے مل جاتا۔ دوسری ضروریات پوری کرنے کے لئے نہایت قلیل معاوضہ پر بیت الخلاء صاف کرتے۔ یوں پانچ برس دیار انبیاء کرام علیہ السلام میں گزر گئے۔ مقام الخلیل میں حضرت ابرہیم علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کے مزارات پر جھاڑو دیتے۔ موقع ملتا تو حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزارات پر بھی حاضری دیتے اور رو رو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں کرتے۔

مفتی صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حاجی امیر شاہ خاں صاحب خورجوی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا قاسم صدیقی نانوتوی قدس سرہ کے خاص لوگوں میں تھے فرماتے تھے کہ میں اپنے بچپن کے زمانہ میں نواب مصطفیٰ خان شیفتہ کے مکان پر اپنے پھوپا کے ساتھ موجود تھا وہاں مفتی صدرالدین خان اور مرزا غالب بھی موجود تھے۔ مفتی صاحب نے مولوی محمد عمر بن مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قصہ بیان فرمایا کہ یہ مشہور ہے کہ مولوی محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بہت ہوتی ہے۔ اس پر میں نے امام صاحب جامع مسجد اور چند دوسرے اشخاص نے اصرار کیا کہ ہم کو بھی زیارت کرادیجئے۔ لیکن مولوی محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کی درخواست منظور نہ کی۔ ہم نے اپنا اصرار برابر جاری رکھا۔ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ جامع مسجد دہلی کے منبر پر تشریف فرما ہیں اور مولوی محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ آپ ﷺ کو مورچھل جھل رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ صدرالدین آؤ حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرلو۔ یہی خواب امام صاحب نے دیکھا اور بعینہ یہی خواب ان چند اشخاص نے دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو میں امام صاحب کی طرف چلا تاکہ ان سے یہ خواب بیان کردوں اور وہ اپنا خواب بیان کرنے میری طرف چلے اور وہ دوسرے اشخاص بھی ہماری طرف چلے۔ اتفاق سے راستہ میں ایک مقام پر ہم سب مل گئے اور میں نے کہا کہ میں تمہارے پاس جارہا تھا۔ رات میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس آرہے تھے اس لئے کہ ہم نے بھی بعینہ یہی خواب دیکھا ہے۔ پھر ہم سب مل کر مولوی محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر آئے اس وقت مولوی صاحبؒ اپنے مکان کے سامنے ٹہل رہے تھے۔ ہم نے

ان سے یہ خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا میں ایسا نہیں ہوں اور یہ کہتے ہوئے بھاگ گئے (ارواح ثلاثہ یا حکایات اولیاء از حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ صفحہ ۱۶۶ تا ۱۶۷)

مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆......تذکرۃ الخلیل کے مصنف حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۲ء کو حج کیا۔ اس سال بدامنی اور شورش کچھ زیادہ ہی تھی۔ قافلہ مدینہ منورہ جاتے ہوئے منزل حنیف میں محبوس ہو گیا اور ۲۸ دن ہم پانچ سو اونٹوں کے مسافر کھلے میدان میں قید رہے کہ جب تک دس گنی فی شغدف (مسافروں کے بیٹھنے کے لئے اونٹ کی پیٹھ پر رکھا ہوا ہودج) نہ دیں گے، آگے نہ جا سکیں گے۔ قافلے میں چاروں طرف سے عورتوں کے نوحہ اور بین کی آوازیں آتیں اور اچھے اچھے مراسیمہ دکھائی دیتے۔ بدوؤں کا اصرار کہ لاؤ اور قافلے کا انکار کہ پیسے پاس نہیں۔ دفعتاً اعلان ہوا کہ حملہ ہو کر قتل عام ہوا چاہتا ہے۔ اس خبر نے چاروں طرف گریہ وبکا کا کہرام مچا دیا۔ اسی پریشانی کے عالم میں میری اہلیہ کی آنکھ لگ گئی اور اس نے خواب دیکھا کہ حضرت تاج المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں اور اونٹ کی مہار تھام کر پہاڑ کے اوپر چڑھ رہے ہیں۔ ادھر بندہ (مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ) نے خواب دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور غایت حزن میں گردن جھکائے بیٹھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کوئی قصہ ہوا ہے، اس لئے میں اس سعی میں ہوں کہ صفائی کراؤں تاکہ حضرت ﷺ کا ملال رفع ہو۔ آنکھ کھلی تو رہائی کا سامان ہو چکا تھا، مجھے اٹھنا پڑا کہ بدوؤں اور اہل قافلہ میں سمجھوتہ ہو گیا تھا اور یوں دس محرم کا محبوس قافلہ دس صفر کو مدینہ منورہ میں داخل ہوا۔ (تذکرۃ الخلیل، ۳۸۲ تا ۳۸۴ سے ماخوذ)

حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆......آپ فرماتے ہیں کہ "ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دارالحدیث میں صبح کے وقت ہم لوگ (یعنی درس حدیث کی جماعت) اپنے معمول کے مطابق آ کر بیٹھ گئے ہیں اور انتظار کر رہے ہیں کہ حضرتؒ تشریف لائیں تو سبق شروع ہو۔ اتنے میں دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لا رہے ہیں جو بالکل حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مشابہ ہیں اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی طرح ان کی بھی داڑھی سفید ہے۔ دارالحدیث میں تشریف لا کر فرمایا کہ تم لوگ پسند کرو گے کہ آج

حدیث کا سبق میں تم کو پڑھاؤں۔ میں نے پوچھا کہ حضرت آپ کون ہیں، اپنا تعارف فرمائیے۔ فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں میرا نام محمد ﷺ ہے۔

ہم سب طلباء نے عرض کیا کہ حضرت ﷺ اس سے بڑھ کر ہماری خوش نصیبی کیا ہوگی کہ آپ ﷺ حدیث پڑھائیں، آپ ﷺ ہی کی تو حدیث ہے غرض کہ حضور علیہ السلام نے مسلم کی ایک حدیث پڑھائی اور تقریر فرمائی۔ مولوی عبدالحق نے کہا آپ ﷺ کی وہ پوری تقریر مجھے آج تک یاد ہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی اور صبح کو میں حسب معمول مدرسے پہنچا اور دارالحدیث میں دوسرے ساتھیوں کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے، اپنی مسند پر بیٹھ کر کتاب کھولی اور سبق شروع کرانے کا ارادہ فرمایا میں نے عرض کیا کہ حضرت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہو، میں نے رات کو جو خواب دیکھا تھا وہ سنایا، خواب سنتے ہی حضرت مسند پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا قبلہ رخ کھڑے ہو کر خدا کو گواہ کر کے کہ واقعی تم نے اسی طرح خواب میں دیکھا، میں نے حکم بجالایا۔ آپؒ مسند سے ہٹ کر سامنے بیٹھ گئے اور فرمایا عبدالحق تمہارا خواب سچا ہے وہ حضور پرنور ﷺ تھے جو اس دارالحدیث میں جلوہ افروز ہوئے تھے، مگر عبدالحق تم اپنے ایمان کی خبر لو، تمہارا ایمان کمزور ہے تم نے حضور ﷺ کی داڑھی سفید دیکھی حالانکہ آپ ﷺ کی داڑھی سیاہ تھی۔

مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ ملا واحدی کی موجودگی میں سنایا اور کہا کہ حضرت مفتی اعظم مفتی کفایت اللہؒ تقریباً چالیس روز تک مسند پر نہیں بیٹھے، بلکہ مسند کے سامنے طلباء کے ساتھ بیٹھ کر درس دیتے رہے۔ (سراغ زندگی ص ۱۳۰ تا ۱۳۲، تالیف مولانا عبدالقیوم حقانی)

مولانا عتیق الرحمٰن مرحوم کو زیارت نبی ﷺ

☆...... خواب: مولانا عتیق الرحمٰن چنیوٹی مرحوم سے بھی یہی بات دریافت کی کہ آپ کیسے مرزائیت کے دام سے نکلے تو انہوں نے خواب سنایا ''میں نے دیکھا کہ میں قادیان میں مرزائی مرکز سے نکل کر بازار میں چوک کی طرف جا رہا ہوں چوک میں لوگ کھڑے ہیں جیسے مداری کا تماشہ دیکھ رہے ہوں۔ میں جب اس حلقہ میں پہنچا تو دیکھا لوگوں کے درمیان چند شخص کھڑے ہیں جن کے جسم انسانوں کے اور منہ کتوں جیسے ہیں وہ آسمان کی طرف منہ اٹھا رونے کے انداز میں چیخ رہے ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کسی نے کہا یہ مرزا غلام احمد کے مرید ہیں فوراً ڈر کر جاگ گیا۔ پھر توبہ کی اور اعلاناً مسلمان ہو گیا۔ (حدیث خواب ص ۱۲۷ از سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... ربیع الاول ۱۳۷۷ھ بمطابق نومبر ۱۹۵۷ء کو جناب مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ ''رحمت کائنات ﷺ'' ایبٹ آباد کے اپنے سکونتی مکان میں شام کا کھانا کھا کر قبل از نماز عشاء چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے کہ بحالت نیم خوابی رحمت دو عالم ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے۔ حضرت نبی الامی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے مضمون کو میں نئی ترتیب دے رہا ہوں تاکہ انبیاء علیہم السلام کی مجلس میں پیش کروں (معلوم ہوا کہ یہ بے نظیر کتاب ''رحمت کائنات ﷺ'' مقبول بارگاہ نبوی ﷺ ہے۔ اس وقت سے برابر یہ شائع ہو رہی ہے اور اس کے تاحال بہت سے ایڈیشن مارکیٹ میں آ چکے ہیں) (صفحہ ۷، ادارۂ تحفظ حقوق نبوت، مدنی روڈ اٹک شہر)۔

☆ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ تحدیث بالنعمۃ کے طور پر فرماتے ہیں کہ یہ گنہگار کئی مرتبہ زیارت سید دو عالم ﷺ سے مشرف ہوا اور جو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حرف بحرف صحیح نکلا۔ زیارت مدینہ منورہ کے وقت معمول یہ تھا کہ سید دو عالم ﷺ کے قدموں میں بیٹھتا ہوں، جب کبھی یہ شرف ملا نماز عصر کے بعد مراقبے میں جو ارشاد فرمایا حرف بحرف درست نکلا۔ (رحمت کائنات ﷺ صفحہ ۳۴۶)

☆ زمانہ تعلیم میں دارالعلوم دیوبند کی مسجد میں مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت کا شرف حاصل ہوا اور حضرت سید دو عالم ﷺ کے نعلین مبارک اٹھانے کی سعادت ملی۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ سے بیعت بھی حضور انور ﷺ کی ہدایت پر کی۔ (رحمت کائنات ﷺ صفحہ ۳۴۶)

☆ ۱۹۳۲ء میں مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ عالیہ مظاہر علوم سہارنپور (یوپی، بھارت) میں تعلیم کے دوران مدرسے کے قریب مسجد محلہ تیلیا نوالی میں تھے کہ ایک رات یہ خواب دیکھا:

سید دو عالم ﷺ ایک بڑی حویلی میں تشریف فرما ہیں اور لوگ جوق در جوق زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔ میں بھی دروازے پر پہنچا تو اندر سے آواز آئی کہ ''جب فاطمہ بلائے گی، تب تم آنا''۔

طالب علمی کے زمانے کے اس خواب کو میں نے لکھ لیا۔ ۱۹۳۹ء میں میری محترمہ ہمشیرہ نے میرے بہنوئی کے ہمراہ حج کیا۔ واپسی کے کچھ دن بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بچی عطا فرمائی جس کا نام فاطمہ تجویز ہوا۔ ۱۹۳۹ء میں اعتکاف کے دوران مجھے سید دو عالم ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے اس کی تعبیر بتائی کہ کیا عجب حج اور زیارت کی دولت نصیب ہو جائے، چنانچہ ظاہری اسباب نہ ہوتے ہوئے بھی بحمدہ تعالیٰ پہلی مرتبہ حج و زیارت کی سعادت جنوری ۱۹۳۹ء میں حاصل ہو گئی یعنی ۱۹۳۲ء کے خواب کی عملی تعبیر و تفسیر سات سال بعد ظاہر ہوئی۔ الحمد للہ۔ (رحمت کائنات ﷺ صفحہ ۳۴۶ تا ۳۴۷)

ایک عقیدت مند کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مخلص عقیدت مند مدینہ طیبہ میں رہتا ہے۔ اسے کام کے دوران گنبد خضرا کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ملا، جو اس نے سنبھال کر رکھ لیا پھر اسے سرور کونین ﷺ کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''گنبد خضرا کا یہ ٹکڑا اٹک کے قاضی صاحب کو دے دینا''۔ چنانچہ وہ اس مبارک ٹکڑے کو لایا اور قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دے دیا، جسے حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ انتہائی شوق اور عقیدت سے ہمیشہ اپنے سینے کے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ (رحمت کائنات ﷺ۔ صفحہ ۴۵۸)

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مدرسہ دیوبند (اب اسلامک یونیورسٹی، دیوبند، یوپی، بھارت) کی عظمت حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت ہے کہ ہزار عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات وضلالت سے نکالا۔ ایک بزرگ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور آپ ﷺ کو اردو میں کلام فرماتے دیکھ کر دریافت کیا کہ آپ ﷺ کو یہ زبان کیسے آئی۔ آپ ﷺ کی زبان تو عربی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔ (''البراھین القاطعة علی ظلام الانوار الساطعة'' مصنفہ حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۷) (یہاں تعبیر بھی صاف ظاہر ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اصل میں مدرسہ دیوبند کے علماء واساتذہ کی تعریف فرمائی ہے ورنہ آپ ﷺ خود تو تلمیذ الرحمٰن ہیں اور دنیا کی ہر زبان بھی آپ ﷺ کی لونڈی اور غلام ہے)

ایک دیندار شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆...... کچھ ایسے موانع سدراہ ہوئے اور کچھ ایسے افکار پیش آئے کہ احباب کے استفسارات کے باوجود مسودہ کو ہاتھ لگانے کا موقع نہ ملا۔ آخر جب حضرت الحاج مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری مدرس اول مظاہر العلوم سہارنپور کئی مرتبہ بایں الفاظ میٹھے تقاضے ہوئے کہ ''سوانح کے چھپنے میں کیا دیر ہے'' تو شرم کے مارے ۲ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ مطابق ۵ فروری ۱۹۰۸ء بروز چہار شنبہ ''تذکرۃ الرشید'' کا مسودہ نکالا اور معمولی ترمیم وترتیب اور نظر ثانی کے بعد کتابت شروع کرادی، اثناء کتابت

میں ایک صاحب دل دیندار شخص کا جن کی صورت میں نے کبھی نہیں دیکھی بسبیل ڈاک لفافہ پہنچا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ دنیا کے سچے رہبر و ہادی حضرت رسول اللہ ﷺ کی سوانح حیات کا اہتمام ہو رہا ہے۔ پس مبارک ہو کہ منامی بشارت تیرے ہاتھوں پوری ہو رہی ہے۔ (تذکرۃ الرشید یعنی قطب العالم حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد محدث گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کی سوانح حیات مولفہ و مرتبہ محمد عاشق الٰہی حنفی مذہباً و چشتی رشیدی مشرباً میرٹھی بلالی اسٹیم۔

امام مسجد نبوی ﷺ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ایک معتبر راوی نے بیان کیا کہ جن ایام میں علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ سابق سیشن جج ریاست پٹیالہ (مشرقی پنجاب، بھارت) و مصنف ''رحمتہ اللعالمین'' مدینہ شریف میں قیام پذیر تھے۔ ایک دن قاضی صاحب مسجد نبوی سے نماز پڑھ کر نکل رہے تھے اور آپ کے ہمراہ مسجد نبوی کے امام بھی باتیں کرتے آ رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جہاں نمازیوں کے جوتے پڑے رہتے ہیں۔ اس جگہ امام صاحب نے بڑھ کر قاضی کے جوتوں کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کیا اور قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ قاضی صاحب نے تیزی سے امام صاحب کے ہاتھوں کو پکڑ لیا اور کہا کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بلند مقام عطا فرمایا ہے، جواباً امام صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ ایسا کس کے حکم سے کر رہا ہوں۔ فرمایا ''رات خوش بختی سے حضرت سرور کائنات ﷺ ابداً ابداً الی یوم القیامتہ کی خواب میں زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور عالم رویا میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''محمد سلیمان میرا مہمان ہے اس کی ہر طرح عزت کرنا'' (معارف الاسماء شرح اسماء الحسنیٰ (اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کی بے مثل شرح) از علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ۔ ناشر، مکتبہ نذیریہ۔

ایک ثقہ بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مناظر اہل سنت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی نورہ اللہ مرقدہ مدیر ''الفرقان'' لکھنؤ سے ایک نہایت ثقہ بزرگ نے بیان کیا تھا کہ جن دنوں کتاب ''النبی الخاتم'' (صلی اللہ علیہ وسلم) تصنیف ہو رہی تھی ایک صاحب دل بزرگ نے ایک رات عالم واقع میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ رونق افروز ہیں اور مصنف کتاب حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ قدموں میں تڑپ رہے ہیں اور ان سے نظر بچائی جا رہی ہے۔ صاحب واقعہ بزرگ نے یہ دیکھ کر

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے جو موجود تھے عرض کیا کہ اس بے چارے کو ایک نظر کیوں نہیں دیکھ لیا جاتا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ''اگر اس کو دیکھ لیا گیا تو مر جائے گا''۔ مولانا نعمانی نے آگے تحریر فرمایا کہ میرے نزدیک یہ مقدس صحبت اور یہ تڑپ اس مبارک تالیف کی صورت مثالیہ اور اس کے مصنف کے پُرنور جذبات کی تصویر تھی۔ (تعارف از جناب مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''النبی الخاتم'' از مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳ تا ۴، مکتبہ رشیدیہ، شاہ عالمی لاہور، ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۹۶۸ء)

صوبہ بہار (بھارت) میں گیلان ایک چھوٹے سے قصبے کا نام ہے۔ مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا چونکہ یہ وطن ہے اس لئے گیلانی مشہور ہوئے۔ ۱۸۹۲ء میں گیلان میں پیدا ہوئے اور ۵ جون ۱۹۵۶ء مطابق ۱۳۷۵ھ میں وصال فرمایا۔ آپ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے۔ قریب ۳۰ سال جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن میں شعبہ اسلامیات کے صدر رہے اور بہت سی کتابیں لکھیں جن میں ''النبی الخاتم'' کے صرف ۱۴۴ صفحات کے اندر گویا دریا کوزہ میں بند کر دیا۔ سیرت النبی ﷺ پر یہ اپنی قسم کی واحد کتاب ہے۔

مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... عالم ربانی، فاضل لاثانی الحاج حافظ مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ مدینہ راوی روڈ لاہور نے ایک خواب دیکھا کہ جیسے آنحضرت ﷺ فرما رہے ہیں کہ مجھ پر ''صلوٰۃ مفرع'' بھیجا کرو۔ یہ خواب آپ نے اپنے مرشد گرامی شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھ کر بھیجا۔ یہ ۴ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ کی بات ہے۔ تو حضرت مدنی قدس سرہ نے جواباً تحریر فرمایا کہ درود شریف کی کثرت کیجئے۔ جس میں ''کماتحب و ترضیٰ عدد ماتحب و ترضی'' ہے۔ جس کی طرف اشارہ فرمایا وہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کا پسندیدہ ہے اور وہ یہ ہے ''اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی آلہ واصحابہ کماتحب و ترضی عدد ماتحب و ترضی''۔ لیکن نامعلوم کیوں اس درود شریف کی کثرت نہ کر سکے اور خود بخود حسب ذیل درود شریف کی طرف طبیعت مائل رہی اور رات کو سوتے وقت ایک ہزار مرتبہ اسی کو پڑھتے تھے ''صلی اللّٰہ علی النبی الامی'' (ذکر جمیل از حضرت مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۷ تا ۴۷)۔ حضرت مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ نہایت سادہ طبیعت، باعمل

بزرگ، جید عالم اور پرکشش شخصیت کے مالک تھے، مجھ پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ کوئی پندرہ سال قبل لاہور میں وصال فرما گئے۔ حضرت کے سب سے بڑے صاحبزادے مولانا رشید میاں اب جامعہ مدینہ کے مہتمم ہیں۔

اہلیہ حضرت مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆......۱۹۴۱ء میں حضرت مولانا عبدالماجد دریابادی قدس سرہ کی اہلیہ نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں۔ وہیں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں۔ یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہیں۔ انہوں نے دریافت فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی تصویر دیکھوگی؟ انہوں نے بڑے اشتیاق سے کہا ضرور۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ یہ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اب تو یہ بڑے ہی غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت، شکل، وضع ولباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیسی ہوگئیں۔ اتنے میں پھر کسی نے کہا کہ نہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی بہو ہیں، اپنے دل میں اب یہ اور بھی حیرت کر رہی ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے تو کوئی صاحبزادے بالغ نہ ہوئے تھے تو بہو کیسی؟ اتنے میں پھر آواز آئی ہر کلمہ گو حضرت رسول اللہ ﷺ کی اولاد ہے اور مولانا اشرف علی جیسے بزرگ تو خاص الخاص اولاد حضرت رسول اللہ ﷺ کی ہیں۔ ان کی بیوی حضرت رسول اللہ ﷺ کی بہو کہلائیں گی۔ اس کے بعد صحن مسجد سے انہیں ہمراہ لے کر چھوٹی بیوی صاحبہ مسجد کے اندرونی درجہ میں داخل ہوئیں۔ وہاں ایک دروازہ سا کھلا اور اس کے اندر سے بجائے تصویر کے خود رسول اللہ ﷺ کا جلوہ مبارک نظر آیا۔ نورانیت اس غضب کی تھی کہ میں چہرہ مبارک پر نظر نہ جما سکی۔ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر سر جھکا کر دست بستہ درود شریف با آواز بلند پڑھنے لگی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک کی طرف انہیں اپنے حقیقی چچا بھی کھڑے ہوئے نظر آئے جو ان کے بچپن میں اجمیر شریف کے تالاب میں ڈوب چکے تھے۔ ان کو دیکھ کر انہیں ذرا ڈھارس ہوئی اور یہ ان کے ہاتھ سے لپٹ گئیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے تبسم کے ساتھ شفقت دلدہی کے لہجہ میں فرمایا "دل کی صاف ہے"

اس کے بعد یہ کہتی ہیں کہ مجھے اپنی ماں اور بہنیں یاد آئیں کہ انہیں بھی دوڑ کر بلالاؤں اور زیارت کرادوں۔ بس اسی میں آنکھ کھل گئی (''حکیم الامت'' نقوش وتاثرات از مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ۔ دریاباد،ز د لکھنؤ (یوپی، بھارت) صفحہ ۵۵۹تا۵۶۱)

(خواب کوئی حجت شرعیہ نہیں مگر رویائے صالحہ کا مبشرات میں سے ہونا۔ یہ حجت شرعیہ سے

ثابت ہے اس لئے اس کو بشارت سمجھنا اور اس پر مسرور ہونا شرعاً ماذون فیہ ہے۔ کسی کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنا اشارہ ہے وراثت فی بعض الاوف کی طرف۔ اس کا ذکر ایک خاص عنوان سے ''اصلاح القلوب'' میں بھی ہے۔ اس کے بعد جو کچھ بھی کہا گیا اس کی توجیہہ خود خواب میں ظاہر کردی گئی ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی تجلی تو پوری ہی دولت ہے۔ اس کا کیا پوچھنا اور صفائی دل کی بشارت جس درجہ کی فال نیک ہے ظاہر ہے۔ مبارک ہے۔ غرض اس خواب سے جس جس کا تعلق ہے سب محل مبارک باد ہیں اور ساتھ ہی آپ بھی کہ ایسی مقبول بندی کے مالک ہیں۔ نعمت کا مالک ہونا بھی کم نعمت نہیں۔ مولانا تھانوی)

حضرت شیخ توکل شاہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ عارف باللہ حضرت شیخ توکل شاہ صاحب مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے مؤلف ''انوار العاشقین'' سے فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لے جارہے ہیں اور حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جہاں پائے مبارک آپ ﷺ کا پڑتا ہے وہیں اپنا پاؤں رکھتے ہیں اور میں بے اختیار بھاگتا ہوں کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جاؤں، پس میں آگے ہوگیا۔ (انوار العاشقین صفحہ ۸۷)

محمد طاہر کو زیارت نبی ﷺ

☆ محمد طاہر، مولانا محمد عالم صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ شیخو پورہ کے صاحبزادے ہیں۔ مدرسہ ہی میں زیر تعلیم ہیں، ان کا مبارک خواب ملاحظہ فرمائیں۔

خواب: آنحضور ﷺ تشریف فرما ہیں، مجھ سے فرمایا قرآن پاک لاؤ، میں نے ایک قرآن پاک لاکر پیش کیا تو پہلا صفحہ الحمد شریف کا غائب تھا۔ ارشاد ہوا دوسرا لاؤ! دوسرا نسخہ پیش کیا تو اس سے بھی الحمد شریف کا صفحہ غائب تھا۔ حسب ارشاد تیسرا نسخہ پیش کیا تو یہی صورت نکلی۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضور ﷺ نے خود مکمل سورۃ الحمد پڑھ کر سنائی! تو میں بیدار ہوگیا۔

تعبیر: الحمد شریف روح قرآن ہے۔ تمام قرآن پاک اسی سورت کی تشریح و تفسیر کے مضامین سے پر ہے۔ اکثر مدارس میں علم کی روح موجود نہیں صرف پیکر ہی پیکر ہے۔ یعنی تعلیم قرآنی تو ہے تعلیم قرآن کی روح تربیت وتزکیہ نہیں۔ اس لئے الحمد غائب دکھائی گئی اور آنحضور ﷺ نے خود الحمد

شریف کی تلاوت فرما کر اس امر کی تاکید فرمائی کہ اول کو اولیت لازمی ہے۔

(حدیث خواب صفحہ ۱۲۹ از س میں گیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک مفتی صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (یو پی، بھارت) کے ایک مفتی صاحب نے ایک شرعی مسئلہ پر اپنا ایک عجیب وغریب خواب لکھا ہے کہ ایک روز مجھے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت حالت بے خودی میں نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں ''ذراری'' یعنی اطفال مشرکین کے جہنمی ہونے میں شک ہے۔ ارشاد ایسے طریقے سے تھا کہ جس سے ان کا جہنمی ہونا معلوم ہوتا تھا۔

(ملفوظات ششم مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۶۰)

مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... محدث العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہ العزیز کے تلمیذ رشید اور حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ ارشد حضرت مولانا محمد انوری نے ''رحمت کائنات'' کے مطالعہ سے جو برکت حاصل کی، سنئے: عجب اتفاق ہے کتاب مستطاب ''رحمت کائنات'' دیکھ رہا تھا، غالباً ۳ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ تھا کہ دوپہر کو قیلولہ میں حضرت سرور کائنات ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا، چند صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین بھی ہمراہ تھے، حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس، حضرت ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا نام یاد رہ گیا۔ حیات النبی ﷺ کے مسئلہ کی تحقیق پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بشارات سنائیں۔ (رحمت کائنات ﷺ صفحہ ۳۱)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز نے ارشاد کیا:

یہ کہنا چاہئے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی کیونکہ حضور ﷺ زندہ ہیں۔ دنیا میں ایسے بھی خشک مزاج موجود ہیں جنہیں زیارت قبر مبارک کا خود تو کیا شوق ہوتا، اس کو حرام کر کے دوسروں کو بھی روکنا چاہتے ہیں مگر جو زیارت کر چکے ہیں ان سے تو پوچھو۔

(التبلیغ وعظ نمبر ۳ شکر النعمۃ بذکر الرحمۃ ۲۷، جمادی الاول ۱۳۳۷ھ)

حکیم نعمت اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... جناب مولانا حکیم نعمت اللہ متوطن خانقاہ مانک پور ضلع پرتاب گڈھ (یوپی، بھارت) نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لئے جارہے ہیں اور فخر المحدثین حضرت مولانا

رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے قدم بقدم چل رہے ہیں۔
(حکایات اولیاء از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ ۳۶۷)

امیر قطب الدین محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆......امیر قطب الدین محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر اولیاء اللہ میں سے تھے۔ آپ نے ابتداً میں اپنے ماموں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کیا، ان کی وفات کے بعد حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور ان کے بڑے خلفاء میں سے ہوئے۔

آپ کو رویائے صادقہ میں بارگاہ نبوی ﷺ سے حکم ملا کہ ہندوستان جا کر ظلمت کفر مٹائیں، چنانچہ آپ چھٹی صدی ہجری کی ابتداء میں اپنے ہزار ہا مریدین کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے اور کڑہ مانک پور (یو، پی، بھارت) کے نواح میں جہاد کر کے اس ظلمت کدہ کو نور اسلام سے منور کیا۔ آپ کا مزار کڑہ میں ہے۔ آپ کی اولاد میں اتنے اولیاء، علماء اور مشائخ پیدا ہوئے کہ کم خاندانوں میں ہوئے ہوں گے۔ مجاہد جلیل و مصلح کبیر حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا اسی خاندان سے تعلق تھا۔ ہندوستان میں شرک و بدعت کی جو تاریکی پھیل چکی تھی اور جس سے یہاں کا کوئی خانوادہ اور کوئی شہر و قریہ مشکل سے بچا تھا، وہ آپ نے دور فرمائی۔ جہاد اور احیائے خلافت کی نسبت مردہ کو زندہ کیا۔ آپ کے صدہا خلفاء میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی، جناب مولانا سید اولاد حسن قنوجی (والد نواب سید صدیق حسن خان قنوجی)، نواب وزیر الدولہ فرمانروائے سابق ریاست ٹونک، جناب مولانا عبدالحیٰ بڈھانوی، جناب مولانا ولایت علی عظیم آبادی، جناب مولانا سید محمد علی رام پوری، جناب میاں جی نور محمد جھنجھانوی جن کے خلیفہ تھے شیخ المشائخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی پھر حاجی صاحب کے خلفاء میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہم اللہ وغیرہم تھے، جن کی ذات بابرکات سے لاکھوں مسلمانوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ حضرت مولانا حکیم سید عبدالحیٰ رحمۃ اللہ علیہ سابق ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ (عالم اسلام کے مشہور اسکالر جناب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار) کا سلسلہ نسب بھی امیر قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ پر منتہی ہوتا ہے۔
(حیات عبدالحیٰ تالیف مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔ صفحہ ۲۲ تا ۲۵ سے ماخوذ، مجلس نشریات اسلام، کراچی نمبر ۱۸)

مولانا محمد اشرف صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆..... حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا قیام لکھنؤ میں ایک ماہ رہا۔ ایک روز مولانا محمد اشرف نے کہ اس وقت لکھنؤ میں علم معقول و منقول میں یگانہ سمجھے جاتے تھے اپنے یہاں کے سب سے زیادہ ذکی اور فاضل طالب علم مولانا ولایت علی عظیم آبادی کو سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تحقیق حال کے لئے بھیجا اور پیغام بھجوایا کہ میں تخلیہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ مقصد یہ تھا کہ تنہائی میں سید صاحب کے علم کو ٹٹولیں۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے درخواست منظور کر لی۔ ملاقات کے وقت آپ نے سید صاحبؒ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے "**وما ارسلنک الا رحمته للعالمین**" میں آپ کی زبان مبارک سے اس کی تفسیر سننا چاہتا ہوں۔

سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دو گھنٹہ اس پر بیان فرمایا۔ اس وقت مولانا محمد اشرف اور مولوی ولایت علی کی روتے روتے آنسوؤں سے داڑھی تر ہوگئی اور فوراً بیعت کر لی۔ مولانا محمد اشرف صاحب فرماتے تھے کہ اسی روز میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا اور اس کے علاوہ مجھے بے انتہا فیوض و برکات حاصل ہوئے۔ مولانا ولایت علی صاحب سے چھوڑ چھاڑ کر سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہو گئے اور اپنے کو شیخ کے خدمت میں فنا کر دیا۔ (احوال و مناقب حضرت سید احمد شہید صفحہ ۹۵ تا ۹۶) (سیرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ از مولانا سید ابوالحسن ندوی صفحہ ۲۷ تا ۳۷)

ایک مشہور بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... علاقہ کابل کے ایک مشہور بزرگ بناء پاکستان کی ابتداء میں کراچی تشریف لائے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی (علی صاحبہا الف الف صلوۃ والف الف سلام) میں معتکف تھا، میں نے دیکھا کہ نصف شب کے بعد ایک شخص تکروئی آئے اور روضۂ اقدس (علی صاحبہا صلوۃ وسلاما) کے سامنے پہنچ کر سلام عرض کیا تو روضۂ اطہر کے اندر سے جواب سلام کی آواز آئی جس کو میں نے اپنے کانوں سے سنا اور ہر رات یہی سلسلہ میں دیکھتا رہا۔

(ذکر اللہ اور درود وسلام کے فضائل ومسائل از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان صفحہ ۵۴)

مولانا یحییٰ علی عظیم آبادی کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا یحییٰ علی عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی پھانسی کی سزا دائم الحبس بعبور دریائے شور (انڈمان) میں بدل گئی اور آپ کو پھانسی گھر سے نکال کر دوسرے قیدیوں کے ساتھ بارکوں میں پہنچا دیا گیا۔ جیل خانہ کے قانون کے موافق مقراض سے داڑھی، مونچھ اور سر کے بال مونڈھ دیئے گئے۔ آپ اپنی داڑھی کے کترے ہوئے بالوں کو اٹھا اٹھا کر کہتے کہ افسوس نہ کر تو خدا تعالیٰ کی راہ میں پکڑی گئی اور کتری گئی ہے۔ تمام جائیداد ضبط کر کے نیلام کر دی گئی۔ خاندانی قبرستان کھدوا دیا گیا۔ عورتوں اور بچوں کو گھر سے نکال دیا گیا اور تمام سامان و کتب و مسودہ جات ضبط کر لئے گئے۔ ان تمام حوادث کے سننے کے بعد اس شہید وفا نے انڈمان سے اپنی اہلیہ کو خط لکھا جس کے چند فقرے ملاحظہ فرمایئے: ''نور چشم محمد حسن کے خط سے حال انہدام دونوں مکانوں کا معلوم ہوا۔ دل کو قلق اور صدمہ بہت ہوا کیونکہ مکان سکونت قدیم سے خصوصاً وہ مکان جس میں ذکر اللہ ہوا ہو اور کاروبار فریضہ بہت اجراء پائے ہوں، مومنین کو اس سے انس و محبت بطور اہل و عیال کے ہوتی ہے۔

اسی شب تاجدار دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ تبسم کناں فرمانے لگے کہ انہدام مکانوں سے مالکانِ مکان خصوصاً عورتوں کو رنج و الم بہت ہوا ہے اور ہونے کی بات ہے اور ان آیات کریم کو زبان مبارک سے ارشاد فرمایا: **وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبتہ قالو اناللہ و انا الیہ راجعون...... ھم المھتدون** (اور جو لوگ ایسے ہیں کہ صبر کرنے والے ہیں انہیں کامیابی کی بشارت دے دو۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کبھی ان پر مصیبت آن پڑتی ہے تو ان کی زبان حال کی صدا یہ ہوتی ہے **انا للہ و انا الیہ راجعون**۔ سو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کے الطاف و کرم ہیں اور جو اس رحمت کا مورد ہوتے ہیں اور یہی ہیں جو اپنے مقصد میں کامیاب ہیں۔

ربنا افرغ علینا صبراً و توفنا مسلمین (اے ہمارے پروردگار ہمیں صبر کی نعمت سے شادکام فرما اور ہمیں اسلام کی حالت میں دنیا سے اٹھا)

عسیٰ ربنا ان یبدلنا خیراً منہ انا الیٰ ربنا راغبون (شاید ہمارا پروردگار ہمیں اس کا اچھا بدلہ دے، ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرنے والے ہیں)

اور فرمایا ان آیات کریمہ کا ورد زبان پر رکھو۔ عبادت خانے اور مسجد اقصیٰ اور مکانات انبیاء علیہم السلام بخت نصر اور جالوت کے ہاتھوں مسمار کر دیئے گئے تھے۔ آخر منہدم کرنے والے نسیاً منسیاً ہو گئے اور یہ اماکن متبرکہ از سر نو بنائے گئے اور پہلے سے زیادہ آباد ہوئے۔ تم بھی اپنے لئے فضل الٰہی سے ایسی ہی

امید رکھو...... اللہ تعالیٰ کا بہت شکر کرو کہ تم ایسے امتحان کے لائق ٹھہرے'' بعد اس مکاشفہ کے مولانا یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت انشراح و تسکین پائی اور اپنے بڑے بھائی مولانا احمد اللہ صاحب کو مطلع کیا۔

دریائے عشق خالق ہر دو جہاں میں ہم — نام و نشاں دار فنا کو ڈبو چکے
کفنی گلے میں ڈال کے تسمہ کمر کے بیچ — جوگی ہوئے محرم اسرار کے لئے

اے خدائے من فدایت جان من — جملہ فرزندان و خان و امان من

(اقتباس از مکتوب مورخہ ۲۱ جمادی اول روز یک شنبہ ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۶ء (علماء ہند کا شاندار ماضی جلد ۳ علماء صادق پور اوران کے پراسرار مجاہدانہ کارنامے از مولانا سید محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ، شائع کردہ ایم برادرس دہلی صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۹) (ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۵) (سرگزشت مجاہدین از غلام رسول مہر صفحہ ۴۳۵) حضرت مولانا یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ پٹنہ (عظیم آباد) میں ہندوستان کی جماعت مجاہدین کے امیر تھے اور حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہکے رنگ میں سرتاپا غرق اور آپ کی محبت میں سرشار تھے۔ آپ کا جسم قید تھا مگر دل و زبان آزاد تھے۔ ذکر اللہ سے رطب اللسان رہتے تھے۔ ۲۰ فروری ۱۸۶۸ء کو بمقام پورٹ بلیر (انڈمان) وصال فرمایا۔

استاذ الحدیث مولانا ممتاز احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... کشمیری مجاہدین کی سرگرمیاں کشمیر میں شروع ہو چکی تھیں۔ نماز فجر میں آئمہ مساجد نے قنوت نازلہ کو پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ ۴ ستمبر ۱۹۶۵ء رات ایک بجے پوری کالونی جاگ اٹھی۔ کھلبلی مچ گئی۔ میں نے سب سے کہا اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو جاؤ۔ میں قریب تین بجے لیٹا فوراً غنودگی طاری ہوگئی اور اپنے آپ کو لاہور کے ایک چوک میں کھڑا پایا۔ دیکھا کہ ایک ہندو عورت ہلکے گلابی رنگ کی ساڑھی باندھے تیز تیز مگر دبے پاؤں چلی آرہی ہے۔ اس کا رخ انارکلی کی طرف معلوم ہوتا

ہے۔ میں کہتا ہوں اگر اس طرف آئی تو اس کے سر پر جوتا ماروں گا۔ اتنے میں حضرت خواجہ ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف سے ایک جماعت آتی نظر آئی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چاروں خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں اور پیچھے پیچھے ایک جماعت ہے جس کی تعداد بارہ ہے۔ اسی جماعت کے پیچھے قدرے فاصلہ پر میرے مرشد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے ہمراہ بعض ایسے بزرگ ہیں جن کو میں نہ پہچان سکا اور کچھ وہ حضرات بھی ہیں جو خانقاہ اشرفیہ میں مستقل طور پر قیام پذیر تھے۔ تعداد میں یہ

بھی بارہ ہیں۔ اتنے میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو میری جانب اشارہ کر کے فرمایا۔ اس کو دعا بتا دیجئے۔ حضرت والاؒ نے جو حدیث شریف میں آتا ہے وہ دعا بتا کر فرمایا اسے پڑھتے رہو اور سب کو یاد کرا دو۔ بندہ نے حدیث شریف والی دعا پڑھی "اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرور ھم"۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہاں یہی۔ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ بھی کہو' بحق لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ"۔ اسی اثنا میں میری نظر والد مرحوم پر پڑی۔ آپ نے فرمایا یہی وہ دیوی ہے جسے ہندو" جنگ کی دیوی" کہتے ہیں۔ جب میں نے ان بارہ حضرات کی بابت دریافت کیا تو فرمایا بتانے کی اجازت نہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھیوں سے فرمایا اب کیا انتظار ہے۔ اس پر فوراً وہ بزرگ آگے آئے اور کچھ پڑھ کر اپنی انگلیوں پر دم کر کے اس ہندو عورت کی طرف اشارہ کیا اور پھونک ماری۔ پھونک سے چنگاریاں نکل کر اس کے چاروں طرف پھیل گئیں اور وہ گھبرا کر پیچھے کی طرف واپس ہونے لگی۔ مگر آہستہ آہستہ خراماں خراماں۔ ان بزرگ نے دوبارہ پڑھ کر پھونک ماری۔ اس مرتبہ ایک شعلہ نکلا جس سے وہ عورت تلملا اٹھی اور ایک آہ بھی اس کے منہ سے نکلی۔ اب تک اس کا منہ لاہور کی طرف تھا مگر اس نے بھارت کی طرف منہ کر کے چلنا شروع کر دیا۔ وہ چنگاریاں اس کو گھیرے ہوئے تھیں۔ ایک جگہ پہنچ کر دیکھا کہ ایک موٹی رسی پڑی ہوئی ہے وہ اس سے پار ہو کر کھڑی ہو گئی۔ اب مجھے خیال آیا تو دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے تمام ساتھی تو جا چکے ہیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جو حضرات تھے وہ دور دور تک چاروں طرف پھیل گئے ہیں۔ لیکن وہ بزرگ جنہوں نے پھونک ماری تھی میرے پاس کھڑے ہیں۔ لمبا سا قد ہے، ہلکے جسم کے ہیں، لباس سفید ہے۔ فرما رہے ہیں دعا پڑھتے رہو۔ اس کو نہ بھولو۔ اچانک معلوم ہوا کہ ایک گولہ میرے پیچھے آ کر گرا اور سر کے پچھلے حصہ میں کچھ یوں ہی سا لگا بھی اور اس کی گرمی بھی محسوس ہوئی۔ اس سے میری آنکھ کھل گئی۔ جلدی سے بچوں کو جگایا اور وہ دعا یاد کرائی۔ اذان ہونے پر مسجد گیا۔ نماز فجر میں قنوت نازلہ پڑھی اور وہی دعا تمام نمازیوں کو یاد کرائی۔ آپ بھی یاد کر لیجئے۔ (اس خواب کے صرف دو دن بعد بھارت اور پاکستان کے درمیان باقاعدہ جنگ چھڑ گئی تھی)۔

یہ خواب اس رات سے متعلق ہے جس رات سیالکوٹ کی جانب سے بھارت نے نہایت مکارانہ انداز میں پاکستان پر حملہ کیا تھا۔ اس رات میں نے بارہ گاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آج ضرور دعا فرمائیں۔ آج بہت خطرہ ہے۔ فرمایا گھبراؤ مت اور اپنے حضرت (مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھو یہ سارا کام (یا سارا محاذ فرمایا) ان ہی

کے سپرد ہے۔ وہی پاکستان کے دولہا ہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ دعا پڑھو "اللھم اھزم الاحزاب وحدہ بحق لاحول ولا قوۃ الا باللہ" آپ بھی یہ دعا یاد کر لیجئے اور وقت ضرورت اس کو کثرت سے پڑھئے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

مولانا ممتاز احمد تھانوی استاد الحدیث جامعہ اطہر، لاہور کو حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت ہی نہیں شرف تلمذ بھی حاصل ہے۔

حضرت مولانا مفتی نیاز محمد ختنی ترکستانی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا مفتی نیاز محمد ختنی ترکستانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث، مہتمم مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ، بھاول نگر نے بروز پیر ۳۰ جمادی الآخر ۱۴۱۲ھ مطابق ۶ جنوری ۱۹۹۲ء کو بعمر ۸۵ سال وصال فرمایا۔ مولانا محمد الیاس صاحب جو مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور دین پور شریف کے قبرستان کے متولی حضرت مولانا اللہ یار صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں انہوں نے مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ایک رات قبل یعنی شب دوشنبہ کو خواب میں دیکھا کہ حضرت مولانا مفتی نیاز محمد رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ قبرستان لایا گیا ہے۔ میں نے دیکھا تو بہت زیادہ روشن ہو رہے ہیں اور آپ کے اعضا بالکل زندوں کی طرح تروتازہ ہیں۔ ہاتھ پاؤں مڑ جاتے ہیں۔ ذرا بھی سختی یا اکڑ پیدا نہیں ہوتی۔ تو میں سوچتا ہوں کہ اگر یہ وفات شدہ ہیں تو پھر جسم زندوں کی طرح کیوں ہے؟ اور اگر زندہ ہیں تو یہ لوگ جنازہ بنا کر کیوں لائے ہیں؟ اتنے میں سامنے سے حضرت نبی کریم ﷺ بڑی شان وشوکت اور وقار وسکینہ سے تشریف لاتے اور فرماتے ہیں کہ ہم اپنے آدمی کا استقبال کرنے آئے ہیں۔ ہم اس کی تدفین کرنے آئے ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی اور صبح قبرستان جا کر سب سے بہتر جگہ قبر کے لئے پہلے سے مقرر کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اطلاع آئی کہ حضرت مولانا نیاز محمد رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ جب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید اور برادرم سراج احمد قبر کی جگہ لینے آئے تو میں نے کہا کہ میں تو آپ حضرات کا انتظار کر رہا ہوں۔ (مقالات یوسفی "شخصیات وتاثرات" از شہید اہل سنت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۱، مکتبہ لدھیانوی، جامع مسجد فلاح، فیڈرل بی ایریا، کراچی نمبر ۳۸)

حضرت مولانا مفتی نیاز محمد رحمۃ اللہ علیہ کا اصل وطن مشرقی ترکستان کا مشہور شہر ختن ہے جو مشک ختن کے حوالے سے شہرہ آفاق ہے اور اب جمہوریہ چین کے صوبہ سنگ یانگ میں واقع ہے۔ نسلاً ترک تھے۔ بے حد غیور اور جنگجو قبیلہ "اڈی فور" سے تعلق رکھنے کے باوجود ایک علمی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ جب آپ کے استاد محترم مولانا ثبوت اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) جو امام العصر حضرت

مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید تھے نے کمیونسٹوں سے جہاد کرتے جام شہادت نوش فرمایا تو آپ بعمر ۱۸ سال اپنے چند ہم عمر نوجوانوں کے ساتھ کوہ ہمالیہ کے دشوار گزار، پرخطر اور برفانی راستوں کو پاپیادہ طے کرتے ہوئے دو ماہ میں دیوبند پہنچے۔ دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ فارغ التحصیل ہوئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ حضرت الاستاذ مولانا بدر عالم میرٹھی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ دو چھپر نما کچے کمروں کی شکل میں مدرسہ ۱۳۶۶ھ میں مدینہ منورہ ہجرت کرتے وقت اپنے اس شاگرد رشید کے سپرد کر گئے تھے۔ مولانا مفتی نیاز محمد رحمۃ اللہ علیہ غریب الوطن اور اجنبی تھے۔ یہاں کی زبان پر بھی عبور نہ تھا۔ بارہا فاقوں کی نوبت آئی لیکن پائے استقامت میں لغزش نہ آئی۔ قدم قدم پر حق تعالیٰ شانہ نے نصرت فرمائی اور آج وہی مدرسہ اس مہاجر فی سبیل اللہ کی کوششوں سے ایک وسیع وعریض دار العلوم بن چکا ہے۔ حضرت شاہ عبد الرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خدام خاص میں سے تھے، قاری ابوالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی مولانا مفتی نیاز محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بیاہ دی تھی غریب سے غریب گھر میں بھی کچھ نہ کچھ ہوگا مگر اس درویش خدامت کے پاس واقعتاً کچھ نہ تھا مگر اہلیہ محترمہ کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ مولانا اپنے بچوں سے سچ ہی فرمایا کرتے تھے ”تمہاری ماں ولیہ ہے اس کی قدر کیا کرو۔ میں اپنا وطن، قبیلہ اور خاندان چھوڑ کر یہاں تن تنہا آیا تھا اس عورت نے مجھے پورے کنبہ و قبیلہ کا سہارا دیا“۔

حاجی عبدالرحمٰن اٹاور کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حاجی عبدالرحمٰن اٹاور (میوات) کے ایک غیر مسلم بنئے کے گھر پیدا ہوئے۔ بچپن میں خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ نظام الدین (دہلی) کے مدرسہ میں مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ان کے دست راست اور خاص معتمد رہے۔ ان کے بعد مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے تمام دینی کاموں میں ان کے قدیم ترین رفیق ومعاون رہے۔ مولانا ان کی بابت نہایت بلند کلمات فرماتے تھے اور اپنی تحریک کا روح رواں سمجھتے تھے۔ آپ میوات کے حکیم وعارف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دین کی بڑی دولتیں عطا فرمائی تھیں۔ آپ کا اصلی ذوق غیر مسلمین میں تبلیغ تھا جس میں آپ کو ملکہ حاصل تھا۔ ایک ہزار سے زیادہ غیر مسلم آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ سنگار میں نو مسلمین کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا

جس سے اولاد کی طرح محبت کرتے تھے۔ میوات کی رسوم کی اصلاح آپ کا کارنامہ ہے۔ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ میں انتقال ہوا (مولانا محمد الیاس اور ان کی دینی دعوت صفحہ ۵۹ تا ۶۰) (سوانح حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۶۴)

میوات دہلی کے جنوب میں وہ علاقہ ہے جس میں زمانہ قدیم سے میوقوم آباد ہے جو انگریز مورخین کے خیال میں ہندوستان کی قدیم غیر آرین نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور ''نسلاً'' راجپوت ہیں۔ ''آئینہ اکبری'' سے معلوم ہوتا ہے کہ جادو راجپوت مسلمان ہونے کے بعد میواتی کہلائے لیکن یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ قوم کب اور کس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی۔ مسلمان ہونے کے باوجود ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ ناموں کے آخر میں ''سنگھ'' لگتا تھا۔ ہندو اور دوسری قوموں کے تہوار میں اس طرح مناتے تھے کہ جیسے عید، بقرعید وغیرہ۔ تیس لاکھ کی مسلم آبادی کا یہ علاقہ دینی اور اخلاقی زبوں حالی میں بری طرح مبتلا تھا۔

مولانا محمد اسماعیل جھنجھانوی ثم کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی بیوی سے مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے اور دوسری بیوی سے بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ جن کے صاحبزادے مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

شیخ تقی الدین الہلالی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆......شیخ تقی الدین الہلالی رحمۃ اللہ علیہ مراکش کے سادات حسینی سے تھے۔ والد کا نام عبدالقادر سجل ماسہ (مراکش) وطن تھا۔ طبیعت تعلیم میں نہ لگتی تھی اور کتابیں سمجھ میں نہ آتی تھیں۔ جوانی میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے تعلیم حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔ دریافت کیا علم ظاہر حاصل کروں یا علم باطن۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علم ظاہر۔ اسی وقت سے طبیعت میں انقلاب آ گیا اور بہت تھوڑے عرصہ میں درسیات کی تعلیم حاصل کر لی۔ پھر مصروف حجاز ہوتے ہندوستان آئے۔ ہندوستان میں مولانا عبدالرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑھی۔ حجاز میں عرصہ تک تدریس کی خدمت انجام دی۔ پھر سلطان سے اختلاف ہو جانے کی بنا پر دوبارہ ہندوستان آ گئے۔ یہ غالباً ۱۳۳۰ھ یا ۱۳۳۱ھ کا آغاز تھا۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ڈھائی تین سال رہ کر ادب عربی کی اعلیٰ کتابیں پڑھائیں۔ آپ کے تلامذہ میں مولانا مسعود عالم ندوی مولانا محمد ناظم ندوی، مولانا سید ابوالحسن ندوی وغیرہ ہیں۔ بون یونیورسٹی (جرمنی) سے پی ایچ ڈی کیا۔ دوسری جنگ عظیم میں برلن ریڈیو اسٹیشن سے عربی میں اتحادیوں کے خلاف تقاریر نشر کرتے رہے۔ جرمنی کی شکست کے بعد عراق گئے۔ عرصہ تک وہاں دارالمسلمین میں استاد

رہے۔ پھر اپنے وطن مراکش چلے گئے۔ اب مکناس (مراکش) میں مقیم و مشغول درس وافادہ ہیں۔ عربی کے بلند پایہ ادیب، نحو عربیت میں محقق اور امام کا درجہ رکھتے ہیں۔ نہایت با حمیت، صحیح الفکر، مختتی اور مجتہد ہیں۔ کچھ عرصہ سے بینائی زائل ہو چکی ہے۔ عمر ۸۰ سال سے زیادہ ہے۔
(سوانح حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ از محمد ثانی حسنی صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۴)

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ مجھ سے (یعنی سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ) سے سفر میں خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا روضۂ اقدس پر حاضر ہوں اور صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا ہوں۔ آنحضور ﷺ اپنے روضۂ مبارک کے اندر آرام فرماتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ میں وفور شوق سے درود پاک پڑھتا ہوں کہ اچانک آپ کے لب مبارک ہلتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں محمود لوگوں کو تقلید سے بچاؤ میں بڑا حیران ہوتا ہوں کہ میں تو خود امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہوں اور حضور ﷺ منع فرما رہے ہیں، میں اسی سوچ میں روضۂ اطہر سے واپس ہونا چاہتا ہوں کہ آپ میرے سامنے تشریف لے آتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ قیاس آئمہ تو عین نصوص ہے۔

میری آنکھ کھلتی ہے تو طبیعت فرحت اور طمانیت محسوس کرتی ہے۔ اب میں سوچتا ہوں کہ جب قیاس ائمہ عین نصوص ہے تو حضور ﷺ نے مجھے کس تقلید سے لوگوں کو بچانے کی تلقین فرمائی ہے۔ میں غور کرتا ہوں تو یہ بات سمجھ میں یوں آئی ہے چونکہ آج کل کے مسلمان اہل مغرب کی تقلید کر رہے ہیں تو مجھے اسی تقلید سے لوگوں کو بچانے کے لئے حکم ملا ہے، چنانچہ میں خود بھی اور لوگوں کو بھی ہمیشہ اہل مغرب کی پیروی سے بچانے کی فکر میں رہتا ہوں، حتیٰ کہ آٹو گراف دینا بھی بند کر دیا جائے، کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ بھی مغرب سے وباء آئی ہے۔ (حدیث خواب ص ۲۳)

☆...... حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے دوسرا خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا آنحضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنھم کے درمیان مسجد میں تشریف فرما ہیں، میں تاب جمال نہ لاتے ہوئے نظریں جھکائے بیٹھا ہوں اور خود کو بڑا خوش نصیب خیال کر رہا ہوں کہ میں حضور ﷺ اور کبائر صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی نظر مجھ پر پڑتی ہے تو حضور اکرم رضی اللہ عنھم سے پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ بھی صوفی ہے تو حضور ﷺ اپنی نظر مبارک اٹھاتے ہیں اور مجھے دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں ہاں یہ بھی صوفی ہے پھر آپ ایک مشکیزہ ہاتھوں میں اٹھا کر مجھے فرماتے ہیں کہ پیو میں پانی پیتا ہوں اور اتنا پیتا ہوں کہ وہ پانی میرے ناک

اور کانوں سے باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

تعبیر صاف ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کا پانی پلانا اور پانی اس قدر پلانا کہ ناک اور کانوں سے باہر نکلنے لگے۔ اس سے مراد علم دین ہے۔ (حدیث خواب ص ۲۳ سید امین گیلانی)

مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ سے مجھے بعض فقہی معاملات میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا اور انشراح صدر نہ ہوتا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ میرے سمجھنے میں غلطی تھی۔ خواب دیکھا کہ مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی میت تابوت میں پڑی ہوئی ہے۔ میں جنازہ پڑھنے کے لئے وہاں حاضر ہوں کہ اعلان ہوتا ہے کہ مولانا عبدالحئی صاحب کا جبہ مفتی محمود کو پہنا دیا جائے، چنانچہ تمام حاضرین کی موجودگی میں مجھے ان کا جبہ پہنا دیا جاتا ہے۔

میری آنکھ کھلتی ہے تو تمام اشکالات دور ہو چکے ہوتے ہیں اور مولانا کا فقہی مقام مجھ پر خوب خوب واضح ہو چکا ہوتا ہے۔

تعبیر: کرتہ یا لباس کی تعبیر بھی علم دین وفقہ ہوتی ہے۔ (حدیث خواب ص ۲۴ سید امین گیلانی)

☆ ...... مولانا عبیداللہ انور (جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ) کو مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا یہ خواب سنایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کا روضہ مبارک میرے سامنے کھلا اور اس طرح کہ آپ ﷺ اس میں موجود ہیں۔ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی حجاب نہیں اور آپ ﷺ مجھے بلا رہے ہیں۔ مفتی صاحب نے پھر خود ہی اس کی یہ تعبیر بیان کی کہ حضور اقدس ﷺ کا مجھے بلانا اس دنیا سے واپس ہونے کا اشارہ ہے اور آپ ﷺ کے اور میرے درمیان حجاب کا نہ ہونا بھی دوسری دنیا کا نقشہ ہے، جہاں آپ ﷺ کے غلام آپ ﷺ سے بغیر کسی حجاب کے ملتے ہیں۔ مفتی صاحب کو اس سال اپنی موت کا یقین تھا مگر یہ خیال تھا کہ قدرت انہیں فریضۂ حج کا ضرور موقع دے گی، جہاں اخروی زندگی کی بہتری کے لئے اس کے گھر جا کر دعا مانگوں گا کیونکہ وہاں ہر دعا قبول ہوتی ہے، مگر موت کے بارے میں ان کی پیش گوئی حج سے پہلے ہی پوری ہو گئی، ان کا کام بھی ختم ہو چکا تھا، انہیں اللہ پاک نے پھر ہمیشہ کے لئے اپنے پاس بلا لیا اور وہ بھی جانے کے لئے بے قرار تھے۔ عمر بھر کی بیقراری کو قرار آ ہی گیا (انا للہ و انا الیہ راجعون)

دارالعلوم دیوبند (بھارت) سے تکمیل علوم کے بعد اپنے گھر عبدالخلیل اور بعد میں مدرسہ قاسم العلوم، ملتان میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۴۶ء میں اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور مفتی صاحب نے ۱۹۵۱ء سے یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ ۱۹۶۲ء تک بالالتزام اور ۱۹۷۵ء تک کسی قدر وقفے سے یہ سلسلہ

جاری رہا۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ بمطابق جنوری ۱۹۱۹ء پیر کی رات پٹیالہ میں آپ پیدا ہوئے۔ والد کا نام خلیفہ محمد صدیق تھا، پٹیالہ میں آپ کے آباواجداد غزنی سے آکر آباد ہوئے تھے۔ ڈیرہ اسماعل خان سے پنیالہ قریب ۴۵ میل دور ہے۔ اس سے سات میل دور ایک چھوٹا سا گاؤں عبدالخیل ہے۔ یہاں سے ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو حج کی نیت کر کے کراچی پہنچے تھے۔ ۱۴ اکتوبر بمطابق ۴ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ بروز دوشنبہ قریب ایک بجے دن جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ سید محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی میں وصال فرمایا۔ علماء سے باتیں کرتے کرتے یکا یک بائیں پہلو صاحبزادہ مولوی محمد بنوری کی گود میں گر گئے۔ ۱۵ اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز حج کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔ آج تک کسی کو اتنی آسانی سے مرتے نہیں دیکھا۔ (قومی ڈائجسٹ، مفتی محمود نمبر صفحہ ۱۲۰)

بقول جناب مجیب الرحمٰن شامی ''وزیراعلیٰ مگر چٹائی سے سرورکار، تکلفات سے بیزار، بوریے پر دربار، عجیب صاحب اختیار، مفتی صاحب صوبہ سرحد کے وزیراعلیٰ تھے۔ وزارت عالیہ کے دوران بھی آپ کے رہن سہن، طرز ملاقات اور اسلوب معاشرت میں ذرہ برابر فرق نہ آیا۔ اپنی سرکاری مصروفیات کے باوجود روزانہ سینکڑوں افراد سے ملاقات کر کے ان کے مسائل حل کرتے تھے۔ مہمان نوازی کا بھی وہی انداز برقرار رہا جو پٹھانوں کی روایت میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو مفتی صاحب کی سی شاندار زندگی اور شاندار موت عطا فرمائے۔ آپ نے جو اصلاحی قدم اٹھائے ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ شراب کے استعمال پر مکمل پابندی۔
۲۔ اردو کو سرحد کی سرکاری زبان قرار دیا۔
۳۔ جہیز پر پابندی۔
۴۔ سرکاری لباس قمیص اور شلوار۔
۵۔ جمعہ کو ہفتہ وار تعطیل۔
۶۔ قمار بازی پر سختی سے پابندی۔
۷۔ احترام رمضان پر سختی سے عمل۔
۸۔ قرآنی تعلیمات عام کرنے کے لئے مدرسوں میں خصوصی انتظامات۔
۹۔ غریب طلباء کے لئے وظائف۔
۱۰۔ عربی مدارس کے فارغ التحصیل طلباء کے لئے یونیورسٹیوں میں داخلے کی اجازت۔
۱۱۔ غریب زمینداروں کو تقاوی قرضوں پر سود کے لین دین پر پابندی وغیرہ۔

ایک صاحب نسبت بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆......مدینہ منورہ میں ایک صاحب نسبت بزرگ نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ کی طرف سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو ان الفاظ میں پیغام بشارت دیا گیا۔ (عربی کے اس پیغام کا اردو ترجمہ) ''میری طرف سے آپ کو سلام کہیں، ہر معاملے میں اللہ سے قوت و طاقت کے طلب گار رہوں، ہمیشہ حق بات کہیں، اللہ تعالیٰ سچ اور حق کہتا ہے اور وہی صحیح راستے کی رہنمائی کرتا ہے''۔ جناب قاری سعید الرحمن (راولپنڈی) نے جب مفتی صاحب سے عرض کیا کہ سفرنامے میں اس کو شائع کیا جائے تو پہلے کچھ نہ کہا، جب ریاض جانے کے لئے مدینہ منورہ ایئر پورٹ کی طرف جا رہے تھے تو از خود فرمایا کہ اس خواب کو مت لکھو، اس سے خودستائی کا پہلو نہ نکل آئے۔ (قومی ڈائجسٹ، لاہور، فروری ۱۹۸۱ء، صفحہ ۱۷۸)۔

مولانا ماجد علی کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا ماجد علی صاحب کو حالت اعتکاف میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زکریا (شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا سہارنپوری ثم مدنی قدس سرہ) رسالہ فضائل درود شریف کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا۔ اسی خواب میں تھا کہ جمعہ کو وہ جو درود شریف پڑھتے ہیں مجھے پسند ہے۔ مولانا ماجد علی صاحب کے دریافت کرنے پر حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بندہ کا معمول گزشتہ ۳۰/۲۵ برس سے ہے کہ جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد یہ درود شریف اسی (۸۰) مرتبہ پڑھتا ہوں: اللھم صلی علی سیدنا محمدن النبی الامی و علی الہ وسلم تسلیما۔ (آپ بیتی جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۴۵، یہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خودنوشت سوانح عمری ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث روایت فرمائی کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ۸۰ مرتبہ مذکورہ بالا درود شریف پڑھے اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہوں گے اور ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوۃ ہے۔ (یعنی ان کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا ہے)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات

(یعنی شب جمعہ) اور روشن دن (یعنی یوم جمعہ) کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔

مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے بغل میں لے لیا اور پل صراط پر چل دیئے، میں نے دیکھا کہ حضور انور ﷺ نے میرے لئے ضمانت نامہ لکھا اور اپنے دست مبارک سے اس پر مہر لگائی۔ اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ بہت سے اکابر تھے۔ میں نے بیت اللہ شریف کے قریب دعا مانگی اور پھر حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھ سے معانقہ فرمایا اور مجھے لطائف و اذکار سکھائے۔ میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نبی آخر الزماں ﷺ تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی زیارت کی۔ آپ سب نہایت بلند آواز سے فرما رہے تھے کہ جو شخص غیر اللہ کو اس عقیدے کے ساتھ پکارے کہ وہ سنتا اور جانتا ہے وہ کافر ہے۔ (بلغۃ الحیران صفحہ ۸)

حضرت مولانا مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... میں بصد احترام روضہ رسول (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) پر پہنچا تو دیکھا کہ قبر مبارک کے باہر سفید رنگ کا ایک بہت بڑا کتا اس طرح بیٹھا ہے، جیسے کسی پر حملہ کرنے والا ہے اور نہایت تیز نظروں سے قبر مبارک (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) کو گھور رہا ہے، اس کے ایک پنجے میں آگ کا گولہ ہے، یہ سب کچھ دیکھ کر میں بے حد فکر مند ہوں کہ اتنے میں آقائے دو جہان فخر الرسل ﷺ ننگے سر باہر تشریف لاتے ہیں، چہرہ انور سے انتہائی پریشانی ہویدا ہے، اضطرابی حالت میں دائیں بائیں دیکھتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے فوری طور پر چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں، آپ ﷺ کی بے چینی اور اضطرابی کیفیت نا قابل بیان ہے اور اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے (غیر مطبوعہ)

حال ہی میں یہ خواب مولانا مفتی زین العابدین صاحب نے دیکھا ہے جو تبلیغی جماعت کے نہایت اہم بزرگوں میں شمار کئے جاتے ہیں، بارہا تبلیغ دین کے سلسلے میں بیرونی اسفار پر جا چکے ہیں، فیصل آباد میں مستقل قیام رہتا ہے جہاں قرآن وسنت کی تعلیم پھیلانے میں مشغول رہتے ہیں۔ (خوفناک کتے سے مراد وہ امریکی افواج ہیں، جنہوں نے ہزارہا کی تعداد میں سعودی عرب کی پاک سرزمین پر ڈیرے ڈال رکھے ہیں)

مدینہ طیبہ کے ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆...... شیخ الحدیث حضرت مولانا موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اس دور کے جلیل القدر علماء اور عبقری شخصیات میں سے تھے، ان کے صاحبزادے نے ان کی زندگی کا ایک عجیب واقعہ لکھا، وہ لکھتے ہیں: ''ایک مرتبہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ بمع اہل وعیال حج کے لئے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ حج کے بعد چند روز مدینہ منورہ میں قیام فرمایا، مولانا سعید احمد خان رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ تبلیغی جماعت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے) کو جب آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو آپ کی بمع اہل خانہ اپنی مدینہ منورہ والی رہائشگاہ پر دعوت کی، دعوت کے دوران والد محترم، مولانا سعید احمد خان رحمہما اللہ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص (جو کہ مدینہ منورہ ہی کا رہائشی تھا) آیا، اس نے جب مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ کو اس مجلس میں تشریف فرما دیکھا تو انہیں سلام کر کے مؤدبانہ انداز میں ان کے قریب بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ ''حضرت میں آپ سے معافی مانگنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، آپ مجھے معاف فرمادیں'' والد ماجدؒ نے فرمایا ''بھائی کیا ہوا؟ میں تو آپ کو جانتا ہی نہیں، نہ کبھی آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ تو کس بات پر معاف کروں؟''۔ وہ شخص پھر کہنے لگا کہ بس حضرت آپ مجھے معاف کردیں۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''کوئی وجہ بتلاؤ تو سہی؟'' وہ شخص کہنے لگا ''جب تک آپ معاف نہیں فرمائیں گے، میں بتلا نہیں سکتا'' تو اپنے مخصوص لب ولہجہ میں والد صاحبؒ نے فرمایا ''اچھا، بھئی معاف کیا، اب بتلاؤ کیا بات ہے؟'' وہ کہنے لگا ''حضرت میری رہائش مدینہ منورہ میں ہی ہے، میں اپنے رفقاء اور ساتھیوں سے اکثر آپ کا نام اور آپ کے علم وفضل کے واقعات سنتا رہتا تھا، چنانچہ میرے دل میں آپ کی زیارت و ملاقات کا شوق پیدا ہوا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تمنا بڑھتی گئی مگر کبھی زیارت کا شرف حاصل نہ ہوسکا۔ اتفاق سے چند دن قبل آپ مسجد نبوی میں نوافل میں مشغول تھے کہ میرے ایک ساتھی نے مجھے اشارے سے بتلایا کہ ''یہ ہیں مولانا محمد موسیٰ صاحب، جن کے بارے میں تم اکثر پوچھتے رہتے ہو'' میں نے چونکہ اس سے پہلے آپ کو دیکھا نہیں تھا اس لئے میرے ذہن میں آپ کے بارے میں ایک تصور قائم تھا کہ پھٹا پرانا لباس ہوگا، دنیا کا کچھ پتہ نہیں ہوگا لیکن جب میں نے نوافل پڑھتے ہوئے آپ کا حلیہ اور وجاہت دیکھی تو میرے ذہن میں جو پھٹے پرانے لباس کا تصور تھا، وہ ٹوٹ گیا اور دل میں آپ کے بارے میں کچھ بدگمانی پیدا ہوگئی چنانچہ میں آپ سے ملے بغیر ہی واپس لوٹ گیا۔ اسی رات کو خواب میں مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی، کیا دیکھتا ہوں کہ

نبی کریم ﷺ انتہائی غصے میں ہیں، میں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! مجھ سے ایسی کیا غلطی ہوگئی کہ آپ ناراض دکھائی دے رہے ہیں؟" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تم میرے موسیٰ کے بارے میں بدگمانی کرتے ہو، فوراً میرے مدینے سے نکل جاؤ"۔ میں خوف سے کانپ گیا، فوراً معافی چاہی، فرمایا "جب تک ہمارا موسیٰ معاف نہیں کرے گا میں بھی معاف نہیں کروں گا"۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد میں بیدار ہوگیا اور اس دن سے میں مسلسل آپ کو تلاش کر رہا ہوں مگر آپ کی جائے قیام کا پتہ نہیں لگا سکا۔ آج آپ سے اتفاقاً ملاقات ہوگئی تو معافی مانگنے کے لئے حاضر ہوگیا ہوں۔ حضرت شیخ نے جب یہ واقعہ سنا تو پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے"۔ (ترغیب المسلمین، ص:۳)

محمد عتیق صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆...... شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی البازی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے محمد عتیق صاحب نے اپنے والد ماجد کی رحلت سے تین دن قبل عالم رویا میں دیکھا کہ ایک کمرے میں فخر موجودات محمد مصطفیٰ ﷺ استراحت فرما ہیں اور فرماتے ہیں کہ "جاؤ موسیٰ خان سے کہو کہ ہمارے پاس آجائیں"۔ یہ سن کر عتیق صاحب دوڑتے ہوئے گھر کی طرف جاتے ہیں، دروازے پر پہنچتے ہیں تو والد صاحب دارالحدیث میں طلباء کو پڑھانے کی غرض سے نکل رہے ہیں، آپ کو حضور اقدس ﷺ کا پیغام دیتا ہوں، تو والد محترم وہیں سے میرے ساتھ چل پڑتے ہیں، وہاں پہنچ کر حضور انور ﷺ سے مصافحہ فرماتے ہیں اور آپ ﷺ مولانا کو اپنے ساتھ لٹا کر اوپر سفید چادر ڈال دیتے ہیں اور اس کے بعد خود بھی سفید چادر اوڑھ کر پرسکون آرام فرمانے لگتے ہیں۔ اس خواب کے تیسرے دن حضرت مولانا محمد موسیٰ خان صاحب کی نماز عصر میں طبیعت خراب ہوئی اور اسی روز بوقت نماز مغرب مالک حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دراز قد، بارعب، روشن چہرہ، پر وقار شخصیت، جلالت علم سے لبریز مولانا محمد موسیٰ خان رحمۃ اللہ علیہ جنہیں "حضرت شیخ" کے یادگار لقب سے یاد کیا جاتا تھا، ۱۹۳۵ء میں کٹبہ خیل ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں حضرت مولانا شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہوئے جو خود ولی کامل اور درویش صفت عالم تھے۔ آباؤ اجداد غزنی (افغانستان) کے رہنے والے تھے۔ ابھی پانچ سال ہی کے تھے کہ شفیق والد وفات پاگئے۔ ایک دن کم عمر شیخ نے والد کی قبر سے لحن داؤدی میں قرآن مجید کی تلاوت کی آواز سنی۔ یہ اشارہ دینی علوم کے حصول کے لئے تھا۔ آپ کو نابغۂ عصر اساتذہ مولانا شمس الحق افغانی، مولانا مفتی محمود، مولانا عبدالحق، مولانا جان محمد، مولانا غلام اللہ خان رحمہم اللہ سے اکتساب فیض کا موقع ملا۔ اعلیٰ دینی علوم کے حصول کے بعد آپ نے درس وتدریس کو اپنا اوڑھنا

بچھونا بنایا۔ ۱۹۷۱ء میں جامعہ اشرفیہ، لاہور کے نائب مہتمم حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی کی درخواست پر جامعہ اشرفیہ تشریف لے آئے اور عالم اسلام کے معروف استاد الکل شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد رسول خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد درس ترمذی کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے اور زندگی کے آخری دن تک ترمذی شریف پڑھاتے رہے۔ آپ جب طلباء کے جلو میں درسگاہ تشریف لاتے تو یوں لگتا کہ اللہ کی رحمت چلی آرہی ہے۔ آپ نے دوسو سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں نیز آپ ان عبقری ہستیوں میں سے تھے، جن کی زندگی ہی میں آپ کی لکھی ہوئی کتب دینی مدرسوں کے نصاب میں شامل ہو چکی تھیں۔ آپ کا قلم ایک مفسر، محدث، محقق اور مجتہد کا قلم تھا۔ آپ کی فصیح و بلیغ عربی دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ آپ دیار عرب کے عالم اور شیخ ہیں۔ عرب کے مشہور عالم شیخ عبداللہ فتح الدین نے ایک موقع پر کہا تھا کہ شیخ مولانا محمد موسیٰ روحانی البازی اسلامی علوم کا زندہ اور متحرک انسائیکلو پیڈیا ہیں۔ ۱۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز پیر آپ نے دنیائے فانی کو خیر باد کہا، آخری لمحات تک اللہ اکبر، اللہ اکبر اور کلمہ طیبہ کا ورد زبان پر جاری رہا اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے رہے "الھم انی عبدک الضعیف" (اے اللہ! میں تیرا کمزور بندہ ہوں)۔ ۱۲۰ اکتوبر کو قبرستان میانی صاحب، لاہور میں حضرت مولانا لاہوری (مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ) کے پہلو میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ (غیر مطبوعہ)

رنج کتنا بھی کریں ان کا زمانے والے ۔۔۔ جانے والے تو نہیں لوٹ کے آنے والے
کیسی بے فیض سی رہ جاتی ہے دل کی بستی ۔۔۔ کیسے چپ چاپ چلے جاتے ہیں جانے والے

حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف عالمان دین میں نمایاں مقام رکھتے تھے بلکہ اپنے اشغال و افکار کی بنا پر بھی محبوب خلائق تھے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ اپنی عمر کا باقی حصہ دیار حبیب ﷺ میں گزارنے کا عزم لے کر مدینہ منورہ پہنچے تھے، لیکن وہاں بشارت ہوئی کہ آپ کا کام پاکستان میں لادینیت، تخریب کاری، دہشت گردی اور کمیونزم کے خلاف علمی و عملی جہاد کرنا ہے۔ لہٰذا واپس آ گئے (روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۸۱ء بمطابق ۲۰ جمادی الآخر ۱۴۰۱ھ) (آپ حافظ الحدیث اور پاکستان کے مقبول ترین بزرگ اور عالم تھے۔ چند سال قبل وصال فرما چکے ہیں)

قاری محمد اشرف صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆..... پچھلے سے پچھلے رمضان المبارک کو ایک خواب دیکھا تھا کہ چاند اپنی پوری گولائی کے ساتھ موجود ہے۔اس پر مشرقی پاکستان کا نقشہ بنا ہوا ہے اور نقشہ پر یہ حروف لکھے ہیں: "سنھلک الارض واھلھا" (ہم اس زمین اور یہاں کے رہنے والوں کو عنقریب ہلاک کر دیں گے)۔لاہور کے ایک صاحب نے یہ خواب دیکھا اور سقوط مشرقی پاکستان کے موقع پر ان ہی صاحب نے حسب ذیل خواب دیکھا جس کو محدث العصر مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمۃ اللہ علیہ سابق مدیر ماہنامہ "بینات" کراچی نے شمارہ مئی ۱۹۷۲ء کے اندر شائع کیا۔خواب یہ ہے:

۹۔۱۰ جنوری ۱۹۷۲ء کی درمیانی شب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ایک دبلے پتلے گورے چٹے بزرگ آپ ﷺ کی دائیں جانب کھڑے تھے۔سامنے علماء کا ایک گروہ تھا۔ایک عالم نے کھڑے ہو کر مشرقی پاکستان کے حالات بیان کرنے شروع کئے،جب انہوں نے کہا "پھر یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھارت کی فوجیں فاتحانہ انداز سے ہمارے ملک داخل ہو گئیں تو حضور ﷺ نے اپنے داہنے دست مبارک کی انگلیوں سے اپنی پیشانی تھام لی اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہنے لگے۔ تمام اہل مجلس پر بھی گریہ طاری ہو گیا اور بعض لوگ چیخیں مار کر رونے لگے۔

کچھ دیر بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے علماء کو مخاطب کر کے فرمایا "اس حادثۂ عظیم پر ملائکہ بھی غمزدہ ہیں مگر تمہارے اعمال کی وجہ سے انہیں اس مرتبہ تمہاری مدد کے لئے نہیں بھیجا گیا" پھر آپ ﷺ کا چہرۂ انور سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا "تمہیں معلوم ہے تمہارے اس ملک میں میری نبوت کا مذاق اڑایا گیا۔میرے صحابہ رضی اللہ علیہ کو گالیاں دی گئیں اور میری سنت کی تضحیک اور اہانت کی گئی"۔اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا "اے جماعت علماء امت کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ جب تک حکام عیاشی،ظلم اور تکبر کو نہیں چھوڑیں گے،جب تک امراء بخل،حق تلفی اور بے حیائی ترک نہ کریں گے جب تک علماء حق چھپانے،دنیا کے لالچ اور ریاکاری وخود نمائی سے باز نہ رہیں گے۔جب تک پوری قوم جھوٹی گواہی،غیبت اور خلاف فطرت جنسی فعل،شراب نوشی،سود خوری اور شرک کے کاموں سے باز نہیں آئے گے،خوب یاد رکھو اس وقت تک تم عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتے۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا "تم مجھے یہ باتیں ترک کر دینے کی ضمانت دو میں تمہیں دنیا و آخرت کی بھلائی اور دشمن پر غلبہ کی بشارت دیتا ہوں۔

یہ خواب لاہور کے قاری محمد اشرف صاحب نے دیکھا تھا،درس و تدریس اور تبلیغ دین آپ کا

پسندیدہ مشغلہ ہے۔

ایک نوجوان کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... (فاروق آباد) کا ایک نوجوان محمد اکرم کمبوہ جو شیخوپورہ کالج میں بی اے کا طالب علم تھا ایک روز میرے پاس (یعنی سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ) آیا اور کہنے لگا گیلانی صاحب میرے دل کسی اہل اللہ سے بیعت ہونے کا شوق ہے اور اکثر سوچتا تھا کہ کس بزرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دوں پھر وہ رو پڑا اور کہا رات کو میں نے خواب دیکھا ہے وہ سن لیں اور میری مدد کریں۔
خواب: حسب عادت میں اسی سوچ میں سو گیا کہ کس بزرگ کو اپنا پیشوا بناؤں دیکھتا ہوں کہ سرکار دو عالم ﷺ تشریف لاتے ہیں اور فرمایا خان محمد خانقاہ سراجیہ والوں سے بیعت ہو جاؤ اس ارشاد کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔
میں نے اسے رقعہ دے کر حضرت کی خدمت میں کندیاں بھیج دیا۔ حضرت نے اسے بیعت فرمایا۔
(حدیث خواب صفحہ ۴۷ از سید امین گیلانی)

ایک صالحہ عورت کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... ۲۵ محرم ۱۴۰۶ھ ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ نواب عشرت علی خان صاحب کی والدہ ماجدہ کا کراچی میں بعمر ۹۳ سال انتقال ہوا۔ عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحئی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ کا بیعت وارادت کا تعلق حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ سے تھا۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے ایک سال قبل مرحومہ کو حضرت والد رحمۃ اللہ علیہ کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آفتاب غروب ہو رہا ہے۔
(مقالات یوسفی صفحہ ۲۷۸) (معرفت الٰہیہ از عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتھم)
مرحومہ کا کشف آخری عمر میں بڑھ گیا تھا۔ بشارات منامیہ بھی بکثرت دیکھتی تھیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجالس میں فرمایا کرتے تھے کہ کشف و کرامات والی بی بی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شرف بارہا نصیب ہوا۔ چھ سات روز میں قرآن پاک ختم کر لینا معمول تھا۔ پوری پوری رات تلاوت میں بسر ہو جاتی تھی۔ نتیجتاً کلام الٰہی کے انوار و تجلیات اپنے گرد و پیش مشاہدہ کرتی تھیں۔ فرماتی تھیں کہ جب بستر پر لیٹتی ہوں تو اپنے جسم کے چاروں طرف قرآن مجید کی آیات نہایت نفیس و منور نقش و نگار کے ساتھ متشکل دیکھتی ہوں۔ اس قدر کثرت سے نمودار ہوتی ہیں کہ مجھے بوجہ ادب اپنے پاؤں بستر پر سکیڑنے پڑتی ہیں۔ موتیا بند کی وجہ سے بینائی کمزور ہو گئی تھی مگر قرآن پاک کی تلاوت بغیر چشمہ کے کرتی تھیں۔ زکوۃ اور قربانی کا باقاعدہ حساب لکھواتی

تھیں۔ صدقہ وخیرات دل کھول کر دیتی تھیں۔ ان کی زبان سے اکثر یہ مصرعہ سنا:

پھر نکلنا گور سے ہاتھوں کا ممکن ہی نہیں

فرمایا کرتی تھیں کہ جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے اپنے ہاتھوں سے دے جاؤں۔

مولانا سید امین الحق صاحب مرحوم کو زیارت نبی ﷺ

☆..... ایک روز میں اپنی دکان "مکتبہ احباب" پر بیٹھا تھا کہ خطیب شہر مولانا سید امین الحق صاحب مرحوم تشریف لائے اور فرمایا میں بہت پریشان ہوں۔ ایک عقدہ حل نہیں ہو رہا۔ میں نے عرض کیا اگر بتانے میں حرج نہ ہو تو بتائیے۔ فرمایا دو تین روز ہوئے ایک خواب دیکھا ہے۔ اس کی تعبیر سمجھ میں نہیں آتی۔ لاہور بھی گیا اور بعض علماء کرام سے خواب بیان کیا وہ بھی واضح تعبیر سے قاصر رہے۔

خواب: میں نے دیکھا آنحضور ﷺ کسی تکلیف سے آزردہ خاطر ہیں۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیفیت کیا ہے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا مجھے شاہ سعود نے زخمی کر دیا ہے، میں غور سے آنجناب ﷺ کے جسم اطہر کو دیکھتا ہوں مگر کہیں کوئی زخم نظر نہیں آتا۔ میں جی میں سوچتا ہوں مجھے کوئی زخم دکھائی نہیں دیتا مگر حضور ﷺ فرمارہے ہیں میں زخمی ہوں اسی حیران میں جاگ گیا اور اب تک پریشان ہوں کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہو سکتی ہے۔ دوسرے روز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری نے شیخوپورہ تشریف لانے کا وعدہ کیا ہوا تھا، میں نے مولانا سے کہا کل حضرت لاہوری تشریف لا رہے ہیں۔ ان سے بھی اس خواب کا ذکر کر کے دیکھ لیں شاید عقدہ حل ہو جائے۔ خیر دوسرے روز حضرت والا تشریف لائے تو موقع ملتے ہی مولانا نے اپنا خواب بیان کیا تو حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا: مولانا! حضور پاک ﷺ نے بالکل سچ فرمایا آپ نے غلط سمجھا یہ زخم جسم پر نہیں بلکہ یہ زخم احساس و فکر کے زخم ہیں۔ دیکھئے اللہ پاک نے آنحضور ﷺ کے فرائض نبوت اس آیت کریمہ میں متعین فرمائے:

ربنا وابعث فيهم رسولاً منهم يتلوا عليهم ايٰتك و يعلمهم الكتٰب والحكمة ويزكيهم، انك انت العزيز الحكيم○ (پ ۱، رکوع ۱۵)

بے شک پہلے دو کار نبوت تلاوت اور تعلیم تو سعودیہ میں ہیں مگر تزکیہ جو تلاوت و تعلیم کا مقصد و منشاء ہے۔ وہاں اس سے گریز ہے بلکہ اس کی مخالفت کی جاتی ہے! حالانکہ حضور پاک ﷺ سے لے کر تزکیہ و تربیت کا سلسلہ سند در سند سینہ بہ سینہ آج تک چلا آ رہا ہے اور لاکھوں انسان اسی ذریعہ سے معراج انسانی پر پہنچے مگر وہاں اسے خلاف شریعت سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے حضور پاک نے یہ الفاظ فرمائے۔ مولانا یہ تعبیر سن کر بے اختیار رو پڑے اور حضرت والا کی بیعت کر لی۔ بعد میں خلافت پائی۔

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ مرزائیت سے کیسے تائب ہوئے تو انہوں نے اپنا خواب سنایا۔

خواب: دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ لوگ قطار میں کھڑے ہو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے، مجھے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کی زیارت کے لئے بندوبست ہو رہا ہے۔ یہ سن کر میں بھی قطار میں لگ گیا اور لوگ آہستہ آہستہ آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ہر آدمی کے سر کے اوپر ایک بلب روشن ہے۔ میں نے اپنا سر اوپر کر کے دیکھا تو میرے سر کے اوپر بلب تو ہے مگر بجھا ہوا ہے میں بہت افسردہ اور شرمندہ ہوا کہ سب کے سروں پر بلب روشن ہیں، میں ہی بدقسمت ہوں کہ میرا بلب بجھا ہوا ہے۔ اسی ندامت کے ساتھ آگے بڑھتا جا رہا ہوں آخر میں بھی رسول اکرم ﷺ کے حضور پہنچ گیا مگر بہت شرمندہ ہوں۔ آنجناب ﷺ نے فرمایا لال حسین تم چاہتے ہو کہ تمہارا بلب بھی روشن ہو جائے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، حضور ﷺ نے فرمایا اوپر دیکھو میں نے دیکھا تو میرا بلب بھی روشن تھا۔ آنکھ کھلی تو یقین ہو گیا کہ اب تک میرے ایمان کا بلب بجھا ہوا تھا۔ اب خاتم النبیین ﷺ کی نگاہ التفات سے روشن ہو گیا لہٰذا مرزائیت سے توبہ کر کے از سر نو مسلمان ہوا۔ (حدیث خواب ۲۷)

شاعر اسلام حضرت سید امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ایک مسجد میں حوض کے کنارے وضو کر رہا ہوں، دیکھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ مسجد کے دروازے سے داخل ہو کر حوض کی طرف تشریف لائے اور میری دائیں طرف تشریف فرما ہو کر وضو فرمانے لگے پھر اچانک دائیں ہاتھ سے سامنے مسجد کے صحن کی طرف اشارہ کیا میں حضور ﷺ کا مقصد سمجھ گیا وہاں کچھ لوگ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز کے لئے کھڑے ہیں میں وہیں حضور ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو کر انہیں جوش و غضب سے سمجھانے لگا، مجھ پر رقت کی کیفیت طاری تھی اپنی تقریر کے کہ یہ الفاظ مجھے یاد ہیں۔ اے لوگو! حضور پاک ﷺ کی موجودگی میں تمہارا یہ حال ہو گیا کہ مسجد میں قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز پڑھتے ہو۔ مزید نہ جانے کیا کچھ کہہ رہا تھا۔ میری تقریر سن کر ان میں سے بعض نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کر لیا اور بعض اسی طرح کھڑے رہے کہ میں جاگ گیا۔

تعبیر: اس خواب کے بعد حضرت امیر شریعتؒ کی صحبت میں رہنے سے مرزائیت کے خلاف جدوجہد کا عہد کر لیا اور اس مشن پر زندگی بھر عمل کرنے کا ارادہ مستقل ہو گیا۔ گویا حضور پاک ﷺ کا یہ اشارہ تھا اور رب کریم نے توفیق عطا فرمائی۔ (حدیث خواب صفحہ ۱۵)

☆...... دیکھا کہ میں مدینہ طیبہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ سرور دو عالم ﷺ مجھ سے راضی ہیں۔ جناب ﷺ نے ایک موٹی تازی خوبصورت بھینس مع زنجیر مجھے عطا فرما کر کہا یہ گھر لے جاؤ میں لے کر چل پڑا، پھر آنکھ کھل گئی۔

تعبیر:...... حضور پاک ﷺ کی رضا اور پھر تحفہ عطا فرمانا ایک گنہگار امتی کے لئے بجائے خود خوش بختی کی دلیل ہے اور بھینس دودھ دینے والا جانور ہے ''دودھ'' علم سے منسوب ہے اور دودھ سے مختلف اشیاء بنتی ہے۔ دہی، مکھن، لسی، گھی وغیرہ۔

گویا اشارہ ہے کہ علم کے دودھ سے آگے مختلف شعبوں میں کام کیا جائے۔ مذہب وملت کے لئے رد باطل کے لئے، اخوت محبت کے لئے الحمد للہ۔ (حدیث خواب ۱۶)

☆...... دیکھا کہ مدینہ پاک میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آنحضور ﷺ نے عمدہ قسم کے نیشکر (گنوں) کا ایک گٹھا عطا فرما کر کہا گھر لے جانا پھر ایک اور گٹھا دے کر جو میرے والے گنوں سے بھی عمدہ قسم کے تھے فرمایا: یہ حذیفہ یمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرا نام غالباً ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لیا کہ انہیں دے آؤ۔ میں وہ نیشکر لے کر صحابہ رضی اللہ عنہم کے گھر کی طرف چل پڑا راستے میں میرے دوست اقبال ڈار (شیخوپورہ) ملتے ہیں اور پوچھا شاہ جی کدھر، میں نے کہا کہ حضور پاک ﷺ نے یہ گنے دیئے ہیں اور نام لے کر بتایا کہ دونوں صحابہ تک کو دینے جارہا ہوں۔ اس نے کہا ان میں سے ایک گنا بطور تبرک مجھے دے دیں۔ میں نے کہا یہ امانت ہے میں خیانت نہیں کروں گا۔ البتہ تم میرے ساتھ چلو، میں صحابہ ؓ کو یہ امانت دے دوں گا۔ وہ جب گنے کھالیں اور چھلکے پھینکیں تو چھلکے اٹھالینا وہ بھی تمہارے لئے تبرک ہی ہوگا! پھر معاً آنکھ کھل گئی۔

تعبیر:...... اس میں بھی حضور ﷺ کی خوشنودی ظاہر ہے اور اس ہیچ کار اور روسیاہ کو نوازنا کمال شفقت و مہربانی ہے۔ گنے کے رس سے بھی مختلف اشیاء بنتی ہیں۔ مثلاً چینی، گڑ، شکر، کھیر وغیرہ لہذا پہلے خواب کی مانند وہی اشارہ ہے۔ (حدیث خواب صفحہ ۱۷)

☆...... پتہ نہیں شہر کون سا ہے مگر ہے پاکستان، سیڑھیاں چڑھ کر ایک کھلا کمرہ ہے رسالت مآب ﷺ تشریف فرما ہیں۔ سامنے دائرے میں چند علماء دوزانوں بیٹھے ہیں۔ ان میں میری جان پہچان کا کوئی نہیں۔ انہی علماء میں دائیں طرف سب سے پہلا شخص میں ہوں۔ حضور پاک ﷺ کا گریبان کھلا ہے۔ سینہ مبارک کے بال نظر آتے ہیں۔ اسی کمرے کے ایک کونے میں ہماری پچھلی طرف ایک تہبند پوش داڑھی منڈھا نوجوان بیٹھا ہے، سمٹا سمٹایا ہوا کچھ آزردہ سا اچانک آنحضور ﷺ کی طرف لپکا۔ میں بھی اس کے پیچھے تیزی سے اٹھا کہ دیکھوں کسے پکڑنے کا حکم صادر ہوا ہے مگر وہ اتنی

تیزی سے سیڑھیاں اتر کر بازار میں پہنچ گیا کہ میں سیڑھیوں کے شروع میں جو درہ بازار کی طرف کھلا ہے۔اس میں کھڑا ہوکر دیکھنے لگ گیا، میں نے دور نظر دوڑائی تو دیکھا اس نوجوان نے بازار میں کسی کو پکڑ کر گرالیا دوری اتنی تھی کہ مجھے صرف ہیولے نظر آئے۔ اتنے میں، میں بیدار ہوگیا۔

تعبیر :...... واضح نہیں کرسکتا، بہرحال یوں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ کی توجہ کسی غیر عالم اور دور بیٹھے ہوئے آزردہ گنہگار پر ہوگئی یا ہوگی جس سے کام لے لیا یا لیا جائے گا۔ (حدیث خواب صفحہ ۱۸)

☆...... ۶/ شعبان ہفتہ ۱۴۰۵، ۲۷ اپریل ۱۹۸۵ء کو سویا تو صبح چار بجے کے قریب یہ خواب دیکھا: کوئی شہر ہے ادھر ہی کا میں بازار میں جارہا ہوں۔ سامنے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم، تہبند اور کرتے میں ملبوس تیز تیز قدموں سے تشریف لارہے ہیں چہرۂ اقدس سے کسی خاص عزم کا اظہار ہورہا ہے پھر دیکھا کچھ دور ایک شخص (اس شخص کی میری طرف پیٹھ ہے اس لئے پہچان نہیں سکا کہ وہ مبغوض کون ہے۔ میانہ قد بھرا ہوا جسم کرتہ تنگ، شلوار یا پاجامہ، سر پر کپڑے کی ٹوپی چہرے کے دائیں بائیں سے داڑھی بھی معلوم ہورہی ہے مولوی نما سا آدمی لگتا تھا) کا حضور پاک ﷺ سے سامنا ہوا اسے حضور ﷺ نے نگاہ غیظ سے دیکھا تو وہ مرگی زدہ کی طرح تڑپنے لگ گیا پھر آنحضور ﷺ اسی طرف تشریف لے آئے جدھر میں کھڑا تھا۔

جب حضور ﷺ میرے قریب پہنچ گئے تو میں نے دیکھا حضور ﷺ کی بینی مبارک کے اوپر سے نور کی شعاع نکل رہی ہے۔ میں حضور ﷺ کے چہرے کا جمال اور رعب و وقار دیکھنے میں محو ہوگیا۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میرے دل پر دست مبارک رکھ دیں۔ آنحضور ﷺ نے بڑی شفقت سے میرے دل پر دست اقدس رکھ دیا اور مجھ میں اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ اسی سرور میں تھا کہ جاگ پڑا، گھڑی دیکھی پورے چار بجے کا وقت تھا۔ پندرہ منٹ بعد اذان سنی، الحمدللہ اور ہزاروں درود اس ذات ﷺ اقدس پر۔

تعبیر :...... جس وقت میں نے آنحضور ﷺ سے التماس کی تھی کہ میرے دل پر دست مبارک رکھ دیں اس وقت میرے جی میں تھا کہ میرا دل نور ایمان سے بھر جائے۔ (حدیث خواب صفحہ ۱۹)

☆...... کوئی شہر ہے، بازار میں منادی ہورہی ہے کہ آنحضرت ﷺ فلاں مسجد میں تشریف لائے ہوئے ہیں جس نے زیارت کرنی ہو وہاں پہنچ جائے، چنانچہ ہر طالب علم نے کہا کہ میں بھی وہاں پہنچا تو ہوں، پھر یہ عرض کرتا ہوں کہ یارسول اللہ ﷺ غلام احمد قادیانی واقعی نبی ہے تو حضور اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ''پھر ایک طرف انگلی سے اشارہ فرما کر کہا کہ ادھر دیکھو! دیکھا تو ایک گول دائرہ ہے جس میں آگ بھڑک رہی ہے اور ایک شخص اس آگ میں جل رہا ہے اور تڑپ تڑپ کر چیخ رہا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا'' یہ غلام احمد ہے'' اس خواب کے

بعد ہم سب نے توبہ کی اور حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے پر یقین محکم ہوگیا۔ (حدیث خواب صفحہ ۲۱)
☆...... مدینہ طیبہ ہے، چلتے چلتے ایک مکان کے دروازے پر پہنچا پردہ اٹھایا اور بغیر اذن داخل ہو گیا ایک چارپائی پڑی تھی اس پر بیٹھ گیا۔ ایک سفید پوش عورت جس نے گھونگھٹ نکالا ہوا تھا آ کر پوچھنے لگیں تو میں نے کہا اماں جی کہاں ہیں؟ اماں جی سے میری مراد حضرت فاطمہؓ تھیں۔ انہوں نے کہا وہ تو جناب رسول پاک ﷺ کے ہاں تشریف لے گئی ہیں۔ یہ سنتے ہی میں بیدار ہوگیا۔

تعبیر...... اس خواب میں مجھے صحیح النسب فاطمی ہاشمی السید ہونے کا یقین دلایا گیا ہے۔ الحمد للہ۔
(حدیث خواب صفحہ ۲۰)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد الیاس عباسی نقشبندی غفوری مدظلہ کو زیارت نبی ﷺ

(صاحبزادہ مرشد العلماء والصلحاء، فضیلۃ الشیخ حضرت اقدس مولانا شمس الرحمٰن العباسی نقشبندی غفوری دامت برکاتہم وفیوضہم)

۱...... حضرت اقدس دامت برکاتہم وفیوضہم کے صاحبزادے مولانا محمد الیاس عباسی صاحب ان کا ایک مبارک خواب مندرجہ ذیل ہے۔

''میں نے دیکھا کہ والد محترم دامت برکاتہم جماعت تبلیغ سے یعنی چلہ سے واپسی فرما رہے ہیں تو ہم نے سوچا چلو ایئر پورٹ چلتے ہیں زیارت کے لئے تو حضرت دامت برکاتہم جب تشریف لے آئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی عالیشان مسجد ہے اس کے صحن میں حضرت مدظلہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ اور بڑی پیاری مناظر کی صورت میں خوب آپس میں گفتگو ہو رہی ہے اور بہت ہی دید کا خوبصورت منظر ہے......''

۲...... ان کا دوسرا خواب بھی ملاحظہ فرمائیں:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضور اقدس ﷺ کے روضۂ مبارک میں داخل ہو گیا ہوں، اور اندر روضۂ مبارک کا رنگ اندر سے سبز ہے، اور بہت ہی خوبصورت لگ رہا ہے، اور میں نے ایک درود شریف ''**اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد کما تحب وترضی لہ**'' خدمت عالیہ میں پیش کیا، تو روضۂ مبارکہ سے حضور پاک ﷺ نے قرآن پاک کی ایک آیت بڑے خوبصورت انداز میں تلاوت فرمائی، (لیکن آیت ابھی مجھے یاد نہیں ہے) اب میں اس خواب کو خواب ہی میں اپنی قبلہ محترمہ نانی صاحبہ سے بیان کرتا ہوں، تو وہ کہتی ہے کہ یہ

درود شریف کی کثرت کی برکت ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
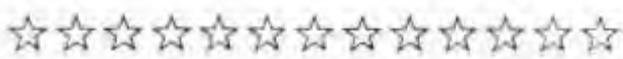
زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب وظیفے

زیارت کا قاعدہ

قاعدہ:۱)......اس سعادت عظمٰی سے مشرف ہونے والے حضور انور ﷺ کو جو مختلف اشکال اور صورتوں میں دیکھتے ہیں تو یہ ان کی اپنی استعداد صلاحیت کی وجہ سے ہے۔ قلب کی جلد اور نورانیت جس قدر زیادہ ہوگی اس قدر حضور انور ﷺ کو اپنی اصلی صورت اور بے مثال خداداد حسن و جمال کے ساتھ دیکھا جائے گا آئینہ میں بعض اوقات رنگ زرد نظر آتا ہے اور بعض اوقات سیاہی مائل تو یہ آئینے کے زنگار کا قصور ہے اصل ذات وہی ہے اور صفات کے بدلنے سے ذات نہیں بدلتی حضور ﷺ کو کسی بھی صورت میں دیکھا جائے تو ذات مقدس وہی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں اور اس سے برحق حضور ﷺ ہی کو دیکھا گیا ہے۔

قاعدہ:۲)......کثرت درود شریف سے بھی زیارت ہوجاتی ہے۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین قدس سرہ نے فرمایا کہ اہل محبت کو چاہئے کہ درود پاک پڑھنے پر صبر و استقلال سے ہمیشگی کریں یہاں تک کہ وہ جان جہاں ﷺ خود تشریف لائیں اور شرف زیارت سے نوازیں۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے والا راستوں میں سے قریب تر راستہ درود پاک ﷺ ہے، درود شریف کے بغیر اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ناممکن ہے، بلکہ ایسا شخص ہمیشہ حجاب میں رہے گا اور اسے سالکان راہ برا جاہل اور پاگل کے نام سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ یہ دربار الٰہی سے بے خبر ہے۔

اسی لئے حضرت قطب العلماء والاولیاء ابوالمواہب رحمتہ اللہ علیہ حضرت امام محمد عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ ہے کہ درود کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالت بیداری میں سید دو عالم ﷺ کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضر ہوتے ہیں اور ہم سرکار سے دینی امور کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم درود پاک کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں۔

حکایت محمد بن سعید رحمتہ اللہ

حضرت امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ اور دوسرے محدثین سے منقول ہے کہ محمد بن سعید بن مطرف

رحمۃ اللہ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات جب سونے کے وقت لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کو پڑھا کرتا تھا ایک رات کو میں اپنے بالا خانہ پر اپنا وظیفہ درود شریف کا پورا کر کے سو گیا تو امام الانبیاء ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ رحمۃ للعالمین ﷺ بالا خانہ کے دروازے سے اندر تشریف لائے سرکار کی تشریف آوری سے سارا بالا خانہ روشن ہو گیا۔ حضور اقدس ﷺ میرے پاس تشریف لائے ،اور ارشاد فرمایا ذرا تو اپنے اس منہ کو آگے کر جس سے تو بکثرت درود پڑھتا ہے تاکہ میں اس کو چوموں، مجھے اس سے شرم آئی کہ آپ کے دہن مبارک کی طرف منہ کروں میں نے ادھر سے اپنے منہ مبارک کو پھیر لیا۔ تو رحمۃ للعالمین ﷺ نے میرے رخسارے پر بوسہ دیا۔ گھبراہٹ سے میری آنکھ کھل گئی میری اس گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس تھی اس کی بھی آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے کئی روز تک آتی رہی۔

حضرت مولانا فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو مہکتی رہی۔

(ف) یہ صرف اس لئے کہ انہیں حضور سرور دو عالم ﷺ نے زیارت سے مشرف فرمایا ہوگا۔

(جذب القلوب صفحہ ۳۲۹، مطالع المسرات صفحہ ۵۸)

مصنف دلائل الخیرات

محمد بن سلیمان الجزولی، سملالی رحمۃ اللہ علیہ جو دلائل خیرات کے مصنف ہیں آپ خدا کی عبادت کے لئے چودہ برس تک حجرہ میں رہے، پھر لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے باہر نکلے اور مریدوں کی تربیت فرمانی شروع کر دی۔ آپ کے ہاتھ پر بہت بڑی مخلوق نے توبہ کی اور آپ کا ذکر آفاق عالم میں شہرت حاصل کر گیا۔ آپ سے بڑے بڑے خرق عادات اور بڑی بڑی کرامتیں اور بڑے بڑے عظیم الشان فضائل ظاہر ہوئے، آپ کے مرید بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ تھے۔ جنہوں نے حسب مراتب بڑے بڑے مراتب حاصل کئے آخر حضرت نے اس دار ناپائیدار سے انتقال فرمایا۔ آپ کو بلادسوس کی مسجد کے وسط میں اسی لئے بنائی گئی تھی اور دفن کیا گیا۔ آپ کے وصال کے ستتر (۷۷) سال بعد آپ کی لاش مبارک کو مراکش میں منتقل کیا تو آپ کو ایسا ہی پایا گیا جیسے دفن کئے گئے تھے۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانے نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سر اور داڑھی مبارک کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تھا جیسا انتقال کے وقت تھ

کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا اور کسی شخص نے آپ کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون ہٹ گیا جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے آپ کا مزار مراکش میں ہے، قبر شریف پر بہت عظمت برستی ہے اور لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے رہتے ہیں اور مزار شریف پر دلائل الخیرات بکثرت پڑھتے ہیں اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ محبوب کبریا ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے آپ کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی رہتی ہے۔

حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہ

حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ طبقات میں لکھتے ہیں کہ سیدی شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اجل علماء وفضلاء میں سے اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں، اور بکثرت خواب میں زیارت مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوتے۔ خود فرماتے ہیں میں نے دربار رسالت ﷺ میں عرض کیا کہ مجھے جو آپ کی زیارت باسعادت ہوتی ہے لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کی قسم ہے کہ جو شخص اس پر یقین نہ کرے گا یا اس میں تمہاری تکذیب کرے گا تو اس کی موت یہودیت یا نصرانیت یا مجوسیت پر ہوگی، فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ۸۲۵ھ میں جامع کی چھت پر رحمۃ للعالمین ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے اپنا دست اقدس میرے دل پر رکھ کر فرمایا بیٹے! غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں سنا وہ فرماتا ہے: ولا یغتب بعضکم بعضاً (ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو) اور (یہ اس وقت فرمایا جبکہ) میرے پاس کچھ لوگ بیٹھے دوسروں کی غیبت کر رہے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر کسی مجبوری سے کسی کی غیبت سن بھی لے تو سورۂ اخلاص اور معوذتین تین مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اس شخص کو بخش دو جس کی غیبت کی گئی ہے

(۲) فرماتے ہیں کہ خواب میں اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم سوتے وقت: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پانچ مرتبہ پڑھ کر اللھم بحق محمد ارنی وجہ محمد حالاً ومالاً پڑھو تو میں تمہارے پاس تشریف لاؤں گا اور بالکل پیچھے نہ رہوں گا۔

(۳) فرماتے ہیں کہ میں نے سید العالمین ﷺ کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم ایک لاکھ آدمیوں کی سفارش کرو گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس عمل کی بدولت مجھے یہ کرام حاصل ہوا ہے۔ فرمایا یہ اعزاز تجھے اس درود کی برکت سے حاصل ہوا جس کا ثواب تو مجھے بھیجتا ہے۔

(۴) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مین نے درود شریف جلدی میں پڑھا تا کہ اپنے درود کو جو ایک

ہزار تھا پورا کروں تو امام الانبیاء سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلدی کرنا شیطان سے ہے پھر ارشاد فرمایا: **اللھم صل و سلم علی سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد** ! ترتیل اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو مگر جب وقت تنگ ہوتو جلدی میں کوئی حرج نہیں پھر فرمایا کہ جو میں نے ذکر کیا ہے یہ طریقہ افضل ہے ورنہ جس طریقہ تم درود پڑھو وہ درود ہی ہے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب تم درود شریف پڑھنا شروع کرو تو اچھی بات یہ ہے کہ اول اور آخر میں درود شریف نامہ پڑھ لیا کرو اگر چہ ایک بار بھی پڑھو۔ اور فرمایا کہ صلوٰۃ نامہ یہ ہے:

اللھم صل علی سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلیٰ آل سیدنا ابراھیم وبارک علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا کما بارکت علی سیدنا ابراھیم و علیٰ آل سیدنا ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید السلام علیک ایھا النبی ورحمة الله وبر کا ته.

(۵) یہی محمد ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ جامع ازہر میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر میں ایک شخص سے جھگڑا ہو گیا۔

فمبلغ العلم فیه انه بشر　　　وانه خیر خلق الله کلھم

کہنے لگا کہ سید المرسلین ﷺ کی تمام مخلوق پر افضلیت پر کوئی دلیل نہیں میں نے کہا کہ حضور رحمت دو عالم ﷺ کی سب مخلوق پر افضلیت کے متعلق امت کا اجماع ہے، مگر اس نے نہ مانا میں نے اپنے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیہ والتسلیم کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جامع ازہر کے منبر کے پاس دیکھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر "مرحبا بجبینا" فرمایا پھر اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تمہیں آج کے واقع کے متعلق علم ہے سب نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ، پھر خود ارشاد فرمایا کہ فلاں بد بخت کا زعم ہے کہ ملائکہ مجھ سے افضل ہیں، صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا ہر گز نہیں ہوسکتا۔ یعنی آپ ہی سب سے افضل ہیں فرمایا فلاں بد بخت کا عقیدہ ہے کہ میری افضلیت پر اجماع منعقد نہیں ہوا۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ معتزلہ کی مخالفت اہل سنت کے ساتھ اجماع میں قادح نہیں ساتھ ہی فرمایا کہ وہ بد بخت اول تو زندہ نہیں رہے گا اگر زندہ رہا بھی تو ذلت ورسوائی کی زندگی گزارے گا۔

(۶) فرماتے ہیں کہ جب میں، اپنے آقائے رحمت ﷺ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا وہ منہ کرو جس سے مجھ پر ہزار بار دن کو ہزار بار رات کو درود شریف پڑھتا ہے تو آپ نے میرے منہ پر بوسہ دیا۔

(۷) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وقت زیارت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! جو نیاز مند آپ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ کیا یہ اس شخص کے لئے جو حضور قلب سے پڑھے، فرمایا نہیں بلکہ ہر درود خواں کے لئے ہے۔ البتہ جو بلا حضور قلب سے پڑھے تو اس کے لئے پہاڑوں کے مانند فرشتے یعنی بہت فرشتے دعا مانگتے ہیں اور اس کے حق میں طلب مغفرت کرتے ہیں اور جو حضور قلب سے پڑھتا ہے کہ اس کا ثواب اللہ جل شانہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(۸) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے مجلس میں یہ شعر پڑھا:

محمد بشر لا کالبشر: بل ھو یا قوت بین الحجر

پھر میں نے سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شعر کے پڑھنے کی برکت سے تمہاری اور ان لوگوں کی جنہوں نے تمہارے ساتھ اس شعر کو پڑھا ہے اللہ تعالیٰ نے بخشش فرمادی ہے اس کے بعد آپ وقت وصال تک اس شعر کو ہر محفل میں پڑھتے رہے۔

(۹) حضرت شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرور دو عالم ﷺ کو دیکھا تو آپ نے مجھے اپنے متعلق فرمایا کہ میں مردہ نہیں (بلکہ زندہ ہوں) میری موت کا مطلب ان لوگوں کے لئے جو دانش مند نہیں ہیں محض پردہ پوشی ہے مگر جو دانش مند ہیں میں ان کو دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھتے ہیں (بلکہ وہ ایسا دیکھتے ہیں کہ آنکھ بھی نہیں جھپکتی)

رسول نما بزرگ: حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سید حسن دہلوی ملقب بہ رسول نما تھے۔ دو ہزار روپیہ لے کر زیارت رسول ﷺ سے مشرف کرتے تھے۔ (ف) یہ بزرگ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ تھے۔ جنہیں سینکڑوں سال بعد کو عالم بیداری میں سیدنا اویس قرنی نے خلافت سے نوازا (دو ہزار روپیہ لینا اپنے لئے نہیں فقراء و مساکین کی ضرورت پورا کرنے اور زیارت کی قدر و منزلت بحال رکھنے کیلئے تھا)۔

شُفِّ: حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولوی قلندر صاحب رحمۃ اللہ کو ہر روز زیارت رسول ﷺ ہوتی تھی ایک دن کسی لڑکے کو (کہ سید تھا) طمانچہ مارا اس دن سے زیارت منقطع ہوگئی مدینہ منورہ کے مشائخ سے رجوع کی۔ انہوں نے ایک عورت ولیہ مجذوبہ کا حوالہ دیا فرماتے ہیں جب وہ عورت مسجد نبوی میں آئی، مولانا نے عرض کیا سنتے ہی جوش میں آئی اور مولانا کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ شف ھذا رسول اللہ ﷺ پس مولانا نے چشم ظاہر سے بحالت بیداری میں زیارت کی۔ اس سے پہلے اس لڑکے سے خطا بھی معاف کروائی تھی مگر کچھ مفید نہ ہوا تھا۔

اس قاعدہ کا اختتام حضرت عارف جامی قدس سرہ کی درد بھری کہانی پر ختم کرتا ہوں۔

عارف جامی کی دردبھری کہانی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ برس کی تھی گنگوہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب پڑھی تھی اس وقت اس کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ بھی سنا ہے اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔ قصہ یہ سنا تھا کہ مولانا جامی نوراللہ مرقدہ، اعلیٰ اللہ مراتبہ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس (ﷺ) کے پاس کھڑے ہوکر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی، حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کردی مگر ان پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہوکر پڑھنے کا ارادہ کررہا ہے اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز واکرام کیا گیا۔ اس قصہ کے سننے یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں لیکن اس وقت اپنے ضعف بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعت کتب سے معذوری ہے ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرماکر ممنوں فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرمادیں اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں، ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو قبر اطہر (ﷺ) کے قریب کھڑے ہوکر دو شعر پڑھے تو دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کے حکایات زیارت مدینہ کے سلسلہ میں نمبر:۱۲ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطی کی کتاب "الحاوی" سے گزر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس روضۂ اقدس (ﷺ) سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں۔

پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولانا جامی کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم الحاج اسعد اللہ صاحب فارسی سے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی

صاحبؒ کے جلیل القدر خلفاء ہیں جس کی وجہ سے عشق نبوی کا جذبہ بھی جتنا ہو برمحل ہے اس لئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کا ترجمہ فرمادیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو۔ مولانا نے اس کو قبول فرمالیا۔ اس لئے ان اشعار کے بعد ان کا ترجمہ بھی پیش کردیا جائے گا۔

مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ

(۱) ز مہجوری برآمد جان عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم
(۲) نہ آخر رحمۃ للعالمینی — زمحروماں چرا غافل نشینی
(۳) زخاک اے لالۂ سیراب برخیز — چونرگس خواب چنداز خواب برخیز
(۴) بروں آور سراز بردیمانی — کہ روے تست صبح زندگانی
(۵) شب اندوہ مارا روزگر اداں — ز ردیت روز ما فیروز گرداں
(۶) بہ برتن درپوش عنبر بوئے جامہ — بسر بربند کا فوری عمامہ
(۷) فرود آویزا زسرگیسواں را — فگن سایہ بپا سرو رواں را
(۸) ادیم طائفے نعلین پاکن — شراک ازرشتہ جانہائے ماکن
(۹) جہانے دیدہ کردہ فرش رہ اند — چو فرش اقبال پابوسِ تو خواہند
(۱۰) زحجرہ پائے درصحن حرم نہ — بفرق خاک رہ بوساں قدم نہ
(۱۱) بدہ دستی زپا افتاد گاں را — بکن دلد اینے دلدا گاں را
(۱۲) اگرچہ غرق دریائے گناہم — فتادہ خشک لب بر خاک راہم
(۱۳) تو ابر رحمتی آں بہ کہ گاہے — کنی بر حال لب خشکاں نگاہے
(۱۴) خوشا کز گردرہ سویت رسیدیم — بدیدہ گرد از کویت کشیدیم
(۱۵) مسجد سجدۂ شکرانہ کردیم — چراغت را ز جاں پروانہ کردیم
(۱۶) بگر دِروضات گشتیم گستاخ — دلم چوں پنجرۂ سوراخ سوراخ
(۱۷) زدیم ازاشک ابرچشم بے خواب — حریم آستانہ روضۂ آت آب
(۱۸) گہے رفتیم زاں ساحت غبارے — گہے چیدیم زوخا شاک وخارے
(۱۹) ازاں نورِ سواد دیدہ دادیم — وزیں برریش دل مرہم نہادیم
(۲۰) بسوئے منبرت رہ برگرفیتم — زچہرۂ پایہ اش درزر گرفتیم
(۲۱) ز محرابت بسجدہ کام جستیم — قدم گاہت بخون دیدہ شستیم
(۲۲) بپائے ہرستون قدراست کردیم — بمقام راستاں درخواست کردیم

(۲۳) زداغ آرزویت بادل خوش — زدیم ازدل بہر قندیل آتش
(۲۴) کنوں گرتن نہ خاک آں حریم ست — بحمد اللہ کہ جاں آں جامقیم ست
(۲۵) بخود درماندہ ام از نفس خودرائے — ببین درماندۂ چندیں بخشائے
(۲۶) اگرنبود چولطفت دست یارے — زدست ما نیاید ہیچ کارے
(۲۷) قضائی افگند از راہ مارا — خدرا از خدا در خواہ مارا
(۲۸) کہ بخشد از یقین اول حیاتے — وبد آنگہ بکار دیں ثباتے
(۲۹) چو ہول روز رستا خیزخیزد — بآتش آبروئے ماتہ ریزد
(۳۰) کند باایں ہمہ گمراہیٔ ما — ترا اذنِ شفاعت خواہی ما
(۳۱) چو چوگاں سرفگندہ آدری روئے — بمیدان شفاعت امتی گوئے
(۳۲) بحسن اہتمامت کار جامی — طفیل دیگراں یابد تمامی!

ترجمہ: از حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم خلیفہ مجاز بیعت از حکیم الامت حضرت مولانا الحاج اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

(۱) آپ کے فراق عالم سے کائنات کا ذرہ ذرہ جان بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے اے رسولِ خدا نگاہِ کرم فرمائیے، اے ختم المرسلین رحم فرمائیے۔ (۲) آپ یقیناً رحمۃ اللعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکاماں قسمت سے آپ کیسے تغافل فرماتے ہیں۔ (۳) اے لالہ خوش رنگ اپنی شادابی وسیرابی سے عالم کو مستفید فرمائیے اور آب نرگسیں سے بیدار ہوکر ہم محتاجان ہدایت کے قلوب کومنور فرمائیے۔

اے بسراپردۂ یثرب بخواب — خیز کہ شد مشرق ومغرب خراب

(۴) اپنے سر مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالئے کیونکہ آپ کا روئے انور صبح زندگانی ہے۔ (۵) ہماری غمناک رات کو دن بنادیجئے اور اپنے جمال جہان آرا سے ہمارے دن کو فیروزمندی وکامیابی عطا کردیجئے۔ (۶) برجسم اطہر حسب عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کافوری عمامہ زیب سر فرمائیے۔ (۷) اپنی عنبر بار مشکیں زلفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجئے۔ تاکہ ان کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے۔

(۸) حسب دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلیں (پاپوش) پہنے اور ان کے تسمے اور پٹیاں ہمارے رشتہ جان سے بنائیے۔ (۹) تمام عالم اپنے دیدہ ودل کو فرش راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرش زمین کی طرف آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ (۱۰) حجرہ شریف یعنی گنبد خضراء سے باہر آکر صحن حرم میں تشریف رکھئے راہ مبارک کے خاک بوسوں کے سر

پر قدم رکھیئے۔ (۱۱) عاجزوں کی دستگیری بے کسوں کی مدد فرمایئے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔ (۱۲) اگر چہ ہم گناہوں کے دریا میں از سرتاپا غرق ہیں لیکن آپ کی راہ مبارک پر تشنہ و خشک لب پڑے ہیں۔ (۱۳) آپ ابر رحمت ہیں شایانِ شان گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک نگاہ کرم ڈالی جائے۔

اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو خیال ہے کہ حضرت جامی، یہاں سے زمانہ گزشتہ کی زیارت مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے، کہ آئندہ کے لئے تمنا فرمارہے ہیں۔

رجحان اسی طرف ہے اس لئے اب ترجمہ میں اس کی رعایت کی جائے گی۔

(۱۴) ہمارے لئے کیسا وقت اچھا ہوتا کہ ہم گرد راہ سے آپ کی خدمت گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچہ مبارک کی خاک کا سرما لگاتے:

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم　　　خاک در رسول کا سرمہ لگائیں ہم

(۱۵) مسجد نبوی میں دوگانہ شکر ادا کرتے، سجدہ شکر بجالاتے روضۂ اقدس کی شمع روشن کا اپنی جاں حزیں کو پروانہ بناتے۔ (۱۶) آپ کے روضۂ اقدس اور گنبد خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صدمہائے عشق اور وفور شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا۔ (۱۷) حریم قدس اور روضہ پرنور کے آستانہ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔ (۱۸) کبھی صحن حرم میں جھاڑو دے کر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس و خاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔ (۱۹) گو گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر اس سے مردمک چشم کیلئے سامان روشنی مہیا کرتے۔ اور گو خس و خاشاک زخموں کے لئے مضر ہے مگر ہم اس کو جراحت دل کیلئے مرہم بناتے۔ (۲۰) آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے مل مل کر زریں وطلائی بناتے۔ (۲۱) آپ کے مصلائے مبارک ومحراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلی میں جس جائے مقدس پر آپ کے قدم مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشک خونین سے دھوتے۔ (۲۲) آپ کی دل آویز تمناؤں کے زخموں اور دل نشین آرزو کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔ (۲۴) اب اگر چہ میرا جسم اس حریم انور و شبستان اطہر میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے (۲۵) میں اپنے خود بین وخود رائے نفس امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجز و بے کس کی

جانب التفات فرمائیے اور بخشش کی نظر ڈالئے۔ (۲۶) اگر آپ کے الطاف کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطل و مفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پا سکے گا۔ (۲۷) ہماری بد بختی ہمیں صراط مستقیم و راہ خدا سے بھٹکا رہی ہے خدارا ہمارے لئے خداوند قدوس اولاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکام دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائیے۔ (۲۹) جب قیامت کی حشر و خیزیاں اور اس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدین رحمٰن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔ (۳۰) اور ہمارے غلط روی اور صغیرہ کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کیلئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اس کی اجازت شفاعت نہیں ہو سکتی ہے۔ (۳۱) ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سر خمیدہ چوگاں کی طرح میدان شفاعت میں سر جھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یارب امتی امتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔ (۳۲) آپ کے حسن اہتمام اور سعی جمیل سے دوسرے مقبول بندگان خدا کے صدقہ میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا! ؎

شنیدم کہ زرروز امید وبیم　　　بداں را بہ نیکاں بخشد کریم

الحمد للہ حضرت شیخ کی توجہ و برکت سے النا سید ھا ترجمہ ختم ہو گیا۔ (صبح ۲۶ ذو یقعدہ ۸۴ھ)۔

آداب زیارت

زیارت حبیب خدا ﷺ سے مشرف ہونا ایک نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے" ولنعم ماقیل:

این سعادت بزور بازو نیست　　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ترجمہ: یہ سعادت، قوت بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک اللہ جل شانہ کی طرف سے عطاء اور بخشش نہ ہو)

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرت درود شریف اور کمال اتباع سنت و غلبۂ محبت پر اس کا مراتب ہو جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم و محزن نہ ہونا چاہئے کہ بعض کے لئے اس میں حکمت و رحمت ہے عاشق کو رضا محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب ہجر ہو تب۔

ارید وصاله ویرید هجری　　　فاترک ما ارید لما یرید

اور اللہ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں۔ قال العارف

الشیرازی۔

فراق وصل چہ باشد رضاء دوست طلب	کہ حیف باشماز وغیراو تمنائے

ترجمہ: عارف شیرازی فرماتے ہیں فراق ووصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے)

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جاوے کہ اگر زیارت ہوگئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی کیا خود حضور ﷺ کے عہد مبارک میں بہت سے صورۃً زائر معنیً مہجور اور بعض صورۃً مہجور جیسے سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ، حضرت اویس قرنی معنیً قرب سے مسرور تھے یعنی حضور اقدس ﷺ کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدس ﷺ کی ہروقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفرونفاق کی وجہ سے جہنمی رہے، جیسے ابوجہل و دیگر کفار و مشرکین اور منافقین، اسی لئے زیارت ہوجائے تو زہے نصیب ورنہ اپنی کوتاہیوں کو مدنظر رکھ کر سرخم کر کے راضی برضاء ہو کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں محبوب کریم نے ہماری بہتری کو مدنظر رکھ کر اس سے بڑھ کر کسی اور عطاوانعام کا ارادہ فرمایا ہو۔

انتباہ

اگر زیارت نصیب ہوجائے تو ہر ایک کو نہ بتاتا پھرے بلکہ کسی کے سامنے ظاہر بھی نہ کرے ورنہ پھر زیارت نہ ہوگی۔

چند آداب

(۱) دل میں شوق زیارت کا غلبہ اور سچی طلب سرکار ﷺ کی مقدس سنتوں کے اتباع کا اہتمام اور خلاف سنت سے احتراز ضروری ہے۔

(۲) طہارت ظاہری کے ساتھ باطنی پاکیزگی کا پورا خیال ہو۔

(۳) اخلاق ذمیمہ، جھوٹ، چغلی، غیبت، حرص، حسد، بغض، تکبر سے پرہیز کیا کریں۔

(۴) اول حلال وصدق مقال کا دھیان رہے بلکہ لطیف غذائیں استعمال کی جائیں اور بلاضرورت فضول باتیں نہ کی جائیں اور خوشبو کا استعمال کیا جائے، بدبودار چیزوں سے اجتناب لازمی ہے۔

(۵) وظیفہ کرتے اور اس کیلئے سونے کے وقت مخصوص کپڑے ہوں سفید اور صاف ستھرا ہو۔

حضور اکرم ﷺ کی حقیقی زیارت سے اور اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ ہی فیضیاب ہوئے جس کی بدولت ان کا درجہ اولیاء اللہ سے بڑھ کر ہے خواہ وہ کتنے ہی عظیم المرتبت اور بلند و بالا

ہوں ان کے بعد بعض خوش نصیب حضرات کو یہ نعمت نور باطن وتصفیہ قلب کی وجہ سے کشفی طور پر حاصل ہوتی ہے اور بعض اپنی ذاتی جدو جہد سے بعض اعمال کے ذریعے سے مقامی طور پر یہ سعادت پاتے ہیں۔

ع: قومے بجدو جہد گرفتند وصل دوست، اس سلسلہ کے چند مجرب اعمال لکھے جاتے ہیں۔

آداب وظائف زیارت

چونکہ زیارت حبیب خدا ﷺ اکثر وظائف درود وسلام پر مشتمل ہیں اسی لئے یہاں بھی آداب بجالائیں جو عموماً درود شریف کے متعلق آداب مشہور ہیں یہاں چند آداب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) درود شریف میں سید العالمین ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ شروع سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے، اسی لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی عین ادب ہے۔

(۲) اسی طرح حضور اقدس ﷺ کے نام مبارک پر لفظ مولانا بھی عین ادب ہے۔

(۳) درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑے پاک وصاف رکھے، خوشبو میسر ہو تو استعمال کرے۔

(۴) درود شریف میں بالتبع حضور اقدس ﷺ کی آل وازواج اور اصحاب کا ذکر ہونا چاہئے۔

(۵) بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ مگر باادب پڑھنا عین ادب ہے اور نور علیٰ نور ہے بالخصوص زیارت کے مشتاق کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ غسل کر کے ورد و وظیفہ کرے ورنہ وضو تو اپنے لئے لازمی اور ضروری سمجھے۔

ازالۂ وہم

بعض بدقسمتوں نے یہاں تک بھی لکھ دیا کہ بحالت جنابت بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ افسوس ہے کہ آداب رسول اللہ ﷺ کا لحاظ قلوب سے اتارا جارہا ہے۔ ایک وہ وقت کہ حضرت سلطان محمود غزنوی، سلطان عالمگیر اور ڈاکٹر علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اسم حبیب خدا ﷺ بے وضو ہو کر زبان پر لانا گوارہ نہ کرتے بلکہ اولیاء اللہ کا تو فتویٰ مشہور تھا کہ:

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

سعادت زیارت نبوی ﷺ اور مشکل کشائی

علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص اس بابرکت قصیدہ کو آداب وشرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھے گا اسے

زیارت رسول ﷺ نصیب ہوگی انشاء اللہ، البتہ یہ ضروری ہے کہ قصیدہ شروع کرنے سے پہلے (بلکہ ہر شعر کے اول وآخر میں) مندرجہ ذیل درود شریف پڑھ لیا جائے:

مولای صلی وسلم دائما ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلهم

اے میرے آقا ومولا! تو ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام بھیج اپنے حبیب پاک ﷺ پر جو تیری ساری مخلوقات میں سب سے بہتر اور افضل ہیں۔

دیگر آداب وشرائط ''برکات بردہ'' ص:۹۸ پر موجود ہیں۔

بہتوں نے اس نسخہ کو آزمایا اور کامیابی سے ہمکنار ہوگئے، لیکن علماء نے تصریح کی کہ جب تک دیدار رسول ﷺ کی دولت نصیب نہ ہو تب تک اس قصیدہ کو پڑھتا رہے، بلکہ یہ قصیدہ دفع آفات، بلیات اور مصائب کے لئے تریاق ہے بشرط الاعتقاد ورعایۃ الآداب۔

جو شخص قصیدہ کے شعر نمبر ۳۶ پڑھنے کے بعد دعاء کرے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی انشاء اللہ، المولی ابوسعید خادمی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ شعر میری ہر حاجت کے لئے تریاق ثابت ہوا۔

(عصیدۃ الشہدہ ص:۲۸)

مفتی عمر خرپوتی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ایک مجلس میں اس شعر کو ایک ہزار ایک بار پڑھ لے پھر دعاء کرے، اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعاء قبول کرے گا۔ (حوالہ بالا ص:۲۸)

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بغرض استخارہ بعد نماز تہجد تین سو بار ہر روز گیارہ روز تک یہ شعر پڑھا جائے، اگر اس عرصہ میں مطلب پورا نہ ہو تو مزید گیارہ روز اور پڑھا جائے، اگر خواب میں جنگ اور پریشانی دکھائی دے تو یہ عمل کرتا رہے، اگر پانی، مچھلی یا سبزہ، ہریالی نظر آئے تو یہ علامت کشائش ہے، اگر تہجد میں پڑھنا مشکل ہو تو بعد نماز عشاء بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ (بیاض یعقوبی ص:۲۳۱)

وہ متبرک شعر یہ ہے:

هو الحبيب الذی ترجیٰ شفاعته لكل هول من الاهوال مقتحم

آپ ﷺ (خدائے پاک کے) حبیب ہیں کہ جن سے (دنیا وآخرت) ایسے تمام خطرات ومصائب میں امید شفاعت کی جاتی ہے کہ جن میں انسان کو زبردستی جھونک دیا جاتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

(۱) جو شخص طہارت سے مندرج ذیل درود شریف کثرت سے پڑھے گا وہ یہ سعادت زیارت

پائے گا (وہ درود شریف یہ ہے)

اللھم صلی علی سیدنا محمد واله وسلم کما تحب وترضی له

:(ف) اس کے لئے طاق دفعہ کا ہونا اور ذیل کے درود کا اضافہ افضل ہے۔

(۲) موصوف نے فرمایا کہ مندرجہ ذیل درود شریف کی بھی یہی خاصیت ہے۔ خود حضور ﷺ نے فرمایا جو یہ درود شریف پڑھے گا مجھے خواب میں دیکھے گا۔

(اللھم صلی علیٰ روح سیدنا محمد فی الارواح وصلی علی جسد سیدنامحمد فی الاجساد و صلی علی قبرسیدنامحمد فی القبور)

(۳) جمعہ کے دن جو شخص ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا اس کو زیارت فیض بشارت کی نعمت بھی حاصل ہوگی اور جنت میں اپنا مقام بھی دیکھ لے گا۔ بہر حال پانچ جمعہ تک جو پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور علیہ السلام کی زیارت سے ضرور مشرف ہوگا۔ (وہ درود شریف یہ ہے)

اللھم صلی علیٰ سیدنا محمدن النبی الا می وآله وسلم (القول البدر ۱۲)

درود شریف شاہ ولی اللہ قدس سرہ العزیز

آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد شاہ عبدالرحیم قدس سرہ نے ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا۔

اللھم صلی علیٰ محمد النبی الامی واله وبارک وسلم

میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پڑھا تو امام الانبیاء حضور انور ﷺ نے اس کو پسند فرمایا۔

انتباہ

اگر زائر کے نصیب میں ہوگا تو تین جمعہ نہیں گزرنے پائیں گے کہ اس کو یہ دولت مل جائے گی اکثر فقراء نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

وظیفہ شیر ربانی

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تمنا کی تو آپ نے فرمایا نماز عشاء کے بعد چار سو بار درود شریف خضری۔

وصلی اللہ علی حبیبه محمد وآله وسلم پڑھ کر کسی سے کلام کئے بغیر سو جا انشاء اللہ تم کو گوہر مقصود مل جائے گی اس کا یہاں میں نے آٹھ روز تک یہ عمل کیا اور گوہر مقصود پالیا۔ (خزینہ معرفت صفحہ ۲۱۰)

حضرت شبلی قدس سرہ کا وظیفہ

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد قدس سرہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہ آئے ان کو دیکھ کر حضرت ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہوگئے ان سے معانقہ کیا۔ ان کی پیشانی پر بوسہ دیا، میں نے ان سے عرض کیا یا سیدی، (اے میرے سردار) آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی مجنوں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو سید المرسلین (ﷺ) کو کرتے دیکھا، پھر انہوں نے اپنا خواب ذکر کیا کہ مجھ کو رحمۃ اللعالمین (ﷺ) کی زیارت نصیب ہوئی میں نے دیکھا کہ شبلی (قدس سرہ) حاضر ہوئے تو محبوب رب العالمین ﷺ کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میرے پوچھنے پر امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد "لقد جاء کم رسول من انفسکم" پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ " صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد" پڑھتا ہے اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے "لقد جاء کم رسول من انفسکم" اور اس کے بعد تین مرتبہ " صلی الله علیک یا محمد صلی الله علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد" پڑھتا ہے۔ (ﷺ)

☆ جو شخص شب جمعہ دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس (۲۵) بار سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار بار پڑھے۔

صلی اللہ و علی النبی الامی و الہ و اصحابہ و سلم ، انشاءاللہ وہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کرے گا۔ (اس طرح تین جمعہ کرے)۔

☆ جو شخص پاک بستر اور پاک کپڑوں میں غسل کر کے خوشبو لگا کے ذیل کی دعا پڑھ کر سویا کرے اسے سرکار دوعالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (وہ دعا یہ ہے)

اللھم انی اسئلک بجلال وجھک الکریم ان ترینی فی منامی وجہ نبیک۔ محمد ﷺ رویۃ تقر منھا عینی وتشرح بھا صدری وتجمع بھا شملی وتفرج بھا کربتی وتجمع بھا بینی وبینہ یوم القیامۃ فی الدرجات العلی ثم تفرق بینی وبینہ ابدا یا ارحم الرحمین

شیخ محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆..... شرعۃ الاسلام میں رکن الاسلام شیخ محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ جس کو حضور ﷺ کی زیارت کا اشتیاق ہو اس کو چاہئے کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرے اور یہ دعا بھی پڑھتا رہے تو اس کی امید برآئے گی۔

اللھم رب الحل والحرام ورب البیت الحرام ورب الرکن والمقام ابلغ لروح سیدنا ومولانا محمد منا السلام.

اور حضرت سعید بن عطا سے مروی ہے کہ جو شخص پاک سبز کپڑے پہن کر سوئے اور سوتے وقت مذکورہ دعا پڑھے اور اپنے دائیں ہاتھ کا سرہانہ بنا کر آرام کرے آنحضرت ﷺ کو خواب میں پائے گا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

☆..... شرح شرعۃ الاسلام میں سید علی زادہ لکھتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عشاء کی نماز اور چار رکعتیں پڑھی جائیں ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ والضحیٰ ،الم نشرح، انا انزلنا ،اذاز لزلت ،ایک ایک بار پڑھے سلام کے بعد ایک سو بار استغفر اللہ۔
ایک سو بار درود شریف اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم.
یک صد بار پڑھے تو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

زیارت کا آسان طریقہ

علامہ دمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ نے حیوٰۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ ﷺ پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت سے مدد فرماتا ہے اور شیطان کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوع آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے گی۔

درود شریف

اللھم صلی علی سیدنا محمد الذی ملاٴت قلبہ من جلالک وعینہ من جمالک فاصبح فرحا مسرورا مؤیدا منصورا وعلی آلہ وصحبہ تسلیما

والحمدلله علی ذلک

اے اللہ رحمت فرما سردار محمد (ﷺ) پر جس کا دل تو نے اپنے جلال سے اور اس کی آنکھیں اپنے جمال سے بھر دیں پس ہو گئے آپ خوش وخرم مدد یافتہ تائید یافتہ اور آپ کی آل اصحاب پر خوب سلام بھیج اور اس پر اللہ کی حمد ہے۔

فائدہ

شرح المنہاج دمیری سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ ابوعبداللہ بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں رحمۃ اللعالمین ﷺ کی سو بار زیارت کی آخری دفعہ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ پر کونسا درود شریف پڑھنا افضل ہے تو رحمت دو عالم ﷺ نے یہی درود شریف پڑھنے کو فرمایا۔

اور یہ دعا پڑھے (جزی اللہ عنا سیدنا محمد ماھو اھلہ)

حافظ نفسی کہتے ہیں کہ جو شخص یہ صلوٰۃ پڑھے گا وہ ضرور حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا اس کی حاجتیں پوری ہوں گی اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

حضور حسن رسول نما دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حسن رسول نما دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، اورنگ زیب عالمگیر کے عہد کے بزرگ ہیں۔ آپ گیارہ سو مرتبہ روزانہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے **اللھم صل علی محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک** ، جس کی برکت سے آپ خود تو حضوریوں میں تھے اور جو شخص آپ کا مرید ہوتا، اسی رات اس کو بھی حضور اقدس ﷺ کی زیارت بابرکت کا شرف حاصل ہو جاتا تھا۔ اسی لئے آپ کو "رسول نما" کے معزز و مبارک لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی جانب سے اس درود شریف کو اسی طرح پڑھنے کی عام اجازت ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بہت تعریف کی ہے بلکہ کئی بزرگوں مثلاً حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا اور وہ اسی طرح اس درود شریف کو پڑھتے تھے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو اس درود شریف کو شب جمعہ بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پڑھے پھر اسی جگہ سو جائے اور دل میں یہ تصور کئے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی مجلس مبارک میں بیٹھا ہے اور آپ ﷺ کو دیکھتا ہے تو وہ آپ ﷺ کو خواب میں دیکھے گا یہاں

تک کہ اس کو چند روز پڑھے:

اللهم صل علی محمدن النبی الامی وعلی اله واصحابه وبارك وسلم.

(نوٹ: جو درود شریف "اللھم" سے شروع ہو وہاں "سلِّم" کے نیچے "زیر" آئے گا یعنی سلِّم، جب کہ جو درود شریف "اللھم" کے بغیر شروع ہو تو وہاں "سلَّم" کے اوپر "زبر" آئے گا سلَّم مثلاً درود خضری میں: صل اللہ علی حبیبه محمد واله وسلم۔

درود تنجینا

☆..... جو شخص درود تنجینا سوتے وقت ایک ہزار بار ہر رات پڑھے گا ایک ہفتہ یا چالیس روز میں رویت حق تعالیٰ جل شانہ یا زیارت سرور انبیاء ﷺ سے مشرف ہوگا۔

حضور انور ﷺ نے خواب میں حکم دیا کہ اس درود کو تشدید جیم کے ساتھ یعنی "تنجّینا" پڑھا کرو، درود "تنجینا" میں بہت سے الفاظ کا اضافہ کر کے اس کی شکل کچھ سے کچھ بنا دی گئی ہے، جب کہ صحیح نسخہ دلائل الخیرات از ولی کامل، عارف واصل، محقق فاضل جناب محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ اور فضائل درود شریف از قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں درود تنجینا ان الفاظ میں ہے:

اللهم صلی علی سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بها من جمیع الاهوال والافات وتقضی لنا بها جمیع الحاجات وتطهرنا بها من جمیع السیئات و ترفعنا بها اعلیٰ الدرجات وتبلغنا بها اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیات وبعد المماتo

"بعد الممات" کے بعد "انک علی کل شیئٌ قدیر" بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے (فضائل درود شریف از شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ ۸۸)

ترجمہ: الٰہی نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد (ﷺ) پر ایسا درود کہ بچائے تو ہم کو اس کے تمام خوفوں اور بلاؤں سے اور پوری فرما تو بسبب اس کے ہماری تمام حاجتیں اور پاک کر ہم کو اس کے تمام گناہوں سے اور اس کے ذریعہ بلند کر ہمارے درجات اور اس کے باعث ہمیں زندگی میں اور موت کے بعد تمام نیکیوں کی انتہائی منزلوں تک پہنچا دے۔ (بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے)

نقش نعلین کی برکت

امام محمد بن الجزری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت نبی مختار ﷺ کے نقش نعلین

شریف کو اپنے پاس رکھے، خلائق میں مقبول رہے اور آپ ﷺ کی زیارت بابرکت سے خواب میں مشرف ہو۔ طریق توسل یوں بہتر ہے: بعد نماز تہجد گیارہ بار درود شریف، گیارہ بار کلمہ طیبہ اور گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقش نعل شریف کو سر پر رکھے اور رو رو کر گڑگڑا کر جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ جس مقدس پیغمبر ﷺ کے نقش نعل شریف کو سر پر لئے ہوں، ان کا ادنیٰ درجے کا غلام ہوں، الٰہی! اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر بابرکت اس نقش نعل شریف میری فلاں حاجت پوری فرما مثلاً میرا خاتمہ ایمان پر فرما، حضور ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب فرما، رزق حلال فراخ عطا فرما، اتباع شریعت عطا فرما، نیک نرینہ اولاد عطا فرما، فلاں بیمار کو شفاء کاملہ، عاجلہ، مستمرہ عطا فرما، شیطان سرکش سے حفاظت فرما، دشمنوں سے محفوظ فرما، وغیرہ وغیرہ۔ مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے۔ پھر نقش مبارک کو محبت سے بوسہ دے اور ذوق وشوق سے آنسوؤں کے ساتھ جو نعتیہ اشعار یاد ہوں پڑھتے ہوئے سو جائے مگر خیال رہے نماز فجر قضا نہ ہو۔ انشاء اللہ چند روز ہی میں مراد بر آئے گی۔ (نقش نعل شریف کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں)۔

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے: تو پھر خود حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات مجمع الکمالات و اسماء جامع البرکات سے توسل حاصل کرنے سے کیا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کہ شب جمعہ ایک ہزار بار سورۂ کوثر اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے تو اسے خواب میں حضور اقدس ا کی زیارت نصیب ہوگی (اعمال قرآنی، حصہ دوم، صفحہ ۱۸۸ از مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، مدینہ پبلشنگ کمپنی، بندر روڈ، کراچی)

☆ ...... اسم ''اللہ'' اسم ذات ہے اور یہی اسم اعظم بھی ہے (حضرت امام اعظم اور پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہما اللہ نے اسی کو اسم اعظم فرمایا ہے) اس کی ادنیٰ سی تاثیر یہ ہے کہ نماز روزے کا پابند، اکل حلال کھانے والا باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر اگر ہر روز پانچ ہزار مرتبہ اللہ اللہ کا ورد کرے تو تھوڑے ہی عرصہ میں صاحب کشف اور روشن ضمیر ہو جائے گا اور راتوں میں اکثر پیغمبر اسلام ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص

شب جمعہ دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے، پھر سلام کے بعد ایک ہزار بار پڑھے "اللهم صل علی محمد النبی الامی" تو وہ مجھے ضرور خواب میں دیکھے گا، دوسرا جمعہ پورا نہ ہونے پائے گا کہ مجھے خواب میں دیکھ لے گا اور جس نے مجھے دیکھ لیا اس کے لئے جنت ہے اور اس کے گزشتہ و آئندہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۱۲)

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ اس درود شریف کے پڑھنے کا ثواب چھ لاکھ مرتبہ درود پڑھنے کے برابر ہے۔ اس کا نام صلوۃ السعادت ہے، جو کوئی اسے ہر روز ایک ہزار مرتبہ پڑھے دونوں جہان میں سعادت مند ہو اور حضرت رسول پاک ﷺ کے دیدار مبارک سے مشرف ہو۔ وہ جامع اور مختصر درود شریف یہ ہے:

اللهم صل علی سیدنا محمد عدد مافی علم الله صلوةً دائمةً بدوام ملک اللهﻩ

ترجمہ: الٰہی رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر بے شمار اس کے جو تیرے علم میں ہے۔ ایسی رحمت جو تیری حکومت دائمی کے ساتھ ہمیشہ جاری و قائم رہے۔ از بیاض سید علی بن یوسف مدنی شیخ الدلائل، صحیح نسخہ دلائل الخیرات از محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ۔ (صفحہ ۱۰۱، ناشر مکتبہ خیر کثیر، کراچی، نمبر: ۱)

سورۃ قریش کا ورد

شب جمعہ جو شخص سورۃ قریش ایک ہزار بار پڑھ کر باوضو سو جائے اس کے سارے مقاصد پورے ہوں گے اور حضور ﷺ کا دیدار نصیب ہوگا۔

پیران پیر کے پیر و مرشد کی رباعی

حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہ کے مندرجہ ذیل اشعار پانچ شب اول جمعہ و آخر درود شریف درمیان میں اکتالیس بار پڑھے جائیں، تو امید ہے کہ اس کو زیارت ہو جائے گی۔

نسیما جانب کوئے کش گزر کن — بگو آن نازنین شمشاد مارا

بہ تشریف قدوم خود زمانے — مشرف کن خراب آباد مارا

کہ بے پابوس تو اسباب شادی — نشاید خاطر ناشاد مارا

درود شریف

شیخ ادریس انصاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ پہلے دوگانہ نفل ادا کرے سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں پچیس (۲۵) پچیس (۲۵) بار سورۃ اخلاص پڑھے اس کے بعد اسی طرح قبلہ رخ بیٹھے ہوئے ستر (۷۰) بار یہ درود شریف پڑھا جائے تو مشتاق زیارت کا اشتیاق پورا ہوگا۔

درود شریف یہ ہے

اللهم صل على سيدنا محمد بحر انوارك و معدن اسرارك ولسان حجتک وعروس مملكتک وامام حضرتک وطراز ملكک وخزائن رحمتک وطريق شريعتک المتلذذ بتوحيدك انسان عين الوجوه والسبب فى كل موجوه عين اعيان خلقک المتقدم من نور ضيائک صلوة قدوم بدوامک وتبقى ببقائک لامنتهىٰ لها دون علمک صلوٰة ترمنيک وترضيه وترضىٰ بها عنايا رب العالمين!

ننانوے درود اسماء نبویہ ﷺ

اسماء نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو بہ ترتیب ذیل پڑھنے سے زیارت رسول اللہ ﷺ نصیب ہوتی ہے۔

اللهم صلى على سيدنا محمد، احمد، حامد، محمود، قاسم، عاقب، فاتح، خاتم، حاشر، تاج، سراج، رشيد، منير، نذير، هاد، مهتد، رسول، نبى، طٰه، يٰسٓ، مزمل، مدثر، شفيع، خليل، كليم، حبيب، مصطفى، مرتضىٰ، مجتبىٰ، مختار، ناصر، منصور، قائم، حافظ، شهيد، عادل، حكيم، ابطحى، مؤمن، مطيع، مذكورا، أمين، صادق، مصدق، ناطق، صاحب، مكى، مدنى، عربى، هاشمى، تهامى، حجازى، ترازى، قريشى، مضرى، امى، عزيز، حريص، رؤف، رحيم، يتيم، غنى، جواد، فتاح، عالم، طيب، طاهر، مطهر، خطيب، فصيح، سيد، منقى، امام، بار، شاف، متوسط، سابق، مقتصد،

مهدی، حق، مبین، اول، آخر، ظاهر، باطن، رحمة، محلل، محرم، امر، ناه، شکور، قریب، منیب، مبلغ، طس، حم، حسیب اولیٰ، من عباد الله وصلی الله علی خیر خلقه سیدنا محمد وعلی اله و اصحبه واهل بیته اجمعین.

حلیۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اکرم ﷺ کے حلیہ پاک کا تصور جمانا کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت آنکھ اور دل کے سامنے ہو، اور کچھ یہ کیفیت پیدا ہوجائے کہ دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار، ذرا گردن جھکائی دیکھ لی۔

سنت وشریعت کی پابندی

حضور سرور عالم، شفیع معظم، تاجدار عرب وعجم ﷺ کی سنت قولی فعلی اور شریعت مطہرہ کے بتائے ہوئے فرائض وواجبات اور سنت کے علاوہ مستحبات پر کار بند رہنے پر شرف زیارت نصیب ہوتا ہے۔

(نوٹ: یہ بزرگوں کے تجربات اور مکاشفات ہیں۔ بسا اوقات خود شہ ہر دوسرا ﷺ بزرگوں کو اس قسم کے فوائد سے مطلع فرما دیتے ہیں، پس اس قسم کی کوئی چیز جو کتاب وسنت کے خلاف نہ ہو، کو قبول کرنے میں پس وپیش نہ کرنا چاہئے)۔

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ سے جب کوئی وظیفہ پوچھتا، جس کی بدولت حضرت محبوب رب العالمین ﷺ کی زیارت نصیب ہوجائے تو آپ فرماتے، بھائی تمہارا بڑا حوصلہ ہے جو تم ایسی بات کہتے ہو، باقی ہم تو اپنے لئے اس کو بھی بڑی نعمت سمجھتے ہیں کہ گنبد خضرا (علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ والف الف سلام) ہی کی زیارت نصیب ہوجائے اور اس قابل کہاں کہ خود آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔

حضرت مولانا حاجی شاہ محمد یعقوب صدیقی نانوتوی قدس سرہ مدرس اول مدرسہ عربیہ دیوبند (اب اسلامک یونیورسٹی دیوبند، یوپی، بھارت) نے مکتوبات یعقوبی وبیاض یعقوبی (۱۹۲۹ء میں اشرف المطابع، تھانہ بھون (بھارت) سے شائع ہوئے) میں فرمایا کہ زیارت شفیع عاصیان، غمگسار بیکساں ﷺ وقت اور نصیب پر منحصر ہے۔ ہر چند کہ اس کے لئے بہت طریقے لکھے گئے ہیں اور بزرگوں سے پوچھے ہیں، مگر بات وہی ہے کہ نصیب سے تعلق ہے اور وقت پر موقوف ہے

(لوگ اس دولت کو اختیاری سمجھ کر عدم حصول سے بے حد پریشان ہو رہے ہیں، اس میں ان کی اس ضیق سے نجات ہے) عمل اعمال سب بہانے ہیں۔ یہ درود شریف "اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم" بعد نماز عشاء ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ کیا عجب اللہ تعالیٰ یہ نعمت نصیب فرمادے، اگر نصیبہ جاگ جائے تو احقر کو بھی یاد رکھیو۔ یہ بے نصیب اب تک اس نعمت سے بے نصیب رہا ہے اور اپنے اندر ایسی قابلیت نہیں دیکھتا کہ اس کی آرزو کرے۔

معنی دیدار آن آخر زماں حکم او بر خویشتن کردن رواں

(یعنی حضرت پیغمبر آخر الزماں ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے احکامات کو اپنی زندگی کا رہنما بنائے)

بعض آثار وخواص نقشہ نعل شریف

علامہ محدث حافظ تلسمانی کتاب فتح المتعال فی مدح خیر النعال میں فرماتے ہیں کہ اس نقش شریف کے منافع ایسے کھلم کھلا ہیں کہ بیان کی حاجت نہیں۔

منجملہ ان کے ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کیلئے یہ نقش بنوا دیا تھا۔ وہ میرے پاس ایک روز آکر کہنے لگا کہ میں نے شب گزشتہ میں اس کی عجیب برکت دیکھی کی میری بیوی کے اتفاقاً ایسا سخت درد ہوا کہ قریب بہ ہلاکت ہوگئی میں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ رکھ کر عرض کیا کہ یا الٰہی مجھ کو صاحب نعل شریف کی برکت دکھلایئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفاء عنایت فرمائی۔ قسم بن محمد کا قول ہے کہ اس کی آزمائی ہوئی، برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تبرکاً اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم سے، دشمنوں کے غلبے سے، شیطان سرکش سے، حاسد کی نظر بد سے امن وامان میں رہے اور اگر حاملہ عورت دردزہ کی شدت کے وقت اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے بفضلہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو۔

شیخ ابن حبیب النبی روایت فرماتے ہیں کہ ان کے ایک دنبل نکلا کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ نہایت سخت درد ہوا، کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوا نہ آئی۔ انہوں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ رکھ لیا۔ معاً ایسا سکون ہوگیا کہ گویا کبھی درد ہی نہ تھا۔ اک اثر خود میرا (یعنی صاحب فتح المتعال کا) مشاہدہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار سفر دریائے شور کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت کے قریب ہوگئے، کسی کو بچنے کی امید نہ تھی۔

میں نے یہ نقش ناخدا کی پاس بھیج دیا کہ اس سے توسل کرے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت عطا فرمائی اور محمد بن الجزری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس نقش شریف کو اپنے پاس رکھے خلائق میں مقبول رہے اور پیغمبر صاحب ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہو اور یہ نقش شریف جس لشکر میں ہو اس کو شکست نہ ہو اور جس قافلے میں ہو لوٹ مار سے محفوظ رہے۔

جس اسباب میں ہو چوروں کا اس پر قابو نہ چلے، جس کشتی میں ہو غرق سے بچے اور جس حاجت میں اس سے توسل کریں وہ پوری ہو۔ یہ تمام مضامین کتاب القول السدید فی ثبوت استبراک سید الاحرار والعبید سے نقل کئے گئے ہیں اور کتاب المرجّی میں علمائے محققین وصلحائے معتبرین سے بہت آثار خواص وحکایات نقل کئے ہیں۔

مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے "نیل الشفاء" کے عنوان سے ایک رسالہ شائع کیا تھا جس میں نعل شریف کا نقشہ بھی تھا اور اس کی برکات بھی۔ پھر اس سے رجوع فرمالیا تھا۔

مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس رجوع کے بارے میں جو کچھ لکھا اور حضرت تھانوی کی منظوری کے بعد اسے شائع کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نے عوام کے استبراک و توسل میں غلو کی وجہ سے اس کی تشہیر واشاعت سے رجوع فرمایا تھا نہ کہ نفس جواز سے۔

نعل شریف کا نقشہ یہ ہے:

هذا مثال نعاله　　　صلوا عليه واله

نعلین اٹھانے کا شرف پانے والے

نعلین مبارک اٹھانے کا شرف پانے والے جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام محمد یوسف صالحی نے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر سے انہوں نے حضرت قاسم سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا۔

يقوم اذا جلس رسول الله ﷺ ينزع نعليه من رجليه ويدخلها في ذراعيه فاذا قام ألبسه اياهمافيتمشى بالعصاامامه حتى يدخله الحجرة .

(سبل الهدى ج:۷ص:۳۱۸).

جب آپ ﷺ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو یہ آپ کے نعلین اٹھا کر اپنے بازوؤں میں لے کر (سینہ سے لگا کر) بیٹھ جاتے، جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھتے تو پاؤں مبارک میں پہناتے، یہ عصا لے کر آپ کے آگے آگے چلتے یہاں تک کہ آپ ﷺ حجرہ انور میں داخل ہو جاتے۔
اسی لئے ان کا لقب "صاحب النعلین" ہے کسی شاعر نے ان کے اس مبارک عمل کو یوں نظم کر دیا ہے۔

یقوم ینزع نعلی ذی الوسیلة من رجلیه یدخلها الهمام ذوالنعم

صاحب وسیلہ کے نعل، پاؤں مبارک سے اتروا تے اور انہیں اپنے بازوؤں میں داخل کر کے بے مثل انعام پاتے۔

ای فی ذراعیه حتی قام البسه ایاهماثم یمشی ثابت القدم

جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھتے تو انہیں پہنانے کا شرف پاتے پھر مضبوط قدموں سے چلتے۔

امام احمد بالعصافیدخله للحضرة احدی الهدی المخصوص بالخدم

حضور کے آگے عصا لے کر، یہاں تک کہ آپ ﷺ حجرہ شریف میں داخل ہو جاتے۔

شیخ ابوالحسن بن ابراہیم بن سعد الخیر نے نعل مبارک کے بارے میں یہ اشعار کہے۔

یامصیر اتمثال نعل نبیه قبل مثال النعل لامتکبرا

مثال نعل نبوی کی زیارت کرنے والے اسے چوم لے تکبر سے کام نہ لے۔

واعکف به فلطالما علقت به قدم النبی مروحاومبکرا

اس کے ساتھ چمٹ جا کیونکہ اس کے ساتھ صبح و شام قدم نبوی متعلق رہے ہیں۔

اوماتری ان المحب مقبل طد لاوان لم یلف فیه مخبر

کیا تم نہیں دیکھتے کہ محب ٹیلوں (آثار محبوب) کے ساتھ چمٹتا ہے اگرچہ اس کے بارے میں اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی۔

ہمارے استاذ ادیب کامل حضرت ابوامیہ اسماعیل بن سعد نے ان پر یہ اشعار کہے:

ولربماذکر المحب حبیبه بشبیهه فغدا له متصورا

اکثر محب اپنے حبیب کو شبیہ کے ساتھ یاد کرتا ہے اور اس کا تصور باندھتا ہے۔

اومارأیت الصحف ینقل حکمها فیوافق المتقدم المتاخرا

کیا تم نہیں دیکھتے صحف سے حکم نقل ہوتا ہے اور متاخر، متقدم کے موافق ہی ہوتا ہے۔

ویظن حین یری اسمه فی رقعة ان قدررای فیهاالحبیب مصورا

جب محب کسی کاغذ پر محبوب کا نام دیکھتا ہے تو اس میں اپنے حبیب ہی کی تصویر دیکھتا ہے۔

لاسیمانی حق نعل لم تزل صو نالاخمص خیرمن وطی الثرا

خصوصاً نعل پاک تو یہ اس ہستی کے پاؤں کو محفوظ رکھتی رہی جو سب سے افضل ہے۔

فعساک تلثم فی غد من لثمها کأس النبی اذا وردت الکوثرا

امید ہے اس کے بوسہ سے تمہیں حوض کوثر پر حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے جام نصیب ہو۔

وللہ ذلک الیوم عیدامعلما بمطلعه ارحت ساعدا سعدی

اللہ کی طرف سے وہ دن عید وخوشی کا ہے جس دن آپ کا ظہور ہوا اور سعادت کو تقویت ملی۔

علیه صلاة نشرها طيبا كما بحب ويرضى ربنالمحمدى

(اللہ تعالیٰ کو حضور سے جو محبت ہے اس کے مطابق آپ پر درود وسلام نازل فرمائے)۔

مالک نسخہ کے تحریر کردہ فوائد

ابوالمفاخر عبدالقادر محمد النعیمی (اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں اس پر لطف وکرم فرمائے) عرض کناں ہے، شیخ صلاح صفدی نے ''الوافی'' میں شیخ محمد رشید البستی کے حالات میں

لکھا کہ انہوں نے اشرفیہ کے دارالحدیث میں نعل مبارک کی زیارت پر یہ اشعار رقم کئے ہیں۔

هنيئا لعيني قدرات نعل احمد فياسعد جدى قد ظفرت بمعصدى

میری آنکھوں کو مبارک ہو کہ انہیں حضور ﷺ کے نعل کی زیارت کا شرف ملا، اے خوش بختی دیکھ مجھے میرا مقصد حاصل ہو گیا۔

وقبلته اشفى الغليل فزاونى فيا عجبا ذادا لظما غليلى

میں نے شفا پانے کے لئے اسے چوما، لیکن اس نے محبت کی پیاس کو دوبالا کر دیا۔

تمثلتموا الى ولديار بعيدة فخيل لى ان الفواد لكم معنا

میری لئے محبوب کی مثال ہی بنادو اگر اس کا وطن دور ہے اور مجھے یہ بتاؤ کہ اس کے ساتھ ہے۔

وناكم قلبى على البعدبيننا فاوحشتموا لفظا وانستموا اسعدا

باوجود ہمارے درمیان دوری کے دل انہیں سے سرگوشی کرتا ہے الفاظ اگرچہ وحشت میں ڈالتے ہیں مگر معنی محبت وانس عطا کرتا ہے، اگر مجنون سے کہا جائے تجھے لیلی سے ملاقات چاہئے یا تمام دنیا کی نعمتیں۔

لقال غبار من تراب نعالها احب الى نفسى واشفى لبلواها

تو وہ کہے گا اس کے جوتے کی خاک مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیاری اور اس میں تمام مشکلات کا حل ہے۔

بندہ نعیمی کہتا ہے:

ياترابا تحت نعل النبى اجابا هاسود يتلوا اليتنى كنت ترابا

اے نعل نبی کی خاک طیبہ میری آنکھوں کی فریاد کو قبول فرمالے، کاش میں مٹی ہوتا۔

قاضی ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن جماعہ نے کہا:

احسن الی زیارة حتی لیلی　　　وعھدی من زیارتھاقریب

لیلی (محبوبہ) کے محلے کی زیارت بہت خوب ہے اس کی ملاقات کا وعدہ بھی قریب ہے۔

وکنت اظن قرب العھد یطفی　　　طیب الشوق فازدار اللھیب

میں خیال کرتا تھا کہ وعدہ کا قرب میری آگ کو ٹھنڈا کر دے گا مگر اب تو شعلے بھڑکنے شروع ہو گئے۔

امام فاکہانی، نعل کا ادب واحترام

شیخ ابوحفص عمر بن ابی الیمن فاکہی اسکندری نے دمشق میں جب نعل مبارک کی زیارت کی، اسے سر پر رکھا، اس کے ساتھ چہرہ ملا اور آنسو جاری ہو گئے اور یہ اشعار کہے۔

ولوقیل للمجنون لیلی ووصلھا　　　تریدام الدنیا ومافی طوایاھا

عبدالقادر اور نعیمی نے بھی اس تمثال کو چوما اور روتے ہوئے کہا:

سکنتم ربالفواد فاضحت لاجلکم　　　زیارتہ فرضاعلی کل مسلم

تم دلوں میں بستے ہو اور تمہاری وجہ سے ان میں رونق ہے، آپ کی زیارت ہر مسلمان پر فرض ہے۔

بکم اصبح الوادی بعظم شانہ　　　ولولا کم کان غیر معظم

تمہاری وجہ سے وادی باعظمت ہوگئی اگر تم نہ ہوتے وہ باعظمت کہاں تھی۔

نذرعلی لان رأتک ثانیا　　　من قبل ان اسقی کوؤس حامی

مجھ پر لازم ہے میں تمہیں دوبارہ دیکھوں، پہلے اس سے کہ مجھے آخری پانی پلایا جائے۔

لاعفرن علی ثراک محاجری　　　و اقول ھذا غایة الانعام

میں تمہاری خاک پر اپنے ابرو رکھ کر کہوں گا میں نے سب سے بڑا انعام حاصل کر لیا ہے۔

اذا جئت الدیاربطیب قلبی　　　ویسکن عند رؤیتھاالفوأد

جب میں محبوب کے دیار میں جاؤں گا تو میرا دل مطمئن ہو جائے گا اور اس کی زیارت سے میرے دل کو سکون ملا۔

اتوہ بالدیارولیس قصدی　　　سوی اھل الدیارھم المراد

آیا تو میں اس علاقہ میں ہوں مگر یہ میرا مقصود نہیں، میرا مقصود تو اس علاقہ میں بسنے والے (محبوب) سے ہے۔

طریق توسل

بہتر ہے کہ آخر شب میں اٹھ کر وضو کر کے تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے اس کے بعد گیارہ بار درود شریف، گیارہ بار کلمہ طیبہ، گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور تبضرع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ ''الٰہی میں جس مقدس پیغمبر ﷺ کے نقشہ نعل شریف کو سر پر لئے ہوں ان کا ادنیٰ درجے کا غلام ہوں، الٰہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر بابرکت اس نعل شریف کے میری فلاں حاجت پوری فرمایئے''۔ مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے پھر سر پر سے اس کو اتار کر اپنے چہرے پر ملے اور کو بجت بوسہ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عجیب کیفیت پائے گا، (زاد السعید حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

خاتمۃ الکلام

الحمدللہ یہ قدرت باری تعالیٰ کا کرشمہ ہے کہ ایسے عاجز و کم فہم سے یہ بابرکت وسعادت والا کام لیا ہے، ورنہ مجھ جیسا عاصی تو اولیائے اہل سنت کرام ومشائخ عظام کی مجالس کے آداب سے بھی بے بہرہ تھا۔ یہ انشاء اللہ العزیز یہ بیش بہا ذخیرہ جو ہماری قلبی پیاس کے بجھانے میں آب حیات اور طلب حقیقی کے حصول کے لئے خضر راہ کا کام دے گا۔ وماتوفیق الا باللہ۔

میں نہایت ادب اور نہایت لجاجت سے عرض کرتا ہوں کہ میری غلطیوں، کوتاہیوں اور کمی و بیشی وغیرہ کو اصلاح کی نظر سے مطالعہ فرما کر نہایت شفقت ومحبت سے اس کی اصلاح کی کوشش فرمادیں۔ میں خود اپنی کم علمی کی وجہ سے حجاب محسوس کر رہا ہوں، اگر کتاب میں کوئی خامی نظر آئے تو اسے میری طرف منسوب کیجئے اور اگر کوئی خوبی دکھائی دے تو اسے من عنداللہ سمجھئے۔ میں یہ کہنا بھی بے حد ضروری سمجھتا ہوں کہ میں کوئی ادیب یا مصنف نہیں، ایک تہی دامن معمولی استعداد کا ایک عامی بشر ہوں جس کے دامن میں مشائخ واکابرین واسلاف کی عقیدت وارادت کے گنے چنے پھولوں کی پتیاں ہیں، ان ہی پتیوں کو اس تذکرہ کے رشتہ میں گوندھ کر ایک ہار تیار کر دیا ہے لیکن ''انما الاعمال بالنیات'' کی روشنی میں اس خدمت کو مرتب کر کے میں میدان حشر میں مالک یوم الدین کی عنایات اور رحمتہ عامہ کا متمنی وطالب ہوں کہ اپنے فضل وکرم سے ان ہی عاشقان نبی ﷺ، اولیائے کرام کے ساتھ میرا بھی حشر کرے۔ آمین

امید ہے کہ اہل نظر وبصیرت حضرات اور تحقیق وتدقیق کے مالک جہاں کہیں بھی میری لغزش پر واقف ہوں گے عیب پوشی فرمائیں گے، اور اپنی پہلی فرصت میں بندہ کو مطلع فرمائیں گے تاکہ طبع

ثانی میں اس کا ازالہ کر دیا جائے اس لئے بندہ کوتاہ قلم ہے۔ کوئی قادر القلم بھی نہیں اور بندہ کے لئے دعا بھی کیجئے کہ ایمان پر خاتمہ ہو تاکہ اللہ تعالیٰ موت کے وقت تنگی و تلخی سے اور قبر و قیامت کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ میری اس سعی کو قبول فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچائیں۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدالمرسلين خاتم النبيين وعلىٰ اله واصحابه اجمعين.

برحمته يا ارحمه الراحمين۔

شفاعت امام الانبیاء ﷺ کا محتاج

طالب دعا و عاصی

اور خانقاہ غفوریہ حقانیہ نقشبندیہ کا ایک ادنیٰ خادم

محمد روح اللہ نقشبندیہ غفوری